

در این اشک یزی موئین وسیله استصال نبات بعد از ازاله طاهرین مجموعہ و لایق

اسنی

میرزا محمد

جلداول

جلد اول

از کلام نه رست انضمام سر آمد و شیه گوینان نامی و ذاکران گرامی مرزا سلامت علی ویرمکنی

مطبع میمنشی نو کشتورق کابل رومرستطی ہوا



اور باہتمام پیدت شایم ناھتہ منجرات اشاعت ہائی

اطلاع

اس مطبع میں ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ دار فروخت کے لئے موجود ہے جسکی فہرست مطبوع ہے ہر ایک شائق کو چاہیہ خانہ سے مل سکتی ہے جسکے معائنہ و ملاحظہ سے شائقان اصلی حالات کتب کے معام و فراہمیت ہیں قیمت بھی ارزان ہے اس کتاب کے پیش کیج کے تین صفحہ جو ساوہ ہیں ان میں بعض کتب علم فقہ و غیرہ اوردو و فارسی و ہسپانویہ وغیرہ کی درج کرتے ہیں تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہے اُس فن کی اور بھی کتب موجودہ کارخانہ سے قدر دانوں کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو

کتب اردو فارسی و ہسپانویہ

مجموعہ مرثیہ میر یونس - یہ مجموعہ نادر و گہر ہے ہر بابا رودنی ممبر عزاد سیدلہ نوم و بکا ذخیرہ شیون و سین جامع مصائب ابی عبداللہ الحسین علیہ السلام ہے مصنفوں جگر خراش جس سے دل انس و جان پاش پاش ہو سوختگان آتش غم کشتگان نجرالم ذکر حالات اصحاب و اولاد امام ہمام ہے سلطان التذکرین ملاذ التاعین میرزا باب صاحب مرحوم انجمن برہمنس پراور میرانیس کا یہ کلام بلاغت نظام ہے جن کا شرف نازک خیالی و گوشگانی و مضمون نگاری از ہند تاروم و شام ہے اس کی تین جلدیں ہیں۔

مجموعہ مرثیہ عشق یک نام تاریخی اسکا کلز ارغم ہے یہ مجموعہ نایاب رودنی مجلس عزاد سیدلہ نوم و در احوال شہیدان کر بلا علی الترتیب ان تصنیفات

افصح الفصحی بلع البلیغ ملک الشعر جناب سید حسین مرزا صاحب تخلص عشق دام ظلہ العالی اس مجموعہ کی دو جلدیں ہیں جلد اول میں بہت ربا حیات اور سلام اور قصائد اور نوہ ہیں بعد کے حال جناب سالت پناہ صلی اللہ علیہ آرد و سلم ہے تا حال جناب عباس علیہ السلام علی الترتیب ہے عجب خوبی اور عمدگی سے نظم ہوا ہے مرثیہ اسکا علحدہ علحدہ چھاپا گیا ہے۔

دو سہری جلد جسکا نام تاریخی برہان غم ہے حال جناب علی اکبر علیہ السلام سے شروع ہوا ہے اور حال جناب فاسل عبا علیہ تعیہ و تعضا باہل اور حال بعد شہادت اور تاریخی خیام اور اسیری اہل حرم اور جانا کو ذہ شام کو اور حالات شام اور بعد ازان داخلہ البیت علیہم کا مدنیہ میں مع دیگر علی الترتیب درج ہے۔

زاد المعاد - محشی و مترجم یہ کتاب مذہب اہل کیم اعمال اور وظائف میں نوا وراثت ہے پورے سال یعنی بارہ مہینوں کے اعمال نہایت مطبوس ہیں

بِعَوْنِ صَنَاعِ مَكِينِ وَفَضْلِ زُوْا سَمَاءِ

وَرَبِّهِ اشْكُ يَزِي مَوْثِقِينَ وَبِطَلَبِ مَقْصَالِ حَنَاتِ بَهْزَادَارِ اَنْتَ طَابَ مِنْ مَجْمُوعَةِ دَلِيلِ



اِنْ كَلَامِ نَدْرَتِ انْقِصَامِ سَلَامِ مَرْتَبَةِ كَوْنِ تَامِ وَذَا اَكْرَانِ كَرَامِ مَرْزَا سَلَامَتِ عَلٰی دَوِیْرِ كَمَنْدَوِی

مَطْبَعِ نَامِ نَفِیْسِ نَوَاسِتِ كَشُورِ اَتَا كَابِو مَرْمَنَ طَبِیْعِ هَوَا

<p>۱ اور غار میں بھی گامی چلی ہو چو کی آفتاب سبھی بوجھ زیچ گھر گھر</p>	<p>۲ وہ بھی ہیں ایسے جیسے خرد مند آپ ہیں پھر صاف کہہ دیا کہ خداوند آپ ہیں</p>
<p>۳ نیکوئی علی کی ہر کئی کئی کرنے زیابا سلام علیکم سلام سب نے دیا جواب سلام</p>	<p>۴ کیا متھ جو ایک وصف تھا را بیان ہو ہر بات خوب ہے کہ خدا کی زبان ہو</p>
<p>۵ آقاہ ہو میں دین کی اصل اصول ہوں اور اس گھڑی رسول خدا کا رسول ہوں</p>	<p>۶ نیکوئی علی کی ہر کئی کئی کرنے زیابا سلام علیکم سلام سب نے دیا جواب سلام</p>
<p>۷ آفاق میں نبی و علی آج آئے ہمیں خادم تو ان کے نام پر ایمان لائے ہیں</p>	<p>۸ ہاں ایک بار سال میں بیدار ہوئے ہمیں اک بیکس غریبے ماتم میں روئے ہیں</p>

<p>۴۰ پیارا خدا کا بندہ جو کتنی عیش و نشاط مطلوبیت کا اور سب اول عیش و نشاط دنیوی و دینی سب کچھ کھاتا پھرتا میں نے دیکھا ہے کہ اس کا حال</p>	<p>۴۱ میں نے دیکھا ہے کہ اس کا حال میں نے دیکھا ہے کہ اس کا حال میں نے دیکھا ہے کہ اس کا حال میں نے دیکھا ہے کہ اس کا حال</p>
<p>دل جاتا ہے جیسے کہ صد گدھے ہیں روما میں بھی حسین کو روپا ہی کرتے ہیں</p>	<p>بولے نہ کیوں بگڑ کر دن شور و شین کو سب روپا میں اور باپ نہ روئے حسین کو</p>
<p>۴۲ چوین تو عین خواب میں آئے تھے نہان و اجمال یہ رو کر تھے تھے جاگو کہ آسمان زمین تو تھے تھے</p>	<p>۴۳ یہ کیا خدا کی نافرمانی یہ کیا خدا کی نافرمانی یہ کیا خدا کی نافرمانی یہ کیا خدا کی نافرمانی</p>
<p>سامان فلک پر غریبے پر شور و شین کا دنیا میں یہ میدان ہے مرگ حسین کا</p>	<p>بے وارفتی حسین کو مر کر وہ ہو سکی جو قبر میں تڑپ کے مری روح رو سکی</p>
<p>۴۴ نہیں علی الصباح قیامت کا وقت ہے نہیں علی الصباح قیامت کا وقت ہے نہیں علی الصباح قیامت کا وقت ہے</p>	<p>۴۵ اتنا نہ ہو گا کوئی کہ لاشا اشاک کا اتنا نہ ہو گا کوئی کہ لاشا اشاک کا اتنا نہ ہو گا کوئی کہ لاشا اشاک کا</p>
<p>چالیس دن عیش کو سب خلق رو سکی ایسی کیسے گھر کی تباہی نہ ہو سکی</p>	<p>روشن ہو حق پہ حال مرے نور عین کا سو حکم ہے ابھی سے غم سے حسین کا</p>

<p>۱۷۷ نیند آئی روئے افکار کا جب تو حشر کیا دیکھ کر کہیں نہ رہا توں نے یہ کیا کیا کیا کیا کیا کیا کیا کیا کیا کیا کیا کیا کیا کیا کیا کیا کیا کیا کیا</p>	<p>۱۷۸ مانا بھی نہ ہم پر بلا ایسی بھڑکے سبیل پر حضور کا کہ خدا غضب جو پائے مان مبری فاقہ کش جو سبھا کو کہ مر جائے نہیں جا رہی ہیں ایک کو خدا بچائے</p>
<p>۱۷۹ سنکد یہ حال سینہ میں نہ سوز ہو گیا وہ روز الہیت کو عاشور ہو گیا</p>	<p>۱۸۰ راہ خدا میں سر نہ لھی ہو حاضر گلا بھی ہے پر یہ تو کیسے اس میں کیسا بھلا بھی ہے</p>
<p>۱۸۱ بے حس و ہوش ہے پڑا ہے محبوب کریم زہرا محبوبی حسین کے چوہ دست بار نہیں بلکہ بلین لے لے لے لے لے لے لے</p>	<p>۱۸۲ فرمایا بان مجنون کہ آئین تجاوت کر پیسے ایسی موت تو نامیاست کہ بے دروس ہے ہیں روئی کی کیوں آیت تو تو غرض میں کو تو راہ و خدا بچائے</p>
<p>۱۸۳ یوں کنبہ اشکبار تھا اس نور عین پر اب لوگ جیسے روتے ہیں قبر حسین پر</p>	<p>۱۸۴ واتر اپنے شیون کے ہم کام آئے سر دینگے جان دینگے انہیں بخشو آئے</p>
<p>۱۸۵ منہ کو تھپتھپا کر دہ کر دہ کر دہ کر دہ منہ کو تھپتھپا کر دہ کر دہ کر دہ کر دہ</p>	<p>۱۸۶ اب عرض ہے کہ اہل غرا کی جانب میں پیوں میں حسین کا شیعہ کی جانب میں سب سے پہلے میرا پیر جان قربان میں سب سے پہلے میرا پیر جان قربان میں</p>
<p>۱۸۷ ہونگے گمبھی ابھی تو ہمیں فوج ہوتے ہیں مانا اسی گھڑی سے نواسے کو روتے ہیں</p>	<p>۱۸۸ نہ شمر نہ چھری نہ شبہ مشرقین تھے اصحاب کف تغریہ وار حسین تھے</p>

<p>۱۷ قرآن میں ان کے پیچھے کہا گیا یا نہیں بے حد توحید حق کی نشان دہی کرتی ہیں پھر خدا آسمان میں گنتی میں اشیاء میں بڑا ہوا ہے</p>	<p>۱۷ کھڑی ہوئی ہے گھڑی نقاب کی دیکھا کونج کونج ہو گشتی نقاب کی پیرا میں آرزو حصول نقاب کی کیا صاحب فریبین گشت نقاب کی</p>
<p>۱۸ ہن خود ازین پس کب یہ ہوتے ہیں فردوس کے جوانوں کے سید پرستے ہیں</p>	<p>۱۸ تقدیر کے کھے سے تجاوز محال ہے طفل دجوان دیر کایاں ایک حال ہے</p>
<p>۱۹ اک انگ میں کج ترین فائدہ لیا دیکھ غنائی کی دنیا آنکھ کی جلا عفو خطا سنا سے خطا سے بے مصلحت بول بقا حصول شفاعت ہر بلا</p>	<p>۱۹ عبت لرباع اونی بنی خذ الفضل خارج باقریز خزان میں بھل صبا باغ باغ غافل کا دل بھل آخر خزان فضل بابی ہے کیا بھل</p>
<p>۲۰ کیسا عذاب قبر نہ ہو گا فشار تک آگے گی پیشانی کو جنت مزار تک</p>	<p>۲۰ ہر رنگ بے ثبات ہے نرنگ کے سوا غنج کو کیا ملال ہے دل تنگ کے سوا</p>
<p>۲۱ صاحب کف کا تعین متوجہ ہے دل تہ المیت سے متوجہ ہے نکلم سے شہید دل چو چاہے ہر ایک روز گریہ عاشق چاہے</p>	<p>۲۱ بہتر قرآن کیجے جبکہ پامال نہیں چین چین میں ایک زہمال بیگانہ کی حسین کی فرستہ دھال ہر ایک کی آنکھ کو سبیل کی کمال</p>
<p>۲۲ اجرو ثواب روز جزا آج لوٹ لو کل ہونہ ہو عسرا کا مزا آج لوٹ لو</p>	<p>۲۲ جب لاکھ گل رخون کا رسالہ نہان ہوا اک لالہ داغدار زمین سے عیان ہوا</p>

<p>۷۱ مال گزشتگان تنگنا کیجی کر کیا ہوا جاکر عدم میں پیر کیجی منتہا ہوا دریا میں چلا غوطہ نظر چلا ہوا لازم ہے اجنبی کے ہونے کو ہوا</p>	<p>۷۰ بیویں ہیں زندگی گزشتہ کیجی کر کیا ہوا چوپا ہے پیر سے چوپا جو ہم کیجی کر کیا ہوا زینب زینب کیجی کر کیا ہوا ناکوں کیجی کر کیا ہوا</p>
<p>کس شے میں اب عزت کے سوا کیا مزار ہا جب اٹھ گئے حسین نو دینا میں کیا ہا</p>	<p>ہر اب بھی ہم شہید و نہیں محسوس ہوتے ہیں اس انجمن میں خاطر کے ساتھ روتے ہیں</p>
<p>۷۲ دنیا اسی عزت کے لیے بزرگ ہے ان مجلسوں پر ساتھ پروردگار ہے اب ہونوں کو زمین کی انتظار ہے روح خباب خاطر اسیدار ہے</p>	<p>۷۳ ملت نہیں کہ تیرا جیجی جاکر بن حالت کمان بلند جو بشت ماکر بن خود رہا تھا جیجی نہیں آہ کیا کر بن تنہا ہے کون کسکی طوط کو دیکر بن</p>
<p>حوریں ادب سے سامنے رد مال و حر چکیں قانون کائنات قدم رنجہ کر چکیں</p>	<p>تنہائی کا ہجوم ہے زہر اسکے لالہ پر زخموں سے رو رہا ہے بدن اپنے حال پر</p>
<p>۷۴ دیکھا دن اب مرغ گلزار کر گیا حصار کو نیا دن میں نمودار کر گیا بہل پڑے ہیں تو سب بازار کر گیا نیا گلزار ہے قافلہ ساز کر گیا</p>	<p>۷۵ جیسے نیا یہ حال منتہا و دوسرا آقا کے بخش جنت نے نظر کر گیا کھلا ہے پانچ چیزیں خلقت کیجی کر گیا غلہ کیجی کر گیا</p>
<p>ہدم کوئی جزوم تیج و دم نہیں جہت جلو میں تم نہیں افسوس ہم نہیں</p>	<p>روح جلال خاص آل عبا ہوا چاروں طرف کو نمر و صل ملے ہوا</p>

<p>۱۲۱ بیچون کو بیچنے لگے مرث نام حضرت کو ایک لکے بناتا نام بن فتح میں نظر میں آیا نام میں صبر میں بلادن میں نظر میں</p>	<p>۱۲۲ نصرت کے نام نہ کیا بیان بیگانوں کے سر پر بادشاہان تاج کے علم کے سایہ میں ہو چو جوان نہ تھکتے نہ تھکتے نہ تھکتے</p>
<p>۱۲۳ تپڑت جناب اتنی کا پسار ہے جو چاہو اخت پار کرو اختیار ہے</p>	<p>۱۲۴ بچہ تو جو گزرتا تھا وہ یان گزر گیا میں کیا چون مرا تو طہرار مر گیا</p>
<p>۱۲۵ سراج اغیار کے کیا فتح و خطاب غلغلی سے تیری بجناب اب و تاراب ہر سر زمین خانہ خیر سے خطاب مجھ پر تو بند ہے کئی دن کا نام اب</p>	<p>۱۲۶ بیجا بلاؤں سے رو گل تیل غلام کر بلائے کماؤ نہ لیل ان سب میں سے ایک بھی کو کیا پیل تو بے ازل سے عذرت رسول</p>
<p>۱۲۷ آئی تھی تو تو والدہ مرحوم کے لئے وہ لکی شکست چاہیے مظلوم کے لئے</p>	<p>۱۲۸ تو میرے ساتھ اور مرے کنبہ کے ساتھ ہے لیکن بساہ خالق اکبر کے ہاتھ ہے</p>
<p>۱۲۹ پوچھا ظفر کی تار غلیظ و زبیدی کی عرض تم آئینہ ہے حال دشمن پیر بولی میں بارود جیسے باسین پوچھا میں آئینہ کوئی کی کوئی</p>	<p>۱۳۰ ہر وقت دیکھتے تھے تھی شائے چالی سخت بول فلانی کلام نے ہم بھی سنیں تھیں کیا کیا نام نے بولے باک بیجا جارے نام نے</p>
<p>۱۳۱ جگو نہیں کسی کا بھی احسان پسند ہے سب سے جہان میں صبر کا رتہ بلند ہے</p>	<p>۱۳۲ تسلیم کر کے شکر گزاری قبول کی بجائی نے بے روائی تمھاری قبول کی</p>

<p>سب سے بارداری سے بعد لٹاؤ غشی سب سے پہلے غسل دینا سب سے پہلے کھانا دینا سب سے پہلے پانی دینا سب سے پہلے کھانا دینا سب سے پہلے کھانا دینا</p>	<p>سب سے پہلے بارداری سے بعد لٹاؤ غشی سب سے پہلے غسل دینا سب سے پہلے کھانا دینا سب سے پہلے پانی دینا سب سے پہلے کھانا دینا سب سے پہلے کھانا دینا</p>
<p>تم نیک ہو کے داہد ہی ہسے کرتے ہو اٹھو گے کس کے دین میں دیا پر مرتے ہو</p>	<p>کدو سیکھتے یہ وصیت نہ بھولنا سیلی لگی تو بخشش امت نہ بھولنا</p>
<p>سب سے پہلے خیر الامم خیر الناس خیر الخلق عبد اللہ بن عبد المطلب عبد اللہ بن عبد المطلب عبد اللہ بن عبد المطلب عبد اللہ بن عبد المطلب عبد اللہ بن عبد المطلب</p>	<p>سب سے پہلے باقی رہا جو صلیب سے لٹا دیا مالک نے ہیکو سے غسل دیا امت بھی نہ کی زبان ادا کر لیا دیا</p>
<p>شانے جدا ہوے تو شرف کفر رملے انعام کے بنی سے نہ طالب تھے پرملے</p>	<p>ترپون گامین شمر کی نہ میراد و جسر پر لے مہر غش کرے گا تو پیاسے کے صبر پر</p>
<p>سب سے پہلے زیر اک مہینہ مہینہ مہینہ قابل مہینہ مہینہ مہینہ عصابت مہینہ مہینہ مہینہ اجاپ مہینہ مہینہ مہینہ</p>	<p>سب سے پہلے اس وقت بھڑا قدر کی مل ہوئی مولا پسند طبع مبارک بلا ہوئی نصرت مہینہ مہینہ مہینہ فتح و ظفر کی دل بلا ہوئی</p>
<p>پہرون میں سو پختا ہوں کہ تقصیر کیا ہوئی پرگزے ہوئے بدن کے ثابت خطا ہوئی</p>	<p>انکو گواہ موز خدا داد سے کیجئے پھر مہر سے کٹا کے گلا داد سے کیجئے</p>

<p>۳۳۷ سچ کہہ نہ سہیں تم کے قاتل ان نہیں نوشیرواں الجبال کا قاتل تو ان نہیں سبکپوش ان باغیوں ان میں قاتل کیا قاتل ان سے زور دینوں سے بس قاتل ان نہیں</p>	<p>۳۳۸ واسع جنگاؤں میں نہ ہوا ان آیت کی دلی ہے جسے وہ چراغ ہوں نہ کھوئے جو بیوی کے اسکا سلسلہ ہوں تو چین بخت کی دوزخ وہ دماغ ہوں</p>
<p>۳۳۹ ہادی نہیں بنی کا ذرا سا بھی گیا نہیں مہمان نہ سمجھو خیر میں پیاسا بھی کیا نہیں</p>	<p>۳۴۰ برعکس کوئی ہوئے تو رہبر حسین ہے دل آئینہ ہے فخر سکندر حسین ہے</p>
<p>۳۴۱ جسکا غبار ہو وہ خاک کا لہجہ حق جس کے بتا رہے وہ بیکار ہوں قاتل کی جسکو عید ہے کاؤڈہ ہوں جسکا دل ہے مرقع وہ بیکار ہوں</p>	<p>۳۴۲ کہنے جگہ ہے جس کا وہ سینہ ہمارا ہے کہنے جگہ ہے جس کا وہ سینہ ہمارا ہے کہنے جگہ ہے جس کا وہ سینہ ہمارا ہے کہنے جگہ ہے جس کا وہ سینہ ہمارا ہے</p>
<p>۳۴۳ کہیہ ہوں جسکے گھر میں وہ عالی مقام ہوں تسبیح جسکی خاک ہے میں وہ امام ہوں</p>	<p>۳۴۴ پُرزے بھی ہو کے حافظ ایمان حسین ہے شکل ہے جس کا ختم وہ قرآن حسین ہے</p>
<p>۳۴۵ زنجیے آفتاب میں وہ آسمان ہیں دوزخ میں جہنم میں ہیں ان میں باعث ہے اور شہیدان میں ان اور اُنس جان کی خطہ قاتل ان ہیں</p>	<p>۳۴۶ روز زمین و زمین قریب آفتاب دوزخ میں میری فوج تار و پود آفتاب سب دنیا میں اجور مسل فلک آفتاب نظاں تو نہیں ہیں جاوید آفتاب</p>
<p>۳۴۷ نور و عین چشم علی دلی ہوں میں زہر کی جان اور زبان بنی ہوں میں</p>	<p>۳۴۸ اکبر سا نام مراد نہیں تو جو انون میں اصغر کا بھی جواب نہیں ہے زبانوں میں</p>

<p>۱۱</p> <p>و آج ایک دینی شہرین ایک نہر ایک فاحہ درویشین ایک ایک شہرین ایک دینی شہرین ایک بلا فاحہ ایک فاحہ ایک</p>	<p>۱۲</p> <p>نارہہ سانچہ کے رکن رکن ایک بنی حکم کا پیر و نشان ہوا طاووس و الفخار پیر و نشان ہوا رہا اس کے ہر شہر کا طبعی اسانچ</p>
<p>۱۳</p> <p>طاعت کرو خدا کی جی کی امام کی اس کے سوا نہیں ہے کوئی بات کام کی</p>	<p>۱۴</p> <p>چلائی عافیت میں ہوں کس مکان میں مرکزہ تیج بولی کہ چھپ جا بیان میں</p>
<p>۱۵</p> <p>فاحہ شہرین ایک شہرین ایک نہر ایک فاحہ ایک شہرین ایک ایک شہرین ایک فاحہ ایک بلا فاحہ ایک فاحہ ایک</p>	<p>۱۶</p> <p>دہانچ شہرین ایک شہرین ایک چلائی عافیت میں ہوں کس مکان میں مرکزہ تیج بولی کہ چھپ جا بیان میں رہا اس کے ہر شہر کا طبعی اسانچ</p>
<p>۱۷</p> <p>ملا کے قہر سے وہ زمین پر پسان ہوا اور ایک اثر دہا بھی یکا یک عیان ہوا</p>	<p>۱۸</p> <p>اٹھ کر زمین پکار ہی کہ غلیم کرتی ہوں بولی اہل حضور میں تسلیم کرتی ہوں</p>
<p>۱۹</p> <p>بانی کی شہرین ایک شہرین ایک نہر ایک فاحہ ایک شہرین ایک ایک شہرین ایک فاحہ ایک بلا فاحہ ایک فاحہ ایک</p>	<p>۲۰</p> <p>بولی وہ دہانچ شہرین ایک شہرین ایک چلائی عافیت میں ہوں کس مکان میں مرکزہ تیج بولی کہ چھپ جا بیان میں رہا اس کے ہر شہر کا طبعی اسانچ</p>
<p>۲۱</p> <p>عقرب کے نیش کو شہر شہر تاب کو دو رخ میں نہر مار کیا ہر عذاب کو</p>	<p>۲۲</p> <p>موجوں کے بل کو دھیان میں ہرگز نہ لاتی تھی اپنے ہی بل میں آپ یہ تیج ایٹھتی جاتی تھی</p>

<p>۷۵</p> <p>اللہ ہی آمد و رفت دوزبان خوشنویس چار لاکھ کتابی دوزبان خوشنویس لکھ کر بھی بیرون کے دوزبان خوشنویس چار لاکھ کتابی دوزبان</p>	<p>۷۵</p> <p>ہر سو خوشنویس چار لاکھ کتابی دوزبان خوشنویس لکھ کر بھی بیرون کے دوزبان خوشنویس چار لاکھ کتابی دوزبان خوشنویس لکھ کر بھی بیرون کے دوزبان</p>
<p>۷۶</p> <p>ضرب ایک طرف کو سایہ اسکے سفر نہ تھا قبور میں ایک سرو کی گردن پر سہ نہ تھا</p>	<p>۷۶</p> <p>سایہ بھی دو صلاح بھی دو جسم جان بھی دو ہو تو کوئی طرح بات بھی دو اور زبان بھی دو</p>
<p>۷۷</p> <p>آج آج کی کجی اس کی کجی بہن کی صفائی کی کجی آج آج کی کجی اس کی کجی بہن کی صفائی کی کجی</p>	<p>۷۷</p> <p>قالب بین ترقی کا کچھ اور غلگ داخل بجان فائدہ دل کا کچھ اور غلگ بہن کی صفائی کی کجی آج آج کی کجی اس کی کجی</p>
<p>۷۸</p> <p>بھاگے ہوؤں کو ضرب یہ لائی مٹی گیسر کر دو کرنی مٹی اڑی ہوئی رنگت کو پتھر کر</p>	<p>۷۸</p> <p>حق تو یہ ہے کہ مسلمان تین شاہ ہے پر رٹھکے سب سے لڑتی ہے اور بے گناہ ہے</p>
<p>۷۹</p> <p>کہ جو بھی مریض کوئی مریض کا بے عیادت پہنچا کر مریض کہ جو بھی مریض کوئی مریض کا بے عیادت پہنچا کر مریض</p>	<p>۷۹</p> <p>موتی خاں بیدار تھا کیا ہو مریض موتی خاں بیدار تھا کیا ہو مریض موتی خاں بیدار تھا کیا ہو مریض موتی خاں بیدار تھا کیا ہو مریض</p>
<p>۸۰</p> <p>موتی خاں بیدار تھا کیا ہو مریض موتی خاں بیدار تھا کیا ہو مریض</p>	<p>۸۰</p> <p>حق سے دُور تو مژدہ افضل اگر ہے تو بہ کر دو قبضے میں میرے پناہ ہے</p>

<p>۱۱۱ بان کہ بختا تعین دہان تھی نہ تھی وہاں اتفاق خاک بیان تھی نہ تھی بجا تھی درویش چو کمان تھی نہ تھی لاکھوں کے قتل کر کے بیان تھی نہ تھی</p>	<p>۱۱۲ بن نامہ نشان تھان بریلین ام تقسیم نہ تھی رہی نہ تھی نہ تھی سائے کی نیچل حال چلتی تھی نہ تھی بیخ کنی نہ تھی کہ جادو نہ تھی</p>
<p>۱۱۳ اس بق ذوالفقار کے جلوہ کمان نہ تھے وہاں تھی جہاں زمین نہ تھی آسمان نہ تھے</p>	<p>۱۱۴ دل رخنہ رخنہ کر کے زرہ کو اڑا دیا طائر کو جال جال کو طائر بس دیا</p>
<p>۱۱۵ قلاب کی توتہ حسن جان تھی نہ تھی قطع نظر سے کیا کہ نہ تھی نہ تھی دعویٰ کے صدق کیلئے نہ تھی نہ تھی سن بودیل غلطی اگر پہچان نہ تھی</p>	<p>۱۱۶ بیخ زدہ کا تھی گئی تھی نہ تھی بہتر نہ تھی کہ نہ تھی نہ تھی جب کڑی ہوئی زرہ ہوئی نہ تھی نوالہ بگیا عرق نہ تھی نہ تھی</p>
<p>۱۱۷ آیا نظر نہ رہا مولا سپاہ کو تیغ علی نے قطع کیا ہفت انگاہ کو</p>	<p>۱۱۸ جی پر بنی زرہ کی جو صورت بگڑ گئی کیا دن دھارے باغیون پر اس پر گئی</p>
<p>۱۱۹ لکڑی خالی خاک تو جھیلی جا رہی تڑپا رہا خاک تو جھیلی جا رہی چکی جو دوسرے پتیاں پیا رہی روشن تھی جو تپتہ پتیاں پیا رہی</p>	<p>۱۲۰ ہر محل سپاہ بعین کو آٹ دیا مانند نقش جبین کو آٹ دیا پاکیزہ کا نام نہ تھی کو آٹ دیا سبھا کیا خاک کو زمین کو آٹ دیا</p>
<p>۱۲۱ کھولے زرہ کے ایک نگہ بین ہزار بند کالے ہزار طرح عناصر کے چار بند</p>	<p>۱۲۲ اثبات لائے نفی کے سب معترف ہوئے اسوار لام بنگے گھوڑے الف ہوئے</p>

<p>۱۰۰ برساری مٹی دن کا سفید شعلہ بار صفت و مذاق کا دوسرے پورا پورا پیشہ تھا یہ گل کی بستی کی بار کریکین زمین پر نسل لایا مٹی آشکار</p>	<p>۱۰۱ پیشے خدایم بین خدایم گیتی جہاں مٹی سپاہ برک کی طہر گیتی گرے کی خند کے اہل تم میں نہیں حادثہ یونین صفت باقی کی بستی</p>
<p>۱۰۲ رن میں چھری لگائی مٹی تیج بلند نے باندھے تھے منہ کے گلے کو تارے سمند نے</p>	<p>۱۰۳ زخمی کو آ کے غلاموں نے چور کر دیا داغوں کو زخم زخموں کو نا سورا کر دیا</p>
<p>۱۰۴ نصرت پکارنا ہر اللہ کر خلف فتح و ظفر و سر کی جھلک کے طعن کی مٹی پر عرض اور شاہ باشت جرات کے غم نہ ہو تیج شین</p>	<p>۱۰۵ سب سے ایک پتہ پر لگانے سے نیزان کے ساتھ نہ پتہ لگانے سے تین لگانے سے تین لگانے سے کیا کاذا فائدہ کے جا بے لگانے سے</p>
<p>۱۰۶ جلوہ تھا ب یہ فاتح بدرد جین کا شوق ہوں زیارت صبر حسین کا</p>	<p>۱۰۷ ہفتقم سے ایک بوند کو مولا ترستے تھے اولوں کی طرح و حوب میں پھر پستے تھے</p>
<p>۱۰۸ نیشے دیکھو دم نہ کیا دقت ہے جودت عصر کے کرنا کیا دقت ہے نیاسے اب حسین کے کیا کیا دقت ہے نہجے اما جان کیا دقت ہے</p>	<p>۱۰۹ چمکین خاتم النبیین اگر روشنی پیکر امام زمان اگر گرے پیکر گروہ ہے بھیاں اگر جہاں ان خداوندی جہاں</p>
<p>۱۱۰ پیاسے گلے پہ تیج کے پھرنے کی چاہ ہے لیکن یہ بوسہ گاہ رسالت پناہ ہے</p>	<p>۱۱۱ زہرا سے پوچھیے یہ قلن زہر حسین کا پھٹنا زمین کا اور ترپنا حسین کا</p>

مشتاق شریف پیر علی افغان کین
فاضل کئی کسے پیر اگر قرن زمین
کوئی پیرا بان کوئی پیرا ایمن
ایں پیرا پیرا پیرا پیرا پیرا

۱۷
 شیلہ اور کوئی نہیں ہیں ہیں
 عاشق ہیں حسین کی شہزاد ہیں
 جیسے ہماری یاد میں ان کا چہرہ
 ہوا کہاں کہاں مری شوق ہیں

آواز دوی سحر ہے گردن دھلی ہوئی
فاتل پکارا آنکھ ابھی ہے کھلی ہوئی

قائل پکارا آگے بھی باہر: آئی تھی
خوشہ بولے جب شان علی اکبر نے کھائی تھی

آئے
سب غم گزشتہ تھا نثر شمیم
پیشانی کی جا بہ دھرا جگہ قدم
میں نہ تار اور بھی تریے شمیم
نور و فغان سنا اسی حالت میں

آگے جو وہ مقام پر پہنچے وہاں پہنچے

ہے ہے حسین کھلے کوئی رن میں ہوتا ہے

یہ سب لہو کا خوش ہے الفت کا خوش ہے

۷۷
وہ دلا کوئی ہو گا میں بھون بھون کر
اب سچ پر لگا ہے ستر ہے نظر
ہاں جب سارا ہو لگا خاکین پر
سوزنی ایک خبر ہے نکلی

دو دنیا کی بی کاوہ گناہیوں کا
وہ مختصر ناول کاوہ اخلاقیوں کا
گناہ کی بات وہ کہہ رہا ہے
مقام واسطہ علی اصغر کی بات ہے

اس دم ہماری فوج میں تو عید ہوتی ہے
 بلکہ یقین ہے کہ وہی بی بی روتی ہے

فترتین روز کے پیاسے کو چھوڑ دے
صدقہ نبی کا انکے نواسے کو چھوڑ دے

<p>۱۰ تھم جاؤ گیان حبیب خدا کیوان زیر آکر گیان حضرت شیکھ گناہ کیوان سو گندھن و فادال عبا کیوان اپنی سول راوی کی دوا تاجا کیوان</p>	<p>۱۱ انور تیر گلے سے لگاؤں نہ بچ کر جانی سے ملے غیب میں جاؤں نہ بچ کر کچھ دیر دل کا نالوں نہ بچ کر سید کر قیلا رو میں جاؤں نہ بچ کر</p>
<p>۱۲ سارے بزرگ مر گئے مجھ بے نصیب کے میرا کوئی نہیں ہے سوا اس غریب کے</p>	<p>۱۳ پانی نہ بھوکے پیاسے کو اے بھصال دے بردقت فوج اٹکھو نہ پھر اتو وال دے</p>
<p>۱۴ اشتملین کی کے آؤں نہ کہے زخموں کی جلتی ریت چراؤں نہ کہے چادر بند نہ کہے بچے چھاؤں نہ کہے بیکل ہے سترن کے لٹھاؤں نہ کہے</p>	<p>۱۵ پیشے کئے سست نہ کہے لٹ گیا پیر پینچی نہ کہے شکر کا لٹ گیا پون لاش پیری کی کجک بک لٹ گیا باہن کلے بن کے لاش پیر لٹ گیا</p>
<p>۱۶ پانی تو یان ملے گا نہ زہرا کی جانی کو آنسو چہرہ کے ہوش میں لاؤں گی بجائی کو</p>	<p>۱۷ مان کی طرح مٹی عاشق شاہ من بہن یہ بجائی بجائی کستی مٹی لاشہ بہن بہن</p>
<p>۱۸ سناپ کے بن پوچھیں بجائی کو پر دین بن پوچھیں بن بجائی کو پہنچا ہے پوچھ لے ساری بن بجائی کو دعویٰ ہے کیا بنجے ساری بن بجائی کو</p>	<p>۱۹ ناگاہ نظر نازہ غم کے سب کیا کیا سامان غارت حرم بر سر مصفا کیا کیا زہرا کی بیرون بیبین کو لے کیا کیا اب کیا کہوں میرا سچے کیا کیا</p>
<p>۲۰ کچھ قرض ہو تو بیچ کے گھر کو ادا کر دوں سمھاؤں کس طرح سے تجھے آہ کیا کر دوں</p>	<p>۲۱ ہلکا تھا عرش زلزلہ تھا مشرقین کو لٹ کر حرم پکار رہے تھے حسین کو</p>

الحمد لله الذي جعل
العلم نوراً يضيء
القلوب ويهدي
السلوك

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله الذي جعل العلم نوراً

يضيء القلوب ويهدي السلوك
الحمد لله الذي جعل العلم نوراً

يضيء القلوب ويهدي السلوك
الحمد لله الذي جعل العلم نوراً

يضيء القلوب ويهدي السلوك
الحمد لله الذي جعل العلم نوراً

يضيء القلوب ويهدي السلوك
الحمد لله الذي جعل العلم نوراً

يضيء القلوب ويهدي السلوك
الحمد لله الذي جعل العلم نوراً

يضيء القلوب ويهدي السلوك
الحمد لله الذي جعل العلم نوراً

<p>۱۱ جب عابد یحییٰ کو داغ پڑا موجود در دستہ خاک درویشی ملا غل پر کیا کرناک بین ہوا گھر ملا ہکاہہ غلاموں کو یہ حکم ملا</p>	<p>۱۲ غنی بیٹی رات ہی کیلئے کھوکھو فرمان کھاکر شام میں آبادم کر چلے گئے باہر کے پکارا وہ بیکر کود محل میں چین کا سامان بیکر</p>
<p>۱۳ لوٹو تبرکات علی و بتول کو قیدی بنا کے لے چلو آل رسول کو</p>	<p>۱۴ پوچھا کیسے جھکو کیا لے یزید ہے یولا حسین قتل ہوئے اسکی عید ہے</p>
<p>۱۵ کیا بین کون دیکھے یحییٰ کی کیا تاریخ غریب سے مصطفیٰ کیا پتے کو شیر قی کے اسیر کیا جبریل کی قزاقوں کو بے ردا کیا</p>	<p>۱۶ کرچہ و علقین جا کر تہ دوزخا دوبت علی الصباغ لکھی جا جا جا جارب کش جی اس کے کہیں کو صفا سنتے ہو بن آب پاش میں جا جا</p>
<p>۱۷ دولت علی کی گنج شہیدان کو دے چلے بندی بنا کے آل محمد کو لے چلے</p>	<p>۱۸ لاتا ہے شہ کا سرمے دینے کے واسطے ذی رتبہ جا میں شمر کے لینے کے واسطے</p>
<p>۱۹ لے کر کے نندو کو بھرتوں آرزو زوبک عیشام قحی ان ارشہ کی تہ مرضی تیار چینی پیشیں تیار تہ اعتدال درویشی لکھچ لکھچ تہ</p>	<p>۲۰ ننگ حکم درے گئے خادم پیر بیان آیا کا خانہ داغ اباب بعب تیار بارگاہ ہوشی رز و عیب سزا بھی جی کی بھی سنو تہ</p>
<p>۲۱ کل ایسے وقت داخلہ ہو فوج شام کا چمر کے نکلے قید سے کُتبہ امام کا</p>	<p>۲۲ طاوونہ شیشے تخت پہ ساغر دھرے گئے اور کشتیوں میں خلعت پر زور دھرے گئے</p>

<p>۴۰ بس خنجرِ حاکم کا محل میں بھی ہو ایوانِ قصیدے زمینِ خنجر سے ہو مسکینِ عظامی کہیں کریں بلو مصروف کاروبارِ دوا حسین سے ہو</p>	<p>۳۹ پوچھتے ہیں گلِ بستانِ گلستان تو کہہ دوںم چرخِ زمینِ گردہ ہوا اپنے لباسِ سفید زلفِ موشافان دوازون پر ابرو کے قنارہ فغان</p>
<p>۴۱ دیرانِ مرید گنبدِ پریشان امام کا آباد گریزید کا اور ملک شام کا</p>	<p>۴۰ عل تھا حسین تو گئے دارالسلام میں یہ نوبت اسیری نوبتِ ہوشام میں</p>
<p>۴۲ تبدیلِ رخسارِ گلی شہزادگان لائیں تو زمینِ دولت کی شہنائی رہ گئے ہی ہوئے کہ آنسو کے روان بارگاہِ غیب ہوئی آوازِ عیان</p>	<p>۴۱ بانِ شام میں تو کشتِ شبنم بھی عیا دانِ صبحِ دم دانِ ہوا پودے کا کادان گل کی خوارِ دیون کا تھیل کر دیان آج اہل بیت کا یہ چرخِ گلستان</p>
<p>۴۳ کچھ بھی تو یہ جن ہے کیون خاص عام میں سرنگے زینب آئی ہے بازارِ شام میں</p>	<p>۴۲ یہ ذکرِ رختِ شہدِ حق پسند ہو منبر تو کیا زمین بھی فلک سے بلند ہو</p>
<p>۴۴ پہنچ اٹھی ہاتھوں کے کپڑے جو جگہ بچوں کے فرشِ بام پہ بھی جھکا کر اور عینون کو دلِ دیا غصے کو کرا بازارِ منبر بھی ہوئی آراستہ گھر</p>	<p>۴۳ ہان گل کے بادشاہ کا دربار دیکھنا نون پہ زمینِ فوج کے اسوار دیکھنا پہنچے سپاہیانِ ہن جیسو دیکھنا رونی ہوئی حسین کی سرکار دیکھنا</p>
<p>۴۵ کوچہ ہر اک صفائی میں آئینہ دارِ محبت اور صاف تو یہ ہے کہ دلوں میں غبار تھا</p>	<p>۴۴ جن د ملک ہن راو میں مجرا فی شاہ کے صدقہ میں ابنِ فاطمہ کی بارگاہ کے</p>

<p>۱۰ یہ دانی کمال ہے کہ تخلی سے چھپا ہوا احسان چادر کے درجہ کا ہے سب کو دانا نہیں ہے</p>	<p>۱۱ یہ کمال کا شہر تھا یہ کمال کا شہر تھا یہ کمال کا شہر تھا یہ کمال کا شہر تھا</p>
<p>۱۲ پھر بے دور یہ نہیں اور ان سے رب نہیں چادر کا پردہ بیچ میں تھا وہ بھی اب نہیں</p>	<p>۱۳ دیگی جو بندی آل رسالت پناہ کی وہ پکارا سرور یہ پیر اور منہ سے آہ کی</p>
<p>۱۴ القصہ ہے غلام نہیں نقارے دلتے کے بیانیہ کی آہ چاند کو گرجان خلق علی ان کے آہ جانے بن جیسے عکسوں کے عکس</p>	<p>۱۵ یہ کمال کا شہر تھا یہ کمال کا شہر تھا یہ کمال کا شہر تھا یہ کمال کا شہر تھا</p>
<p>۱۶ دست فلک ایسے ہی ہر جفا ہوے تجاہل تماشے کے سرم مصطفیٰ ہوے</p>	<p>۱۷ کل سے انھیں کے آنی کی ہوتی ہن شادیاں سیدانیاں ہن تو دیا شاہرا دیا ن</p>
<p>۱۸ بہا نام زندہ جو بھی تھی ہے قرار بولین کہتے ہیں اس کے حضور کے کیا وہ قیدی آئے بی بی کو جھکا تھا سچین کمال و سیر وہ سو گوار</p>	<p>۱۹ یہ کمال کا شہر تھا یہ کمال کا شہر تھا یہ کمال کا شہر تھا یہ کمال کا شہر تھا</p>
<p>۲۰ بچوں کو اپنے جب کہ وہ ناشاد روتے ہیں اس شہر کے بھی صاحب اولاد روتے ہیں</p>	<p>۲۱ پہلے پہل جو پڑیے بلوے میں آئے ہیں کیسے حیات باون میں کھو چھپا لے ہیں</p>

<p>۷۱ بدی کوئی کہ پتھر تو کیجیے سنگا کیا ہے سے پتھر میں جان پیکر پیکر کوئی پار سے بدن گویا گویا تو لکے ہیں وہ پتھر میں لکریا</p>	<p>۷۲ کیرا نہیں نصیب نہ آبِ غذا نصیب ہے ہے یہ حادثہ یہ سن سال یا نصیب</p>
<p>۷۳ کی عرض کہ غنم کی کینہ کیجیے بیابی کو تو بانی ملا آدن میں ہے حاکم بلا ہے جگہ جگہ میں کھینچا ہے تیرے بونہر دیکھئے رحم آجی ہے</p>	<p>۷۴ کتنی تھی ہاتھ مل کے کوئی میرا بس نہیں معلوم جان لب ہن کیکو ترس نہیں</p>
<p>۷۵ رونی بین کینہ میں بھی اور ہند بادشا اور قافلہ اسیروں کا دانے کو گیا ناگاہ اونٹ رک گئے اور غلام ہوا چلائی ہند بھگے کوئی دیکھو کیا ہوا</p>	<p>۷۶ کیون چلتے چلتے لکڑ کفار پھر پڑا کیا اونٹ سے ترپ کے کوئی بچہ گر پڑا</p>
<p>۷۷ اک لوندی جام گئی تبت اک قدم لاکڑی ہند سے بولی چشم دیجا نہیں کسی نے زمانہ میں کیم اوی بی جیکے لکڑی پتھر کی اور دم</p>	<p>۷۸ رکتے پہ مارا شرنے اس ناتوان کو غش آگیا ہے قیدیوں کے ساربان کو</p>
<p>۷۹ بیوش ہند گئی سنگرتہ ماجرا دان بزم عام میں گئے اسوں صفا حاکم خلیفے کا زور زندان انھیں با اور جب گئی محل تینا تو دیکھو کھا</p>	<p>۸۰ ان قیدیوں کو دیکھ کے میں بول کھاتی ہوں دسے حکم اک گھڑی کو میں زندا نہیں جاتی ہوں</p>
<p>۸۱ دیکر خدایہ دین لکھتے وہ شریہ غیرت سے اسکا نام لکھتے اب اور خبر اگر ناہنگے تو ہو گئے خود غیر ساتھ اپنے ہند لے لیا سامان لپیڑ</p>	<p>۸۲ بچوں کے فاقہ توڑنے کو خوان میوؤں کے اور زیور و لباس پچانے کو میوؤں کے</p>

<p>۲۰</p> <p>کشتی وطن میں تیر رہیہ جہاں باغ و بہار اور سرسبز و فواہوں کے کھنڈیا خود شکست جام آٹھ کے سے قلیہ کیا نذر حسین کرتی ہوں ستانی بخدا</p>	<p>۲۱</p> <p>میرزا کیا جان میں ہے نام آج کل معج ہو گلا شام میں چوچا جیجا دھوا حسین کو دی ہنٹھلے ردا زہرا کا نقاب چھپی پیر میں جیجا</p>
<p>ہمارے یوں سے بولی کہ حق پر نظر کر و چلتی ہوں سو گواروں میں عریان سر کر و</p>	<p>کب آبرو گئی ہوئی پھر ہاتھ آتی ہے عزت بس اک رہی تھی سو کبہ بھی جاتی ہے</p>
<p>۲۲</p> <p>القصہ محل سے چلی ہنڈیشا پونجی بابو در زردان جو آن کر دیبان کوٹنے لگے آٹھ کے فضل زیب نے پوچھا بیویں کیا ہو گی</p>	<p>۲۳</p> <p>یونہی حال کہ زندان سے تم جڑاؤ دولت کے وقت میں تو گوار کی آؤ چادر تیل کی نہ عبا مری کی لاؤ زینا ہو جڑاؤ اس جے اور جھاؤ</p>
<p>فضہ قریب آ کے پکاری دو بائی ہے بی بی کے دیکھنے کے لیے ہند آئی ہے</p>	<p>پھر بولی آہ بھول گئی بے کفن ہو تم دامن کمان سے لاؤ گے عریان بدن تم</p>
<p>۲۴</p> <p>جانی کو یاد کر کے نیلے کی فان فریادیا حسین چھپن کمان رہا ہے پردہ اب بھابی رو جانی جانی مکتبہ جیسے ہندو لڑ رہے ہیں</p>	<p>۲۵</p> <p>مٹی سخت نظر اب نہیں کی جا سکتی گارو قیارت میں چھائی مٹی میں جا سکتی گر و قیارت میں چھائی مٹی میں جا سکتی گر و قیارت میں چھائی مٹی میں جا سکتی</p>
<p>ہے ہے میں کیا کروں مجھے پہچان لگی ہند شرمناؤ لگی رواج و ترس کھا کے دو لگی ہند</p>	<p>جب کچھ نہ بتا تھا تو یہ کتنی تھی کیا کروں آکے قضا تو شکر کا سجدہ ادا کروں</p>

<p>۱۷۳ ناگاہ ہند بھی ہوئی دردناک سے عیان دیکھ کر سب بندھے جب ادا تو ان بہین کر تین بی بی ہی ہے پیرا بن زبا غافل کیو کہ اس نے کہا</p>	<p>۱۷۴ جا کر کچھ فتنے ڈوبی وہ خدین فدہ کثیر فاطمہ نہ رہا تو نہ نہیں آئے کہا تیک تک کے خدین اندر اس خباب کی لودھی کر تین</p>
<p>۱۷۵ پر صاف اسکے چہرے سے ثابت یہ ہوتا ہے مجاذنا سویری نہ ہر کا پوتا ہے</p>	<p>۱۷۶ ہو تا کثیر فاطمہ قسرت کے ہاتھ ہے میرا تو ان کمی ہوئی راند کا ساتھ ہے</p>
<p>۱۷۷ وہ بولی کون ہیں تیا نام فرشتان اس کے کہا کہ بیان انفر کت دیان اب کیا ضرورت کیا چہ کشت کر دیان تھا ان کے بھی بلوین کیست و نشان</p>	<p>۱۷۸ دیکھ کر بھی نہ کی جانب بندہ پڑھتی ہوئی دردناک سے عیان تھا خلق فاطمہ جو سب کا اعظام کیچے سے بولی فتنہ وہ قوا ہرام</p>
<p>۱۷۹ رکھتی ہے دوست یہ مظلوم بھائی کو جابر سے برے ہند کی تو پیشوائی کو</p>	<p>۱۸۰ بھوکا نہ کوئی رہتا تھا ان کے زمانے میں اور اب تو خود یہ فتنے سے ہیں قید خائنین</p>
<p>۱۸۱ یہ بولے فدا کے نہ لیتا تو میرا کام یہ خلق کا مقام ہے وہ نہ کہ کام کہ یہ نہ کہ گھر میں اس کے کیا جو کام فضل تو ہے ہون انھیں نہ کہ کام</p>	<p>۱۸۲ یہی تھی آواز تو کہے وقت میں جا اب خاک میں ہے نام کام ان کے بھی گھر میں تھی کبھی آبادی کثیر اب تو وہ دربر میں ہوں کوئی خیر</p>
<p>۱۸۳ یہ ہیں ذیل از کا بھلا احترام کیا اب ان کا بیکون کا ادب کیا سلام کیا</p>	<p>۱۸۴ کیا ان کی کا ادب ہمیشہ رہا نہیں آگے امیر ایسا نہ تھا اب گدا نہیں</p>

<p>۱۱۷ پتھلے بچا جس میں ہند بادشاہ پتھلے بچا جس میں ہند بادشاہ پتھلے بچا جس میں ہند بادشاہ پتھلے بچا جس میں ہند بادشاہ</p>	<p>۱۱۸ جہ درویش کر بانی کی رضا کل نکلتے ہیں گزشتہ نہیں وہ بولی بی بی نام زونہ بی بی کا باز کے سمت دیکھتے تھیں بولی کا</p>
<p>۱۱۹ زینب فور شرم سے یوں تھر تھرا گئی آواز استخوان سے لرزے کی آ گئی</p>	<p>۱۲۰ پہلا جو نام تھا وہ ہے معلوم آپ کو اب تو شہید کہتے ہیں سب میرے باپ کو</p>
<p>۱۲۱ گزشتہ بچے کے غمے اظہال دیکھتے ہیں اب بھی اٹھتے ہو جاتا بچہ بچہ بچہ کی سب نے بیات کیونکہ یہ کھائیں بن بچہ بیات</p>	<p>۱۲۲ فتنہ لے آئے بڑھکے کما اس کی کھڑ کیونکہ یہ بابت یہ انہیں تھیں کیا جاؤ تو یہ بچے بن کے کنول چوں وہ بولی ان کے فادے سے بول لگیوں</p>
<p>۱۲۳ بولی مٹیوں شرم سے سر کے بناؤ تم میں ہاتھ کھولے دیں ہوں لویو سے کھاؤ تم</p>	<p>۱۲۴ بچے تو خیر بولے بھی مجھ نا تو ان سے پران اسیروں نے نہ کہا کچھ زبان سے</p>
<p>۱۲۵ معلوم ہے اس کو کھلی تار باز سے گا کے اور بھی ہر گز وہ بولی اس کو کھاؤ تو یہ سب چپ چپ یہ بولی سکینے کا کام</p>	<p>۱۲۶ کہ گزشتہ بن زور دلیس دھڑل کیا جانے تو بول ہوا با نہیں پڑا مایہ پکار سے بڑھکے بچے کام نہیں لباس تو پتے بن اشتیاق</p>
<p>۱۲۷ تم بھی کھلاؤ ہو تو کھانا روا نہیں بابا کا میرے فاتح اب تک تو انہیں</p>	<p>۱۲۸ زور تو چاہیے ہے اسیروں کے واسطے زنجیر و طوق بس ہے اسیروں کے واسطے</p>

<p>۳۳</p> <p>میر قمر کے بیان پانی ہونے کا کیون ماخوذ ہو گا جو زمین کا دور سے ہو جو جو ان کے حاکم کا دوست میر اعتدیل ہے اسے خالق پرانے کا</p>	<p>۳۴</p> <p>بنام حسین دارش تو آپ کا نہ کہ جس کی جانتے ہو یا نہیں جس کی فوج شام کے کربلا</p>
<p>۳۵</p> <p>بنت میں بھی نہیں کہ کسی پر خفا کروں جو خود انہ بننے جو تم سے دغا کروں</p>	<p>۳۶</p> <p>اوس روز سے سوا مجھے و شکر حسین ہے راتوں کو نیند آتی ہے نے دن کو چین ہے</p>
<p>۳۷</p> <p>جسے خفا ہے میں نہیں ہوتا نہ کہ کتا کو دینی اور غسان میں وفا دامان فاکہ کی قسم کو بھلا دوں کیا ماتا جو میں بری کروں کچھ بیا</p>	<p>۳۸</p> <p>حاکم کے میں پوچھا تھا اس نے تو کہا اب تم مجھے تباہ و مفصل تباہ جو قسم اس حسین کی کیا مانگ کر</p>
<p>۳۹</p> <p>شکیروں میں ملا کے نہیں کچھ میں لائی ہوں نذر حسین پانی پلانے کو آئی ہوں</p>	<p>۴۰</p> <p>مادر تو اس کی حضرت خیر النساء نہیں بابا تو اس حسین کا مشکل کشا نہیں</p>
<p>۴۱</p> <p>کچھ تم میں آئی ہوں کہ کینوں کا دیکھا تھا غلامانہ میں نول مرزا کا اک مطلب غلام بھی تھے ہو پرا مطلب میر حسین پوچھتی تھی کہ بولا</p>	<p>۴۲</p> <p>کس حسین تھی آپ کے دارش کی نگاہ گو دینے کا تو نہیں ہے یہ بادشاہ گر تھی ہوں اس کے عالم میں بھی غلام یہ لاد کہ صاحب لاد یہ آہ</p>
<p>۴۳</p> <p>میری خاطر سے آل بنی پر مشا ر ہو کیون خیر حسین کے تم دوستدار ہو</p>	<p>۴۴</p> <p>بیا تو ہم شبیبہ سیر نہیں کوئی زینب تو اس حسین کی خواہر نہیں کوئی</p>

<p>۲۴ زینب کو دیکھا پیر میں نہ پہچان سکا کچھ دُعا آگیا جو کچھ غصہ چھوڑ گیا تھرکے بولے جین سے دُست خطفا بی بی کہا زینب نے جو سے ج کہا</p>	<p>۲۵ جی جاتا جو دم لڑن بی بی در شہ وہ بولی بس فقیر نہ اتنا ترش کھا زینب گر میں بی بی بون جی جی جی نوبہر پاؤں میں بی بی جی جی جی</p>
<p>سید تھایہ نہ فاطمہ کا دوز عین تھا مذہب میں اس کے فوج کے قابل حسین تھا</p>	<p>کلمہ تم ہوں نہ زینب عالی و قار ہوں میں تو امیر شام کی تقصیر دار ہوں</p>
<p>۲۶ بڑا جو حسین رسول خدا کا لال کیون نہ اس حسین کا وہ جاتا طلال زینب اس کے پوتے اگر ہم کو ہے بال کا پیکر پہلے بلوچین ہم کیلئے بال</p>	<p>۲۷ چلائی ہندو خنزیر میں ہے لنگھو بے فاطمہ کے دودھ بھی یہ لنگھو زینب بدین صاحب خیر الدنایا زینب پکارتی ہو نہیں نہ زینب</p>
<p>سید نہیں قبر نشی نہیں ہاشمی نہیں ہم کون ہیں رسول خدا کے کوئی نہیں</p>	<p>پچھن میں میں نے کی ہو جو خدمت قبول کی خوشبو ہوں سے آتی ہے بنت رسول کی</p>
<p>۲۸ بی بی نے ابو جاکہ اخلاص میں ہے ناحقا جاکہ داروں کے برحق ہے آواز میں کچھ کان ہو نہ کہے کھڑے زینب خاک و درے کے قدر میں ہے</p>	<p>۲۹ بی بی خاندانِ مستم نے کیا کیا زینب کی زبان میں کچھ بھی نہیں جی ہوئی اگر بی بی دوا سی میں کیوں جی نہا کے گلے کو دوا جی جی جی</p>
<p>بولی نشان آلِ عباس کی گبا بے زینب کی گفتگو کا مڑا ل گبا بے</p>	<p>دل سے نہیں تو غل غل کے دکھانے کو کوئی تو آقا قید سے ہکو چڑانے کو</p>

<p>۵۵</p> <p>آزاد من گری ہوئی ہندوستان گہریکے دیباچہ جو پورا گمان زینب کے پکارا اور کوئی بی بی نہ تھا اس فکریں کھڑی تھی ہندوستان کا</p>	<p>۵۵</p> <p>ہر خیز زینب آپ کی کیا چلی تھی اپنے ہندو کوئی بات طاعت لانی تھی ہر بار یہ زینب ہندوستان کے زینب ہندوستان کے باؤں اسکا</p>
<p>دیوار پر یہ آکے پکارا سر حسین اے ہندوستان حسین ہوں یہ خواہرین</p>	<p>غل تھا کہ عرش ہلکا ہے اور گری ہلتی ہے کسوت میں کبوتر خزاں بے ملتی ہے</p>
<p>۵۶</p> <p>ہری کے نام کے ہندوستان کا کھینکے کو گوارہ کو زینب کا زینب بھی بولی تھی یہ ناچا کی لے ہندوستان سے کہتے تھے</p>	<p>۵۶</p> <p>ہریانہ کھڑی ہوئی ہندوستان کا اک ہندوستان نہیں بیان کر سکتا قل خاں اسلام علیک ایما اسلام چلا کے ہندوستان کے</p>
<p>رویت تھی ہری کے تشریف لائے ہیں بھیا ہماری قدر بڑھانے کو آئے ہیں</p>	<p>نربان جاؤں دیر نہ فرماؤ یا حسین ہندی بھگت کے گود میں آجاؤ یا حسین</p>
<p>۵۷</p> <p>کیون ہندوستان کے ہندوستان ہندوستان کے ہندوستان کے ہندوستان ہندوستان کے ہندوستان کے ہندوستان ہندوستان کے ہندوستان کے ہندوستان</p>	<p>۵۷</p> <p>بیک کھلے گود میں آیا حسین ہندی ہندوستان کے ہندوستان ہندوستان کے ہندوستان کے ہندوستان ہندوستان کے ہندوستان کے ہندوستان</p>
<p>پڑنا یہ مادہ جو نبی کے گھرانے میں بی بی وہیں تو ہوتی قیامت زمانے میں</p>	<p>حق ابن خاظم کا ہے سب پر زمانے میں ماتم کرو حسین کا اب قید خانے میں</p>

<p>میں ہیں اور پیش حبیب کیا تک گوشہ فریادے نیک کام آسمان تک پہنچے یہ ترشہ کون مسکان تک دشمن غور آنے ناپائے زبان تک</p>	<p>۱۷ پہنچ میں تھج کے سکینہ کونکے سر اور بے پردگی گود میں کھانے نام حسین کیا ہے یک در پیشے کے بھلے بال بیاچہ کچھ</p>
<p>درجے غذا بلند کرے اس کلام کے ہوں دستخط حسین علیہ السلام کے</p>	<p>ماتم کیا حسین کا اس نور شور سے زہرانے ہاتھ جوم لیے آ کے گور سے</p>

تمام شد

یہاں
وہ روح زمین بادیاب ہو جاتا ہے
وہ اوج میں لا جواب ہو جاتا ہے
جہاں ہے وہ شب کو شب تبدیل ہو جاتا ہے
وہ صبح کو آفتاب ہو جاتا ہے

یہاں
جبر سے دم بول کر کیا بخت
قطر سے کے طلبگار کی بخت
نہاں موت علی وقت اخیر
قافل کو بھی شربت گوارا بخت

یہاں
بنا ہوا بخت مالک کشتہ نم ہو
در علم آئی کے ہو گھر نم ہو
بیابان کتبہ ہے دیگر ہے آقا
اقتل کے بعد بنیاد پرور نم ہو

یہاں
فرشید شام کمان جاتا ہے
روشنی کے دیر پہان جاتا ہے
مغرب کی جانب کو ہے قریب
یہ صبح جلانے کو دہان جاتا ہے

یہاں
کتنے سے اذان کے پہنچتا ہے
پیام علی تو زکب تھا ہے
اعلاہ مستند علی کو گن ہے
جب دونوں باہم تو زیر تھا ہے

<p>۱۷ ہر آواز علم و اخلاص کا سب ہیں ہمیں روشن افشاں کا دل سینہ میں طلب ہے یہ فانی کا بظہور کی آتی ہے یہ کائنات کا</p>	<p>۱۷ ہر آواز علم و اخلاص کا سب ہیں ہمیں روشن افشاں کا دل سینہ میں طلب ہے یہ فانی کا بظہور کی آتی ہے یہ کائنات کا</p>
<p>۱۸ کیوں شیر اٹھاتے ہیں علم رنج و الم سے کیا دست علمدار کے کٹے تیغ کسٹم سے</p>	<p>۱۸ دل کس کا شہ دین کے لیے سینہ سپر ہے کس شیر کی شیر کے قبضہ میں ظفر ہے</p>
<p>۱۹ آواز علی کی یہ عارفانہ ہے شیون کے لیے تیرے افشاں ہے شہین بن روشن کائنات ہے عرس بن روشن کائنات ہے</p>	<p>۱۹ اے عقل تاج و تخت نقد ہو سکی اے حسن نگار کی تصویر ہو سکی اے بنف شیر بار و شیر ہو سکی اے علم کے گلزار ہو جا سکی</p>
<p>۲۰ سب جمع علمدار کے ماتم کو ہوے ہین سرکھوں کے ہنر و علم باندرہ دیے ہین</p>	<p>۲۰ اے مہربین نقش ہے تو کے قدم کا اے بال ہما سائے تو کس کے علم کا</p>
<p>۲۱ کیکے وردت کے گزشتہ گذرین سرکات کی کہیں ہے کبیب فدا بین کس شیر میں بالکل از شیر خوارین قبضہ میں تیری جو کجی باغ جلا بین</p>	<p>۲۱ چرخ سلیمان نقش ایسا ختم ایسا ہم چھوڑ شیر ہو جس علم ایسا نشانے رہ حق میں دیست ایسا عشق آنچھو کو کتا ہے نشان ایسا</p>
<p>۲۲ انصاف یہ کتا ہے وہ عباس علی ہے وریا پہ گواہ عطش سبط نبی ہے</p>	<p>۲۲ روشن ہے یہ گرد سفر اس نیک سر کی مردم تو ہیں کیا سرمہ وہ چشم فر کی</p>

<p>۷۷ پرواز شمع رخ شمعین عباس دہ نور کا تو آن بین تو فطین عباس تیرے قدم نور کی تصویر ہیں عباس جس کی طرح آگت شمعین عباس</p>	<p>۷۸ صنعت انصاف و در انداز خیر و نیکی کا کوئی ایسا نہیں بے صفت نہ کہ صفت سبک آغا بے صفت خدا صفت شمعین عباس</p>
<p>۷۹ یا حضرت عباس زبان کے جو نکل جاے مرا ہو توجی جاے جو گرا ہو سنبھل جاے</p>	<p>۸۰ گر قدر و غضب میں یہ علی کا پسر آئے رستم کے وہ سینہ نہ کیچہ نظر آئے</p>
<p>۸۱ نیت ہوس و حرص کی جو ہیں عباس صل عقدا صل کہی کر تو ہیں عباس ذکر کا جو حالت نور تو ہیں عباس زیر کیا ہے خاک کیلئے بر تو ہیں عباس</p>	<p>۸۲ جہانم صفت خدا نام حسین کا گردن سلائی جو شام حسین کا فداوری تیغ کی ہے کام حسین کا انعام ہے عالم کیلئے کام حسین کا</p>
<p>۸۳ یہ مہر سنا ماہ عطا و رنجت ہے یہ در رنجت وہ ہے وفا جسکی صدف ہے</p>	<p>۸۴ سکہ ہے شجاعت کا دل اہل جہان پر کلمہ کی طرح نام ہے تیغ کی زبان پر</p>
<p>۸۵ یہ نام و نشان اسد اللہ ہیں داند یہ راحت جان اسد اللہ ہیں داند یہ سردار اسد اللہ ہیں داند یہ شیر زبان اسد اللہ ہیں داند</p>	<p>۸۶ یہ صفت و جمل جس دہ فانی ہیں کا یہ تیغ ہے برکتی وہ پریہ جان کا دل جبر کا کا کا کا کا کا کا کا کا اور بہشت فاکت یک جاوید ہیں کا</p>
<p>۸۷ ہر سر کفار تو یہ سیف سدا ہیں تیغوں کے بے یہ سپر تیغ بلا ہیں</p>	<p>۸۸ شیروں کا سد تیغوں سے دل زبرد ہر ہے یہ شیر وہ ہے شیر خدا جسکا پد ہے</p>



<p>۱۰ جگر نشا ہے سر پہ ان کا شہر آبی کا ہے گریا دہن ان کا وہ ہی لب جو وہی طرح خون ان کا ہر افسوس ہی طرح ہے صف میں ان کا</p>	<p>۱۱ ہر دوزخ از سر ہی چلے وہ صفد جانی ہے رو بہ سبیل جبر نہ بچ سبقت ان کے نہ تار مہر دہن ہے یہ دورہ ہے ناب جبر</p>
<p>عارض سن حیدر کی طرح جلوہ ناہین جو دور سے دیکھے وہ کے شبیر خدائین</p>	<p>۱۲ متبلی بولا کم بولا کم بولا کم روحی بہ فدا کم بہ فدا کم بہ فدا کم</p>
<p>۱۳ شہر گر گل کو ز لیل ہے یہ صفد پہ شمع یہ روانہ وہ ترقی صفد وہ جان ہیں ہم ہیں سب میں یہ سب میں نہ دل ہیں گردن ہیں وہ</p>	<p>۱۴ نہ کہہ سنی فرق ان کا گوارا نہیں اصلا جا با ہے کہیں کہ ہے جو عاشق لا غلام کے مباحثہ نہ ہے میں آفت دیکھو کون کمان مرا عاشق مرشد باد</p>
<p>یہ روح وہ قالب ہیں پتلی وہ نگر ہیں وہ نام ہیں یہ مردہ شمس اور یہ قمر ہیں</p>	<p>۱۵ دل سینے میں شبیر کے اس آن نہیں ہے قالب تو ہے مزو جو مگر جان نہیں ہے</p>
<p>۱۶ کس پہ چٹ ہے امام دہلوی کہ نہ نہیں ہے جہنم میں لای طلب نہیں دنیا میں انہیں کیا ہوگا یہ کام خدائے انہیں بانیہ ہے</p>	<p>۱۷ یہ اہل عشق زوہد بھائی نہ سنا ہے گر یوسف یعقوب انہیں کیا ہوگا بان یوسف یعقوب بھی عشق کو یعقوب یوسف کے جا پہ گیا ہے</p>
<p>واجب ہے برابر ہے اسخین آلف شبیر خالق کی عبادت ہے آخین طاعت شبیر</p>	<p>۱۸ لکھا ہے کہ جب رن میں علمدار مواتھا جیسا شبیر مظلوم کو دشوار ہوا تھا</p>

<p>۱۰ درویش عباس پر سب غم و فاک پرانیہ مردم رہے سلطان ہونے دیباچہ غم و فاک فناء شد کے دل سے تو دیا لاکھ مردم شیر خوار</p>	<p>۱۱ خداون سے لیا نہ تیرے پیر چاک پہننے کے لیے بیان غم کیا ہوا کیا جائے کیا دل میں چھپے نہ والا حاکم سے عداوت کا بڑا جانیں پیر</p>
<p>۱۲ ناموس میں تو جلوہ مناسب بنی تھے اور غم کے دروازے پر عباس علی تھے</p>	<p>۱۳ دریا پر کسی طرح سے غم نہ رہے گا روکین گے جو ہم کو تو ابھی خون ہے گا</p>
<p>۱۴ کمان سے تلوار کے ہوا نہ کے ہوا نہ ہوا قاتل بن گیا ہوا دیباچہ کوئی دل میں کیسی سہل ہے جان کیسی تھی حکمرانوں کی گرد بچھنے سے راہ</p>	<p>۱۵ الغیر چھین کے ہیں بیکار غیر چھین کے ہیں بیکار نٹ جانکی سید زبان کو کڑا دشمن سے لطف ہوئے لطف حال</p>
<p>۱۶ کتنی تھی اجل تیروں سے شکر چھینکا جان مرقد عباس عسکدار بنے گا</p>	<p>۱۷ ہم چھین کے دریا یہ ابھی لینگے ابھی لینگے آب دم شمشیر فقط پینے کو دین گے</p>
<p>۱۸ نگاہ نمایاں ہے کچھ کرنے کے سوار سب ظلم پر آمادہ تھے لہو و تپا تائے بیز و کوفتے چھپے تپا ہر ایک قدم ہے ادب و ادب تھی لقا</p>	<p>۱۹ شیکریاں ہیں انہیں جان طلبیاد کدو بیا ہے ابھی غم آٹھا اور شمعین کتا تھا بارود ہوا انے نہ کو کاٹ کے غم کو کراؤ</p>
<p>۲۰ شیر نے غم جو لب نہر کیا ہے کیا شمرنے یاں حکم اترنے کا دیا ہے</p>	<p>۲۱ آداب پیر کے نواسے کا اٹھا دو ٹکڑے کرو اور کاٹ دو غم کو ہسا دو</p>

<p>۵۱۵ پنل جو ہوا چھو سناہ کے انصار عباس و رفیع آگے بڑھے اکبار لبا خا جگر سے اور سرخ و خوار لکارا دسترخ خوار بنو دار</p>	<p>۵۱۴ تو کیا ترشے کا بھی ہے نہیں سادات خیموں کو جو خون گریز شہر کی نسل خیمہ رضا سے ہو چین ورنہ ابھی معلوم ہو عالم مقور</p>
<p>۵۱۶ متم جاوہین اب آگے گر آے گا عالم سر پاؤں پہ ہو گا وہ سزا پائی گا عالم</p>	<p>۵۱۳ وہ قدرت حق صاف سرست عیان ہو یتیم مری منہ میں رہے مثل زبان ہو</p>
<p>۵۱۷ اب آگے قدم اٹانے نہ بڑھا ورنہ ابھی تو ہو سکا جسم کوڑا اچھا ہے جرات مری سارا زانا کیا تو چاہیوں تیرے سادات بھلانا</p>	<p>۵۱۲ تیرا ہے حقارت تجی یاد کیا نام لکھے گا تجھے نادر دین خان عالم کرینے ہے افضل ہیں شہنشاہین پڑھنے ہیں درد آئینہ ملک و شہنشاہ</p>
<p>۵۱۸ شاید تو نہیں جانتا عباس علی کو سب سیف خدا کہتے ہیں دنیا میں مچھی کو</p>	<p>۵۱۱ خسکے لیے بنیاد ہوئی ارض و سما کی نام انکا حقارت سے تو لے شان خدا کی</p>
<p>۵۱۹ پتیر زبانی کر گئے اسے بدخواہ کیا پنج علی کی تو زبان سے نہیں اک ضرب پتیر کی کو درونی چو تندر گر ہوں تیرا تو فرخ کی بجاہ</p>	<p>۵۱۰ کیا تو سلمان کی طرح خدارا تیرا خدا و پیغمبر کا پیارا فدیل رسم عرس مکی کا تارا نہیجے اسکا نہیں دیا پیارا</p>
<p>۵۲۰ بجلی کی طرح گر کے یہ سر پر نہیں رکھتی سر پر نہیں رکھتی یہ سپر پر نہیں رکھتی</p>	<p>۵۰۹ نہان ہیں سافر ہیں پلے جائینگے شیر دریا کو تو ہمراہ نہ لے جائینگے شیر</p>

<p>۳۲ خونچہ ابرو سے عرش ملا ہے بانجہ خلیعہ بجا لا پوجا ہے کچھ ہے بھی انفرادے تیرے تیرا ہے جانب درود و مہر</p>	<p>۳۱ نیکو کیا ہے بھلائی تو بوسانے کے جانبین و ملائین و بقیہ حق کے نیز پانچ فرمان میں دربار کے</p>
<p>۳۳ افلاک امانت کے اشارے ہیں اسی میں پیغمبر کو نبی کے پیارے ہیں اسی میں</p>	<p>کیا جاے گاشپ کے نمون کو اٹھا کے مہمان کو ستائے کوئی گھر میں بلا کے</p>
<p>۳۴ حاکم کا تیرے اذن نہیں بنا کہو کار کو نبی کا خالق نے کیا ہے انھیں یہ نہ جی ہے متیل جب افکار کیا تو ہوا آرزو سے اگر بیان ابرار</p>	<p>۳۵ صیغے خاموشی والا آجھاؤ فرمان حیات کی عطش بھول جاؤ دنیا کے لیے اٹھو عقیقی بگڑاؤ سیر کوئی زاد کو کیا حق نہ تاراؤ</p>
<p>۳۵ دریا پہ جو خیمہ شہ والا نے کیا ہے اللہ نے فرزند کو حق مان کا دیا ہے</p>	<p>گرمی ہے بہت تاب نہیں لائینگے بچے بے آب تڑپ کر ابھی مر جائینگے بچے</p>
<p>۳۶ جان و جاہ و خوار بھی ہے جن و ملک ان کا شریک بھی ہے افق کی سکار کا مختار بھی ہے واقعہ و عالم کا مددگار بھی ہے</p>	<p>۳۷ ایذا پہن ان صوبین بنی بیتی کی اک دن بھی ضیافت نہ بنا دیتی نہایت تو کمان بنا نہیں بنی کی پہلی ہی ملاقات میں غافل بنی کی</p>
<p>متصور اگر خلف شاہ بخف کو کو ترا سی صحرایں بے چار طرف کو</p>	<p>دریا سے مسافر کو اٹھایا ہے کسی نے مہمان کو آگے بھی سنایا ہے کسی نے</p>

<p>۳۴</p> <p>پیشکش بڑے جانب غفور ستار اور سنہ ۱۰۰۰ عیسوی کا خضر کے کچے کھجور کے باجر تقدیرم رنجور ایچے باجر</p>	<p>۳۵</p> <p>ختم ختم کو ختم ختم کچے کچے کچے کچے ان بابر کے ختم ختم غصہ و غم</p>
<p>۳۶</p> <p>اسدم برش لشکر بے پر ہے مولا عباس کے اب زبیر شمشیر ہے مولا</p>	<p>۳۷</p> <p>وہ گلہ گوہن کوئی غیر نہیں ہے پر کھل گیا بدلیسوں کی خبر نہیں ہے</p>
<p>۳۸</p> <p>پیشکش کسی تین رہا ضابطہ کارا عباس کے فرزندے اور کو بکارا اور والد کو توبل جاو جارا چوٹی سی کوئی تیغ بھی جاو خارا</p>	<p>۳۹</p> <p>القصد برآمد پانچ ستر ختم سیدیاں جی پی علی آئین مولا نے صدوی علی کو بکارا کیون آئے اچھے ہو بکارا</p>
<p>۴۰</p> <p>تاریک ہے اس وقت جہان میری نظریں تو ارچلے باپ سے بیٹا رہے گھر میں</p>	<p>۴۱</p> <p>ہر چند کہ شیر اسدا عشر ہو بھائی پر جان کو مظلوم کے ہمراہ ہو بھائی</p>
<p>۴۲</p> <p>آقا ہے جناب علی اکبر بکارا بابائے کوئی چھپے تو دیا کانا لیون کا اگر قیدو کعبہ کا انارا سچ پیچ فوج کو خادم ہی بکارا</p>	<p>۴۳</p> <p>عباس علمدار از کرت بکارا مقدور نہیں کہ خیر کو دریا کے کنارے کتنے ہیں کہ خیر کو دریا کے کنارے نہندہ ہے صاحبین حیر بکارا</p>
<p>۴۴</p> <p>پانی پیہ حجت ہے مسلمانو کی ہے اس شہر میں خاطر نہیں مہمانو کی ہے</p>	<p>۴۵</p> <p>کیا عرض کروں شہر کے جو کچھ ہیں ارادے نزدیک ہے اب کاٹ کے خیمہ کو گرا دے</p>

<p>۳۳۳ خود بخود پلے اُٹھیں گے سنایا پڑھیاں میں کہنے کو سر ایک آبا اب بچوں اور بچے اور بچہ بچا دل کا پتہ کیا کیسے علی گڑھ آبا</p>	<p>۳۳۴ میں سمناؤں کی کہنے ضیافت کھانے سے بھی پائے پتی چائے چائے جب کہ نہیں حیاں بچا بچا خیر کو اٹھا دینے لایم حیات</p>
<p>۳۳۵ فرما میں جو آقا تو سزا انکو ابھی دون ایک ایک کا سٹھ تنج کے دوریے میں دو</p>	<p>۳۳۶ بھائی وہ کرو خیر خواست کی رضا ہو پوچھوں تو کہاں خیمہ سادات بپا ہو</p>
<p>۳۳۷ کیا علم نہ پیر نے فرمایا کہ بھائی اس کے پادشاہی کے کوئی خبر نہ لے لے کر دیا کی ترائی سکھتی بن جا رہی ہو کی بھلائی</p>	<p>۳۳۸ عیاں اس حکم گردن کو بھکایا اور نے رنج کی طرف ہاتھ اٹھایا خیمہ کا مقام اس نے بنایا صوت میں حکم کیا کیا</p>
<p>۳۳۹ نادان ہن قبضہ میں یہ دریا نہ رہے گا تا حشر رہے صبر کا امان نہ رہے گا</p>	<p>۳۴۰ شہ نے وہ زمین دیکھے افلاک کو دیکھا خیمہ کو اور آل شہ لولاک کو دیکھا</p>
<p>۳۴۱ بخت و دولت پر غلبہ ہے ہرگز نہیں کہ پادشاہ پر اور بھی علی دار لوں کو دسیاں میں اور بھی بھلا غزنی ہے اس غل کر سیکھتی ہے</p>	<p>۳۴۲ افقہ کہ دینی میں ہوا خیمہ ہوا وہ دھوپ دودھ طیش میں گرا دو جاگر گھڑی میں ہوا بچا بچا سخت درد میں شک بن گیا</p>
<p>۳۴۳ مالک پہ توکل کرو شادی ہو کہ غم ہو بخشہ تنک ظرفوں سے تم بھر کر م ہو</p>	<p>۳۴۴ اُٹھتے تھے تو غش ہو کے وہیں گرتے تھے بچے ہاتھ نہیں کٹورہ کو لیے پرتے تھے بچے</p>

<p>۵۵ ناگاہ بیان زین نجاشے آئی یوسف کو طبع چاند نے کی جلو بنائی طاعت علم کا کشتان نے جو کھائی نور شمسیت بن چھوڑی سب کی</p>	<p>۵۴ ہم نہ تھیں جلا جلیکے بھائی سنگا نیک تو زیبا وہ سادگی حیرت سپید لک تو ہوا ہم سے حیدریت اور دیکھو جو جہ کے آج قیامت</p>
<p>۵۶ بے نور تھی شب غم سے شہ جن و ملک کے کہئے یہ قمر داغ تھا سینہ پہ فلک کے</p>	<p>۵۵ نہوں رسول و دوسرا ہو گا تمہارا ہم سب پہ یہ احسان بڑا ہو گا تمہارا</p>
<p>۵۷ وہ رات شبیل شب بخت و شمع اب جی تواری شب کو بت بویا ہوا آں یک گھڑی ہوئی ہے عشرتدکم دم گھٹنا تھا سیانویں علم سے ہر دم</p>	<p>۵۶ عباس کی عرض کہین اس حکم کو بیان خادم کا ہے احسان کا کا جو احسان غیر کے پھول گدھی دیکھو ہون یو ہے طواف ہم لے قبلہ ایمان</p>
<p>۵۸ نانون پر سراپا کوئی نیھوڑائے ہوئے تھی بچے کو کوئی سینہ سے لپٹائے ہوئے تھی</p>	<p>۵۷ اس خیمہ کے دربان ہیں ملک عرش علاقے کیا رتبہ ملا بستہ کو قربان خدا کے</p>
<p>۵۹ قبائلی فراتے گلے سینہ نشین دیکھو تیرا کیسے کس مہینہ بیان کچھ دھپنیں کس نہایت بیباک پتھان پتھان کے تھائی بدلت</p>	<p>۵۸ مخلیفت ندین درسی کو نہ دیکھا کافی ہوں میں ہی آپ کے قتال و شہ کیا بھوادھر نہ کہے لشکر گاہ خضر کے کہانیں ہی ہستے ہوں گاہ</p>
<p>۶۰ محبوس مرے سامنے ہمیشہ ہو دے یہ حادثہ اوس دم ہو کہ شہید ہو دے</p>	<p>۵۹ پرتھ سے زیادہ کوئی پیارا نہیں بھائی تنہا ترا پھرنا بھی گوارا نہیں بھائی</p>

<p>۴۵۶</p> <p>اگر کو صدائی تھی بانو میر کیا تو کونے اوجا دیوین میں تھی بلیا یا اس شنب یکین تم چہ تہو لار چو چاہے سو اندر کے بندہ بجا</p>	<p>۴۵۵</p> <p>آداب جلا کے چلا این دیار حضرت کے کما فاسم و اکبر بیکہ گاہ تم تھی تور و تار ہو چکا جان کے پہلو ہو شیدا کہ سکار و عازارین گراہ</p>
<p>۴۵۷</p> <p>مان باپ کا کیا دخل ہے خالق کی رضامین پستے ہیں جو نازوں کے وہ پڑتے ہیں بلا مین</p>	<p>۴۵۴</p> <p>ما صبح رفاقت سے نہ منہ موڑنا پیارو عباس کو تنہا نہ کہیں چھوڑنا پیارو</p>
<p>۴۵۸</p> <p>کتنی تھی جی شکر کہ آشنائے قبال تقصیبات آہستہ نوٹدی کار کمال دسواں گسرتی ہوں آٹھار ہوا کمال چہرہ ہند صبر سے ہیں یہ بیا بال</p>	<p>۴۵۳</p> <p>جسم پر قریب حفاظت ہوئے مندور ہفت اختر تیار ہوا بیکہ مندور کس طرح روشن چلی اندھیر میں بواور غلبہ تھلا کر شک شب و بویا کافور</p>
<p>۴۵۹</p> <p>ہین گو کہ جو ان بیاہ کا دن آئے تو جانوں پورا یہ برس خیر سے کٹ جائے تو جانوں</p>	<p>۴۵۲</p> <p>ششہ رقی زمین پوش ہر کھنکھ کے گم تھے دسویں تھی شب اور تین مہ چار دہم تھے</p>
<p>۴۶۰</p> <p>نہایتے کو کون کو جا رہا دیوان راہ علی اکبر کے حسن و خرم دیوان میری ہونے مار تھی تو اچھلے دیوان بچے ہیں دل اسکو چھوٹے لگان</p>	<p>۴۵۱</p> <p>پچھین تیار تھے اُس دم خرم قلم چلا کے پستی بھی زینب دیوان عباس تمہیں فغانی سرچ پیدا سیر دین و ران کا ہیں کمال</p>
<p>۴۶۱</p> <p>چلائی قضا چہ یہ قلق کس کے گی کل رات سے لاش او کی اندھیر میں بیگی</p>	<p>۴۵۰</p> <p>جس نیمہ کے چوگر و عملدار چہرے تھے اوس نیمہ کے ساکن سر بازار چہرے تھے</p>

<p>۵۱</p> <p>اقتصد کردادات ان پودہ تھانم کا جو چرخ چرخ عیب کلمہ کا چکا اور بل بو اکون دل فوج تھم کا بان عرش تھم کیا نالہ جسم کا</p>	<p>۵۰</p> <p>تھجبانے تھے پیش پیر کی کشتی تھم کا چھوڑ دو پودہ اس وقت نور نصرت کدہ تھم کا اب لاش لاش پیر کی راج کوئی تھم کا تیار ی تھم کدہ لوسا تھم کا</p>
<p>۵۲</p> <p>سر کھولے ہوئے صبح شہادت نکل آئی اور قبرے خاتون قیامت نکل آئی</p>	<p>۴۹</p> <p>آخر مہین اب سوگ نشین ہونا ہے بھینا آعصر بہتر کے لئے رونا ہے بھینا</p>
<p>۵۳</p> <p>فریاد کی غیبت سے گرسے تار کی کی چاک قبا غم سے شہنشاہ زینج کے نشتانی تہ دین پوچھیں کہیں رونے لگے ناکے تہ بر کوہ پوچھیں</p>	<p>۴۸</p> <p>بھینا ہی مرغی ہے غالب حد کی تم تھیں ہون غرت بیان لٹجائی علی کی پوچھو جو جسم اسی ہے قسم تھم کا نظر نہ کرنا کھجی امت کو تھجائی کی</p>
<p>۵۴</p> <p>بہل کی طرح اٹھتی تھی اور گرتی تھی زینب بیٹے لے کر دشبہ دین پھرتی تھی زینب</p>	<p>۴۷</p> <p>خوش ہو کے ہر اک بچ اٹھا لے بیوی زینب آمرزش امت کی دعا کی بیوی زینب</p>
<p>۵۵</p> <p>انجا بی عا شتی تھی جو کچھ پوچھو نہ پوچھو کہ سید بیوی کی کتنی تھی درد بر خیزد یقین آج تاباں کا ہے کجا پہاں کر کے کھڑے ہو نہ کھڑے ہو</p>	<p>۴۶</p> <p>جن کو دکھا کوئی خانہ بدوش کمانا انفل تھ کھینچے پیر وہ کمانا مناز تھ تھیلے پیر وہ کمانا مناز تھ تھیلے پیر وہ کمانا</p>
<p>یہ سچ ہے کہ مرنے کو اخی جاتے ہیں لوگو لیکن مجھے وسواس بھی آتے ہیں لوگو</p>	<p>کوئی نہ رہا ہے نہ رہے گا یہ سرا ہے جز خالق کو نہیں جزو کل کو فنا ہے</p>

<p>۴۰ یہ سنے جو درد لگا نہیں کیا بازو میرے پیکر کے بھی لپکتے ہی انسو میرے پیکر کے بھی لپکتے ہی انسو اور راز کی ہر بات کو لپکتے ہی انسو</p>	<p>۴۱ گر دون کی طرف دیکھ کر روئے گئے بانو نے کہا زور و عبا اس کے چپکے روئے گئے کیونکہ تو متاؤن کی شین تمہارا غم زور و عبا کا زور و عبا</p>
<p>۴۲ چپکے سے کہا گرہین چپکے قدم آئے منہ چوم کے عباس پکارے کہ ہم آئے</p>	<p>۴۳ پیا سون کے ندون اب کسی عنوان پھر گئے جیتے نہ سکیند کے چچا جان پھرین گے</p>
<p>۴۴ لے لیکے بلابین کہا میں چہ بینچ پانی مرے منہ پر بھی چھڑکا تھینچ کیا گرم غش کیا فوج لہینچ پانی کا کوئی جامہ دیا شکریںچ</p>	<p>۴۵ فرمانیے بانو کے جو وہ سانسے عباس نے غصے سے دینا کی دکانی فرمایا کہ تشریف بیان رختے بینچ جو کہنا چھوڑ دے اوسم کی سانی</p>
<p>۴۶ ان نظروں سے سوزش نہیں بھنے کی جگر کی عباس چچا پیاسی ہون چوبیس پہر کی</p>	<p>۴۷ بجائی نے نوازش یہ مرے حال پہ کی ہے جرات یہ تجھے بانوے شیر نے دی ہے</p>
<p>۴۸ تو کہے بچک کہ کوئی باغ سے ملاؤ صد و شہر مردانگی میری پانی بچاؤ اک مرتبہ پانی بھیجی جیسے پلاؤ غازی نے کہا فیر کوئی مشک ملاؤ</p>	<p>۴۹ جس کا کوئی دینا میں نہیں سکا خلیہ پیر اور پیر میری معنی کا عصا ہے واسن نہ پیر کو اگر انصاف دیا ہو کہہ جی کا نہ دیا ہے کیا بھول گیا ہے</p>
<p>۵۰ یہ سنکے اٹھی گرو پھری ان کو دعا دی سوچی ہوئی مشکون میں اک مشک اٹھا دی</p>	<p>۵۱ گو ہم نے بھی اس عمر میں کیا کیا نہیں دیکھا یہ بیاہ یہ بچپن یہ رنڈا پانین دیکھا</p>

<p>۴۳ نہایت بے رحمی کے ساتھ ایمان کے غور نشین روٹ لیا جس کے چپ کو اور باغیوں نے لوٹ لیا جس کے چپ کو نظر حرم رو چکے ہفتاد و دو دن کو</p>	<p>۴۴ پشتے ہی تھارے عباس عہدار فوزا ہوئے راہی طرف غمت طہا جانی کے پس پشت چلے پند ابدار تخت تھے کہ اب غیر کسے خالق مختار</p>
<p>۴۵ شہ نے کہا کون اب مرا غوار ہے باقی تقدیر پکاری کہ عہدار ہے باقی</p>	<p>۴۶ ہے در کلیجے میں طیش دل کی نئی ہے ہو آہے یہ ثابت کہ مکر ٹوٹ گئی ہے</p>
<p>۴۷ عباس پر حسرتی نظر کرنے لگے شاہ اک طفل در حید سے پیدا ہوا آگاہ عباس کو چلا یا بے وقار ہو آہ اسے بابا چو جلد نہ وقفہ کر ویدار</p>	<p>۴۸ پیشینہ چرخ غل پو عباس بنی کچھا بالائے زمینش میں بے منت نذر آلا جہان پر سیدانیاں بانو ہی کھٹھا فرمایا کہ ہے بے تقاض کی کیا کیا</p>
<p>۴۹ پانی کے لئے اپنے کوشش نہ ذرا کی کھیلوں گا میں کس سے کہ سکینہ نے قضا کی</p>	<p>۵۰ پہلے سے نہ تدبیر کی اس خستہ جگر کی جب اسکی یہ حالت ہوئی تب محکوم خبر کی</p>
<p>۵۱ چھپا ہے عجب مان نے کہ بابا کو بلال نہراوے کیے عینے کا ندین کوئی کھڑا نہ نبض ہی ملتی ہو زنجبیں میں پائین چھپی ہے چھپی جا طرف کپڑے کچھا</p>	<p>۵۲ رو کر کہا بانو نے کہ اس حید زبانی دوبار کہا جیسے کہ اسے والدہ پائی پینا دیکھنے نہ کچھ اور پائی پائی ابو نہ تو رہتا ہے نہ نبضوں کی روانی</p>
<p>۵۳ نے آنکھوں کو گردش ہے نہ گویائی ہے بابا نخسی سی زبان منہ سے نکل آئی ہے بابا</p>	<p>۵۴ جب ہو کے نہ پھر مان کو پکاری مری بی بی داوی کی زیارت کو سدہاری مری بی بی</p>

<p>۴۱ حضرت کے حضور آپ کے حضور ناچا رہتا ہوں توت پر ہونا بیسیات بوجا رہیں ابھی کی قیامت بیسیات جہلی سے بھی کدو کی بی بی بیاتیات</p>	<p>۴۰ غازی نے جو چہ در دولت کا اٹھایا اٹھل سے دوڑا ہوا یکساں اٹھل آیا رہو اگر کو چکارا دروازے پر لایا اور نہ تو نقیاباں اور بجے چھپایا</p>
<p>کچھ ہوئے فرات شاہ پہ ہونا ہمیں بھیا بھی تم آگے سکیں گے در و نا ہمیں بھیا بھی</p>	<p>آپ آتے ہیں عورت نہ کوئی سامنے آئے اقبال سے کدو کہ عنان تھا منے آئے</p>
<p>۴۲ دوبولی کو جو اپنے بھائی کو نہیں چاہتا بان بجا بھی کا دل آپ کی خوشی کے نہیں چاہتا پیر کا جو بھی ہو عقل کچھ آفر کہ نہیں چاہتا نورانی سے فرزند شاد نہیں چاہتا</p>	<p>۴۳ اسوار ہو تخت دل صاحب دل دل موجود اہالی و مولیٰ ہوتے باہل غزو شہرت و دیدہ و عرب و تخیل لطف و کرم و خلق و جانیہ کرا و تخیل</p>
<p>جانے سے تمہارے نہیں گھبراہی ہوں صاحب نہر اپنا بجل کرنے کو میں آئی ہوں صاحب</p>	<p>گرمی تھی غضب تازی غازی کے چلن میں جل جل کے بدن جو پ کا ٹھنڈا ہوا رن میں</p>
<p>۴۴ یہ کہنے پر اسٹن فونی سے گل خیار جبر کیا بھگت جگت کے شہید رن کا خیار جو اسے بوجا ہوں کو شہید چھپ چھپا بیشک کہ نہ تو شہید کو قید اہلکار</p>	<p>۴۵ دیکھی جو ہنسنے ہنر اچھا کی رفتار ہر شہید جو لافک نہ سیدہ کدو سب پوچھتے تھے کون ہو انہیں وار غل تھا کہ عداوت عداوت عداوت</p>
<p>جس بھائی کو ایسا ادب شاہ امم ہو کیون شہید حسین او کی شہادت سے نہ خم ہو</p>	<p>بازوئے زبردست حسین آتا ہے رن میں خورشید شہ پر رن حسین آتا ہے رن میں</p>

<p>۵۶</p> <p>خونینشہ بدخون آتا ہے نہیں جبر کا جگر نور و عین آتا ہے نہیں پروانہ قلع حرم آتا ہے نہیں بارگوزید دست حسین آتا ہے نہیں</p>	<p>۵۷</p> <p>غور کیجئے حاضری جاوید کی برگام صفادہ زمین کرتا ہے اپنی اللہ کی ملک سب مل ایک ہے اپنی پیشانی پر بیابان کونین کی</p>
<p>ہندو حبش و روم و عرب کانپ رہے ہیں چین و چین و مصر و حلب کانپ رہے ہیں</p>	<p>گردا گھٹی ہے جب زرخش ہندہ کے قدم سے کتاب ہے سمندر کے کمان جاؤ گے ہم سے</p>
<p>۵۸</p> <p>ہر نیکیلا تہن رستم کے کفن کا اور چہنٹ پوٹنے لگا ہر دم کا شکا تھا پیش تہن کونہ اپنے شہنشاہ کا نام آگیا ہر دم سلطین کا</p>	<p>۵۹</p> <p>چلیس خبردار سواری نظرائی لو باغیودہ فضل باری نظرائی فوج خود و پیش فزاری نظرائی مہنہ نے کہا موت جاری نظرائی</p>
<p>غائب ہوا ہے خم سے فلاطون دہل کر قارون سے زمین کستی ہے دہلج کلکر</p>	<p>سکتے مین وہ سب لشکر کفار کھڑا تھا کفار تو کیا کفر بھی بے ہوش پڑا تھا</p>
<p>۶۰</p> <p>نیرن کو بھی اسد نہیں پیش پایو بیسکے گزیران کلبون پر پہنچے جھاگو کہ درود خلف شیر خرابے دیس کے کنارے کنابھی جلا</p>	<p>۶۱</p> <p>لٹا کے غارتی کہا اسے شہنشاہ تپائی کی کیا جو لندی میں بیجا کیا بے وقار زور و جبر کو یہ نام یو کے بیہوش ہوئے وقت کا حکام</p>
<p>جس شیر نے شیروں سے جدا پنچہ کیا ہے جنگاہ میں آج اسنے قدم رنج کیا ہے</p>	<p>بہر مرض موت مری تیغ و دوا ہے اوتری جو گلے سے یہ اوسید وقت شفا ہے</p>

<p>۱۹۱ بین عبد ذلیل ایک ہوں نہ لڑا بین شیخ ہوں میں چن چن چکی لڑا بین شیر ہوں خلاق و مالک کدک ہے کون جو طالب نہوا ہم درکا</p>	<p>۱۹۲ اول بخدا سب سے پہلے سلام ہمارا کعبہ نبی در دوس کی ہے نام ہمارا اہم چہ فرمان حشر و شام ہمارا فریاد رسی خلق کی ہے کام ہمارا</p>
<p>۱۹۲ دیکھا نہ عرب میں نہ سنا ہو گا عجم میں شیر کے اقبال سے جو زور ہے ہم میں</p>	<p>۱۹۲ کعبہ میں چڑھے دوش رسول عربی پر سوے شب ہجرت کو ہمیں فرش نبی پر</p>
<p>۱۹۳ ہر کسے سچا ہیں سچا پوچھا ایوب بن شاد کہ شقا اپنا زبان ہم نہ کھینچے ہیں سکو جو اکھون نہا جو ہم سے ہے کشتہ وہ ضرور ہوا</p>	<p>۱۹۳ بولو وہ غور نہیں کیا پیدا ہوئے ہیں نور سے خالق نے کیا اوس نور کا چھوڑا وہ خلیج حق کیا زار نہ بھی رکھو وہ بار بار کیا</p>
<p>۱۹۴ بان مور و غنم وہاں ساکن ہیں سقر کے حیدر کے مخالف نہ اودھ کے نہ اودھ کے</p>	<p>۱۹۴ خوشبو بہشت آتی ہے سینہ سے ہمارے دنیا میں بنے پھول پسینہ سے ہمارے</p>
<p>۱۹۵ ہم کیم سلام میں ہم قبلہ نما ہیں ہم خاک شمس و قمر و آسمان ہیں ہم زمین ہیں ہم فوج ہیں ہم نوا ہیں ہم واقف اسرا خداوند علام ہیں</p>	<p>۱۹۵ ہم وہ ہیں کہ فرعون پہ موسیٰ غمنا یوسف کی رہائی حکم موت سے کوی آج غم غم کی جی جی جی غمنا آفاق کو روزی بخدا شام غمنا</p>
<p>۱۹۶ ہم پشت پناہ بشرو جن و ملک ہیں محکوم ہمارے بخدا ساتون ملک ہیں</p>	<p>۱۹۶ پیدا فلک ہفت طبق ہم نے کیا ہے جبریل سے کامل کو سبق ہم نے دیا ہے</p>

<p>۹۹ ہم ایسے ہیں سدا کر ہم سرکش ہیں باقی تو کفار ہم سر نہیں حق کے در دولت کے سوا کوئی نہیں ہندوستان گدا اور کمین زمین تھے</p>	<p>۱۰۰ ہم ہیں فانی ہیں بھرتے اُدھرتے انسان کی کیا جان ہے جو کان پہنچے تپتی ہوں ہر شے تیرے آنکھ ملانے رومیں بدن اک اور اس کے تو کھانے</p>
<p>نے تخت نہ دولت نہ ولایت کی ہوس ہے ہم شاہ ولایت کے خلف ہیں ہی بس ہے</p>	<p>یا شیر خدا کیسے جو دریا پہ جھکیں گے رک جائیگا پانی بھی مگر ہم نہ رکیں گے</p>
<p>۱۰۱ اچھے ہیں قدم آگے نہیں ہے ہمارا ہم نہیں ہیں دل نہیں رکھتا نہیں ہے ہمارا مغر خن حق رک ورنہ نہیں ہے ہمارا خلیش و خلیفہ اندر کا تیشہ ہے ہمارا</p>	<p>۱۰۲ کفار پکارے کہ بھلا آؤ تو کھین وہ بھڑکے لب نہ ملے جاؤ تو کھین اب نہ سے شکر کو بھلاؤ تو کھین کچھ کہنا ہے وہ بھلاؤ تو کھین</p>
<p>رکتا ہے پاڑوں پر نہ یہ چرخ برین پر نہ ماہ نہ ماہی نہ سرگاؤ زمین پر</p>	<p>کیا آپ ہی دنیا میں نہ بدست بڑے ہیں کیا فاتح خیر سے نہیں لوگ بڑے ہیں</p>
<p>۱۰۳ اک جلاوطن زخیر کو اٹھا رہا یہ تو ہے کیا فکاظر آپو جارا باطل کا جان نقش ناسا جاکے بھارا ان فوج بھارتی کی جا رہے ہیں بھارا</p>	<p>۱۰۴ کادوسے علیدا رنے تو سن کو گایا تو سن نے ٹھکانے نصف تو سن کو گایا رستے سے ہر اک ظالم زمین کو گایا اور زمین میں ان شے کے دھن کو گایا</p>
<p>دودو ہوئے اک دارین اور خلق پہ دو تھے وہ پہو ہیں جن سے جزو کل زیر و زبر تھے</p>	<p>برباد اس آندھی نے کیا تھا جو زمین کو پہ تھا بنے ہوئے چھٹی تھی زمین گوشہ زمین کو</p>

<p>۴۳</p> <p>کھڑی تھی تو عجب غلغلہ مچا غل غل تھا وہ کھڑی کی بوجھ سے مچلی بے پروا روئی تھی پھر مچلی</p>	<p>۴۲</p> <p>یہ آبِ متین سے پیدا ہوا طوفان اگر عوان کا دریا بواوہ قتل کا لین بہنے لگے قصہ دین جج پیدایان اگر تھے قتل و قتل طبع اب تو بچان</p>
<p>ہٹ ہٹکے صداموت نے دی فوج تتر کو اب خیر نہیں آؤ میر ساتھ عدم کو</p>	<p>کیا بارش آب دم شمشیر ہوئی تھی عزقاب بناؤ فلک پیر ہوئی تھی</p>
<p>۴۴</p> <p>اگر تھی نہ تھی کیا تباہی کو گھیر سائے کی کیا گھیر کے کیا زبردیر چلائے جلا کردہ نعین شہر اندھیر اندھیر اندھیر اندھیر</p>	<p>۴۵</p> <p>ہر دم تھی وہ شمشیر دم کے اوپر سوار گری برقی صف کے اوپر گرفتہ کے سر پہ تو بھی رواج کے اوپر تھا شور کہ ہر سبیل فنا ہے کے اوپر</p>
<p>یہ کہتی تھی کہ بھولے گی نہ بیدار تمہاری چلاؤ میں سنتی نہیں فریاد تمہاری</p>	<p>ظاہر تھی کبھی اور کبھی آنکھوں سے نہان تھی قدرت تھی خدا کی کبھی یان تھی کبھی وان تھی</p>
<p>۴۶</p> <p>کیسی کھنکھار تھی زار تھی کو کھنکھار بوجھ بوجھ بوجھ بوجھ بوجھ بوجھ بے جان لگے بوجھ بوجھ بوجھ بوجھ بے ظالمون کے بوجھ بوجھ بوجھ بوجھ</p>	<p>۴۷</p> <p>گر تھو کے فافوس تین تھی تھو تھو گہ بوجھ بوجھ بوجھ بوجھ بوجھ بوجھ گر گردن کے سینہ ادا کی بوجھ گر بوجھ بوجھ بوجھ بوجھ بوجھ بوجھ</p>
<p>سرکٹ کے گرے پاؤں اٹھانے لگے ظالم آنکھ ایک طرف جان چرانے لگے ظالم</p>	<p>پاکھر میں جو پوشیدہ ہوئی بال سے نکلی اوس چال سے نکلی کبھی اس چال سے نکلی</p>

<p>۱۰۴ کھجی کھجی نکل منہ چرخ کس سے گہر زین چھپتی غزوہ کبار سے سن جو علی فوج کا جی ہو گیا ہے سجے گردن سے جدار سے بچ</p>	<p>۱۰۳ گراست گئی تپ نگی کہ تخت کو فوج اس کے گلے میں کھجی بیکل کھجی بلیون گہر دینے کے زندہ نہ جانے تھی بلیون بجلی کی طرح کووندے کا روز دنیا دین</p>
<p>یہ وصف اسی تیغ غضبناک میں دیکھا کہ غرق زمین میں کبھی افلاک میں دیکھا</p>	<p>دریا میں کبھی گاہ بیابان میں چسکی جا کر کبھی نیرون کے نیستان میں چکی</p>
<p>۱۰۵ نشانے چکی تو نکل سے نکل آئی جان دے کے تیرت نکل سے نکل آئی گر کی طرح فوج دے نکل سے نکل آئی دریا میں جو تیری او بل سے نکل آئی</p>	<p>۱۰۶ تیرون چکی چکی صفت کاہ جلا ہرست پر او وہ بھلون کا نظر آیا پہرے کے شہباز نے سوہو جو بلایا ملا تھا نہ گوشے سے کہ جو او سکوایا</p>
<p>ہلتی تھی زمین کا وزین کانپ رہی تھی ساتھ اوسکے جو پھرتی تھی اہل ہانپ ہی تھی</p>	<p>دہشت سے فراموش سب انداز ہوئے تھے خود گوشے میں پٹھان قدر انداز ہوئے تھے</p>
<p>۱۰۷ ہزار نئی چال نیا طواریا جنگ اسوار و کومیل کیا پیل کے چکی گہر زین کے آگے آگے اور گہر زین کے گہر زین کے آگے آگے اور گہر زین کے</p>	<p>۱۰۸ تھا بیگ کی گرمی کا اثر سبے نرا ساچو چوڑا خود پودہ بن گیا چال گر ہکا پھکا کسی عالم نے نہ کیا فورا وہ ہوا بیخ شکر دم کا نواں</p>
<p>بل کھاتی تھی کہ اندر دروغ خوار کے مانند اعداء کے گلے میں تھی کبھی ہار کے مانند</p>	<p>تلوار کے پر تو جو ہر اک سمت پڑے تھے سرق پہ نہ تھے اور بدن ڈر سے کھڑے تھے</p>

<p>۱۱۱ ششدر علی دخی با فضل باری جنگل بو گلزار و چمن باری زنجبیل و نبات شجر گل قنداری اگر یک دیش باغ کی لاشون ساری</p>	<p>۱۱۱ منقشے اگر چو گئی گردن بینج آتی گردن بوی سینه چو بینج آتی سینه کو کیا پاک تو چو ششدر آتی چو چو چو تو وہ تو سن بینج آتی</p>
<p>پانی کے عوض غوغ کی ایک نر روان تھی ظاہر میں بہار اور وہ باطن میں خزان تھی</p>	<p>تو سچ جوا تھی تو نہ پھر رن میں کہیں تھی وان تھی نہ جہان کا ورنہ میں تھی نہ زمین تھی</p>
<p>۱۱۲ چو پتہ پتہ تیغ تو تین ہونے لگی آری ہو میں تین تو تھکے چار عاری ہو ماری تو چار ہو چار جاری ہو جب قوسیک چو ماری</p>	<p>۱۱۲ اس پارہ الماس آج کو کیا دے چار آئینہ دیکھو جو کس کو کیا دے خود و سر و پیشانی زدن کو کیا دے ایک وارین اسوار کو کون کو کیا دے</p>
<p>ناری تھی سبک اس تاکہ سر دور تھاق سے سر دور تھاق سے کہ قدم اٹھتے تھے رت سے</p>	<p>خود تھی وہ حزن دیکھنے سلطان زمین کو یہ غم کی طرح کھا گئی افسد کے بدن کو</p>
<p>۱۱۳ آہی مبدھ رک بل بانی چوئی آتی اور سب کو ملے پناہ چاتی چوئی آتی راہ مختار بتاتی چوئی آتی ہر نہر و سب کو کھلتی چوئی آتی</p>	<p>۱۱۳ کتنے تھے شکار نہ تیغ علی چل بل چو چلاؤ اٹلے آٹھ ہاتھ جبین اگر آسبب کہان کو کو کردار کے چو چو چو تیغ چوئی آتی</p>
<p>تھیں بچپوں کی شمعیں جو روشن وہ بجاویز دیوارین صفوئی جو کھڑی تھیں وہ گرا دین</p>	<p>جاگین کہ اڑیں بان کوئی بن نہیں آتی یون مرگ مغاجات بھی فوراً نہیں آتی</p>

<p>۱۱۱ کہ جا چین اس تیغ کا بادل دیا ٹھنڈے پوسے پانی کے کول دیا کہ جو چلی پستی بل چل لب دیا چھپی سے پیو پیچھے پہل لب دیا</p>	<p>۱۱۲ جو تھے پین وہ کہ دکھا دیں جاتی کہ رچی صدق کو جلا دیئے جاتی کاذب جو دینے تو سزا دیں جاتی اس بات پہ پھر بارگاہیئے جاتی</p>
<p>خون بخش فوج چھڑا تھا بدن سے دریا پہ نہانے کو یہ تیغ آتی تھی دن سے</p>	<p>کس طرح ظل رہتا سادات میں آتا سوتا ہے پر فرق نہیں بات میں آتا</p>
<p>۱۱۳ دریا کے کنارے پہنچ گیا باب تاری چو دریا کے کنارے گزرا باب اعدا کے تنگ نظرون کو عباس اچھا اب نہ رہا فیضین جا کہ تھرا باب</p>	<p>۱۱۴ وہ درخف سکے یہ دریا میں آیا نذرانے آبرو دیا گھرا آیا کرب جو آزار اس کے بادل نظر آیا خدین کرباں کے تے غبور آیا</p>
<p>و دعوی تھا تمہیں یہ کہ نہیں دیتے ہیں پانی ہم بات پہ آتے ہیں تو یوں لیتے ہیں پانی</p>	<p>اس چہرے کے پر توں کا جابون میں گذر تھا یہ ہر تھے وہ برج تھے آبی یہ ستر تھا</p>
<p>۱۱۵ تم روکنے تھے کہو کہ دریا پہنچاؤ اپنا یہ مرنے کا شوق ہے کہو خود دلی پہ پھوڑوں کو بھی بھاؤ جو غنچے کا تھا وہ کیا فوٹ بھاؤ</p>	<p>۱۱۶ بانی بین جو آرا خلف سانی کو لیا تو نہ جابون ختم ملدین سراسر دریا نے کہا ریزہ کو نہ ہو مہر اس قطرے سے کہ جو غنچے کا کو</p>
<p>بھو تو کہ اس نہر کو کیا لے کے کریں گے بابا نے خبر دی ہو کہ ہم پیاسے مریں گے</p>	<p>سب مردم آبی بھی برابر نکل آئے ہاتھوں پہ رکھے کانسہ و ساغر نکل آئے</p>

<p>۱۲۴ اس لشکر کی لچا جی جگہ نہیں پڑا جو لا کھڑے ہو گا شجاعون میں پڑا سکا ناپا سے کا نہ دشوار خطا لیا</p>	<p>۱۲۵ نہیں لگا لکے جو با ہم ہو گویا نہا ہے خدا دیہ جا رس جو جھوٹا دور دے سے نہیں لے جا لیتے آقا</p>
<p>۱۲۶ سنتے ہو جو کچھ غلغلہ تیغ خدا ہے مر جاؤ چھری مار کے تم خود تو بکا ہے</p>	<p>۱۲۷ شرمندہ نہ جہد سے بھگے کچھ مولا پانی تو یہ موجود ہے پی لیجئے مولا</p>
<p>۱۲۸ پھر خیر جوان حق سے چپ چپ نکلا سکھائیں سنا دار کچھ بچہ بچہ بچہ ان کے کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ</p>	<p>۱۲۹ ان سب کے کچھ کچھ عباس عدا پار تو بین انصاف بو لو پے غفار پار عدا ہو پیا سار ہے مولا</p>
<p>۱۳۰ تو اور دن سے نیرون سے اسے جلد گردو پانی کی طرح خون عدا رہا دو</p>	<p>۱۳۱ دور دے پانی نہیں آقا کو ملا ہے میں پیاس بیان اپنی بچاؤں یہ روا ہے</p>
<p>۱۳۲ ناگاہ فریب کی ہستی کی سواری اس نور کے جو گرد ہوا افکاراری پہاٹ گئے تیر کی جسم پکاری اور شہید خون شہزادہ سے ہوا جاری</p>	<p>۱۳۳ یکے کیا پانی سے شکر کی کھینچ کاندے پہ نکلا اور کیا گھوڑے کھینچ راجا ہوا کشتی پہلے اس سے کھینچ بان بچ سے کھینچ لگا شہزادہ کھینچ</p>
<p>۱۳۴ خاطر جو سکینہ کی احنین مد نظر تھی منہ تو سپر مشک پہ تیل کی سپر تھی</p>	<p>۱۳۵ وہ نہر سے غصہ میں چلے آتے ہیں عباس لو ڈوب مرو پانی لیجئے جاتے ہیں عباس</p>

<p>۱۳۲ بیخبر تاتھا تلوار نہا تھی تیرونی چھا ناگاہ لگا آنکھ میں اک تیر چھا کار فریاد مری آنکھ فدا کے نہا بار جہین خوشی بندہ کی جو غمی قرار</p>	<p>۱۳۱ زینے کہا سیون چھیک چھا چادر ہاتھوں پر کھویاں دما گلو بار بار میدان سے زندہ کھرے عباس اللہ فالتے سے ڈوٹے کر سبھ پو پیر</p>
<p>پہ فرق جو اس آنکھ کی بینائی میں دیکھا نیچے کی طرف یاس سے تنہائی میں دیکھا</p>	<p>تیرو تیر و نیزہ و خنجر سے بچا دے عباس کو اللہ برادر سے ملا دے</p>
<p>۱۳۳ پو پیر کے گلاب تر چلائے وہ پیر خوش ہوئی آنکھ میں سقے کے گلاب تیر بینائی سے غمزد ہو بازو کے پیر سطر ج بنے خلق پہ پیر پیر</p>	<p>۱۳۲ سر کھول کے تھا سا سکینہ بکاری یا با خدا خاک میں لجا میں بکاری گھیری ہے ترائی میں تیری کی سوی دنگو یا بچ پانی پہ تھپ پکاری</p>
<p>نیچے کی طرف باگ اٹھائی نہیں جاتی اب مشک سکینہ کی پچائی نہیں جاتی</p>	<p>شرمندہ چھی سے نہ مجھے کیجیو یارب اس پیاسی کے سقے کو ظفر دیجیو یارب</p>
<p>۱۳۵ اس شور سے تیاب کو سبھ پو پیر بیاختہ ہو چکیا باے بار بار غم میں گئے اور کہا سبھ پو پیر بوی بو آخر ہوا اسم مرا لکھ</p>	<p>۱۳۴ اکبر کو پکاری کہ بن آئیے قریان چھپ کر بھائی ابھی جاؤ دو دلیان چلائی سو کوشش خف کو ہر بار بادشاہ خف پوتی کی شکل کو دلائے</p>
<p>باقی فقط اک بھائی تھا ہفتاد و دو تن میں سو گھیر لیا او کو بھی جلا دوں نے رن میں</p>	<p>سو پنا ہے تمہیں بازوے شاہ شہد اکو اب پسے جیتا ہوا میں لون کی چھا کو</p>

<p>۱۳۶ بھین بن کہ تمام کے بابائے مظلوم نچھین قدم رنج و غم سے کو چھپاؤ دامان عباس سے سر سے کو چھپاؤ اعدائے کو بیاد سے کو بیاد</p>	<p>۱۳۷ ڈیوڑھی چلیا روئے عباس دلاؤ نارہ سر اس سے گری راہ میں چاؤ فتی ہو گیا پنج سب سے کہنے لگی اور سکون چھلکیا سر پر اچھٹا نہ چھپاؤ</p>
<p>سب شام کا لشکر سے تھے سے پھر ہے مقررانہ میں لعینوں کے گھر ہے</p>	<p>گر پڑنے سے چادو کے مرے ہی پہنی ہے سنتی ہوں سہاگن کے لئے بد شگنی ہے</p>
<p>۱۳۸ نارہ گئی جلد و درخیز پہ آئے راویا یہ کھا ہے کہ نہ تھی کھا کھا پیدا یوں نے دیکھے ہی تو چھپاؤ مگر سے تن عباس ان نہ فرماؤ</p>	<p>۱۳۹ جلد ہی رد اچھا کر نیسے اوڑھائی اور لیکے بائین یہ اوسے اباٹائی دوسوں تکڑا ہے جیسا مر جیائی سمجھ کے چلی ہوگی جو چادر سر لائی</p>
<p>باہر سے لعینوں نے بھی یہ شہ کو صدادی شہر پر چو شکل علی ہم نے مٹاؤ ہی</p>	<p>عباس کو بیٹے کا خدا بیاہ دکھائے سرسنگے نہ تجکو مر اسد دکھائے</p>
<p>۱۴۰ یہ نیرنگی کو عین بانٹنے کے عدا اوس بات کے اوسے پسین پہن بیا تیر آنکھ میں اور سینہ میں پسین بیا اب بھی بیا نہ تاق جال نہ والا</p>	<p>۱۴۱ سڑھانکے جانکے بچھڑیہ دہ گپیر چھپتی ہے چھپائے کرکین آتش تقدیر چھڑا سر در اگر گئی حالت ہوگی تیر جلد ہی اوڑھائے لگی بچھڑا آگ لپیر</p>
<p>تم بھول گئے یا دتین کرتے ہیں عباس دم لب سے اور آپ کا دم بھرتے ہیں عباس</p>	<p>اوڑھی نہ ردا سینہ گری ہنس کے زمین پر پھو چوڑیاں خند ہی کین ملی خاک جبین پر</p>

<p>۱۲۵</p> <p>چلائی کھلا رہنے دو اب سکو ہمار لو بجے بجے غل ہو ادیا کے کنارے مین لٹ گئی وارث سر دنیاسداس غش ہو گئے کر و نہ خضر کو چارے</p>	<p>۱۲۶</p> <p>زینب سبکینو گیا گو دین بیکھر وان ہو چنے لپٹو بے دلتے ہو شہر یون آنا نظر لاشہ عباس دلاور بین اتھ پھسپھس پلو دین نون اب</p>
<p>اب خاک ادڑاتی ہوئی جاؤں تو بچا ہے سایہ مرے والی کامرے سرے اٹھا ہے</p>	<p>پانی کے بدل تیروں سے مشکیزہ چھنا ہے اور ورنہ کے مانند کیچڑی دھرا ہے</p>
<p>۱۲۷</p> <p>سر پہ کے شہیدوں دھوم چائی نکلے شہدائین میتیں جو سر بھائی کرا گئے سبکینو بجا یہ سبک ل آئی مارا سر سے کوٹھک کی دہائی</p>	<p>۱۲۸</p> <p>جائی کہا اور جالی سے بچے لڑا جو شہدائے خون سے نہیں بچا رواں سے کیا آکھو کھو اور سہا سہا پھین کر دم کے کوئی تنہا</p>
<p>ہے یہ ضیافت ہے نئی فوج عمر کی فاقہ تو نہ توڑ دیا کمرہ توڑی پدر کی</p>	<p>ہے یہ میر سے سامنے کیا ہوتا ہے بھائی تم مرے پویشیہ تمہیں روتا ہے بھائی</p>
<p>۱۲۹</p> <p>ہے یہ سہا پہا ہے بندہ راعن نہ آیا دیا یہ ہو سہا پہا کے شے کا بایا حضر کے عہد کو چوڑک بنایا مٹی میں مرغ شہر دان بکلی بنایا</p>	<p>۱۳۰</p> <p>مشتاق ہوں آواز کا آواز نہ آتا کس جاہلین گئے غم گئے کے کھٹا بتایا ہوں سینہ سے دراز نہ آتا سیا کیے کھچے کو سنبھالوں بتاؤ</p>
<p>تھے کو نہ اک پانی کا قطر میرا ہے ہے ٹھنڈا علم شاہ نہید ان کیا ہے ہے</p>	<p>اوتیس برس تم مرے گودی میں پلے ہو یان کے سہارے پہ میں چھوڑ چلے ہو</p>

<p>۱۷۱ غازی نے رکھا پونہ خضر کے سر پہ بولے کہ غلام آپ پر صدف ہو اموں اب درد نہیں زخون میں آج کی جیجا تم آئے شفا پائی یہ خادم ہو اچھا</p>	<p>۱۷۲ منہ دیکھنے نہ دے کہ آخر کج بانی پر دین میں جین کے مسافر کج بانی تم نے وفادار نہ صابر ہو کج بانی تاوار دن سے کج بانی</p>
<p>۱۷۳ پر آنکھ نہ کھلنے سے میں گھبراتا ہوں آفت محروم زیارت رہا جاتا ہوں آفت</p>	<p>۱۷۴ اخلاص و وفائیں نہ کسی جاغل آئے دریا سے مرے واسطے پیاسے بھل آئے</p>
<p>۱۷۵ حضرت لو آنکھ سے جانی کے کھان پیشہ میں پوست ملا ناوک نفاک ناسور پڑا دل میں بکھر گیا چاک رور کے کہنے کے سبقت لوداک</p>	<p>۱۷۶ جانی میں بڑھانے آئی کو روں یاد بانی غلین دھانکی کو روں یاد پیشہ سے تم کھوئے جیجا کو روں یاد بارہوب میں مال لایا کو روں یاد</p>
<p>۱۷۷ یہ رنج بھی تھا دیکھنا اس رنج و بلا میں تیر آنکھ میں ہے آنکھ ہے اس تیر جہاں میں</p>	<p>۱۷۸ ان باتوں کے دلمیں سر ناسور رہیں گے آج شہرہ پیار آپ کے مشہور رہیں گے</p>
<p>۱۷۹ یہ کہتے تھے جو نزع کجالت ہوئی طاری نہ کانپا بلین او نکلیاں پوچھ لاری اشک آنکھ سے اور کدہ تاج سے ہوا جاری گردن جو دھلی بجا بگو دیکھا کسی باری</p>	<p>۱۸۰ جا بڑھ کر عاشق سر غمخوار عمار جا بڑھ کر چین کے وفادار عمار جا بڑھ کر صدف کے سحر عمار جا بڑھ کر غمخوار عمار</p>
<p>۱۸۱ جھپکی نہ پلاک بھی کہ قضا کر گئے عباس آنکھیں سو مولارہیں اور مر گئے عباس</p>	<p>۱۸۲ ایذا سے چھٹے جانب کو تر گئے بھائی تم جی گئے اس مرنے سے ہم مر گئے بھائی</p>

۵۴

واللہ محبت کا ہو اخلاص نہ
 یانی لیا جیوین مگر نہ کہ نہ
 سب کیستہ بیخیزنا کج کر نہ
 زہرا چو کہ آپ نے احسان سراسر
 ب غم مرے واسطے تم کھینچے جانی
 نام آپ سے ترندہ لگے لگے جانی

۵۵

عباس ادھو ہوتا ہے اب درد کرین
 بیکان بدائی کا کھلتا ہے جگر بین
 انکھوں کے وطن آتا ہے خون دیدہ ترین
 تم کہے دنیا ہے یہ میری نظر میں
 آنکھوں میں جہان اب میری اندھیر ہوا ہے
 شیر سے آفت میں بدشاہ ہوا ہے

۵۶

خانہ نش دیکر بچھا جاتا ہے سینہ
 شیر سے کہ عرفی کہ اسے شاہ مدینہ
 اس ادھر مری کچھ ازبہر کی پیہ
 دریا سے تباہی میں ہے خادم کا سفینہ
 غم غریبان ہو ہرک دکھ کی دوا ہو
 دھن پلا لوجہ اعجاز نا ہو

<p>کیا کیا ہے دراغ امیر ابن امیر آتا ہے دربار میں شاہین فقیر کا ہے مشتاق حق خلق جلی آتی ہے کو سر نہ پر ہفتے کو سر آتا ہے</p>	<p>کیا کیا ہے جس دلیں محبت دلی پیدا ہو سر پایہ نور ازل پیدا ہو جس کے نیچے فکر منفی بیت اللہ مضمون نہ کوئی خیر علی پیدا ہو</p>	<p>کیا کیا ہے جس نے ہزار بار آئی دنیا پیش قدم علی بن نہ عالمی دنیا جس طرح اوٹھایا تھا درخبر کو نظر نہ اس طرح اگر آئی دنیا</p>	<p>کیا کیا ہے جاہلین جو علی یاس کو اسیر کرین مرد کو عطا ہستی جاوید کرین درس کو فلک فلک کو غرض غم تارے کو قمر کو غم نہ کرین</p>	<p>کیا کیا ہے جاہلین جو علی گدا کو سلطان ہو جاے دیکھیں سو سوار کو کاکستان ہو جاے نچو کو غمناک زمین قادر بین ہو جاے گر مور کو چاہیں وہ لیکن ہو جاے</p>
--	---	---	--	---

<p>۵۳</p> <p>منہ پر کیا سورہ واپس ترنہ جب منہ پر کیا سورہ واپس ترنہ اور جب منہ پر کیا سورہ واپس ترنہ آغا کیا آئے دا شمس عرب نے اور رو کے کہا فاطمہ خدیجہ نے</p>	<p>۵۴</p> <p>صبح سفیدی تری دینی چاکوای اکدم من نظر نیگی بر سنت سیاہی اب آگے اور سند محبوب ابھی اب آج بختی بزمی اور سیاہی</p>
<p>پوشیدہ ہوا ر وے قبر چرخ برین مین چھپ جائیگا اب چاند ہمار ابھی زمین مین</p>	<p>اب تیغ ہے اور حلق شہ جن و بشر ہے اب داغ ہے شہیر کا اور میرا جگر ہے</p>
<p>۵۵</p> <p>مناب تو پھر چرخ پر آئیگا دوبار چھپکے بھی نکلے گا پھر چاند ہمار جہاں بایگا تار و جان فلک رکھو سار پھر رو کے چھپے گا نہ ہر اک سار</p>	<p>۵۶</p> <p>اب صبح کی آد کا کون حال میں تیکہ جس سے حشر نہ پائے گئے دل کر مبوقت نظر جا پڑے آواز حشر پہ شہیر سے بے آس پو ال پیر</p>
<p>سورج بھی عیان چرخ پہ تا شام رہیگا خورشید مرا چار گھڑی دن سے چھپے گا</p>	<p>اسوقت پچس نے رخ شہیر کو دیکھا حلقوم پہ چلتے ہوئے شمشیر کو دیکھا</p>
<p>۵۷</p> <p>صبح بت جلد ہوئی آج عیان تو شغول آدمی میں ابھی ہے شہر تو اب دھوم مے قتل شعلوم کی سوز صبح نہ آئے نہ کھوئے کی سوز</p>	<p>۵۸</p> <p>وہ صبح تھی یا آئینہ حال شہیدان ہر ایک کو دارت نظر آئے گئے بجان ہر اکھوت تلے پھرنے لگا موت کا سان زینب کو سہرا نظر آئے لگا عیان</p>
<p>گل شمع مری قبر کی زہن سار نہ ہوتی اسے صبح ہو آج نمودار نہ ہونی</p>	<p>بانو کی یہ فریاد تھی اے لوگو یہ کیا ہے لاشہ مرے آگے علی اکبر کا پڑا ہے</p>

<p>۴۷ فقیہ کی تہی سبکینہ بگلا نکلا واللہ مرئی تھون بین بکچرین پرتار ہے بارنا سلی بھیجے اک ظالم غدار اک شخص دکھاتا ہے بھگچے تلووار</p>	<p>۴۸ وہ پڑھتا مراد دہ ذردن کا چکنا اور ساغر غور نشیبی وہ نور کا چکنا اور بچے چکنا نشیبی کے بنون کا چکنا خاک پر ہر مرتبہ زور دے چکنا</p>
<p>۴۹ گھڑکی کوئی دیتا ہے توڑ لو آتا ہے کوئی کوئی موتی مرے کا فون کے لئے جاتا ہر کوئی</p>	<p>۴۹ عالم تھا یہ اسدم حرم خاک نشین ہے بتیج گرے ٹوٹ کے صبر ح زمین پر</p>
<p>۵۰ وہ رشتہ صبح دھچکل وہ بیابان ہر مرتبہ خنبش میں ہوجم گئی خان اور شاخو پتہ زمرہ مرغ خوش الحان</p>	<p>۵۱ لشکرین اور صبح کی نوبت ہوئی آواز نقارہ ٹھایان صبح کا بتیج کی آواز اوس سمت بجائی تھی دل فوج دغا باز یاں سینہ زان تھے حرم شاہ سرفراز</p>
<p>۵۱ خورشید کی توجہ گری اوج و سما سے اور خمیوں میں بھٹنا وہ چراغون کا ہوا سے</p>	<p>۵۲ اوس سمت علم کھول رہے اہل ستم تھے یاں فوج تھی اشکو کی اور آہوں کے علم تھے</p>
<p>۵۲ سورج کی کردن تیرہ اچھڑ چو آئی دہ فز زمرہ بھی ہوا فز ملائی مرغان سحر مستغنیب سرائی اور فاطمہ دینی تھی تھوکی دہائی</p>	<p>۵۳ جا کو آگاہ کیس نے بڑھایا اور دست دعا کو طرف قبلہ اٹھایا اللہ کو رو کر یہ بعد غیب سنایا بار ببار تیری آہ میں بکھو ہوا</p>
<p>آہ دل زہرا جو شرر بار ہوئی تھی خورشید کے خرمین میں بھی آگ لگی تھی</p>	<p>اس رہ میں مجھے تو شہ تسلیم درضا منزل سے مدینے کے مسافر کو لگا دے</p>

<p>۱۲۳</p> <p>تو فاق غفا چہ بین بندہ اختر مادرین با بنین نا انین سر یہ نہیں کرا کھوں ہیں در انصاوت اک مشک مر حلق چہ اور کچھ</p>	<p>۱۲۴</p> <p>جب شک ٹوٹے دردندان پیر دینکے بجالے ترا لے کر اور در داندہ گم اجب ہی اناج شکم پر فریاد نکلی رہیں بیگو کو پیر</p>
<p>۱۲۵</p> <p>میں یہ نہیں کشتا کہ ظفر دیکھو یا رب مقبول شہادت تو مری کھینچو یا رب</p>	<p>۱۲۶</p> <p>رستی میں ترے شیر کو جب باندھ لیا تھا خوش ہو کے ترے شکر میں منہ کھول دیا تھا</p>
<p>۱۲۷</p> <p>بارب خطاک تیری عشق کی منزل یہ اہ بولن بچہ کی قطع پریشک کے نہیں شکل جو تر فضل ہو مثال مہور کر عشق سے اپڑ تو مراد</p>	<p>۱۲۸</p> <p>جانی کو سوز ہو در غا جب کیا صدی بارہ جگہ ہو کے درج شکل آیا ان گلگون کو بھی تیرے صد دانہ آیا یون بجائی حسن شکر تیرے چھوٹا</p>
<p>۱۲۹</p> <p>سیلے کو مرے عزت تسلیم درضا کر ثابت قدمی تو مری پانوں کو عطا کر</p>	<p>۱۳۰</p> <p>خیر کام مرے خلق پہ بھی جبکہ گزر ہو امت کی دعالب پہ ہو اور مسجد میں سر ہو</p>
<p>۱۳۱</p> <p>بارب عیان تجھ پہ کول کا کر راز پنہ نہیں تلج اراستے ہوں نماز نازان نہیں اسپر کہ میں صبا عجا پنہ خور تو پنہ خور ناز تو یہ ناز</p>	<p>۱۳۲</p> <p>مشغول سنا جات تھا نہ ہر کا وہ پایا جو عرش آہی سے ندا آئی قضا را نہیں خدین آریا میں عجز تہارا کہہ کر نہ ہو تو عاشق کامل ہے ہمارا</p>
<p>۱۳۳</p> <p>تجھ سے مرا محبوب دے میں بندہ ترا ہوں تو شاہ میرا میں ترے در کا گدہ ہوں</p>	<p>۱۳۴</p> <p>دریا سے کرم جو ش میں ہے تیری دعا سے کیا مانگتا ہے مانگ لے تو اپنے خدا سے</p>

<p>۱۹۷</p> <p>یہ مژدہ جان بختن سنا ناخچہ جستم بناش ہوئے ٹھکر کیا بھول گئے غم ادراں صدم سے کہا باریے پیغم غمزنا مقنین دیکھ دانیے علیہم</p>	<p>۱۹۸</p> <p>جس شہوتن بخت کو نہ تھی بیاہر رویا بھی نہ ہو گا کوئی لاش چاکر دل کڑھنا ہے مسلم کی غریب بونی پر چالیسواں مسلم کا کرد آج بار</p>
<p>۱۹۹</p> <p>ٹھہراؤ نہ اس ملک عدم کے سفری کو روکا ہے کسی نے بھی چراغ سحری کو</p>	<p>۲۰۰</p> <p>دل کھول کے مشغول فغان ہو گئی زنیب آج اپنے مسافر کے لئے رو گئی زنیب</p>
<p>۲۰۱</p> <p>چھوٹے زنیب کے چادر کو آمارہ فرمایا سکینے سے کہ گویا سر کو آمارہ کہہ دیا سے کہا یہ کہے زبور کو آمارہ بارونے کہا جھولے سے صفر کو آمارہ</p>	<p>۲۰۲</p> <p>بوجہ مسلم توفیق کو بارہ کراؤ وہ نہ چنے ہے ایک کو بارہ بلو کو نکو بھی نامی بولناں نیارہ شہر بولے زنیب کے کرد کو بارہ</p>
<p>۲۰۳</p> <p>عابد سے کہا رکھ کے جبین ادسکی جبین پر بستر کو اٹھا ڈالو بس اب سوؤ زمین پر</p>	<p>۲۰۴</p> <p>محتاج ہے پانی کو پسر شیر خدا کا سوم کمان چسلم کمان ہم سے غراب کا</p>
<p>۲۰۵</p> <p>جانی سے گئی بوجھنے وہ دتر زہرا سکھولنے کا ذکر جو کرتے ہو بھیا کیا کیجئے گا تا تم کہہ دینی شہاد کو بھیا چالیسواں آج اونی شہاد کو بھیا</p>	<p>۲۰۶</p> <p>یہ بیچارہ بس لئے سلسلے کو خیر ابن عبدہ کو قتل کا پونچا ہے بارہ کاٹیکا عین حلق مرا سینہ پر چاکر ہزار آٹھ کاٹیکا تہین شام کا شکر</p>
<p>۲۰۷</p> <p>مسلم کا اگر کیجئے چلم تو بجا ہے کسوا سٹے پر دیس میں وہ قتل ہو آہ</p>	<p>۲۰۸</p> <p>بے قائدہ ہے رد و بدل فوج شقی سے تم مقنع دچا در کو بڑھا ڈالو ابھی سے</p>

<p>۵۳۵ کھلنے کا چاند و شمس نے نہ پایا زینب کو جلال سند اللہ تعالیٰ بولی کہ کہیں نہیں دیکھا اسایا امان نے مری غفلت کو گلیا</p>	<p>۵۳۶ زینب نے سنایا جن فاطمہ حبیب آواز بچا بچا کہ کیم کیا تم کے گلی لے تاج حضرت مہم واللہ ہے فاطمہ اس کے بقدم</p>
<p>لوٹنے کی شقی بخت شہنشاہ زمان کو مین آہ کے شعلے سے جلا دوں گی جہاں کو</p>	<p>اُمّت پہ فدا اپنی مین اولاد کروں گی مین آپ لٹوں گی انھیں باد کروں گی</p>
<p>۵۳۷ سوت مداح حضرت زہرا کی آئینی خاموش ہوا حیدر کردار کی جانی پہچان کے گزرتے نصیب اٹھانی دور رخ سے کسی شخص کی ہوئی نہ پائی</p>	<p>۵۳۸ راضی ہوں اگر زید نصیب مین جنس انکسیر ہر کہ نہ کہ چہ مین بکھریں فرزند کو جسے نہیں اُسے چھوڑیں بن جانی کے کہ پوچھ نہ دیا مین جنس</p>
<p>کیا اپنوں سے تو بیٹی جہنم کو بھرے گی کیا روح نبی سے مجھے شرمندہ کرے گی</p>	<p>یکساں ہے مین جنگل مین رہوں یا کہ وطن مین لیکن نہ بدہ انی ہو کبھی بھائی مین مین</p>
<p>۵۳۹ مخبرجی تو درد آ کی ضربت ہو اٹھانی عجب مین شہادت سے بابو پائی راضی برضا ریمو تو گویا مچانی کہ کھلا بچا چھپا کر آئی تو آئی</p>	<p>۵۴۰ زہرا کی صدا آئی کہ تو نبی علی ہے بابا جی جی تھارتا اور تو جی علی ہے خاموش تو محتاج ہے بہر کی غنی ہے لیکن مجھے اس امر میں تو نہیں ہی ہے</p>
<p>امت کے لئے عزم جو اٹھائے گی تو جی پر احسان بڑا ہو گا رسول عربی پر</p>	<p>فرزندوں کا مرنا تو گوارہ کیا زینب اُمّت سے مگر بھائی کو پیارا کیا زینب</p>

<p>۵۳۱ جہاں کی محبت کو چھٹی بے لگاؤ زینب کو چھٹی ہو تو مرنے کی رضا بین چھوڑ کے دولت جو موتی ہو وہ لگاؤ عجب صیو کو تشنہ رخ سے بچا کر</p>	<p>۵۳۲ دو پڑھی پڑھی دھوکہ کم ہان زینب کو شرار کی آہ سے پیرا جلا جلاؤ دو پڑھی پڑھی سواری زینب کی لگاؤ عباس علی سب غیبی کو لگاؤ</p>
<p>۵۳۲ وے راہ خدا جانی حسین ابن علی کی دگاہ خدا میں ہے بہت قدر سخی کی</p>	<p>۵۳۲ اس وقت قیامت حرم شہ میں بڑی ہے اب زینب و شیرین رخصت کی گھڑی ہے</p>
<p>۵۳۳ جس دم سینا فاطمہ زینب سے کمر غش کھا کے گری زینب شہیدین پر اور پڑ گئے سبیل حرم شہ شہ ایک ایک کا منہ دیکھتی تھی باپ سے رو کر</p>	<p>۵۳۳ ناگاہ چلنے چلنے سے زکو شہد ابار دروازہ تک لگے حرم شہ شہ پودہ درخت کا اٹھا تب بدل زار پہنچے عین بیان ہوئے سب قتلے تار</p>
<p>۵۳۳ کھولے ہوئے سر کو جو کھڑی تھی سو کھڑی تھی بیوش زمین پر جو پڑی تھی سو پڑی تھی</p>	<p>۵۳۳ زینب نے عجب حال کیا خیمے میں آ کر رونے لگی چھاتی سے سکینہ کو لگا کر</p>
<p>۵۳۴ کتنی تھی غم کوئی عالم کو لگاؤ بابا کو تو چھوڑے سکینہ کو لگاؤ چلائی تھی بانو خجے زینب کو لگاؤ نہ سکتے تھے زینب بری نہ کو لگاؤ</p>	<p>۵۳۴ ناگاہ چلنے چلنے سے شہیدین کی دروازہ تک لگے حرم شہ شہ زینب سے سکینہ شہ شہ پہنچے عین بیان ہوئے سب قتلے تار</p>
<p>۵۳۴ فریاد یہ تھی صبرت شاہ شہد کی پر دیس میں لیٹے ہیں دہائی ہے خدا کی</p>	<p>۵۳۴ زینب نے عجب حال کیا خیمے میں آ کر رونے لگی تھناک سے بانو کی بڑا کر</p>

<p>۵۳</p> <p>خجستے نمایان ہو آؤنیں کا نشانہ بچے تھے مصلوٹ کو چچا کی ایک آصار اس وقت یہ چلا یا نقیب شدہ ابرار شیخ پر برآمد ہوئے غازیو شیار</p>	<p>۵۴</p> <p>چرخ نشہ سنگا با علم لشکر اسلام آنکھوں نے گاتے ہوئے اسے اوجھل دامن پہ کچے خچر ایک تھے نام لکیر وہ علم ہاتھ میں کھینچے نام</p>
<p>سجادون سے غازی اوٹھے تعظیم کے خاطر افداک بھی خم ہو گئے تسلیم کے خاطر</p>	<p>یار وہ علم آ کے وہ خوش ذات اٹھائے ہاتھوں سے بھی جینے سے بھی جوتا اٹھائے</p>
<p>۵۵</p> <p>غوثیدخ نشہ نہ دہان جس چو ڈالا تیب جج کے مانند ہوا رنگ میں لولا جبران کے سب ملک عالم بالا ہوئے کہ نہ ہے قدرت اللہ تعالیٰ</p>	<p>۵۶</p> <p>دو لگا یہ علم اور جو ہے چاہیگا غفار ایک نہیں اور سکے لٹا بیجا نورا پہنکے ہوئے چپ پہ پائل تیار ظاہر رخ شہ پرچہ اسام کے تیار</p>
<p>ہم سب تھے غور شید ہے اک چرخ برین پر لو دوسرا غور شید یہ نگلا ہے زمین پر</p>	<p>ہو کر تبسم کہا شاہ شہدائے چاہا تھا جو بندہ نے وہی چاہا خدائے</p>
<p>۵۷</p> <p>جلدی مسیح ہوا اک ایک غازی اور آئے حضور نشہ مظلوم غازی آرستہ صفت کے لئے شاہ مجازی سینے تھے کیا چرخ کی تر شہبازی</p>	<p>۵۸</p> <p>باہم نقاشاہ کے کرنے لگے فقیر کیا جانے کس شخص کی یاد ہوئی فقیر عباس کو ناگاہ پکڑے شاہ و گدیر اسے راہ نبی ہاشم و سہ خلیفہ</p>
<p>لاکھوں ہی او دھر دشمن دین تیغ بکفت ہیں جو حق پہ ہے ہمتا د و تن او سکی طرف ہیں</p>	<p>بیکس کے علدار بنو جاہ و شمش لو عباس علی آؤ پیر کا علم لو</p>

<p>عباس علی آگے تشریف لے آیا کا ذریعہ علم پر دھڑکے لئے تشریف لے گیا ہنس میں کہ نفیوں میں کرنے کے لئے مقدار دیا ہو نہیں سوراخ دیا ہی ملد</p>	<p>کفار میں بیتا تھا اور حضرت دعا کیا بان جابر رحلت بخین پنا تھے پیر بان صبر کی کوشش تھی اور علم کی تیر وہاں بن خا بان حضرت باختر تھے پیر</p>
<p>کیون صاحبو عباس کا کیا جاہ و شہم ہے کیا جعفر طیار سے بجائی مرا کم ہے</p>	<p>زہرا کے ستانے پر وہ طیار کھڑے تھے خالق کی خوشی کے یہ طلبگار کھڑے تھے</p>
<p>سب متفق المفظ لگتے کہ جی کچھ فرق نہیں جعفر طیار سے خلق کچھ فرق ہے علم اور کسی ہر فرق خبر کے نتیجے اسی صد کے ہیں</p>	<p>وہ کہتے تھے دیا چاہا گند ریا یہ کہتے تھے آقا ہے شہد کھڑے ریا وہ کہتے تھے غیب ہے لب نہ پنا ریا یہ کہتے تھے ہے فاطمہ کے دلچسپ ریا</p>
<p>حضرت سا کوئی دین کا سردار نہ ہوگا عباس سا دنیا میں علمدار نہ ہوگا</p>	<p>تحصیل زر و مال میں تھی فوج لعین کی یہ کہتے تھے دولت ہے غلامی شہدین کی</p>
<p>جب کے پیرین وہ علمدار گریاں اس زینت تازہ ہوئی ان کی جاکھیاں بان فوج ہے مظلوم کی دان لکھیاں پسند مرگ عدو قتل پناں</p>	<p>یہ ذکر تھا ہم جو ہوا از قریبان اور اقا چو صحف مطلق پناں شہید کے سینہ کو ملا داغ غریبان عباس نے توڑی کمر سردار پناں</p>
<p>تھی دھوم عجیب جو ملہ خالق نے دیا ہے جو سامنا لاکھوں کا ہٹنے کیا ہے</p>	<p>کھائے ہوئے برجی علی اکبر تو پیر تھے بکڑے ہوئے پیر کلیجے کو کھڑے تھے</p>

<p>۵۴۹</p> <p>خاک کوئی نہ ایسا کہ غم نہ کما جائے ایلا شہ کبر سے انھیں کے چلنے خاک کوئی نہ ہدم کہ جو دھار ہی بجھا ایسا سے کوئی کوئی بوند پائے</p>	<p>۵۵۰</p> <p>لکھا ہے ابو غنم راوی نے یاد اند جب دیکھا گھوڑے نینج گریا و شاہ تب جھپان چیتے چھوڑنے لگے بدوم لکھو سے گرا خاک وہ شہر بجاہ</p>
<p>۵۵۱</p> <p>گم ہوش میں تھے اور کبھی غم نہ ہوتے تھے پشیر خود اپنی مصیبت پہ کھڑے تھے پشیر</p>	<p>۵۵۲</p> <p>رور کے فرشتوں نے کہا پنج برین پر لوتج سرعرش گرا روے زمین پر</p>
<p>۵۵۳</p> <p>وہ تیر کی بوجھار وہ تیر نکا چٹنا اور شاہ کا وہ باغ کیل یک ستر چٹنا وہ زخم وہ بیکانون کی نو نکا چٹنا اور چوک پر غم نے پکے کلنا</p>	<p>۵۵۴</p> <p>سرا ننگے خاک پر کسا چٹنے اور آہ سے زہر کی سی برتن چٹنے سکھول و عاشق تلے جا کے کٹنے منشہ کا جان باندھیا بٹین کٹنے</p>
<p>۵۵۵</p> <p>بیرجموں کے بس میں شہ مظلوم پڑے تھے اک شیر کو گھیرے ہوئے رو باہ کھڑے تھے</p>	<p>۵۵۶</p> <p>دن دھلیا خورشید نے شکل اپنی چھپالی اور صور سرا فیل نے گرد و ن پٹھالی</p>
<p>۵۵۷</p> <p>یہ کوہ عا کرتے تھے وہاں تھے یہ وان بابین دشمنی کی بیان تھی یہ جلا و قریب تھے یہ تھے یہ تھے یہ تب اور بھی سرا نیا جھکا دینے یہ</p>	<p>۵۵۸</p> <p>گل شمع بنی ہوئی تھی چھاپا تھا اندھیرا مظلوم کو جلا دینے سے تھی گھیرا فد سے کوئی کہتا تھا بن کا کو کتا پتلی سے اور خیر خوار سے مینا</p>
<p>۵۵۹</p> <p>یاں رحم تھا وان مشورہ ہم ظلم کرینے یہ کہتے تھے پانی در وہ کہتے تھے نہ بنے</p>	<p>۵۶۰</p> <p>کیا وقت محمد کے نواسے پہ پڑا تھا مظلومی سے لیکل بک کا منہ دیکھ رہا تھا</p>

<p>۵۵ کھا تھا کہ تھانین شکر کی ایک شنگار آپا شہ منظر مسم کے پہلوئیں وہ خوار اور شہیت پر اس زور بخیزہ کا کیا دار جو ہونچھ کے چلن اور موت لگے سیدار</p>	<p>۵۵ لے سو نو والدین ضابط کا یاد یہ کیکے ہوا غش وہ دید اللہ کا پیرا اور تاج شہاہ کے کندھی اوارا تھا غرق وہ خون شہر میں سارا</p>
<p>کی قبر میں فریاد شہنشاہ نجف نے سر پیٹ لیا اپنا رسولان سلف نے</p>	<p>آریا زور خوف محمد کا لعین کو گھرا پنے گیا لے کے وہ تاج شہزین کو</p>
<p>۵۶ اس فوج میں تھا ایک کینچنی شہ اس نے لگائی شہر سپر شہر مٹی ہو گیا اور موت سرخشت شہر تغیر تو تھا حال ہوا اور عجیب</p>	<p>۵۶ زوج کے کینچنی کا خوش کیہ بخندار اس تاج کو دھوپانی سے جو غنچ شہر کھا ہے کر زور و جہی شنگار کی دنیا ہو کر شہر کی لگی کہنے سیتھار</p>
<p>دستار گری خاک پر شاہ شہدا کی جنیش میں لحد آگنی محبوب خدا کی</p>	<p>بارے مجھے بتا تو ہی اتنا زبان سے یہ خون بھرا تاج تو لایا ہے کمان سے</p>
<p>۵۷ غش آگیا شہر اس شہر میں خوش آیا کو کندھی چہ حضرت کی بات اللہ تر احسن کرے ظالموں کی سات جہاں سے بھی بیچو قتل و قتل</p>	<p>۵۷ وہ بولار دلائی بی جگہ بولی آج یہ تاج ہے اس کا جو دو عالم کا تاج یہ تاج ہے اس کا جو دنیا کی تاج سرا ہے کتنے تھے سردار کا بولج</p>
<p>ظالم نہیں حربہ یہ مرے سر پہ لگا ہے یہ زخم دوبارہ سر میر پر لگا ہے</p>	<p>یہ تاج ہے اس کا جو حسین ابن علی ہے واللہ کلاہ سر شہر پیر ہی ہے</p>

<p>۵۱۱</p> <p>رو کر کنا نہ دیکھو کہ خاموش خدا کیا تو نے بد اللہ کے فرزند کو مارا زیر کے ترچے کو کیا تو نے گوارا کن ہاتھوں سے ظلم کو کیا توجہ آدرا</p>	<p>۵۱۲</p> <p>جلاد سے آہستہ پتھر پھینکا تو کوں سنیہ چو کیوں نہ مارا دیکھنے لگا شکر نام سے شام یہ پوسے کہیں کوں نہ پتھر مارا</p>
<p>۵۱۲</p> <p>مظلوم کو بیکس کو کیا ذبح چھری سے کچھ شرم نہ آئی تھکے زہرا دہنی سے</p>	<p>۵۱۳</p> <p>میں جانتا ہوں کل کے مددگار ہوشیہ پر آج تو تم بیکس و بے یار ہوشیہ</p>
<p>۵۱۳</p> <p>کنڈ خفا ہو کے ملنا چاہتا ہے سارا دروازے پہ یوں کاٹا پٹا تھا قضا جبرج ہوا پٹا تھا سنگار کا سارا برگڑ نہ رکھانے کا اور بیٹے کا بار</p>	<p>۵۱۴</p> <p>بابا دہ ترا جیسے ادھار اور جیسے خانوں قیامت سے پہلے شافع مختار نہ کہنے لگے خیر تیار اب یہ تیسرے</p>
<p>۵۱۴</p> <p>جب تک کہ جہنم میں نہ رہنا رہا دہ راوی نے یہ لکھا ہے کہ بیار رہا دہ</p>	<p>۵۱۵</p> <p>ہے جرم مرا یا گنہ فوج لعین ہے وہ بولا فضا آپ کی تو کوئی نہیں ہے</p>
<p>۵۱۵</p> <p>اب ایسے سنو ماؤں تخت کا اخبار نہ خبر لے نا گاہ پھر انہیں سنگار وہ حلق جو تھا بوسہ کہہ اٹھنا وہ سینیہ جسے جوئے تھے جیہ کرنا</p>	<p>۵۱۶</p> <p>شہر بولے کہ شہر انصاف کی جا ہے تو جانتا ہے جو مرا محبوب ہے ان فاطمہ ہے باب علی عقدہ کتنا اور یہ عجیبی جیسا ہے کہ جیسا تھا</p>
<p>۵۱۶</p> <p>ان دونوں کا یہ شمرنے آداب کیا تھا تیغ ایک پہ اور ایک پہ زانو کو دھرا تھا</p>	<p>۵۱۷</p> <p>پھر قتل مجھے کرتا ہے کیوں تیغ جفا سے کیا حشر میں اسے شمر کے گا تو خدا سے</p>

<p>۷۷ وہ بولا تو قتل سے ہاتھ اٹکھا خلعت حاکم بچے دیو گیارہ سال نہایت فریاد شدہ دین سے کہ تیرے بچے یوسف بچہ غنیمت کی عیب کی شفا</p>	<p>۷۷ لے تختہ دنیا تو اٹھتا نہیں لے سہم لے تختہ افلاک تو ہوتا نہیں بچہ لے موت شباب کہ کہ لبوں پہ چھو لے غلطہ حشر فنا کر دے یہ عالم</p>
<p>۷۸ خبر کو مرے خون سے کہ تو نہ بھرے گا والشرفا عت نہ لولاک کرے گا</p>	<p>۷۸ کیا قہر ہے جو دوش خمد پہ چڑھا ہے ظالم نے قدم سینہ پہ اس شہ کے دھرا</p>
<p>۷۹ تیرے لئے لکاتے تیرے شہر کا حاکم کا ہے مطلقہ خلعت و تیار شہر جو ہے کہ تیرا یہ عمل کا ہے تو تیار</p>	<p>۷۹ اگر مرے آبا اسیر ہو چکے ہوں پایا ہے دیکھا آبا بانی بچا ہوا بن جائے بچہ بچہ اسیر ہے کھایا آج اس کے نیو بچہ بچہ بچہ آبا</p>
<p>۸۰ اک کام وہ کہ جس علی تجھ کو دعا ہے میں پیسا ہوں بانی مجھے تھوڑا سا پلاک</p>	<p>۸۰ سید کا گلا گٹتا ہے کچھ دھیان نہیں ہے اس شہر میں کیا کوئی مسلمان نہیں ہے</p>
<p>۸۱ یہ باتیں تھیں غیب سے زینب کی سکھو کہ بچہ بچہ تھی خالق کی دانی کتنی تھی کہ گئی ہے میری کمانی ہو رہا ہے نہید آج مسافر بھائی</p>	<p>۸۱ کس درجہ دل و خفاں تھی شکر کرنا شہر کا گلا گٹنے زینب کو دکھاکر کھا ہے روایت میں کہ یہ ایک خبر ملا دے کہ یہ ایک خبر</p>
<p>۸۲ خبر کے تلے طلق شہنشاہ بھن ہے کیون آج قیامت نہیں آتی یہ عجیب ہے</p>	<p>۸۲ زینب تو لگی لوٹنے شیر کے آگے شہر تر پنے لگے ہر شیر کے آگے</p>

<p>مکتبہ مکتبہ کے تشبیہ کا آج درخت خجور کا پتہ نیب کی اداس لڑنے کی صدا آنے لگی عرش عالم غل پر کیا تشبیہ کی لئے گئے پیارے</p>	<p>مکتبہ خاموشی اور توجہ قیامت ہوئی ہر جا کہ باقاعدہ تھا کہ یہ عرصہ صرف مولا لئے مہیا ہے امام اور اس کے اگلے حکم آقا تشریف چلے گئے اور یہاں پہلے آیا</p>
<p>اس طے نام سے بھی جی نہ بھرا فوج نعیم کا پامال کیا گھوڑوں سے لاشہ شہدین کا</p>	<p>لے سرور دین لے شہدیکہ مدد کر لے لاشہ مدد کر مر می لے مدد کر ۛ ۛ</p>
<p>تمام شد</p>	

<p>رباعی اگر شستہ کوئی نہ تھی چلا سہل لاشہ میر تیرے تلواری چلے تو اس شستہ کوئی کچھ نام ہو میر چلا در داد ہی ترتیب سہل از ار چلے</p>	<p>رباعی بواؤ کو قاتی اگر نہ چاہے نہ شغ نہ لے دل سوزان چنبد آہ کو حق کہ پوچھتا تھا کوئی اگر کیا سن ہو لا کہ تھی تھی مسین ہلکی تھین تھی کہ لکھ</p>	<p>رباعی دینا سے مٹھ لے کہ جو نام میر جنت کو چلا میر سلام میر دیکھا جو قیاموں نے تو عنوان نہ کیا آنے دواسے ہے یہ غلام میر</p>	<p>رباعی زینب نے نما فضا سے کیا پوچھا اس وقت جو غل لڑ میں سوا ہوتا ہے وہ بولی کہ دین کیلئے آئی ہوں ابھی تیس سے لاشہ میر چلا ہوتا ہے</p>	<p>رباعی اس کو ادھر حسرت کا عالم کہ کوئی نہ لگا ادھر لال وادہ کلاہ حسرت کا عالم ہو احس حسرت کا معصوم کا رومال ملا</p>
---	---	---	---	---

<p>۷۰</p> <p>پیشانی کی تفریق جب ہوئی پہاں در آید طاق و شب ہوئی اور قطع رفت لیکن نہ ہو مجنون صفت صبا و صبح کی سبب ہوئی</p>	<p>۷۱</p> <p>تھی صبح افلاک وہ جیت بید تھا یا چرخ کا رنگ بید تھا خوشید خاک و عرش کی یکساں تھا یا فاطمہ کا گردن اس بید تھا</p>
<p>۷۲</p> <p>فکرافتھی چرخ ہنرمند کے لئے دن چار نکڑے ہو گیا پیوند کے لئے</p>	<p>۷۳</p> <p>کہنے نہ مہر صبح کے سینہ پر داغ تھا امید اہلیت کا گھر بے چہرا داغ تھا</p>
<p>۷۴</p> <p>فریا چیخ تبتہ در آنج ایکبار اس کو بے ستون فلک پر کیا قرار فوز الگائے تبتہ خورشید زنگار کی جو بی شمع سیاہی آشکار</p>	<p>۷۵</p> <p>روز سفید یوسف آفاق شب قباب مغرب کی چاہ میں تھا جوہر آفتاب نقشے آسمان کیا دیو آفتاب اور آسمان کی بندھی آفتاب</p>
<p>۷۶</p> <p>پر شمشیر غار آب پیمیر ٹپ گئی منہ کھولا دودھ مالگا اور صغیر ٹپ گئی</p>	<p>۷۷</p> <p>یوسف کو دیو مرین بٹھلا کے چاہ سے کھینچا نوح شرق میں مغرب کی زاہ سے</p>
<p>۷۸</p> <p>یوسف فراق چاہ میں آگاہ نہان ہوا بے غروب ماہ چلی نشان ہوا پوش دہان ہی شب سے عیان ہوا بے جلوغ نیز شرف ستار ہوا</p>	<p>۷۹</p> <p>خلاق سے عابد روشن ضمیر صبح قلب آسمان ہوئی جلوہ پذیر صبح کھولا سینہ کی جو مصلک پر صبح پر سجود گاہ کی منیر صبح</p>
<p>۸۰</p> <p>فرعون شب معرکہ آرا تھا آفتاب دن تھا کلیم اور یہیضا تھا آفتاب</p>	<p>۸۱</p> <p>کرتی تھی شب غروب کا سجدہ دودھ کو سیاہے ہفت عضو بنے تھے سجدہ کو</p>

<p>۷۰ ظلمت جان تھی نہان نور ہو گیا چھپ چھپ شمع جان سے کافور ہو گیا گیا گھٹ گیا آنکھ سے دھوپ ہو گیا ہلے سال سے شب جو رہا ہو گیا</p>	<p>۷۱ کھول دیا دل میں نور زینج بال چہ پٹھا دہ کے چرخ چارم کے باہر ہو گیا دل سے تار و دھن جو پھینکی اور ہو گیا منقار زینج میں اسے اسے ہو گیا</p>
<p>۷۲ کیا پختہ روشنائی تھی قدرت کے جامے میں مضمون آفتاب کا ذروں کے نامے میں</p>	<p>۷۳ پیر مہمان چشمہ ہتاب ہو گیا چشمہ تو خشک اور وہ سیراب ہو گیا</p>
<p>۷۳ جو زلفانوں کو چوکان جو ہوا سیر کیو پیر دھانے روزگار مازی ہو جو صرف چہرہ کا ایک بار بانی یکیشان کی رہی کاہ روزگار</p>	<p>۷۴ چھوٹا چارون سعات ٹگتے بال خبر شک بے دہ کا تھا کھینچا بال تھاپا پس سیکھتے وہ صوف کا غیل منہ زرد ہو ٹھکا اور زبان کی غیل</p>
<p>۷۴ بر باد سینہ روشن ککشان ہوا + پامال برج سینہ آسمان ہوا +</p>	<p>۷۵ وہ دودھ دودھ کستہ تھا رو کر اشاریے یہ پانی پانی کھتی تھی زہر کے پیارے سے</p>
<p>۷۵ شبیران شمع شمع شمع شمع سگ صلتان شام شمع شمع شمع پیش نگاہ تھا ورق انتخاب شمع اور اس ورق پر مصحفی اور آفتاب شمع</p>	<p>۷۶ نظر من فلک پہ ابھی دانہ جویم بوسے لگا جویم تھم تھم بن سفوف جویم غلے کے بانے کو داوی علی ایوم مانند مود را نہ زود جان کیا جویم</p>
<p>۷۶ شان نزول سورہ والفجر یاد تھی شماقی بہشت تھی نہ کرب یاد تھی</p>	<p>۷۷ غلہ یہ سب قضا نے لیے اشقا لکھا اک دانہ پر بھی نام نہ شیر کا لکھا</p>

<p>۳۱۷</p> <p>رجال خالون زمین پر چکا چلیے حقے عمر نے کیے برابر لگائے اور فرسودہ کوبہ کے سب کو اٹھایا پھر سرور حق و رزقی کھا دیے</p>	<p>۳۱۸</p> <p>نابھگدہ گوہرین نافع ستارے ہیں نیچے ہیں خود ہیں بنیانی پتھر ہیں انصاف کے لئے نہیں کیوں کرتے ہیں اتنا تو بچے بوئیں جان بجا ہیں</p>
<p>لب کھولے جو فروشی و گندم منائی ہیں ہاں لے دلیر و جان لڑانا لڑائی میں +</p>	<p>غلہ سپاہ شام میں تقسیم ہوتا ہے کتبہ تمھارا تیسرے فائق سے روکتا ہے</p>
<p>۳۱۹</p> <p>ہاں لے تک حلاوت ہمت کو ماریے جو کے کو بھوکا پیاسا کو بیاسا ماریے ابن سعادہ کی خلافت سنواریے کیچ کر کو سننے پر چھوڑا ماریے</p>	<p>۳۲۰</p> <p>چاڑھ کی پین تھکا رام خاک مکان تقسیم غلہ کا جو ہوا حال ناگمان ارزان دیا بیوقوف کو وہ غلہ گران جب غلہ گران کے لئے نو داسے آسمان</p>
<p>اب تو ہر غلہ کل رز و جاگیر مال ہے شہیر کو چون کر و سب حلال ہے</p>	<p>گندم کے بدلے جنت آدم میں گھردیا گھر کیا کہ کائنات کا تخت ار کر دیا</p>
<p>۳۲۱</p> <p>زیبے رفتہ رفتہ شورش کیا زیبے رفتہ رفتہ فتنے پرورد کیا زیبے رفتہ رفتہ سچ سچ کیا زیبے رفتہ رفتہ سچ سچ کیا</p>	<p>۳۲۲</p> <p>وان غلہ کیے سب سے خطاب ہو کھا کو اب خدا نہ ملے گی کبھی پر سب جنت میں ہیں اس میں تیرے سب ایمان کا نقصان کان خوف بر کا ڈر</p>
<p>قربان جاؤں قبر میں اس شب کو سوتے ہو یا کر بلا میں اپنے نواسے کو روتے ہو</p>	<p>امت سے سامنا ہے امام جلیل کا کاٹا ہے جسکے باپ نے پر حیرتیل کا +</p>

<p>۹۱ ایک ایک بنی حقہ صاحب حق نبدہ جنتیوں کا جو بلوان ہے آج اس کی علی کی طرح شجاع جان آج شہر وں میں آج ہی فتح کا سکہ آج</p>	<p>۹۲ جو کہا منہ نہ چکے علی بن ابی طالب عمر بن خطاب نقدین کی خوش نصیبی ایک نصیب آج یہ غلام علی بن ابی طالب اور بیان میں کے علی بن ابی طالب</p>
<p>۹۳ ہاں صبح ہو قریب نہ کھانے میں دیر ہو ان بھوکے پیاسے شیروں سے لڑنا ہے سیر ہو</p>	<p>۹۴ چیدہ کیے عمر نے سراج کارزار کے خادم لے آئے چرخ سے تیغین اوتار کے</p>
<p>۹۵ بڑھ کر کے کہنے لگے بانی شہر انچی تیر غذا ہے کہ بھوکے ہیں چم نوش بھرا سیر میں تیر غلے ہم کھائی ہے آج قتل علوار کی شہر</p>	<p>۹۶ بجئے لگا سلاح دغا چور پیر دغا کی خود خود نمائی سے زیب سجنا یاد آہ آفتاب کو گویا سر ہن یاد آفتاب کو گویا سر ہن</p>
<p>۹۷ چلایا شہر ہم تو اس وقت کھانے لینگے جب تین دن کے پیاسے کا سرکٹ لائینگے</p>	<p>۹۸ اسلام میں جو ڈالے تھے رخنے یزید نے ان رخنوں کو کیا ذرہ تن عسر ملید نے</p>
<p>۹۹ بولے کہ چھو بیابان رو انہیں منہ کا لا لاشہ لنگر سے کھا لیں انہیں دو کی بیکو سے تھیں کچھ چاہ انہیں ختم بھی بھوکا پیاسا ہے انہیں</p>	<p>۱۰۰ باہون میں اپنے منورہ گرا ہی جاتا کچھ کچھ مساوی کیلئے کی کان اور تیغ ہند بند جگہ غار کی زبان نوشہ بھی نامہ ہے حال شامیان</p>
<p>۱۰۱ اترے نہ ہوتے تم چوں لب نہر چین سے پھر دیکھتا میں لڑتے ہو کیونکر حسین سے</p>	<p>۱۰۲ چار آئینہ وہ رنگ بھرا اوس پلید کا دل شہر و شہیت دامن زیاد و یزید کا</p>

<p>۷۷</p> <p>نیوستان بنائیں کا قہار دست پیش پیر اور حسین کا سنیہ مقیم پیش پیر بھی تھا دیدہ و جم جم کو طور گو کیا سو آئینہ کی زبان بھی اور</p>	<p>۷۸</p> <p>کھاؤں کو رک کر یہ کیا اگر بیان آج بویہ کو لگانے کا حکم ہو آپین مذاکیر قطر شیشا ہیکل ہست کے غل کو نہ وضو نہ چھو</p>
<p>اول خدنگ اوسکا چلے شاہ خلق پر آخر کو تیر حرمہ افسر کے حلق پر</p>	<p>جان بڑہ شگی سے امام حجاز ہو خشی مین غرق آل بنی کا جہاز ہو</p>
<p>۷۹</p> <p>پہلے تر کے بچے ہو زور خراج کے پہلے ملازمن ہو وہ تقیر کے سامان میا جانی شاہ عرس کے ہمیشہ سے بنی علی کے گلبرگے</p>	<p>۸۰</p> <p>اور شہزاد سواران تیرہ دار قوم کے گھیلے کو بھیجے ایک باب بہی جبابہ اسد اللہ بن چین ایسا نوکر آئین کو شاہ نامدار</p>
<p>ماں کا شقی نے تو سن نرین کجام کو کھاپی کے فوج بھی ہوئی حاضر سلام کو</p>	<p>اونسے جدا حسین ہیں وہ حسین سے ہم سید و گوزج کرین نہیں حین سے</p>
<p>۸۱</p> <p>کشت پیچ کی ہو نادان و غافل بولا کہ اپنی فتح ہے شکیست پہلے کیا فطرت کا ظالم نے جلدست بھلائے دین ہزار زہرہ پیش پیر</p>	<p>۸۲</p> <p>چیدہ کیے ہزار جوان ناخلف آج بیکر کیا اوتھن منھو جہان ماغرت پیرنا وہ تنک طرف طر جب پیش پیرین دیک شہر نجف</p>
<p>دیوار آہستی لب دریا بلند کی دریا نے بانگ سہا نے صینا بلند کی</p>	<p>پانی اوٹھیں دیکھا کے یہ بے آبرو بہا مین پانی بہا کے تشنہ لبو نکا نو بہا مین</p>

<p>۱۲۵ کھینچون موقتہ خواہ فاضل عالم جسکے حضور صبح کی تھی عین شام وان نوید ہو وہ وہم تھی اریان آہام نہج غلطی ہی بھی پٹھان پین امام</p>	<p>۱۲۴ چلیں پھر اس کی ناز و نیاز بجلائے چار گونہ ہن گریہ نام سادات کے لئے نہ گھاکو نہ پناہ رج نبول کہنی تھی اردو کے آہ</p>
<p>۱۲۶ وان کفر کا ایساں شکر عینور کا وان جادہ ناز کا ایساں سجادہ نور کا</p>	<p>۱۲۳ جلالاکہ تیغوں سے اک سرا و مار نیگے ناچار کر کے یہ مرے بچے کو مارین گے</p>
<p>۱۲۷ کیا رو سفید فوج ضابطہ طور صبح آئی تو کے عقد عبادتین عروج منج سے طلوع چہین سے طور صبح رسمت انکا نور کا کس فوج</p>	<p>۱۲۲ انقص بندوبست چہین کی انعام دیکھو کیونچہ لاؤ بدست بان آب گھڑی گھڑی کی چھوڑ دینا نکھن اودھر حسین فوج صبح</p>
<p>۱۲۸ سر سہارے میں بدست قود و قیام میں کیا صبح کی بہار ہے فوج امام میں</p>	<p>۱۲۱ سنتا ہوں آن بان پہ سادات مرہن دیکھوں تو مورچے کہاں شہیر کرتے ہن</p>
<p>۱۲۹ آواز اکیلا جولا کی سننا ہن غازی ناز پٹھان ملے اٹھا ہن نقشب کی رعایتیں گر پٹھان ہن بچہ کو استاد مولایا پٹھان ہن</p>	<p>۱۲۰ نچون بھی نہ زور مارا قہار ت پر جواں شام شہر کے بان نرات پر بجو کیا عقد و شہر کی ذات پر خلعت محیط ہو سکتی آب حیات پر</p>
<p>۱۳۰ دیر رکھے جیتوں کو سب فخر خصال ہن ایک آسمان ہے اور بہتر مال ہن +</p>	<p>۱۱۹ شب کیا گئی لہیب کا کچھ پھر ہو گس ہوتے ہی صبح خیر میں اندھیر ہو گیا</p>

<p>۱۳۴ تسک منہ پاشیب زندہ دارین انتہا شغفی روزگارین شکل فلک کوغ میں لیں نہایتین نیل میں جو دین نہایتین</p>	<p>۱۳۵ چونست سوس کی شمشاد دربخ کا چھری سے گلے کا ہار کونئی خیال عرشاد سے ہم کنار کونئی چٹکلی جی کی جاب دار</p>
<p>سج کی انکے ہاتھ سے کیا قدر بڑھتی ہو تسج کی انکے ہاتھ میں تسج پڑھتی ہے</p>	<p>کہتے ہیں اہ حق میں شرف کی کمی نہیں اے اہ میں جو خاک نہو آدمی نہیں</p>
<p>۱۳۶ دیکھو شوق کو تو روزانہ تمام چوچو چوچو قلب دل کو سوا تمام وقف نہیں ہوا جو سرکش کا ہے تمام جسکو نازتھے ہیں وہاں یہ تمام</p>	<p>۱۳۷ دل کا غم میں نہاں ہو غم اور کون لینا عوض نہیں دلی طرح سے خدا کی یاد فراق شمع ختم ہو اور پردہ حجاب</p>
<p>روشن ہو انکا اوج عبادت جہاں پر سجادہ ہے زمین پہ نازا آسمان پر</p>	<p>اڑنے میں مست و تنہ برابر تلے ہوئے خود حل کی ہیں گود میں تارن کھلے ہوئے</p>
<p>۱۳۸ میرنگا ہنسی تیج قناعت مکان ہے علم انکا ہو فراخ صد زبان ہے نور خدا بین کہ حسن انکی جان ہے ہمت انھیں کہ باخدا ایک اتھان ہے</p>	<p>۱۳۹ لکھنوی کا یہ عباس کا دستار وہ آئین میں شمع توبہ باغ میں بار آکھوں میں وہ نگاہ توبہ سے بے نیاز وہ بازوؤں میں زور فیض میں نیاز</p>
<p>فردوس انکا خلق ہو نور انکا خشم ہو ایمان انکا دل ہے حیا انکی چشم ہے</p>	<p>ان دونوں کی یہ فوج خدا میں مثال ہے دریا میں وہ گہر ہے یہ معدن میں لال ہے</p>

<p>۱۰۰ عیاں کیستے ہیں کہ کون چاہے کیا ہو گا کہ غیبی ہے شایع امانت ہے کا ہے اندیشہ باز چلے اپنا مورچہ ہم بھی بیخود</p>	<p>۱۰۱ چشم چمک میں نوری بخون حیدر وہ ہے میں سے کون یوسف وہ خطے میں ہے کون اب بقادہ خطے میں ہے کون</p>
<p>۱۰۲ نیچے سے فاصلہ نہ پدر سے جدائی ہو یہ طور ہوا اگر تو بخوبی لڑائی ہو +</p>	<p>۱۰۳ وہ آب موتوں میں یک گل ہزار و نہیں خوشبو وہ پھولوں میں یہ تجلی ستار و نہیں</p>
<p>۱۰۴ امانت کیا کہ غیبی میں شہر عیاں سے امام کو فہم لگا کہ شہر حافظ ہو نکالیا کلچ میں و دار کیم لیکن غضب والدہ اگر ہو میں کیم</p>	<p>۱۰۵ صبح صراہ کی تو کم جزا شہر پر کھیلنے کا رضوی جلوہ رانی غور شدہ جبر کی ہو ہے چاندنی کہ بہت کو جو صوبہ ایک چاندنی</p>
<p>۱۰۶ خیر اب تو دامن شہر خوشخونہ چھوڑیں گے جو ہو سو ہو حسین کا پس لونہ چھوڑیں گے</p>	<p>۱۰۷ پانی نہ ماہ کے بہ صنیا ماہتاب میں + دیکھی نہ آفتاب نے یہ دھوپ خواب میں +</p>
<p>۱۰۸ عباس کی تہہ میں گردن ہوا زینب کے پائے کی بغیر کیم میں فا وہ پوچھتے ہیں کہ کیم میں اور کیا ہوا غیبی پیر کے تہہ میں دیکھنا</p>	<p>۱۰۹ شہر میں سر و غلامین مراد ب اس میں کی شاع ہو کیم میں عباس کی راہی وہاں کی لب در میں تہہ مر و عطا کی بہ در لب</p>
<p>۱۱۰ جینے سے ہاتھ اٹھاتے ہیں مروتی بات پر اپنا تو آج مورچہ ہو گا سراف پر</p>	<p>۱۱۱ ہر صبح و شام بے خلاق پہ باز ہیں ہوا آندہ ہیں یہ اختر نواز ہیں</p>

<p>۷۷۷</p> <p>کتنے ہیں جھوم جھوم کر نیکیے بگاڑ اک عہد میں سمند ہاں نے پھیلے پیا ابن صبح حسن بیان سے ہر انکار ازرق کا رزق بربق شادون تو ہوا</p>	<p>۷۷۷</p> <p>نچ چمکیا تاجکے واسطے خواب کا ذوالفقار ہوا عدا واسطے فیض ہاں گنگا سے دنیا کے واسطے بان کا دم زون نین عیساکو واسطے</p>
<p>دعویٰ ہیں آج حیدریوں کو بڑی بڑے چاہیں تو عرب و شرق کو لیلیں کھڑی کھڑے</p>	<p>درجے وہیں دانتوں نے اپنے زیادہیں یہ وہ صدف ہیں جبکہ گھر حنا زار دہیں</p>
<p>۷۷۸</p> <p>کیونکر نہ شیریں خلت شیریں کیا سیرانیو کا دودھ اچھا سوچا پیا دودھ کا ایک فقہ تباہل نین کیا لیکن مچھی ہر کی سرخا دی ضیا</p>	<p>۷۷۸</p> <p>مصنف اگر نہ نچ ہو گیسو تو نہ کیا شیراز کی طرح سے ہیں قرآن شیراز جلد کتابت کی نزاکت پر چنی شیراز خط کا جلد ہی خط مصنف ہوا چکا</p>
<p>سید ہر ایک حال میں خوشحال رہتے ہیں کھا کھائیں نہ کھائیں شیر و گے منہ لال ہتھ میں</p>	<p>انکے شرف پہ عزم قسم کالیے ہوئے پھرتی ہے جلد ہاتھ میں قرآن لے ہوئے</p>
<p>۷۷۹</p> <p>دندان بباد و کج کجا اور در کیا کھٹے ہیں حوت کو پکشان جلا بجا دندان ٹٹھے ہیں جلائی نہیں ذرا پاس دے دے و در گرا کو در کیا</p>	<p>۷۷۹</p> <p>اور زلف حلقہ طلقہ ہوا آرام کی جگہ خلعت ہے جیسے خف و شش انجام کی جگہ اس کام کے واسطے اس کام کی جگہ خفے علی سے دین اور سلام کی جگہ</p>
<p>نور کے کان چھونے سے گزرا یہ عیاں میں دندان کا یہ تبسم ہے بندہ جہان میں</p>	<p>یہ زلف و رخ وہ دفتر قدرت نگار ہے اک بیت اس سال کی لیل نہ سار ہے</p>

<p>۵۵۵</p> <p>کیا پیرین کی زیج کیا اس کی کج چار اندیشہ برصوم وصلوہ ذکوہ موج سید بھی نہیں کسی بختیج تیغ کج قاسم کے ہم پہ چلتے ہیں مطلق نہیں کج</p>	<p>۵۵۵</p> <p>پلوں کا چونک زبردست زین بان زندگی سے عدم غوازش نہیں صلی اللہ علیہ وسلم کے آہو دیرین ہر وہ بن بن بکلیت کج شیرین</p>
<p>جو ہر ہنر پہ تیغ کے نثر آن اٹھا تو ہیں قبضہ پہ مدعی قسم دست کھاتے ہیں</p>	<p>غیرت سے آب دیدہ ہر ایک شہسوار ہے تیغ نگہ سمان مزہ آب دار ہے</p>
<p>۵۵۶</p> <p>انکے عقاب تیر کا ہر تیغ جان شمار حاکم کوئی لڑے نہ مدد شاخ زنیہ پیہ پہ بختنگ ہیں لڑے نہ زوردار لڑنے ہیں چل چلی شاخے ساتھ باور</p>	<p>۵۵۶</p> <p>گنجین قائم اچا کب گنجین غلامی و رضا کنہ ہے آپ کی طرح کشور و زین گنجین ہے کی طرح کشور و مین لڑے حوصلہ پہ غلار و زیندار</p>
<p>تائیش پس آنے عس و فصد گشت پر اک چشم تیر آگے ہے اک چشم پشت پر</p>	<p>ہر اک کام آتے ہیں یہ کام کی جگہ سینہ سپر بدین مثل سپر نام کی جگہ</p>
<p>۵۵۷</p> <p>بانت کر جادو یہ غیبی کمان غصے سے ایک پست پست پست کمان یہ تو سنہ ہر تو سنہ تیغ جلیجی ح غل نیزہ کی تیر و باز فلک طالب امان</p>	<p>۵۵۷</p> <p>جو زرب کی آنکھ میں آنکھ نہیں نازگاہ نازک پیرین میں ہے روشنی کی آنکھ زربہ بدن میں ہے دیکھو مبالغہ نہیں کیر خن میں ہے</p>
<p>اس تیر سے مباحثے کی کس کو تاب ہو گویا زبان کی طرح یہ حاضر جواب ہے</p>	<p>تن کی ضیا قرار جو حلقون میں لیتی ہے پتی زرہ کی آنکھوں میں دکھلائی دیتی ہے</p>

<p>۹۱۷ وصال آئی ہے وہ بدر آتش جلال اس بجز شے میں تنوع نہ سوا قہر جبار میں یہ ہی جزو زوال خداہ حق پر لڑنے میں جہنم کو فوج</p>	<p>۹۱۷ خاؤں کا جلوہ ایک لکھ ہے خاتم سراخا چادر ہر چشم مشک نام خوار کی شکیانہ زبان پر بھی کما کما نام چلی بوج، انکا شہر میں کین نام</p>
<p>۹۱۸ پس انکی پشت پر یہ سپر کی دلیل ہے نشت و پناہ کعبہ رب الجلیل ہے</p>	<p>۹۱۸ سیاہے پسینہ سیم کی جان ہے رعد انکا ایک نعرہ ہے شعلہ زبان ہے</p>
<p>۹۱۹ میرا دل کج گھڑے میں آتش کی دھواں کشتی کا نقش پانی میں ہے دریا ان تار پستے کے زمین پر پتھریاں خجل ہیں انکی فضیلت کا بیان</p>	<p>۹۱۹ ناگہ غمگاہ سے شور مچا اودھا جبار سے غازی خیر انسا اودھا اور سبز یہ درآں عبا اودھا آوارائی بانو کی وارث مرا اودھا</p>
<p>۹۲۰ قطرہ عرق نہ سوکھے گا اُن راہواروں کا جودا حسد بہشت میں ہوگا سواروں کا</p>	<p>۹۲۰ رضی سکینہ جان مٹی پہ ہو گئیں پچھلے سے جاگتی رہیں اسوقت سو گئیں</p>
<p>۹۲۱ مضون ہست بلو قدم زنگی شوخی سے ان سمنو کی شوخی بھی میلان حلیف تھا نکاح ایسا تنگ ہے جلدی ہوئے اسے سافنے کے رنگ ہے</p>	<p>۹۲۱ کشم کشم کجی ظلم بھائیو زینب نے بھی لٹا دیا مان کی کائیو بانو نے بھی قبول کیا ہے روائیو اب کون کہے اسے شہ کر مائیو</p>
<p>۹۲۲ دریا میں یہ ہنگ ہیں ضعیف مصاف میں حوریں ہیں بہشت میں بیان ہر قاف میں</p>	<p>۹۲۲ عابد نے کدیا کہ رو کرو کار میں * ہم تازیانے کھائیں بابا بجا رہیں *</p>

<p>۱۰۱</p> <p>خدا م تازی شہ غازی کو دیلے موت کے طبع پر کفن پہنے باجرے اور چشم سے کانپے دونوں ہاتھ لگائے زیب بچاری با حسنینا غریب لے</p>	<p>۱۰۲</p> <p>کین کین عرش لے فوج کا علم کعبہ ملک پہ صوفیوں شہ ام چھوٹا ڈار بے خالف کا ہرقوم ذرا چکی عید فوج پر قربان بھی سب</p>
<p>۱۰۳</p> <p>تاریک چشم اہل حرم میں جہان ہوا زہر اکا چاند لے کے ستارے موان ہوا</p>	<p>۱۰۴</p> <p>پیدا نیا زنامہ نیا اقتدار تھا نور و زاک حسین کا تحویل دار تھا</p>
<p>۱۰۵</p> <p>شکل نیم مچ سواری روان ہوئی پھولوں کے فصل مار چکی ہوئی با فوج فوج قدرت باری روان ہوئی زیب بچاری جان باری روان ہوئی</p>	<p>۱۰۶</p> <p>قبر کے واسطے جو خدی شہی ہوئی ٹھوڑی بان سواری شاہ فلک نشین شکر کو لے دیکھے بے امام بن کے کر باطلنے دے جگہ جگہ</p>
<p>۱۰۷</p> <p>باغوں میں گل نہیں کے پروسی آتے ہیں امان کے پھول خاک میں ملنے کو جاتے ہیں</p>	<p>۱۰۸</p> <p>سب شیر حق کے لعل میں زہر اسے پیلیے ہیں در بخ میں عرش معلا کے تارے ہیں</p>
<p>۱۰۹</p> <p>ہر وہ غبار شریافتار تھا ہر وہ اوسکا اختر خوش بودگار تھا شیر غار کا شیر زیان لہوار تھا زہر اکا آفتاب سب پر سوار تھا</p>	<p>۱۱۰</p> <p>تختے کے لے سے سلطان کر گیا جوشیل میں جہا قمر سے پڑھا صف باندھے کے زقانے شہ ہوا غبار اس نے مجید کا شیت کو کیا</p>
<p>۱۱۱</p> <p>وہ آس پاس تھے رفقا اوس جناب کے یا چودھوین کے چاند تھے گرد آفتاب کے</p>	<p>۱۱۲</p> <p>چن چنکے نیرہ دار بھی چالیس سود لے رہو اگر گرم رو دیے ملبوس نو لے</p>

<p>۵۷۷ از حق کو تیرا دل ہے چاہا عید کی اور سن زبیر میرا شکرت چاہا اور دیکھ دس ہزار جوانان پر وفا سو نیا چاہ خنجر کو اسلخ بولا</p>	<p>۵۷۸ صف باندھ کر سپ سے خاطر بیاہ اگر با نام کے نہیں ہے مرا جگر اپنا چشم دکھا منہ میں پھر کر ادھر دم سرا کر کو بچا کر کہ بان صاحب ہنر</p>
<p>۵۷۹ ملکر گلے نبی دعلی رن میں روتے تھے اک سر کے کاٹنے کے یہ سامان تھے</p>	<p>۵۸۰ فوج خدا کے سامنے جاؤر جسز پڑھو باگین اوٹھا و تیرے ہاؤر جسز پڑھو</p>
<p>۵۸۱ فرزند تھا جو اسکا خصلت نکشتیا لہو ازرق و خلعت زربین لستے دیا اور اس کے سر کو تاج مرطوع دی فضا شکر کے طلب میں دلا الفلب کیا</p>	<p>۵۸۲ پہلے پہلے سے شہید گھوڑا اٹھایا پتھر کی تلوار کے تیرے کا جو ہر دکھایا قاسم کو دیکھا شاہ نے اور سکے لڑایا نفل نے بھی سزا سے شہ اوٹھایا</p>
<p>۵۸۳ بخشی نیابت اپنی اوس ابن حرام کو اور سیرق معادیہ سو پنی عظام کو</p>	<p>۵۸۴ بوی حسین بند کر ٹوٹا جاتا ہے + دیکھو جو انوقت تل عباس آتا ہے</p>
<p>۵۸۵ وہ کافرون کی صف تھی بولا جگر پانچ کھیکر جنگ کا عجب پھر کہ عطا ہو ایک شکر سٹ کے راہ دلیوار تھی نہ راہ تھی نہ صف</p>	<p>۵۸۶ پہلے دکھا یا جگر تیرے بادشاہ کو دودھا اوٹھنا صغیر کا چمکا جو جلال اللہ بین ابن نیر کا شق ہو گیا کچھ رسول تیر کا</p>
<p>۵۸۷ ٹپے گا بوتراب کا سپا راز میں پر اس عین سے شکر تھی زمین کی چین پر</p>	<p>۵۸۸ بچپن کے دروسے ہونے لگے حسین اکبر کا سینہ چوم کے رونے لگے حسین</p>

<p>۷۵ چمکے تھے شمع جافوج شام بلا لکے آنکھ سپاہ رانام کس دروغ بھض جو کسی پیکر کے نام نکل ہی پٹیا جو راغب نیاں</p>	<p>۷۶ ملک حنیون کے کہ کیوں شام اب کب تک سکوت کے کرتا ہی نام فوجا جیاجی پٹے ہیں بانی شام پان صف کی نہ موچیل ز علم</p>
<p>سادات پر نہ رحم کروں نے کرم کروں گر با پنج حلق ہوں تو برابر تم کروں</p>	<p>اب غلطی وزیرید اللہ قس ہے شیر و نکل منہ پہ چڑھتے ہیں روباہ ہر</p>
<p>۷۷ مولائے فلک پہنگاہی اور داہنی طرف صد آئی آہی سجے کما حقان ہے کسی داؤد کی رو کر حسین کو جو مرضی ار کی</p>	<p>۷۸ شہ علیہ کیا ارادہ کر صنف کشتی کا وان لاکھ بلال شہ ہے نہ کسی کا پان دوست کی بغیر بھی نہ گنگی کا مظاہر کھانگے دی مظاہر کی</p>
<p>باتوں کے اسکی خبر نہ فوج ہوتی ہیں قاتل کو میرے دیکھو کے مان میری مٹی ہیں</p>	<p>ہر سال اس مہینے میں خاک اوٹائیں گے ہے دوا ب علم میرا شہ اوٹائیں گے</p>
<p>۷۹ ناگہ روان ہوا سپر سدا سپر ہم سن بقی یا ربوین ادھر ادھر باخون پہ غلام آگے لے تھے اور سپر اور اک غلام کھولے تھے سر چوڑا</p>	<p>۸۰ مکہ تاج و خنارہ نہ پائیں گے جاوے ہر سب امیں و طابین گے ہم پانی مانگتے تھے نہ پائیں گے شہید کے نام پہ شہرت پلا پین گے</p>
<p>یون و ہوا وہ آتے ہی اکبر کے سامنے فرعون جیسے خالق اکبر کے سامنے</p>	<p>جب فوت وہ قضائے الہی سے ہوئیں گے ہم اپنے رونے والوں کو جنت میں لوئیں گے</p>

<p>۷۵</p> <p>ناگہ نہایہ آئی کسے شاہ سر بلا گراد میں تیرے تیری طرف خدا بان جہلاب بنگا علم فوج کربا باندھے پکھڑے ہیں زیارت کو آیا</p>	<p>۷۴</p> <p>تقصیر کیے رایت شاہ ائمہ علیہ السلام جنت کو سید چوب علم کے علم علیہ السلام ادب توحیدین چہرہ اودھار حرم علیہ السلام سیدین بچکے کیے زیر علم علیہ السلام</p>
<p>کس برق و نشان نے بزرگی پہ پائی ہے تیرے علم کے سایہ میں میری خلائی ہے</p>	<p>زیب پکاری شاہ و محمد آیتے ہیں کس شان سے نشان لگے عباس علیہ السلام</p>
<p>۷۶</p> <p>عباس مور کی پکے شہر ام بان لے نشان شیر خالاد توں فاطمتہ کھوئے نشان بچے بکھوئے عباس علیہ السلام خوش لب و دہم</p>	<p>۷۵</p> <p>باب نشان کما نام و نشان بہشت زوال یہ حسن و حسن ہے نکاح کھینچے بچے نشان ہے جہاں علم پر علی کی امان ہے</p>
<p>کیا دیکھتے ہیں وہ کہ سراق حسین سے غیمے میں اردو ہائے علم شور و حسین سے</p>	<p>روشن ہے قمر شہ بدو حسین کا وہ خاک میں ملے جو ہو دشمن حسین کا</p>
<p>۷۷</p> <p>خانہ خجی چوب ادھالی جو بیک علی کا نام آئی صلہ علم سے عباس السلام ابن خضیل کا بچے سے اختتام خون تری بھر بگا چہرہ اور نام</p>	<p>۷۶</p> <p>بہشت کی نیلانی خزانہ اودھ پڑا پاسو کھولیں علم کی خوشی میں بھگوا بابا بھوپا خفا ہیں مکھن بھید رحم کھاؤ بچے چچا چچا اپنی راہ پانی کاؤ</p>
<p>بے فوج نے جہلوس نہ دربار ہوئیگا اس گھر میں اب کوئی نہ علم دار ہوئیگا</p>	<p>ایسا نہ کہ جہل کے فراموش کیجے اپنے علم میں مشک مری باندھ لیجے</p>

<p>۵۹۱ چمکا نکل کے غم سے جو چوچے علم دیکھو چھانے پانچ پال ایک جاہم ارک کی چمکیاں خانے جو چوچے علم غل غلاہ نکلا ریت پیسہ بارم</p>	<p>۵۹۲ جاگہ فضا ڈری ہوئی آئی بچاں کچھ نہ کے کان میں کہا اور پھر آئی بچاں نہ راک کو چھو اندھ بے قیاس صجائے پھینکے گلے آگے آگے</p>
<p>۵۹۲ فہوس مصطفیٰ کے مددگار مر گئے شیر خدا و جعفر و حمزہ کہ مر گئے</p>	<p>۵۹۳ نامحرمون میں گئے کو کیا فضا آئی تھی بلے پریم زینب بیکس کا لائی تھی</p>
<p>۵۹۳ نشان سے بڑھا علم اقدس سول لب نیا جوبین آوان بادل مول کو بیان عرش کا ہر قدم نزول سرنگے ساتھ حور و جن زیر علم نزول</p>	<p>۵۹۴ عباس با تھابہ بڑھکے کہے کہ با امام میسر علم او ٹھانے میں تو چھوچے علم عون محمد کو کہے پس عینا بیچاں غلام شہرے کہا نہیں مجھ بھجیا ہے پیام</p>
<p>۵۹۴ مظلومی حسین پہ ہر شمع روتا تھا اک سمت غاصبون پہ تبرا بھی ہوتا تھا</p>	<p>۵۹۵ مالک ہو جسکو چاہیو جو رستہ دیجیو سوار فوج کا مرے اکیو کو بھیجیو</p>
<p>۵۹۵ عباس نے یہ چوچے علم کیسے اقبال پر یاشت پہ جاہ و کرم شاہ کے بوسے شہرے لطف و کرم جتنا علم تو ادنیٰ کیسے کہ کرم</p>	<p>۵۹۶ سب نے کہا اچھا جاہ بھی نہ غا اکبیر شہنشاہے جان آپ پندرا پیادہ ان عکس کے سب الارض کا سیالادہوں کے چار بھی مصلحا</p>
<p>۵۹۶ آفت نے جھک سب میں منوار کرد یا بے بال و پر کو جعفر طیار کرد یا</p>	<p>۵۹۷ گودہ ہزار نکل پس کی بنائے گا نقشہ کمان سے احمد مرسل کا لائے گا</p>

<p>۴۴</p> <p>صف باندھے لگے نقاشی و زیہ مان کھینچا زمین پر مثل خاک ککشان صف تھی کہ دس مین سپید چاہتا روزا دل سے لئے زمین تھا قطعاً</p>	<p>۴۵</p> <p>وہ ملے دو پر کا کے انتظار ہے گر آپ کم دین بھی بندہ شاہ ہے شے کہ با نقین بھلے کل خدا کا تیار و نامرگ لقب آسکار ہے</p>
<p>۴۶</p> <p>پر جب درستان میں صف فوج دین ہوئی غل تھا نو دہنی روئے زمین ہوئی</p>	<p>۴۷</p> <p>یہ کیکے اوس جوان کو سردار کر دیا ہاتھوں پہ نذر رکھے شہید و نچے سدا</p>
<p>۴۸</p> <p>چرخے کی دست صف فوج بہا لئے زمین ہوا صف لشکر سے نوتا نبی بن حسن چھوڑا جو طرح سو لئے زمین فقط نظر آتا چارنا</p>	<p>۴۹</p> <p>ناگہ بیکے قصد پر قتلے کی فحاش بیدا کی گواہی کو ہر سواد غی نشان چلائے ہاتھ کے جلاجل کر الامان نکالے سینے پہ آگے ہوئی روان</p>
<p>۵۰</p> <p>آرہستہ جوان میں صف فوج دین ہوئی غل تھا نو دہنی روئے زمین ہوئی</p>	<p>۵۱</p> <p>دی بوق نے ندا کہ دم شور و شین ہے زہر اسے کدو نوبت قتل حسین ہے</p>
<p>۵۲</p> <p>نچے غیب صبح تو سینہ دیا اور سیرہ ظہیر کو شمشیر عطا کیا خبر خج خج قلب کے مخالف سے غیا کر کے پوچھا کیوں جاگیر میر کیا</p>	<p>۵۳</p> <p>خیمہ بن خزان علی میں کھاتی تھیں پر وہ ادھا کو دار نون کو دیکھتی تھیں بہو عاصیے برابر بچاتی تھیں گر عالم میں میں یورے بچاتی تھیں</p>
<p>۵۴</p> <p>اس لشکر قلیل کے مختار ہوتے ہو اک دوپہر کے واسطے سالار ہوتے ہو</p>	<p>۵۵</p> <p>باہجے کے غل سے چونکو دہشت جو ہوتی تھی صغیر کے دل پہ ہاتھ رکھے بانو روتی تھی</p>

<p>۱۰۱ زینب بین بونے کے تھی کلیم ہر پہچان کا کھو گیا جان مر امام فوج کا جان مار کو فوج بڑا دہم فاصد لاؤ نامی گھوڑا دیر دیہام</p>	<p>۱۰۲ نازان خاصہ شیر عشق شائستہ فریاد تھا پیش بن علی کو دریا دیکھا نہ آب تھا سبکی کیا سچ باوہی پس تھی موتی آس</p>
<p>۱۰۳ گھیرے رہے فاطمہ کے نور حسین کو آؤ مدنیہ والو بچاؤ حسین کو</p>	<p>۱۰۴ مان رہن میں اور خیمہ میں جان جانی روتی تھی تنہائی پر حسین کے تنہائی روتی تھی</p>
<p>۱۰۵ گلے بندہ دیتی تھی امان دہائی ہو بی بی تھے قریب گھٹا آج چھائی ہے کہتی تھی گاہ زنی میں زینب کا بھائی ہو بیاہتا بدم شکل شانی ہے</p>	<p>۱۰۶ اہل وقت کو درویش و بیکشت بلے سپاہ کیا ہوئی اور شاہ کرم سپاہ کیوں ہم کو تباہ کیا اب تم کو تباہ اس لشکر قلیل تھا فوج کو واہ</p>
<p>۱۰۷ گاہے پکارتی تھی رسالت مآب کو نانا گمن لگا ہے نرے آفتاب کو</p>	<p>۱۰۸ ہرگز نہ بندگان خلیفہ سے ڈرتے تھے اس فوج کے بھروسے پہ بیعت نہ کرتے تھے</p>
<p>۱۰۹ کیکے غش کیوں نہ چار ہو سکتی آغا قتل گاہ میں پکار ہو سکتی سر کیے بیخ شاہ سبکداری ہو سکتی مہر خیلے سبکداری ہو سکتی</p>	<p>۱۱۰ شہنشاہ کمانہ تیرین انصاف نے حیا پیوچ کیسی فوج کے جبار دیوانہ اس کیسی میں بھیج دی و صلہ بڑے جانین باغیوں کے اپنے ہونے</p>
<p>۱۱۱ لشکر کو رد تھا وہ نہ شاعر نہ ادیب جھولے تھے شیخوار کو لا کر نہ ادیب</p>	<p>۱۱۲ سہا سکا پہ فرق نہ آئے گاہات میں والدہ ماتھ دو گنا نہ فاسق کے ہات میں</p>

<p>۱۱۱ عالم بچار اس سر کنا د کو گیا کرد اب اختیار کیا ہے کہ قصد دعا کرد بیت کہ جن کی طرح تو جبا کرد تیغ بنی اس پر غصہ ہے ڈرا کرد</p>	<p>۱۱۲ باہر نیام سے سر تیغ روان ہوا آئینہ سے پر بیا روان ہوا از در نکل کے غارت سے شغافشان ہوا بے پردہ و غر خنہ در کون و مکان ہوا</p>
<p>۱۱۳ ہاشم کے خاندان میں تو سب کی ہوئے لشکر شکن ہوئے تو فقط اک علی ہوئے</p>	<p>۱۱۴ جوہر نہ تھے وہ تیغ نہ خوشخصال میں دنگو چک ہے تھے ستارے ہال میں</p>
<p>۱۱۵ شہر بولے تم تجھے مونا چاہے حسین غنا سبط محمد خستار ہے حسین سرار ابن حیدر کرار ہے حسین قہر جلال خالق عفار ہے حسین</p>	<p>۱۱۶ کھنچتی تیغ نے شہر دین دی صلہ لے لے لے پیر شندہ صنف کو تو بیا کہہ کے کہہ کر قال ہا شعل مصطفیٰ زینب پکاری خیمہ کے لئے کہ مریجا</p>
<p>۱۱۷ اچھا بھلا کھڑے رہو اب تم میں آتا ہوں اک فاقہ کش کے دودھ کی طاقت کھاتا ہوں</p>	<p>۱۱۸ کوئی حسینیہ نکا کشندہ نہ چھوڑیو ہاں ذوالفقار شہر کو زندہ نہ چھوڑیو</p>
<p>۱۱۹ شہر کہ قدم بٹھے تھے کوہ وادوں میں اسی کو تین تو دو عالم الٹ گئے رکھا جو باغ قصبہ بیل سب کے چلے پرست پیک دو کہ حال چلے</p>	<p>۱۲۰ پیر کے دربار میں نکالے ہوئے چلی سانچہ میں تیغ کو دھا کر چلے چلے جو بکا جال دوش چالے ہوئے چلے قصبہ میں قمری کو سنبھالی ہوئے چلی</p>
<p>۱۲۱ بے پردہ بھاگو گوتہم ہے پیر کی کھینچتی ہے ذوالفقار جناب امیر کی</p>	<p>۱۲۲ سایہ کو مڑ کے حکم دیارہ بنائیو ادھنگلی اجل کی پکڑے ہوئے لیت آئیو</p>

<p>۵۱۱</p> <p>سینہ علی کہ صیف بادشہ دران ہوئی تیغ بیک نام یک مین نان ہوئی صوفی کیلچ پید نشین کمان ہوئی رستی خا ہوئی اور لاک باج ہوئی</p>	<p>۵۱۰</p> <p>تیغی جوان بیک درن سر اگر کی ہوئی سیدی وہ صوف واد و تفر ہوئی اندر ری صفائی لہوین تر ہوئی گردن تو اس طرف نہ بجو خیر ہوئی</p>
<p>زیر فلک تہ پنے سے اوس راہو کے بجلی کے سر پہ رعد گرا چ مار کے</p>	<p>تیغ روان کی طرح جدو سر پہ پٹ گئی گردن سراگے پھیک کے چھے کو ہٹ گئی</p>
<p>۵۱۲</p> <p>مکھن رہ کی تیغ سے گریہ ہوئی اندکاہ بر چھپاں مہیدہ ہوئی تیر سہ کمان اسم کے جھپٹ ہوئی تیغ بیک نام یک مین نان ہوئی</p>	<p>۵۱۱</p> <p>وہ تیغ بیک کے لئے سر چپ ہوئی کوٹا لگا بارعد نے جب لی پٹی ہوئی تیر سہ کمان اسم کے جھپٹ ہوئی تیغ بیک نام یک مین نان ہوئی</p>
<p>ترب تو ہاتھ سے گرے ہاتھ استہین سے سرتن سے پائون کسرن اٹھار مین سے</p>	<p>دل نار پونکات کی حرارت سے جل گیا کچھ کچھ بچار تیغ کے دل کا نکل گیا</p>
<p>۵۱۳</p> <p>شامی کہا تیغ یہ ہوئی جب زفتان اہل تار بکے ہرن ہوئے روان مصری نبات کے سے لے لالمان کھانگہ گبرو کے تھیلے پٹیان</p>	<p>۵۱۲</p> <p>پڑھتی سرخ ہوئی تیغ زفتان نچھوئی لہو سے لکھنؤ کے لال تھول تیغ ظالمو کا بایا دم جلال پارکاشہ علی کے فرزند جلال</p>
<p>زردار لاد ہو کے گل اشرفی بنے نصرانی خاک ہو کے گل ارمنی بنے</p>	<p>بارہ برین مین یون نہ کیکا لہو ملا جو ایک دم مین تیغ سے خون عدد ملا</p>

<p>۱۲۱۱ سایہ سالو دار دنیا پس تیغ کا گرا جلی گری کہ شعلہ فہرست آگرا اتنا تو شوہر کے اوٹھا یکے گرا اور تہ جلا سمند جلا سیر جلا گرا</p>	<p>۱۲۱۲ تو تیغ زن طاق تھے شاعر طاقین وقت گزرتے کہ فو و فاقین جو چینی شفت مالا طاقین عجب کوسے رکھ دیا تیغوں طاقین</p>
<p>۱۲۱۳ تہانہ فرش خاک پہ خون عسہ دہا سایہ کی کیا بساط تھی ادھکا لہو ہا</p>	<p>۱۲۱۴ نہ قصر تن نہ طاق وہ تیغوں کے رہ گئے یہ آب و درہی کہ بدن ساتھ بہ گئے</p>
<p>۱۲۱۵ قبضہ تیغ کا تھی تھی جہیز گہ ہوج کہ سمند کہ طاق و گاہ گہ شعلہ گاہ آتش و گہ باغ گاہ کہیل کھیل کے طوفان کا گاہ</p>	<p>۱۲۱۶ ابری کی شکل تھی تم شمشیر کا چلتے ہی زمین بندھ گیا چو خال یون جہیز شعلہ آری و عین آہن جب تلح جاہل نہ لڑیہ جہیز کا</p>
<p>۱۲۱۷ غل تھا کہ دھوپ کھینے کو سب ترستے ہیں چھایا ہوا بر تیغ علی سر برستے ہیں</p>	<p>۱۲۱۸ اس نہ لڑیہ میں خانہ زین آسیا بنے پس پس کے راگبوں کے بدن طوطیا بنے</p>
<p>۱۲۱۹ یک ایک تیغ فرونیہ چل گیا کوئی نہ حال حال کا چرویل گیا نہرا سپر نہ فوج کا باہر چل گیا گواہین بینا دیا لال اور چل گیا</p>	<p>۱۲۲۰ وہ تیغین لغات کو فرونیہ چل گیا جو سر کی تلک چلتی چلتی چل گیا کہ کبھی کبھی فاش سر نہ چل گیا نہیں کہ کبھی کبھی سر نہ چل گیا</p>
<p>۱۲۲۱ تن غرب تھا کہ شرق تھا اہل جلال کا پرا دس پہ تھا طلوع و غروب اس ہلال کا</p>	<p>۱۲۲۲ تیشہ نبی یہ تیغوں کے دندانوں کے لئے تیغوں کے دانت نکلے تھے بل کھانگو لئے</p>

<p>۱۲۱ کھلتی ہیں جانیں کجیات تھی اور دشمنی میں غیظ کی ذات تھی اندھیرے کی وہ قیامت کی ات تھی منہ سے نکلتا اس کے لئے ایک بات تھی</p>	<p>۱۲۰ مظلوم نے کہا کہ خدا کی رضا نہیں زیب کو بے درددل کی سہم قضا نہیں میری قضا ہو شمر کی سہم قضا نہیں معلوم ہو گا جو مصلحت کے برابر نہیں</p>
<p>۱۲۲ رن میں تو کافرون کے فقط حلق پر پھری پر شہروں میں نہ باون پہ مشل خبر پھری</p>	<p>۱۲۱ زیور یہ آج لوٹے گا زہر کی آل کا کاٹے گا یہ گلاترے صاحب کے لال کا</p>
<p>۱۲۳ آج تک کے سب کے پھیر کا واسطہ لے لے بیخ نوجوانی اکبر کا واسطہ لے لے بیخ نوجوانی اکبر کا واسطہ لے لے بیخ نوجوانی اکبر کا واسطہ</p>	<p>۱۲۲ شہر نے کہا کہ پھر بھی تو سرگیاں مظلوم کا گھر بھر کر سرگیاں شہر میں اہلیت کو در در کر گیاں ویران آج فاطمہ کا گھر کر گیاں</p>
<p>۱۲۴ کوہ کی یا کہ شام کے جانے کی راہ ہے پہونچے سزا کو اپنی ہمیں تو سپاہ ہے</p>	<p>۱۲۳ جانے دے قتل شر سے کیا بھگو کام ہے یہ تیغ یہ حسیک تاتل کا نام ہے</p>
<p>۱۲۵ تیرے کو چھوڑ کر رو شہر میں تیرے کو چھوڑ کر رو شہر میں تیرے کو چھوڑ کر رو شہر میں تیرے کو چھوڑ کر رو شہر میں</p>	<p>۱۲۴ مظلوم نے کہا کہ خیال حال ہے حق میں اسے مصلحت نہ ہو حال ہے سب کو خون میں دین میں اسے حال ہے سب کو خون میں دین میں اسے حال ہے</p>
<p>۱۲۶ لاشوں کے شام کو کوہ کے میدان بھرونگی میں دم لونگی جب کہ شمر کو بیدم کرونگی میں</p>	<p>۱۲۵ میدانوں کو وہ ابھی در در پھیرائے گا سب ظلم ہو چکے گا تو قراوسپہ آنگا</p>

<p>۳۳۱ روئی ہوئی وہ تنہا درانی نیامین اور شاہ سب سپاہ گھڑی فوج خامین آئے ملک خاک کے رکاب باہمین ہر اک بیوقوف کرتا تھا اس دنیا میں</p>	<p>۳۳۲ خان غلام سنیہ اڑانے چلے ملک خون جگر سے جھوٹا ہوا تھی ملک پوچھ پچھتے تھے ناگہان سے گئے ملک اور یہ فغان بین گئے آسمان ملک</p>
<p>روح الامین پر دین میں چھپا لو حسین کو لیجا کے عرش حق پہ بٹھا دو حسین کو</p>	<p>۳۳۳ فریاد گو شوارہ عسرتش خدا گرا لو خاک پر ستارہ خیر السنا گوا</p>
<p>۳۳۴ جاکر تھکاوٹ کھانڈاری نہیں اب بیچ سے پناہ ملے کہ کہیں نہیں خیمہ چین کا بنایا ہوں چین چین شوق خلد و عواش عین چین</p>	<p>۳۳۵ گر تھک چکی تھی شہین کو غنچ گریبا پر عجب تھک چکی تھی پانی پاپ خجنگا لیا کوئی نہ ہو گا کھوئی جا رہی تھی جگر غم و غریبا</p>
<p>۳۳۶ مرکز حسین مرتبہ مسراج پاسے گا اب آسمان پہ لاشہ پیر جاے گا</p>	<p>۳۳۷ سر کلٹے کو بانوں کی سیکانہ بڑھ سکا جز رنگ زرہ اور کوئی منہ نہ چڑھ سکا</p>
<p>۳۳۸ پیری میں جوانی کو کب روکا بابا کی عجب کامی کو دیا یہ کھوپکا شما بہ چھپ کر کے جھوٹے لبوں کشتا ہے خلق تیرے موٹا تھا بوکا</p>	<p>۳۳۹ پوراہہ شہ نے بھگت غضب کیا سینہ پر زورہ خلق پہ خجک کیا چلائے آئے تیرے چھپ کر کیا اپنے گلے میں ڈال دین خجک کیا</p>
<p>۳۴۰ اب جلد جباؤ تم کہ مجھے جلد مرنا ہے دونخ سے سائے شیو نکو آزاد کرنا ہے</p>	<p>۳۴۱ زہرا بکاری یزدل حید کا چمیں ہے میرا حسین ہمارے میرا حسین ہے</p>

<p>۹۳۵ او تم مصطفیٰ کی رسالت کا واسطہ لے کر تھے کی رسالت کا واسطہ لے کر تھے کی رسالت کا واسطہ لے کر تھے کی رسالت کا واسطہ</p>	<p>۹۳۶ میرے لئے زینب کا بیٹا ہے شہداء زینب کا بیٹا ہے شہداء زینب کا بیٹا ہے شہداء زینب کا بیٹا ہے شہداء</p>
<p>۹۳۷ صدقہ نبی کی روح کا حیدر کی گور کا تو گل نکھر چہرہ غم پیر کی گور کا</p>	<p>۹۳۸ چو نکو لیکے ڈیوڑھی سے زینب تو ہنگامی یاں بوسہ گاہ احمد مختار کٹ گئی</p>
<p>۹۳۹ روشن آئی تو نے انا کا نام ہے پیر سے است غرت غرا کا نام ہے خیر پھر پیاسے یہ خود کا نام ہے خیر خدا ہے شکر اور انتقام ہے</p>	<p>۹۴۰ تو منو منو یا پو احشر بجا کرو من سے عباد ہو اس سرور بجا کرو لا شریک لا ہے زمین پر بجا کرو زینب پر چڑھتا ہو لکھ بجا کرو</p>
<p>۹۴۱ لند جانو نکو نہ میرے بہتہ گاہ کر تو اس کے تھے چون کے اوپر نگاہ کر</p>	<p>۹۴۲ بجائیں تو تین عمر و سیاہ نے تکبیر تین بار کسی سرق شاہ نے</p>
<p>۹۴۳ چلائی دے زینب مضطرب دانا امان تو آئین میں بھگوان کے پاس بولی سکینہ روک لو نہیں خیر خدا باز کیا راز کو میں معجان سے خدا</p>	<p>۹۴۴ بے لے کہیں ملک کر دی ہیں گناہ جبریل کہہ ہیں زبیر شاہ شہین گاہ ہو قتل ہوئے شاہ شہین عابدیم جسے مار گئے حسین</p>
<p>۹۴۵ شاید یہ ہاتھ تمام لے معصوم جان کر دادا ترے گلے پہ گلار کھدون آن کر</p>	<p>۹۴۶ کھیتی علی کی لٹ گئی بستی او جو گئی پر دیں میں حسین زینب کھج پڑ گئی</p>

<p>۱۰ کیون عیش و لعل کا سراج عیش کیون حرف بابل بنی شرفین روشن الف و ام امیر حسین وہو حسین شکر کی</p>	<p>۱۱ عیش بین غیاث کن باگاہ مبین بزمینہ کن شکر باہ کسا علم نشان کن فصل آرا سکی لاجپت اور شکر راہ</p>
<p>سب صورتوں سے حق بنے فضائل دکھائی میں عباس کے خطاب میں یہ حرف آکے میں</p>	<p>پہرے میں کسے دست بردہ نگاہ میں ڈوبے ہوئے ہیں یحییٰ کی کسی سیاہ میں</p>
<p>۱۲ کسے علم کے سپہ طوبہ نہال سفر آں کون رہتی جال ہے کچان کا عروج ہر گاہ و سال ہے کسے جلال شیر خدا کا جلال ہے</p>	<p>۱۳ قلا کی صبح میں کسا فراہ نگیہ جبکہ رحمت پروردگار ہے باجم صبح و شب نور آشکارا سکی بارہ جہاں کی بارہ</p>
<p>روتے ہیں شیعان علی کہہ کے یا علی عباس میں ہے دیدہ مرتضیٰ علی</p>	<p>قر و ضحیٰ پر ہے نمود آب و تاب کی وہ آفتاب ہے یہ کرن آفتاب کی</p>
<p>۱۴ کسا علم حسین کی زینت کسے غنیمت کی شکر کی زینت کسے حرم کی شکر کی زینت چہرہ کی نور ملک و شکر کی زینت</p>	<p>۱۵ زینت عجب اور ضحیٰ کی زینت صاحب لڑاہ جی ہاں کی زینت قلا کی صبح میں کسا فراہ اور صبح میں کسا فراہ</p>
<p>رقعت علم کی کتنی ہی ہر عقل مند سے سقہ یہ پڑھ درود صدیقی بلند سے</p>	<p>کیا قبر نے ضحیٰ کے رتبہ بڑھائے ہیں خود ملک سے دیدہ حق میں پڑھائے ہیں</p>

<p>۴۰ یک کی بارگاہ ملک پناہ ہے ربا حق میں جب کی محبت سے راہ ہے فج خدا کواد خد را بھی گواہ ہے عباس شریعت شریعت شریعت</p>	<p>۴۱ روشنی روشن فانی کی ایک استی جلا روشن دنوں وقت کو تیارین کی کیا جاو اکی غافل کس نور سے بی ہنگام صبح دعویٰ شام چاندنی</p>
<p>تصویر ہے یہ فاجہ بدروحمین کی تمشیر ہے خدا کی سپر ہے حسین کی</p>	<p>آتی ہے یہ خواجہ دروہنمہ داکرے خیر کشا مجوں کی حاجت روا کرے</p>
<p>۴۲ تفاتی حسین کی مدت تمام ہے پاپی سکنی ہے رشتہ تشنہ کام ہے اب کیوں حضور کا لبہ یا مقام ہے دشمن اپنے خاص غلاموں کا کام ہے</p>	<p>۴۳ رشتہ حسن شمعوں سے عقل شعور برمانوں کے پون پون فوج ہو قدیل کہہ دیجئے ہیں یا بچوں طور نیت کا سبق کہ سورہ جہ نور کا</p>
<p>اب جو کنارہ کس نہین دریا سے ہوتے ہیں شیعہ گناہ کرتے ہیں عباس دھوتے ہیں</p>	<p>کیونکر پڑھیں نہ مقصد خاص فاتح اچھ کی ندا ہے با خلاص و ناساتح</p>
<p>۴۴ صل علی شاہ سہیلان کا جانی ہے شکل کشائی باپ سے میں جانی ہے شانے سین پہ پاتھ میں مشک کشائی ہے شیخ فضلے قاضی ساری خدائی ہے</p>	<p>۴۵ سقف ہرین عرش طیل کو کیا یقینوں کہ کعبہ سہیل کو صلی علیہ وسلم کی تانگی سے جاسیل کو سورہ کی راہ قبولی ہے جبریل کو</p>
<p>شقاے شاہ خشک لبان پر دیر ہے دریاے آبرو کی ترائی کا شیر ہے</p>	<p>دیا ہے چرخ گیند نور کی شان ہے جس طرح پرور میں اجروان ہے</p>

<p>۱۱۷ لے علم کے غیب سے نور شکر پہ چم کے سامنے چم انجم کی گرج مردن میں نانی شہ مردان بد مرد دور غلک میں بد نایاب بد</p>	<p>۱۱۸ بیرت و پاکام مرست آئے ہیں پاؤں کے ناخن گرج کو کھو جانے ہیں قائل کو طوفان زد شفاعت دکھائی ہیں تکبوت جلالت میں کو کج جانے ہیں</p>
<p>۱۱۹ انکے سخن سے جو ہر قلع آشکار ہے خود سیف و اجلال میں لب و الفقار ہے</p>	<p>۱۲۰ سب انکے اختیار سے بے اختیار ہیں کیا کہنے اور قدرت پروردگار ہیں</p>
<p>۱۲۱ چشم کرم چہ شبنون کی حال تباہ ہے جیسے غدا کی خبر سننی سیاہ ہے یون بند زبان سخن غدا خواہ ہے جیسے کھلا ہوا دقوبہ گناہ ہے</p>	<p>۱۲۲ کہتا ہے اک مجاہد فرزند قضا شب کو بھی باریاب میں ہوتا تھا قضا اک شخص فن سخن عمار میں ہوتا اس شب کی جو روضہ میں ہوتا تھا قضا</p>
<p>۱۲۳ مشرق کا سکہ مرے مغرب کا ماہ ہے دن رات اختیار سفید و سیاہ ہے</p>	<p>۱۲۴ اگر گرا وہ شعلہ کہ شور فہرمان اوٹھا فانوس قبر جلنے لگی اور دھوان اوٹھا</p>
<p>۱۲۵ ماضی میں جناب کی درگاہ میں گھراؤ کا شاہ کے دل آگاہ میں جو حق حبیب ارشد میں ہوا نہیں چھوڑا اس چاہ میں ہوا</p>	<p>۱۲۶ مرا نے چھوڑ دھوم مچائی دیاتی ہے لے حضرت حسین کے بجائی دیاتی ہے نار سقراط کے کو آئی دیاتی ہے یاں عجبات تھے بنائی دیاتی ہے</p>
<p>۱۲۷ قربان عرش زائر مولا کی شان پر سر آستان پر ہے قسرم آسمان پر</p>	<p>۱۲۸ سقاے دفتر شہ ابرار الغیاث عباس الغیاث علم دار الغیاث</p>

۱۰۱
اس عارض سکنی کی مولا عین قسم
نہیں کی جیسی سبکی تم
اسی توان کے واسطے کہ صاحب کرم
جو یوں کہ بوجہ گریہ تھا ہر قدم

۱۰۲
بکھجی جان نہ تھی کہم سبکی
پلو میں کے لئے علم پر شاہ کی
نہایت پہ پہ جو رشتہ دین شاہ کی
حاضر حاضری بھی علم دار شاہ کی

۱۰۳
بچہ سے فلک کے رنگ بدلنے کو دیکھتے
روضہ کو اپنے اور مرے جلنے کو دیکھتے

۱۰۴
کچھ شیعہ یا حسین بصدایا کہتے ہیں
کچھ روکے لئے حضرت عباس کہتے ہیں

۱۰۵
کہنا تھا کہ تارین پور ہو گئی
زیر کفن ہو گئی کاغذ ہو گئی
فانوس ترقیقہ ہو گئی
آئی نذر گوش ہو بلا دور ہو گئی

۱۰۶
وہ راز حق تو سنیں شکل سن پاپا
علم خداداد ہیں دل مٹنے ہیں
حسین وہ ہیں علی کی دعا پاپا
عسبی عرواہ ہیں کہ شفا وہ دعا پاپا

۱۰۷
بجھکے دلادیا جو ترے شور و شین نے
بجھکے بایا مرے آقا سین نے

۱۰۸
غانوی کے سر پہ شاہ سحازی کی بات ہیں
حق ہے علی کے ساتھ علی حق کے ساتھ ہیں

۱۰۹
کہوں کہ کہاں کہاں یہ معجزہ
کیا کہ کہاں کہاں یہ معجزہ
عاجز کہہ رہے ہیں کہ یہ معجزہ
نہیں جی ہے کہ یہ معجزہ

۱۱۰
بچپن تھے عاشق سلطان مشقین
طاقت خدا کی جانتے تھے خدائے حسین
آقا کو دیکھنے کو تھمتے تھے فرض حسن
اور بطوان کعبہ تھے دلوں کا چین

۱۱۱
عباس حاذقین شہر بر حنین کے
لیکن پیائے جلوہ ہیں حب حسین کے

۱۱۲
بجھکنا قدم پہ شاہ کے معراج تھی اونھیں
نعلین ابن فاطمہ مسرتاج تھی اونھیں

<p>۵۱۵</p> <p>انہی تھے اٹھتے بیٹھے شہر کا نام نہیں تھیں کہ اونے الدہ کرتی تھی کلام نہر کون ہو سکتا کہ کہتے تھے کلام وہ پوچھتی تھی کہ کون سا عاقل نام</p>	<p>۵۱۶</p> <p>اب وہیں کہ شہر پہنچے ہیں ہاں اب ان کے شہر پہنچے ہیں بچہ تمام پہنچے جان پہنچے ہیں اور اب ان کے عاقل نام پہنچے ہیں</p>
<p>قیمت میں کیا دیا ہے شہر قہین نے کتنے کو داری مول لیا ہے حسین نے</p>	<p>خالی رفیق دیا رہے ہے پہلوے حسین کس وقت توڑتی ہے اجل بازوے حسین</p>
<p>۵۱۷</p> <p>کتنے تھے غلام بھی حاضر و اب اس کی حضور نہیں دیکھتا اب دعویٰ نہیں تھیں کہ کیا کیا ہے کوئی ہو میری بی بی وہ عفت اب</p>	<p>۵۱۸</p> <p>آرام جان طلب بغیر اس لینے پینے کچھ اور نہیں اختیار ہے اتنا ہی غم ہے عینا کہ جائی کا پیار ہے پیدا غم علی دلی رو بکا ہے</p>
<p>آقا پیرا جو وہ بی بی تھاری ہے قیمت جو آپ کی دی قیمت ہماری ہے</p>	<p>حضرت کو موت انکی جدائی کا داغ ہے یہ داغ اور کا نہیں جھبائی کا داغ ہے</p>
<p>۵۱۹</p> <p>پیاختہ ہے کہنتی تھی مجا کیا ڈھونڈ کر جان باریا ہوا پوری ناب پھانسیں غصہ ہو چکا کچھ نہیں رہتی تھی تم پر کھنسا</p>	<p>۵۲۰</p> <p>نصیر خاص خبر کر رہی تھی ہے نفس پورا عفو و غفرت ارٹھی ہے شکر کے بعد شکل علم دار ٹھٹی ہے شہجوں کے بادشاہ کی سکا ٹھٹی ہے</p>
<p>شفقت ہے تمام شہر قہین کی روزی نصیب تلوے سلامی حسین کی</p>	<p>افسوس جسکی مادر بیوہ وطن میں ہے باری ابلا دوسرے انکے مرغی نہیں ہے</p>

<p>۱۳۱</p> <p>نہید شہ بہ اجازت اوٹھائی ہے جہے بین باغ و باغوں گر نہ بھائی ہے کتنے ہیں اب امی حاجت دانی ہے تاکے اچھ بیکر کی مشکلتانی ہے</p>	<p>۱۳۲</p> <p>صفین میں بھی گھر میں نہ خود بند فوج معانہ لب دریا بھی پر بند مشکلتانی کی فوج آپ وان بند نہی مود چون دایعشتا کی صلہ بند</p>
<p>کوشید یا شہیدوں کو مولا ہمیں بھی دو اک قبر کی جگہ لب دریا ہمیں بھی دو</p>	<p>پر ضرب والد عالی صفات تھے اصغر سے تھے بچہ نہ تباہا کے ساتھ تھے</p>
<p>۱۳۳</p> <p>سوکھے ہیں سب کتبہ حبشہ تو کھینچے خون خشک مڑکھ دیکھ کر ہر جھین ملا کے کتنے ہیں خاتم سقا نے البیت مود و ارباب کی</p>	<p>۱۳۴</p> <p>حاکم دیکھائی آنے پر آتش کی دیکھی گئی نیپاں جباب میر کی سقا کی سپاہ شہ فوج شہر کی وہ صفین جباب نے فوج شہر کی</p>
<p>تم بھی زبان سے اپنی توڑا جاتے ہو باقی نہیں امام کو اپنے لاتے ہو</p>	<p>بابا کو لاکے نہ سکر پانی پلا دیا سب مچکے تھے پیاس سے مٹنے جلا دیا</p>
<p>۱۳۵</p> <p>دیکھی ہیں ان کے آنکھیں خدو کی چپکے ہیں ان کے آنکھیں غور کی حالت پر اب دل نا صبور کی آریہ و رضا ہو امام غور کی</p>	<p>۱۳۶</p> <p>آفانے کی حق پوری یون دار کیا وفا ہے غلام نے خضر سے کیا کیا قدوسی کو پال پھر عمر تو کیا کیا بابا کے آگے بھی پھین بابا کیا کیا</p>
<p>گو یا یقین ہے بھائی ہر اک اس غلام کا پر محکو غم ہے خشکی حلق امام کا</p>	<p>میں جانتا ہوں قبلہ کو نہیں آپ کو اور دیکھتا ہوں پیاس سے پچھین آپ کو</p>

<p>۱۱۳</p> <p>اقرار کر کے آنے پہ بابا سے لی سخا میں بار بار عرض کر دین چال کیا جواز کرتے آپ علی سے وہ تھا بجا سبط نبی ہوا دل پر شرف النسا</p>	<p>۱۱۴</p> <p>نہر پاپ کی جگہ بیہ خادو سپر کی جا صفین کا وہ وقت تھا یہ دین کی بلا واکس معاویہ تھا بیان لاکھ انتہا وان ابتدا تھی پاس کھا دیان ہوتا</p>
<p>پڑھتا ہوں کلمہ آپ کے میں نانا جان کا ہے فرق مجھ میں تم میں زمین آسمان کا</p>	<p>شامی وہی ہیں اور وہی نہر سرات ہے انصاف اب غلام کا آقا کے ہات ہے</p>
<p>۱۱۵</p> <p>آئی ہو جب عید مجھے انفعال ہو کتابوں دو جو مج پر آں انفصال ہو حضرت کو آبرو کا یہ سے خوشیاں ہو اب بھی مضمین میں فقط عرض حال ہو</p>	<p>۱۱۶</p> <p>رو کر کیا صبیح دیا چہ جاؤ گے عباس مانی لاؤ گے بکھلاؤ گے فائدہ جانی دے جو انی کھاؤ گے بہتر کئے تھے ذلت سے پر نہ آؤ گے</p>
<p>یوں فوج کو نہ کوئی عسکر ار روئے گا ایسا بھی واقعہ نہ ہوا ہے نہ ہوئے گا</p>	<p>بھو تو غمہ کیوں لب دریا سے اوٹھ گیا پانی مرے نصیب کا دنیا سے اوٹھ گیا</p>
<p>۱۱۷</p> <p>سختہ ذرا انتظار ہو صفین میں چلے پھر کر آپ شکار ہو سند کا دیکھو دیکھ کر آپ شکار ہو پہننے تھے اس بات پر تیار ہو عباس کی طرح نہ بے اختیار ہو</p>	<p>۱۱۸</p> <p>صفین میں گیا تاج دریا میں خین بابا بھی میری قینا بھی کیا یو نہیں جبر کو کر پانی کے لایا تھا قاتلین بکھو تو اس ایکے آئے کی بر نہیں</p>
<p>ابنا ہی سا ہر ایک کا دل حسان ہے اب غلام کا بھی کسا مان بھی ہے</p>	<p>یہ جان لو جدا ہوئے تم تو ہم نہیں کتنے سے سر کے ٹوٹنا بازو کا کم نہیں</p>

<p>۵۳۳</p> <p>جانی جانی جانی کی جی بخت کھلا بن بانی کرے نہ کسی نہ کیو خدا اکبر عطا ہے میری ضعیف کا کچا یہا تھی بنو تو تیرا ہے عطا</p>	<p>۵۳۳</p> <p>کس کس زون تو یہ خاص ہیں چین چین زون تو یہ خاص ہیں خاص جوین تو یہ خاص ہیں ایسا بنو کہ خج میس جی کو دین عباس ہے آپ نیلی جی کو دین</p>
<p>۵۳۴</p> <p>کس درد سے جگر کا میرے سا منا ہوا دشوار اب حسین کو دل محتامنا ہوا</p>	<p>۵۳۴</p> <p>مولا جی ہیں حسین مرے اور امام بھی آقا کو بھول جاتا ہے کوئی غلام بھی</p>
<p>۵۳۵</p> <p>تھیکے کے گئے شہین میں شتر چا پکا اور سن رہی تھی کسے پیسے با پکا مولا جو چپ ہو تو جاری وہ نہ تھا جاگو بیان تو آ کر یہ گنگو ہے کیا</p>	<p>۵۳۵</p> <p>نچو چپا چا چا انتخاب بھی کدو کچو نہ سفارش اور بے خد کدو حضرت کو کہا تو تھا ابھی چو ادا کدو حاجت روا کی پتی ہو حاجت روا کدو</p>
<p>۵۳۶</p> <p>دریا کے آنے چلنے کے کچھ ذکر ہوتے ہیں ایسے لپچا بھی سوہن بابا بھی روتے ہیں</p>	<p>۵۳۶</p> <p>ضامن چپا کے آنے کی ہوتی ہو کیوں نہ ہو حلال مشکلات کی پتی ہو کیوں نہ ہو</p>
<p>۵۳۷</p> <p>شہ سے کہا چپا کو نہ آتو بہانے دو اچھا تو کہتے ہیں شہین بابا چا دو پانی ضرور کے لیے شہین بابا لائے دو غصے کی آندھیل شہ کو کھانے دو</p>	<p>۵۳۷</p> <p>لے لو قسم ذات و گئے نہ جا لنگھ اور جانیں گے کی شہ بان لنگھ لنگھ ولین کما امام بان لاش لا لنگھ لنگھ کچو پچو لے شہ کما مرون اوٹھا لنگھ</p>
<p>۵۳۸</p> <p>پانی جو آپ کے لیے عباس لائین گے صدقہ تمہارا ہم بھی کوئی گھوٹ پائین گے</p>	<p>۵۳۸</p> <p>دھرت نے اس خیال میں دریا بہا دیا عباس کو سکینہ کو مشکیزہ لا دیا</p>

<p>۵۴۹</p> <p>اوٹھکے پکارے عزت خطا الوطوع عباس الوطوع علدار الوطوع اسے زیب پہلو سے شہر ابر الوطوع میتا ہے نام حیدر کرا الوطوع</p>	<p>۵۵۰</p> <p>لوگو گواہ تپکہ تم سب کے ساتھ اوٹھکے خن اوٹھکے شہر کام نے کھوئے عواسین کے اس کام پودہ اٹھایا بانوے شاہ نام نے</p>
<p>جھڑکی روح آپ کے لاشہ پر روئیں گی ہے اب اس علم کی زیارت نہ ہوگی</p>	<p>جھک کر ہلال برج فلک سے نکل گیا نور نگاہ تنکا کہ پلک سے نکل گیا</p>
<p>۵۵۱</p> <p>زینب زبیر کے مانتین شہر کیا شہر ہی ابرجدہ فحکا ابن مفضا زینب کے پوچھنے نگین رائیں چلے ہم سے بھی کدو جانی کو ارشاد کیا</p>	<p>۵۵۲</p> <p>عباس کے جانب بلغ جہان چلے شہر پلک شان کے لیکر نشان چلے زینب پوچھا اب کس کی کان چلے لوے جہان اب نہ پوچھے بان چلے</p>
<p>باچھین غوشی سے کھل گئیں اس باتینز کی بوہم قسم حسین کی حبان عزیز کی</p>	<p>اب آخری دواع کی باری نہ آئے گی آئی ہے سب کی لاش ہاری نہ آئیگی</p>
<p>۵۵۳</p> <p>رکڑ نہایت زیب عالم نام نے ام انین پڑتی ہیں کھوئے کے سنانے پیر کے جب کہ چپ کیا تھا امام نے کرا خاں اوٹھکے پس لیکنا م نے</p>	<p>۵۵۴</p> <p>عباس کے شہر جہاں میں شہر کام نے دینا سیاہ ہوئی کھوئے کے سنانے آگاہ کی کہ کو پوچھا نام نے پودہ اٹھایا بانوے شاہ نام نے</p>
<p>جب مٹک یہ اوٹھائیں سبکدوش کچھو میری طرف سے دودھ میرا خنہ بد کچھو</p>	<p>جھک کر ہلال برج فلک سے نکل گیا نور نگاہ مٹک کہ پلک سے نکل گیا</p>

<p>۵۵۵</p> <p>پایں ادب جو یکو سب مورد آئے مغفور کے لیے کبر و غور آئے غل میں کیا کہ جب کے لیے فوج فور آئے ہاں لاؤ کرب و درد کیا حضور آئے</p>	<p>۵۵۵</p> <p>رکھنے گا جو ہر تھو تصور عسان پہ گمبیزا بن کے سنو کھیل اپنی جان پہ بولی بین کہ ہو تو کیا آسمان پہ پوچھا چا سمان نے کہا لاسکان پہ</p>
<p>۵۵۶</p> <p>آیا سجا سجا یا مگھ و درجناب کا پڑ پڑ پاکہ کرن کے تارون کی زین آفتاب کا</p>	<p>۵۵۶</p> <p>یہ کہہ کے ٹھکرو دم کی خدا سے گزر گیا سیاہ ہوا سے پونچھ رہا تھا کہ ہر گیا</p>
<p>۵۵۷</p> <p>اڑھکی سے کھٹکے گردن تو سن پیا علی اک جیت دین سوار بواحق کا وہلی فی انفور و زور طور کے سنے پیا علی جلی جانا ببول کے خود شک پیا علی</p>	<p>۵۵۷</p> <p>غل ہر مکان گواہ کا لاسکان ہوا ایسا جگا کہ پھرن سدر آسمان اٹھا نخلہ علم کے نور سے اک آکمان اٹھا پیکل میں دھوپ پائی کو سون ہوا اٹھا</p>
<p>۵۵۸</p> <p>ٹھنڈی ہوئی ہوا جو یہ گرم عسان ہوا صرصر کی سانس رک گئی جب یہ روان ہوا</p>	<p>۵۵۸</p> <p>انسان کیسے جان جنون کی ٹھل گئی گاؤ زمین پر تر پئی کہ پھلی اوچل پڑی</p>
<p>۵۵۹</p> <p>پاؤں کی کد کاب کا طبقہ دیان بنا اور عین پائے مبارک زمان بنا پھر زمان خانہ زین آسمان بنا عرش جلیل زین تخت ان بنا</p>	<p>۵۵۹</p> <p>کچھ نقش سے سو نہیں آگئی گریبی تسکین کی کہین نہ جا پائی گریبی ہر شرف سینہ سے تھرائی گریبی رزق یہ طاقن شہم کر گیا گریبی</p>
<p>۵۶۰</p> <p>آہ سو مگر نہ ٹھنڈا تھا اس راہوار کا مینی بھی پہ آئے گا لاشہ سوار کا</p>	<p>۵۶۰</p> <p>قائم نہ دین شکر کف کا رہا اقرار تک نہ وحدت غفر کا رہا</p>

<p>۱۰۴ چنگیز کے سول کی آمد پر صفت شکن گرتی ہوئی فوج پڑا ہے زین پر تیغ خدا کی چاق کا سایہ ہے چنگیز غلطان کہیں قدم کر کہیں کہیں بدن</p>	<p>۱۰۳ بڑے کبر کا غم نے وجہ الزمان ہے ہنساں در الجلال کا نام دشمن ہے بان لشکر خدا کا نودی جوان ہے پھر شکوہ جزوہ صاحب قرآن ہے</p>
<p>نے حوصلہ نہ بغض امام حسین رہا اب دل میں بھاگنے کے سوا کچھ نہیں رہا</p>	<p>سیف خدا خطاب ہو عباس نام ہے یہ بازوے حسین علیہ السلام ہے</p>
<p>۱۰۵ گلاب اجل کے شامی لگان فرشتے ہیں بازار شہر خورشیدان چرخ ہیں آسمان کے غافلہ سے آگندہ پوش ہیں قہرین کفن ہو مژدگان پندہ پوش ہیں</p>	<p>۱۰۶ عباس کے بیچ کے قابل امام ہیں عباس کی جگہ جس نے نام ہیں باقی جو اور بجائی ہیں وہ غائب امام ہیں وہ نہ راہ قلیلہ ہر خاص عام ہیں</p>
<p>لبیک کہتے خضر اور ایسا آتے ہیں غل ہے جناب حضرت عباس آتے ہیں</p>	<p>گمراہ ہے تو دور ہو جا اپنی راہ لے ورنہ یہ ہے بنی کا علم آہ پناہ لے</p>
<p>۱۰۷ اب فرق اندر و شب چٹا کوئین لے کر پوش گزشتہ ایام کوئین دنیا میں آج کے مصداق کوئین سوار کے ابو پیہ پستی نام کوئین</p>	<p>۱۰۸ زکریا کوئی ورد ملک کا وظیفہ ہے تیرا وظیفہ طالب نیلے جیفہ ہے وہ ہے خلافت حق نبی کا وظیفہ ہے وہ خود غلام ہے اور یہ خدا جیفہ ہے</p>
<p>خبر مشال طایر بسمل پھر دے ہیں دل کی طرح ڈھالوں کے سینہ دھر دے ہیں</p>	<p>نادان بتا خدا کا شہناں سائین حسین لے تو ہی کہہ بنی کا نواسائین حسین</p>

<p>۵۷۵</p> <p>گوسائے کی کیا جود و عطا کیا گیا کہ تو ہی کذب صدق ہوا تب خدا ہوا پونہ بی بی بھی جو خلیفہ ہوا انہو ہوا باطل نہ اس سے حق امام ہوا ہوا</p>	<p>۵۷۶</p> <p>پر تیرے زکے زور کی حاشا نہ ہو گیا اوست ہوا اور حق اعلیٰ نہ ہو لے گا فرعون جا کے طور پر موسیٰ ہو گیا حکمت سے کوئی اپنی سچا نہ ہو گیا</p>
<p>۵۷۷</p> <p>جس طرح خدا کوئی غیر از خدا نہیں یونہی جو حسین امام خدا نہیں</p>	<p>۵۷۸</p> <p>کس نے ندی انگوٹھی رکھ دی وجود میں آیا نہ آیا مثل علی مدح وجود میں</p>
<p>۵۷۹</p> <p>وارثت آپ کی کا پیر سیل بیٹے کو بیچ کر لے لگو گئی سیل دینہ ریاض خلعت لے لگو گئی سیل فدہ ہوا بیچ کا حیوان بی بی سیل</p>	<p>۵۸۰</p> <p>ہرگز نہیں خضر بنیں عروجاہ میں سبز چیری میں خباب الدین پوست نوا کا لاکھ کر کوئی چاہ میں دن رات کا ہر فرق سفید سیاہ میں</p>
<p>۵۸۱</p> <p>نعیلین او سکے پوست کی ہے شرک یا و نہیں اور حیر حق کے سائے کا ہر دھوپ چھا و نہیں</p>	<p>۵۸۲</p> <p>کوئی یتیم فاطمہ سا خوش گھر نہیں ہر ایک یتیم در یتیم اس عسر و نہیں</p>
<p>۵۸۳</p> <p>قرآن و حق و حق جو چہر حسین کی چشم نبی اندھا ہوا مشہر حسین کی اور تیغ تیز فاطمہ کے نور عین کی چہ ذوالفقار فاتح بدر و حسین کی</p>	<p>۵۸۴</p> <p>چاہے نہ نہ بلکہ جود او کا وقار ہے والدہ طلبا زہے کیا اسکا اعتبار ہر جگہ کہ نبوی اور یسٰی تدار ہر نا خدا کو روح کے گاندہ پوشیار</p>
<p>۵۸۵</p> <p>اوتری ہو گویند میں پر عرش جلیل ہے پر کائے کمال کمال کمال جلیل ہے</p>	<p>۵۸۶</p> <p>کیا جاہلون کے عیش کا سامان ہو گیا بیٹھا جو تخت پر وہ سلیمان ہو گیا</p>

<p>۱۰۰ جسکی زمین غرض دہ گھوڑا ہے کسی خدا کے نور کی منبر ہمارا ہے ایمان جو جب کی فردہ و قتر ہمارا ہے کتب ازل سے غرض منور ہمارا ہے</p>	<p>۱۰۱ یہ دن وہ پیش کے کہ سب ہم کھاؤ ہیں انتر سیلین ہے ہیں اپنی پلٹے ہیں پروسیوں کو ساوین کا سرباؤ ہیں یا اپنے سپاہ بانی چپا تے ہیں</p>
<p>۱۰۲ احمد مدینہ علم کے درو تراب ہے اس باب میں حدیث رسالت مآب ہر</p>	<p>۱۰۳ ہے ہر قلق یہ ہون چہ چینے کی جان کو دہ آنگہین چرا کے ہونو نیہ پھیرے زبان کو</p>
<p>۱۰۴ اپنی کاروق ملک پر روئے کو ہم تاج تازہ دینے ہیں سام ابن نوکو حکمہ خدائے قدس جی کہتے ہیں روکو کہہ تے ہیں جنگ میں باب قہج کو</p>	<p>۱۰۵ اب جی بخدا کیلئے آخواب میں دی بانی کی بشت خا بارین نہ جا بیعت و ابن فاطمہ کی بیعت خدا تیری بھلائی کیلئے کہتے ہیں بکویا</p>
<p>۱۰۶ فیصل ہوا ہے قول یہ خیبر کے قصہ میں آیا ہے لاقمارے بابا کے حصہ میں</p>	<p>۱۰۷ سب خاک ہو زرنہ پر کام آئیں گے تربت میں بو تراب ہی اگر بچائیں گے</p>
<p>۱۰۸ لذت لگی شکر دلان کلاموں کی جس دن پہل پہل زبان شہد کاموں کی کو زنج کا ہو کا حکومت امانوں کی قہائی ہم کہتے علی کے غلاموں کی</p>	<p>۱۰۹ بولا وہ منہ بچا کے سوا گر وہ شام وہم کہتے تے ہیں بیعت امام میں انہیں ہونان دن جاگم کا بولام دنیا تھے پسند و بیان کو کلام</p>
<p>۱۱۰ آل رسول مالک روز حساب ہے کیا قمر ہے او نہیں کے لیے قحط آب ہر</p>	<p>۱۱۱ بیعت یزید کی تو نہ شاہ ام کرین دہ قدرت خدا کی بیعت شیرم کرین دہ</p>

<p>۱۰۷ یادگار غلامت نور سے نفیس و بھری پاکے دست بوس سلیمان ہوئی پری یادگار سے عروس کی جلوہ گری ہو یادگار پہ شمع بیوہ طوبی ہری بھری</p>	<p>۱۰۶ پان جان آتش شکر اس بول چال پر یکبار زکریا کے گھر و جلال سے جاگ چکا کوڑا کو سپہ کورہ و حال سے بادل اور شورش نوکر دست قتال سے</p>
<p>اس ہاتھ سے مرادین تھیں جو وہ ملکین باچیں خوشی سر تیغ کے قبضہ کی کھل گئیں</p>	<p>۱۰۵ پتھن دی ہوئی جو یکا یک نکل پڑیں پر تو سے پھلیان بھی برابر اچھل پڑیں</p>
<p>۱۰۴ شمار غلامت سے اس طرح چل جاتا پیر کے قریب سے جاتی کابل جاتا پتھن پتھن پتھن جاتا اور اچھل جاتا نور و افق پر گرا اور نرسل جاتا</p>	<p>۱۰۳ پتھن پتھن پتھن پتھن پتھن پتھن پتھن پتھن پتھن پتھن پتھن پتھن پتھن پتھن پتھن پتھن پتھن پتھن پتھن پتھن پتھن پتھن پتھن پتھن</p>
<p>غل تھا کہ اب مصالحہ جسم و جان نہیں لونیخ برق دم کا قدم و مہمان نہیں</p>	<p>۱۰۲ لیتا نہ منہ یہ ڈھال کہ ہستی جاب ہے دیتا نہ آبرو کہ یہ موتی کی آب ہے</p>
<p>۱۰۱ سایہ بھی صاف تیغ سے فوراً جدا ہوا مطلب کار کہ پانی سے رخسار جدا ہوا تینا رنگ چہرہ و شیش جدا ہوا گر دیکھ سہ سوار کج ہر جن جدا ہوا</p>	<p>۱۰۰ بہی بیان رضا خداوند و احوال بسم اللہ اسے جالب میر ب کے لال صل خدا پکار کہ خون عدو لال پیچہ بچا یا میر علی نے سو لال</p>
<p>پیہم صد ادبوں کے دھڑکنے کی آتی تھی آواز بون اور دھڑکی تھی اور بیٹھ جاتی تھی</p>	<p>۹۹ قبضہ و فور شوق سے دو ہاتھ اچھل پڑا قالبے ماہ نو کے مہ نوکل پڑا پڑا</p>

<p>۱۰۵ سید جی ہوئی تو فتح تو تھکر ادا لگ گیا میدان ہاتھوں میں سوزل سبکا جھٹ گیا ب روبرو تھے روز کو داک بھٹ گیا باغذات خوفت سنبھٹ گیا</p>	<p>۱۰۴ نیغین بھیلو لگی گھٹی شان اشتیا دست سوال جیسے سب اعضا میں دیا اندام ادنیٰ تیغ نے سنبھٹ گیا سری سر کی سر جو اعلیٰ کے دست و پا</p>
<p>۱۰۶ بولی یہ تیغ دم سرا عدا پک لوگوں میں برش پکاری تو بھٹہ ہرنے مدو لگی بین</p>	<p>۱۰۷ جو ہر کے خون پونہ خوش شہر گرگی ہر تیغ پھٹری کی طرح چوٹ کر گری پڑ</p>
<p>۱۰۸ پڑتی ہوئی زبان پر لاقا چلی ریشم بنگاہ کے کورے فضا چلی بائیں کو قدم درانی جانب بلا چلی باکل چپاں عموں کے گل ہوا چلی</p>	<p>۱۰۹ چو نہ پکار تھی یہ اودھو اودھو گرا دھیمہ وہ باتھو وہ خود اودھو گرا بن بکے برق ساری تیغ غفر گرا دان مورچہ پاپ اوٹھایاں پیرا</p>
<p>۱۱۰ کیئے نہ تیغ دولہا کو بر جی لگائی تھی اوپر حسن کی آہ نے بجلی گرائی تھی</p>	<p>۱۱۱ گر گر کے سپر پر رہیں برابر طیان ہوئے جورن میں سہد میں کے معنی عیان ہوئے</p>
<p>۱۱۲ پیل فلن میں تھا چول تلخی میں تلخی سری میں محض نا تو زری میں صاف نہر اسیسا پہ چال میری فیضیم و رنو خود نر آب ہر پیر پیر شور و رنو</p>	<p>۱۱۳ اس قاف سے قفا سارو زائین با عید موشن تھا بچپن کے گھر زین با عید آئے ہیں زور عید تو چائے میں با عید حاکم کو قافا کے کھانہ میں با عید</p>
<p>۱۱۴ یون دھتہ زمین سے گئی آسمان پر جس طرح غصہ آئے کسی ناتوان پر پو کا</p>	<p>۱۱۵ دل کے شکست ہوئی سے روزی کا دکھلا برسون کے بھر روزہ فتح و غفر کھلا پڑ</p>

<p>۵۹۱ دنیا تیغ رونق بازار ہو گیا نادار اسکے چلنے سے زرد ہو گیا اور دروغی کا سب آزاد ہو گیا یہ تیغ شہرت دنیا ہو گیا</p>	<p>۵۹۲ باطل حق سے تیغ نے خود کو دیا ہے قورشیہ جیسے رنکو دل جا کر ہے خالی اور خشن جندہ نے جو ہے میدان ہر پہر دیا ہو جا ہے</p>
<p>۵۹۲ صد پارہ رنیں قالب ہر بے دریغ تھا اس عہد میں یہ خوردہ و میاں تیغ بھتا</p>	<p>۵۹۳ شعلہ جو اس کے شعلہ سم سے عیاں ہوا کیا کیا چہ درغ پافر س آسمان ہوا</p>
<p>۵۹۳ آندھی تھی گرد گھونڈہ خاک اڑاتی تھی دنیا تیغ نے انی گری دکھائی تھی آندھی نے آگ پانی کو اندر لگائی تھی شعلہ کی جلیوں پر آتش جلائی تھی</p>	<p>۵۹۴ آتے تھے خورد و غریب تیغ تیر کو اسے گری جا کیا پھر گریو اپنے سے گم ہو چکے اس شعلہ پر بقیہ شہر خور کیا جست خور کو</p>
<p>۵۹۴ چل پھر سے اس کی تیغ کی جنبش زیاد تھی کشتی تیغ کے لیے باد مراد تھی توڑا</p>	<p>۵۹۵ بولگل نے رنگ لالہ نے سرعت ہوا اپنے دی یہ ہر یہ کیا ہے اپنی نیابت قضا نے دی</p>
<p>۵۹۵ پرویز مرنی کی تیغ چھپ گئی ہر استخوان بین مثل پست گئی اعجاز خاک سانی حیدر دکھائی اند خاک ماروچ تن چلا گئی</p>	<p>۵۹۶ دہلی بین گریسے نئی چال ڈھال آج کلے چین پیڑی سید چال آج کلے زینتیں شکوہ جلال آج کلے بین بچے گئی ایک جال</p>
<p>۵۹۶ سب کے گلوں سے ملتی تھی سب کی ہوئی ہے جو ہر یہ تھے کہ بوجھ سے خود تھی جھکی ہوئی</p>	<p>۵۹۷ گزری جو چار آئینہ سے منہ کو موڑ کے غل مقاری محل گئی شمشیر کو توڑ کے</p>

<p>۹۹۰ قرآن فوج بارو شاہ جلیل پہ تبیح دست جو کوئی سبیل پہ یون فوج کا جو آختایق اسیل پہ گردی جیسے پیا سو بکا بودہ بیل پہ</p>	<p>۹۹۱ برقاعہ کہ تباری پانی جو آگمان درامین بیج جاتی کر شتی روان پراس جاز تیغ کو خط و زخم و بان عباس خلع علم شمشیر کا بوبان</p>
<p>تازے حواس تیغ روان نے دکھا دئے پانی کے بدلے پیاس کے تیور بجا دئے</p>	<p>دریائے خون تھا تیغ سبک رو کو ناؤ پر پروان روان تھی جیسے کہ کشتی بہاؤ پر</p>
<p>۹۹۲ مستحان شام کو فزین اک باخدا تھا اوتکا سو کہ قورانا خزانہ عتاپا مطلب جو خلاصی جان تیغ نہایت دوباد ہی حسین دہا شکار تھا</p>	<p>۹۹۳ پوچھا فلک اسن لمان زرباؤ ہے آواز دی زمین تیرا زور باؤ ہے اوس نے کہا زور تیغ نہ پچھاؤ ہے بولی نور سینہ ہا ہی وگاؤ ہے</p>
<p>رنگ سیہ کے اڑنے میں یہ امتیاز تھا دریا تیغ میں وہ دھوین کا جہاز تھا</p>	<p>اس پوچھنے میں تیغ کا دریا یہ بڑھ گیا نوپل فلک کے کیا ہیں کئی پل یہ چڑھ گیا</p>
<p>۹۹۴ فریلن برق و بار تیغ شعلہ تاب سوی کا آب تاب بخند کا تیغ قلاب خود مت و خود خد خود دای فخر آب گروشیان ذات میں کیلے جلاب</p>	<p>۹۹۵ کا ایک پین کھ کوی پین نور کو پاؤ پین کجوری کو سرور پین غور کو پیشین پین کدیر کو دین فخر کو نیت پین نصیب کو طبیعت پین نور کو</p>
<p>خوف تک میں تھی یہ جگہ اوس کے آب کی بند تھی اور کھلتی تھی مٹی حساب کی</p>	<p>ذات اکھوت ملادیا بالکل صفات کو کیسی زبان زبان میں یہ کاٹ آئی بات کو</p>

<p>۱۱۱ جب کشتون پر سالیق چل پیا باوئی طرح پوش سروج کل پیا جھگڑا سرودم میں عجب ابو چل پیا دو دوئی بخودی پہن خود اپ چل پیا</p>	<p>۱۱۰ چلو اواز سے سکا کے آستین عبرت سودیک لے سکھائی دین چولا نے امتحان کے لیے پھونک دین سینہ میں دل پر پکارا نہیں دین</p>
<p>۱۱۲ سربھاگنے کو پائے سپاہ سر بنے پہننے کی آرزو میں قدم اوٹھ کر سر بنے</p>	<p>۱۱۳ گو مہر فاطمہ ہے یہ مجھ حرام ہے ہنتم سے فاطمہ کا پرشہ کام ہے</p>
<p>۱۱۴ مردہ قاسم میں پوش سر سپہ سر بنے نہر خود گنبد قبر جو اس میں پوش پچان سلاج عجب پریشان سلاج پوش دم مارا بیخ نے نہر پیا کپڑا پوش</p>	<p>۱۱۵ پاتی جو ہے حسین کے منہ سے لگا گیا اس وقت آری گئی بعد پیا لے لگا ہم دروازا بزمین کا سیکو آ گیا</p>
<p>۱۱۶ چلایا کی کسان نہ تیراک روان ہوا ڈ ڈھالوں کے پھول چلنے کا چالیں سوان ہوا</p>	<p>۱۱۷ حضرت کمان فرات کمان کر بلا کمان پڑا تا عصر خاتمہ ہے یہ دکھ یہ بلا کمان</p>
<p>۱۱۸ روکی بوڑھاں اور بھی اندھے چل گیا روز سیاہ سنہا میں کس منہ پہ چل گیا آخر بغیر بجائے نہ گزر رہا چل گیا اور نہ عظمیٰ میں درد جو چل گیا</p>	<p>۱۱۹ غازی کو بھی شورو پر چل گیا دیر یاد کیے پیا سو کباب چل گیا کانڈ سے پشیمانی کجور بھی یاد چل گیا چلتے ہوئے اجل نے پیام قضا کیا</p>
<p>۱۲۰ دربائے آبرو سے جو دریا کو بھروسہ کیا دربخت نے بھروسہ میں کر دیا</p>	<p>۱۲۱ ہے بے نصیب پیا سو نگار تے میں چل گیا سقد حرم کا فوج کے طوفان میں گر گیا</p>

<p>۱۱۱</p> <p>بابو بکاری خان من عباس کو بلاؤ لوگوں کو کہیں سے لایا چکا کو لاؤ انگلی پر کسی شخص کی سے فرماؤ حضرت مرید پر ہیں علمدار کو لاؤ</p>	<p>۱۱۲</p> <p>پہنچ گئی وہ سرسید اور کماؤ پہنچ کر اب کھلا مجھے بھلاؤ چلاؤ لائے کہین صبح و سلامت انھیں یوں روٹھوں میں کہ اوکو بھی چلاؤ</p>
<p>۱۱۳</p> <p>بھیجا تھا کیوں جو اوکو نہیں اب بھاتی ہو عاشق ہو کیسی باب کو اپنے رولاتی ہو</p>	<p>۱۱۴</p> <p>جگو بھی ضد ہو پیاس سے جان اپنی دوں گی میں پانی بھی اڑکا لایا ہوا اب نہ لوں گی میں</p>
<p>۱۱۵</p> <p>سچی ہوئی اس کی تیر تیری گئی نفس سے ہاتھ دھو کے خیر کے کیا میں جاؤں بابا جان نہیں گھر گیا خدا من دیا تو رہے جو کار کیجیے کیا</p>	<p>۱۱۶</p> <p>یہ ذکر تھا کہ نہ سے ماتم غل اوٹھا وہ یہ تھا کہ واد دی واد صیت اک بلیٹ کر رو گئے شمس کے لہر کا داد کی دودھ دہی ہو لے گیا</p>
<p>۱۱۷</p> <p>ایسے تو وہ نہیں ہیں کہ وعدہ بھلائیں گے فرما گئے ہیں نہ رہے آگے نہ جائیں گے</p>	<p>۱۱۸</p> <p>اونکی عزا کا آپ بھی سامان کیجیے شہر بولے میرا چاک لگی بیان کیجیے</p>
<p>۱۱۹</p> <p>شہر کو بولے ٹوٹ پڑا چہ بیان چپے پڑی بھائی تھیک تھاک چہ بیان اچھا نہ آگے جا چکا حیدر کو چہ بیان کیا نہ پڑا چہ بیان</p>	<p>۱۲۰</p> <p>ناگہ نہ آیا تھی میں قربان چہ بیان آقا حسین تو پڑا رض و سما چہ بیان اگر یہ وقت ہے حاجت چہ بیان ای جان بلیغ لکھن کے شکلا چہ بیان</p>
<p>۱۲۱</p> <p>دیر یا یہ کون روکے والا قضا کا ہے دولاکہ سے مقابلہ تیرے چچا کا ہے</p>	<p>۱۲۲</p> <p>بچی لگی ہر دم کو قرار ایک دم نہیں بالین پہ میری آہ مختار سے قہم نہیں</p>

<p>۱۱۳</p> <p>خاکے کر کے آگیا جان خاکے کر کے آگیا جان خاکے کر کے آگیا جان خاکے کر کے آگیا جان خاکے کر کے آگیا جان</p>	<p>۱۱۳</p> <p>خاکے کر کے آگیا جان خاکے کر کے آگیا جان خاکے کر کے آگیا جان خاکے کر کے آگیا جان خاکے کر کے آگیا جان</p>
<p>۱۱۴</p> <p>گو چشم خدایے ہوے ہاتھ میرا ہے اس پر بھی دونوں آنکھوں کے آگے اندھیرا ہے</p>	<p>۱۱۴</p> <p>نوک سنان چاکے بگرین در آئی ہے کیا بے جگہ گئی نہ یہ برجھی لگائی ہے</p>
<p>۱۱۵</p> <p>اگر کو ساتھ لے کے چلے شاہ کرا یاں تیرے پیچھے لگے جا جا جا دوڑی سبکدوشی دے کر دوڑ ہو کر شہر آکر کو غضب ہوا تو</p>	<p>۱۱۵</p> <p>لہو نہ پتھر اگر کے شاد نامدار چھک چھک کے گانین کے بچے بچہ ہو کر زین دوست کو کا جان پارو گھبرا کر نصراں</p>
<p>۱۱۶</p> <p>بابا سو فرات ابھی نکلے سر گئے لومانیو ہمارے چچا جان سر گئے</p>	<p>۱۱۶</p> <p>ہر زخم پر چین فدا ہو شمار ہو پا آنکھوں کو کھولو باشت کرو ہوشیار ہو</p>
<p>۱۱۷</p> <p>وان شہ کو سپر گھر دلا ملا پیر خوں میں ہوا دیا ملا پیر کیلیج شہر میں ہوا ملا پیر کیلیج شہر میں ہوا ملا</p>	<p>۱۱۷</p> <p>شہر کا جان لب پہ دھرتی شہر کا چھک چھک کے گانین کے بچے بچہ ہو کر زین دوست کو کا جان پارو گھبرا کر نصراں</p>
<p>دیکھا کہ روح پاک سو حق رجرع ہے رکتی ہے سانس سوت کی بجلی شرویع ہے</p>	<p>اپنا غلام کہہ کے پکارو تو بولین ہم آئی ہو سیدہ تو تو آنکھوں کو کھولین ہم</p>

<p>۱۲۱ چکے بیکسیو کج دودگار سے گئے حقہ سدا کا حقیقہ طیار سے گئے جبریل بولے حبیب سرکار سے گئے اب مصطفیٰ کے سارے عطا کر گئے</p>	<p>۱۲۲ مہر کا بیج ہی نہ تھوڑے ہون مہر دے سہ سہ سہ سہ سہ سہ سہ عباس کے بیٹے کو بیٹے میں زمین بنین پیر کا خلعت ماقم وہ گلین</p>
<p>مولاجوانہ بھائی کے لاشہ ہوتے تھے شانوں کا خون چہرہ پر مل کے رہتے تھے</p>	<p>چادر کو پھاڑ کر کفن اب بستاقی ہوں رنڈ سا دل اُنکی بیوہ کی خاطر میں لاتی ہوں</p>
<p>۱۲۳ کما رو جین بے امام اسم چلے لاشہ سہلے ہو کر دوسری جہنم چلے اکبر بولے کاندھوں پر شکر علم چلے خیر ہو کہ اب اس جہنم چلے</p>	<p>۱۲۴ زبیر کو بھائی بھائی زادو بچا صفت بیوہ بھی آئین سے ہوئی یا شریف سہلے بیوہ کی اسطاف اور بیوہ کی اسطاف بیوہ کی بیوہ کا باوہی باوہی باوہی</p>
<p>سفر کو نہ ہونہ تھے ہو کر مہرین چہرے حسین پھر بڑے بھائی لکے زمین پر گرے حسین</p>	<p>یہ پیر میں تو شقہ کی اولاد کے لیے اور سادے کپڑے بیوہ ناشاد کر لیے</p>
<p>۱۲۵ بانو نے رو کے پوچھا عطا کیا ہوئے بوسے تمھاری بیٹی پوچھا قدا ہوئے شہید کے حقوق سب ادا ہوئے ہم مبتلا و صلہ نہ شرم دیا ہوئے</p>	<p>۱۲۶ آدمی نظر ہو کر غلام کی تھن غلامی بڑی بیوہ عباس باغیا غلامی غلاموں کا تھوڑے کے باوہی غلام و خدا کے دل پر کر یہ کیا ہوا</p>
<p>اس بیکسیو یہ سوگ کا سا ان کیا کریں عباس کے بیٹے میں یہ حسان کیا کریں</p>	<p>اکبر کے کپڑے خلعت ماقم میں دیتی ہو زینب کھڑی ہیں اُنے نہیں بوجھ لیتی ہو</p>

<p>۱۱۵</p> <p>رو کر کہا یہ بانو نے اس نیکباز سے میں کبھی غلطی تو ہو کر کت باکت سے زیر سارہ بندو فاطمہ کبریا کی بات سے چہ ہمارا دیوہ ہو شاد کی رات سے</p>	<p>۱۱۴</p> <p>کہوں لا میں فرشتہ کہ چن چکا لباس زینب علیہا السلام میں تو نڈی بھی چو پاس دوسرا چن خاد کی جا ہے چن چن پاس پیشا بریں تو خیر غصہ کیو کیو پاس</p>
<p>۱۱۶</p> <p>بیٹی حسین کی ہے بہو یہ حسن کی ہے گھونگھٹ میں فکر و طہا کہ خاطر کفن کی ہے</p>	<p>۱۱۳</p> <p>سہ کنبہ ابو جیتا ہے اکبر کے اس پر صدقہ آثار و نوح کو میں اس لباس پر</p>
<p>۱۱۷</p> <p>رو کر دین فاطمہ کہنے پر کہے ہو کر دین بنی مینان علیہ السلام کیلئے بہار کے دیو غیب طلعہ نظر سے ہے پیشا بریں چن چن بنی نونہ پر مرچے ہو</p>	<p>۱۱۲</p> <p>اک پہلو کرانی تو چکی سپتہ آئے اللہ شانہ اور کا سر آئینہ چمن کے کہنے کی گیند جان کے او بی میری ہا بہار لباس چن چن کہ مر اسلایا چن چن</p>
<p>۱۱۸</p> <p>بھروان ہی یاد کہ طبیعت ملی ہے یہ سقاے اہلیت کی وریا ولی ہے یہ</p>	<p>۱۱۱</p> <p>پڑے سے مہر فراز نہ فرمائیے مجھے یہ سادے کپڑے آپ نہ پہنائیے مجھ</p>

تمام شد

<p>مرثیہ عصیان کے حاضر و بدلے تو ان ہوا سرن کو اور گناہ تو تن گران ہوا پیکر و روح کو اس گناہ عینی کے پاس لیے حقیقت روان ہوا</p>	<p>مرثیہ پوچھا خورشید کے غم کے خیر کیا جان فرمایا جان مار چینی کو ہر روان ہوا پوچھا وہ پوچھ کر پوچھ کر کہ پان ہوا پوچھ پوچھ کر پوچھ کر کہ پان ہوا</p>
<p>نغمہ لکھا مسیح نے یہ دل کے چین کا ہوا پہرہ میز کو سرور غم کا حسین کا ہوا</p>	<p>کی التجا کہ شوق ہے جنت کی میت کا ہوا بوسے مسیح مرثیہ کہ اہل میت کا ہوا</p>
<p>مرثیہ کی غفلت تپ عصیان شہید فرمایا قتل و گناہ اتنا نفی ہو رہنے میں شہر و پادشہین شہید باران ساتھ رحمت رب مجید ہے</p>	<p>مرثیہ سائل ہوئی غم کو پشیمان کا دل ہوا بوسے کفر مال سے خاک کو دوزخ ہوا بے غرضیت کی کفر کا وہ بل ہوا فرمایا داغ نامہ کا جلا پس ہوا</p>
<p>بولی غم کو کہ جو عبادت عذاب ہے فرمایا سدر راہ بکا کا ثواب ہے</p>	<p>پوچھا کہ درد سینہ کی مشتاق حسین کا سینہ پر ہاتھ مارا کہ ماتم حسین کا ہوا</p>
<p>مرثیہ پوچھا خورشید شمس کی کیا ضیا نہن بن خاک کی سر نہ بجا دیا دھوئی و راہ قرب خدا بیا کیا جلوس میں شاہ شہید کے بڑا</p>	<p>مرثیہ تھا پلیم ایک مرض کا علاج ہے صحت کی نصیحت شفا کا علاج ہے فرد کے تھکے بھی آرام ہے چسپ دوا کی ادویہ میں علاج ہے</p>
<p>سکرم مصیبت سے اگر سگریانی ہے پاہو گوہر آبلہ پاک پانی ہے</p>	<p>صحت حدیث کو ہے شفا کا یہ آیتا ہے دست شفا حسین کے ماتم نے پایا ہے</p>

<p>۵۰ کجا دس مئے بہم شش بگاہ دشست ہو گیا روز ہوا کھلے آہ ہر ایک کی نفی کیا مال گناہ نہ سے مرض ہوا اعمال گناہ</p>	<p>۵۱ خاک و زمین تو بہم شش بگاہ پھر کیا حال ہوئی درد سزاوار مخلک نہ ہوئی نہ کیس نہ بیاچار ان دل کر کسی کا جلا ہو غدار</p>
<p>منہ عارضہ کا زور و تھارنگ او سکا لال تھا عابد سے حل کیے ہو کیا بحال تھا</p>	<p>خاک تر اگر میں شفا ہے صبر و حسین پھر اور کیا ہے خاک شفا یہ اگر حسین</p>
<p>۵۲ بیک پہ پہلے شش فین نور نظر اور عید دل کا چہرین بر عارضہ کو اسکا ادب فرض عین سیک ملت یہ مہم ختم عین</p>	<p>۵۳ جن سے کہتے تھے کیا کرے کسا ہے ایک عجب تھوڑا عین آہ کیا بیک میں وہ درد بلا نیچے کو تپ میں دیکھے ہو کا دل</p>
<p>انگوں سے اسکا ترنہ ابھی ہے چھپا ہوا روز حساب دیکھو کیا تھا یہ کیا ہوا</p>	<p>فرمایا دوست بھی ہیں دلیگر کرتے ہیں افسوس کا خیر میں تاخیر کرتے ہیں</p>
<p>۵۴ پان آب تاب بن یہ بیجا دہان کیم پان اسکا نام شمس اور وان دیم پان بر سہندوان سپر کرش مجیم پان معج ہر وہان پیل ہا ستیم</p>	<p>۵۵ بر حال میں یہ دوا ہے فرض عین نچو سے کر عجب کیا بادہ عین صحت کو واسطے بھی نہ کی مجلس عین آؤ سید عین ہوا زہر کا نور عین</p>
<p>پان قفل ہر وہان یہ جنان کی کلید ہے پان معج کا ستارہ ہر وان ماہ حیدر ہے</p>	<p>مطلب یہ تھا کہ شہو کی مشکی کشائی ہو تربت سے بھی کچھ بھی حاجت روائی ہو</p>

<p>۱۱۷ روز حساب تکلم ہوئی گئے حساب وہ سنا خدا کا وہ بندو کا خطاب شکل میں وہ بندو کا خطاب وہ گم ہوا بندو کا خطاب</p>	<p>۱۱۸ فریاد کیا جیسا اپنے نیر و احوال بان رحمت خدا میں سم کر گیاں جلد اپنے حسن کو بیکر کہ وصال وہ میری بارگاہ کا وند و نفع مال</p>
<p>۱۱۹ ہر نیک و بد احاطہ نارجسم میں عالم تمام عالم امیر و سیم میں</p>	<p>۱۲۰ اول اوٹھیں گے واسطے اجر و ثواب ہے بعد اوتھیں گے ان سبھوں کا حساب کتاب ہے</p>
<p>۱۲۱ نہیں گدا و شاہ کو بیان نئی کاوت نہیں گدا و شاہ کو بیان نئی کاوت نہیں گدا و شاہ کو بیان نئی کاوت نہیں گدا و شاہ کو بیان نئی کاوت</p>	<p>۱۲۲ جبریل نے نبی پر کہ جلیل و عباد ہاں راہ حسنوں کو بیکر کہ وصال ہاں راہ حسنوں کو بیکر کہ وصال ہاں راہ حسنوں کو بیکر کہ وصال</p>
<p>۱۲۳ اس نیرم میں جو رستہ ہیں وہ تو نہ روئیں گے باقی سب اشکبار قیامت میں ہوئیں گے</p>	<p>۱۲۴ دیکھو تو آج کیسا تھیں مشا و کرے ہیں اللہ مہربان بانی یاد کرتے ہیں</p>
<p>۱۲۵ اوہ پلو پلو میں شش کے پیر بند جلیج جلیج میں پیر بند آرکے میں شش کے پیر بند سچیں کے جلیج میں پیر بند</p>	<p>۱۲۶ وہیں گے اپنے جلیج کے پیر بند وہیں گے اپنے جلیج کے پیر بند وہیں گے اپنے جلیج کے پیر بند وہیں گے اپنے جلیج کے پیر بند</p>
<p>۱۲۷ کرار پہلوئے نبی کائنات میں ہوٹھوں پر شکر اور علم بچ بات میں</p>	<p>۱۲۸ احسان اوٹھیں گے کہ فواسف اکیا ہم نے بھلا رسول پر احسان کیا کیا</p>

<p>۵۱۹ جبریل کے موصوفات کو یہ حسب تسبیح نام کی مثنوی نکال کر روح الامین کے نسخے میں قاری نامور نام لکھ کر دے دیے</p>	<p>۵۲۰ جبریل کے موصوفات کو یہ حسب تسبیح نام کی مثنوی نکال کر روح الامین کے نسخے میں قاری نامور نام لکھ کر دے دیے</p>
<p>فرمانیکے کہ لویہ در آب وار لو ۴ کندہ بین جنکے نام انھیں تم پکار لو ۴</p>	<p>مالک جو دست شوق اودھر کو ٹہرا بیگا موتی بنے گا اور پتیلی پہ آئے گا ۴</p>
<p>۵۲۱ نیسان کے طبعی ساتھ لے کر چلا جبریل نام کے پچارین کے بلا کھانا پینے کا صدقہ ملے نہ ہزارا وہنا مومنین مباحثہ ہو بیگا جابجا</p>	<p>۵۲۲ جبریل کے موصوفات کو یہ حسب تسبیح نام کی مثنوی نکال کر روح الامین کے نسخے میں قاری نامور نام لکھ کر دے دیے</p>
<p>ہر اک ہڑے گا صاحب دیرمین ہون میں نئے گا وہ میں ہون کے گا بہنیں ہون میں</p>	<p>پوچھنے کے صدقہ دے کے امام غیور پر ہا احسان ہم غلاموں کا کیا ہے حضور پر</p>
<p>۵۲۳ اک بات میں کہیں گے یہ گنگو ہون ہو گنگو نشان کے جبریل د نظر کے موصوفات کی آب رو جانی اوچال دیر کے روبرو</p>	<p>۵۲۴ نام لکھ کر دے دیے جبریل کے موصوفات کو یہ حسب تسبیح نام کی مثنوی نکال کر روح الامین کے نسخے میں قاری نامور نام لکھ کر دے دیے</p>
<p>روشن ہو خوب ہم یہ جنکے ستارے ہیں یہ جنکے ہاتھ آئیں وہ حسن ہمارے ہیں</p>	<p>روفق دی تم نے نام سبط رسول کو راستی کیا خدا کو عسلی کو تبول کو ۴</p>

<p>۵۴۴</p> <p>خشت بین آلودہ پوئی ہے غیر جانتے تھو تم حسین کی مجلس میں تیر سرسریاں دیکھ کر علم پیچھے رہے سکستہ دل سے مرید سے تھے چھپکے</p>	<p>۵۴۵</p> <p>ارشاد آپ کے لئے معدنِ خا موتی ہے کیسے آپ کو کیسے عطر دنیا میں اس طرح کے نہیں دیکھا سیرتِ برگِ دہگِ رنگت دیکھنا</p>
<p>نہ تم رہے نہ غم کا وہ سامان رہ گیا باقی ہمارے سر پہ یہ احسان رہ گیا</p>	<p>۵۴۶</p> <p>انکی چمک سی دل متعجب ہمارے ہیں حضرت کیسے یہ وہی آنسو تھاری ہیں</p>
<p>۵۴۷</p> <p>موجبِ عرض کر گئے عجب تمام احسان کیا حضور کا تھے ہم غلام رکھو جو اپنے کچھ دنیا دین کے کام میں کو کچھ ادا نہ ہوئی خدمتِ امام</p>	<p>۵۴۸</p> <p>مول انعام کوئی شے نہیں سکتا غلط فروان ذکرِ لیل بی بی پر کا بر ما لے معاملہ کرو اسے صاحبِ غلام کھنے کو نیچے ہو یہ ذکرِ انبیا</p>
<p>آنسو کی قدر کیا علی اکبر کے سامنے فور نظر فرما کیا ہر پر امام نے</p>	<p>۵۴۹</p> <p>قصر گہری خلد بھی کو تر بھی دیتے ہیں راضی ہوا سپہ ہو تو ابھی مول لیتے ہیں</p>
<p>۵۵۰</p> <p>کیا کیا ہمارے آٹے دکھا آٹھا اکبر جو گرے علی اصغر کو نہیں لائے مذہبِ با خدا تر نہ شکستہ زبانی اور فاختہ بین کیسے ہو و ملا جو کھائے</p>	<p>۵۵۱</p> <p>نہیں ہونے کے مول گمراہہ خوش گھر موتی کے کیا بیچے بس بی بی چمکے غلامانِ حور ان کے باندھے ہو کمر ایوانِ خلدِ قمر کی نگاہ اٹھائے</p>
<p>غائب نہ ہو کے میت ہماری رہائی کی شہزادے نے غلامو کی مشکِ کشافی کی</p>	<p>۵۵۲</p> <p>حاصل کسی جان کو یہ سوچ نہیں ہوے حسنِ صیب حق کے ہمارے کین ہوے</p>

<p>۱۲۵ و مندی بیچارہ کا وقت آو جوش خود شمع و افغان کا وقت بیکے بازار چو خان کا وقت ہے پیشانی کا شہیدان کا وقت ہے</p>	<p>۱۲۴ آنی ناکہ اس کے لڑکھنؤ کا وقت گر می عشق نہیں سچ سفر نہیں پلہ پھر شہیدان کا وقت تاجی ہنر انل کر نہیں</p>
<p>۱۲۶ دست عراہشت میں زہراہن چکی اصغر کی قبر گنج شہیدان میں چکی</p>	<p>۱۲۳ تم ویکہ کہ شیعہ نہ کیا فصل رب ہوا یہ بھی خبر ہوگی اونہیں شرب ہوا</p>
<p>۱۲۷ دست عراہشت کا وقت مازو رونیار شہ کا کو بے نیاز ہے لون علی ای و دو چکا لو گارو دست دعا بھی قلب کی جانب درازو</p>	<p>۱۲۸ سکونی زبانی کیا تھکے جا بوسے کہ اس زبانی غلظا ہوا جا اب بندہ نہیں و دو چکا کی شاکت گھوڑا تھکا اے سوئے شاکت</p>
<p>۱۲۹ کتے ہیں اس طیش میں غفور الرحیم سے شیعہ کو گودے بجات شہرا رحیم سے</p>	<p>۱۳۰ اس وقت تھے مہ چون کے آس پاس تھے گرمی میں پانی پیتے تھے پر جو اس تھے</p>
<p>۱۳۱ شہر کے جس نے تھیاس پروہی کی تھی جو اس شہر کی تھی تھی وینکی پاس کی</p>	<p>۱۳۲ فرمایا غلو کو کیا دل کا حال ہے اس کو چاہیے کہ کیا حال ہے دو چکا کی شاکت تھی پہلی نہ غضب کا حال ہے</p>
<p>۱۳۳ حدت کے مارے رنگ زمین لال ہو گیا شہید کے ضعف میں کیا حال ہو گے</p>	<p>۱۳۴ وان اس طرح سے پیہ کو پانی نہ پاؤ گے کیون تاب آفتاب قیامت کی لاؤ گے</p>

<p>۵۱۵ تیرے پو پانی اور پھر گرجی چواس دیکھو میں کہ نہیں شے دیکھی ہو چواس اپنا ہی سا بریک سے کہ پھر دیکھاس رخت کو شاد چو میں اور بے لکے</p>	<p>۵۱۴ مسکین میں تیرے کیش میں میرے تیرے بے بار و پو میں ہم واسیہ میں تیرا جبار دین رسول تیرے میں مسکین میں تخت جبار میرے میں</p>
<p>۵۱۶ دم لب پہ پھر بول رہا ہوں حواس سے اب تو نہ تیرا رو کہ مرنے ہوں پیاس سے</p>	<p>۵۱۳ کس کا کیا ہر خون جو مجھے قتل کرتے ہو تم لوگ کچھ خدا و نبی سے بھی ڈرتے ہو</p>
<p>۵۱۷ کامل تو بھی کہیں میں مقصود میں روشن سب چشم پیر کا نور میں اظہار حال کہ نہیں سکتا عبور میں اسکا تو پاس کہنے کی تیرے دو میں</p>	<p>۵۱۲ طوبیٰ جو جبار میں وہ نال عطا میں کو تیرے جبار قطرہ وہ آب صفا میں کہہ جو جبار قطرہ وہ آب صفا میں عطا جو جبار طاق دفع خدا میں</p>
<p>۵۱۸ پانی بھی بند جو رہت کا د فور بھی آخر مرگنا بھی کوئی قصور بھی</p>	<p>۵۱۱ جس کا لقب دو اہر میں وہ دردناک ہوں جس کا اثر شفا ہے میں وہ خاک پاک ہوں</p>
<p>۵۱۹ دیا تو نہیں کیا میں کیا پانی دیا تو کیا میں کیا دینا کہ جو کیا میں کیا اپنے زبانی کیا میں کیا</p>	<p>۵۱۰ میں وہ ہوں جس کے جھٹلایے میں تیار جوئی کے مدد پر میں محبوب کہہ چکے ہاں تیرے عطا بات کو خدا نے انجمن چو عطا</p>
<p>۵۲۰ صابر ہوں بیدار ہوں میں کینہ و نہیں یار و مرے مزاج میں واللہ شہ نہیں</p>	<p>۵۰۹ تاحشر یہ شرف نہ ملین گے خدا فی کو پر آج حق نے بخشے ہیں عباس بھائی کو</p>

<p>۱۱۷</p> <p>تب توفیق شان و بانی بنیاد کے ہیں جہاں میں ہم پر حکم خدا کے ہیں جانید یہ بھی بندہ و مرید اور اگر ہیں چار و شب اور درخت و پودا کی ہیں</p>	<p>۱۱۸</p> <p>نہ سزا و شاکو سوئی چلی بنگاہ اور شک لب کا کیا ہے تو گواہ جہاں چاکین اور کھوڑا چپڑا ہیں آگاہ ہیں فیض و سیر و سبب گاہ</p>
<p>۱۱۹</p> <p>دُست ہو قمر حق سے نہ آہ بتول سے انشاء یسے پھر گئے آل رسول سے</p>	<p>۱۲۰</p> <p>تیغ و دوسر کو کھنچن کہ سر کو کٹاؤں میں مالک کی جو رضا ہو عمل میں وہ لاؤں میں</p>
<p>۱۲۱</p> <p>جب کی زمین عشق کو گھر مہار ہے کری خدا کے نور کی منیر مہار ہے ایمان پہ جب کی فرو وہ و قمر مہار ہے کتب نازل سخن نود مہار ہے</p>	<p>۱۲۲</p> <p>تھرا کی تھک کو صبر و تحمل چہ آسمان آواز دی یہ پاتھ غنی چہ آسمان ستارہا حسین بی خلاق ہیں مہار ہے دورانل کر آپاں قمار و دوجان</p>
<p>۱۲۳</p> <p>احمد بیہ عمل کا دور بوز تراب ہے اس باب میں حدیث رسالت تاب ہے</p>	<p>۱۲۴</p> <p>دکھایا صبر تیغ کے جوہر دکھالیے قہر و کرم حسد اکابر و دکھالیے</p>
<p>۱۲۵</p> <p>نہ کہیں چھپ کے کہنے لگے بانی خاق ہم سب گواہ ہیں کیا آپ بے باب لا یہ آپ کے جد ماجد ہیں صفا بابا علی ہیں والدہ ہیں انوار صفا</p>	<p>۱۲۶</p> <p>پہلے نہ مری رہے الام پر سنبھلے شہب گردون خاک پر اور کی گاہ شوق علی کی سام پر فریاد ہیں جہاں جہاں فوج شام پر</p>
<p>۱۲۷</p> <p>کہیے نہ کچھ کہ اسکے سہوا جانتے ہیں ہم پر قتل بھی تھا روارو جانتے ہیں ہم</p>	<p>۱۲۸</p> <p>اکبر کی موت لیگی طاق حسین کی کیون تیغ تو کر گی رفاقت حسین کی</p>

<p>۱۲۵</p> <p>تین دو سہ کے سلاوا چل پڑی چو لاری چل سلاوا ہر چل پڑی مرے تیرے دو جان چھپے چل پڑی اب نہ تیرے کی کیا پڑی</p>	<p>۱۲۶</p> <p>کیون دوزبان تھی تین تین شاہد بان میں اور کوہ مہر تھے اہل شہر جان اک زبان مانتی اور اک زبان وہ چل تھی کہ وہ دیو لا تھو جوبہ</p>
<p>۱۲۷</p> <p>بولی اہل سے چل تو یہ دشت سبز ہے دیکھو تو کون سست ہوا اور کون تیز ہے</p>	<p>۱۲۸</p> <p>قبضہ میں آسمان بھی تھا اور زمین بھی دنیا بھی چھیتی تھی مخالف سے یں بھی</p>
<p>۱۲۹</p> <p>تین تری کی علم نہ تھکے لا تھا اور علم و تیرے کٹ فوج تھیا بجلی کی طرح کونہی تین شعلہ زار دشست کی تانہ کھو پیہ چو لاری</p>	<p>۱۳۰</p> <p>منتقارین کو کھو عقاب قضا اور بچے ہائے تین شاہ لانت اور کھو پکارا خانہ قسب لانا اور رن بھر یہ پیش سپاہ جبار اور</p>
<p>۱۳۱</p> <p>فی الفریک قحیل لیک کہ لیک منہ کھول کرین م تعجبے کہ لیک</p>	<p>۱۳۲</p> <p>اڑاڑ کے تن بھی سوے عدم و خستہ گئے ہاتھ آستین سے پر پرواز بن گئے</p>
<p>۱۳۳</p> <p>افعال قحیل چو لیک جوان چو لیک خط شباب جو ہر تین جوان چو لیک دو چل نیام سے ہر نشان چو لیک اسرار غیب خفیہ سے ہر بیان چو لیک</p>	<p>۱۳۴</p> <p>آئی چو لیک آئی چو لیک سائی چو لیک سائی چو لیک چو لیک چو لیک چو لیک چو لیک چو لیک چو لیک</p>
<p>۱۳۵</p> <p>طوفان کی طرح یہ اوٹھا شور فوج سے بحرین آشکار ہوئے ایک موج سے</p>	<p>۱۳۶</p> <p>سینہ میں صاف آئی تھی اور صاف جاتی تھی انما زدم کی آمد دشت کا دکھاتی تھی</p>

<p>۵۵</p> <p>مردود و شغل و شغل و شغل رہواری قدم سے نہ تھی کیا جا خود سہولت و عجز و است و پا جا نہ بولتے تھے بیچ کر گئے جا جا</p>	<p>۵۵</p> <p>بہن تار یون کج کرتے تھے آقا نامہ جو بیکہ زبان وہ بچار سے یہ بد گہرا ہو پہلے نہ کو اپنے ہم آئینہ خوش یہ سر حکم ہو نہ کات کر کہدین زمین پر</p>
<p>نہ گردنیں تھیں ووشپہ نے سر تھے خود میں تیغ علی تھے خود میں اور سر تھے گود میں</p>	<p>غصہ حضور امت جد پر نہ اب کریں توبہ کہیں جو آپ سے بیعت طلب کریں</p>
<p>۵۵</p> <p>کس آتہ تاب یہ سر فوج پر تھی پانی کا گھونٹ بکے گئے گزرتی اپنے کو کھاتی ہوئی زین گزرتی پیش کی سب کے دل پہ صفائی گزرتی</p>	<p>۵۵</p> <p>اگر کا صدقہ روک لو جید کی رفتار اخگر کا واسطے بکرو دم سے کا زار بکریں گزرتی گزرتی گزرتی نہ پادگار حجت حق کی ہو یادگار</p>
<p>خالی عدو کے خونیں بھرنانہ آتا تھا آتا تھا سب کچھ ایک ٹھہرنانہ آتا تھا</p>	<p>دشمن کا بھی سوال کہی رو کیا نہیں قاتل سے انتقام علی نے کیا نہیں</p>
<p>۵۵</p> <p>نہ کمین کو نہ تھی نہ پیش نظر نہ تھی نہ کوئی تھی نہ بوزیر نہ تھی صف نہ تھی نہ پیش نہ تھی سپہ انتہا سے نہ تھی نہ تھی کون متباد تھی نہ تھی نہ تھی</p>	<p>۵۵</p> <p>مولا کو حرم آگیا اس حرم نے شمار مولا کو حرم آگیا اس حرم نے شمار بچپن کے دھوکا کیا مولا کو بھاریا چلا سے لے کو فوج ڈروا نہ نہ بھاریا</p>
<p>یان تھی وہاں نہ تھی جو ادھر تھی او دھر نہ تھی پیر یہ نہ کچھ کھلا کہ کہہ مر تھی کہہ مر نہ تھی</p>	<p>دیکھو کہاں ہے تھراوے تم پکارو پکارو لو آؤ راہ حق میں مرا سراوتار لو</p>

<p>۱۱۷ پسینے جمع ہوئی سب فوج اتقیا گرد ایک چاند کی ہوئی عقیقہ ہزارا سب جہتیں پہنچنے لگے وامقینا شیشہ نیر گرد و سنان فوج خراب</p>	<p>۱۱۸ چو چو جلد نہ پیر عین کے مقام کی کسی پختا ہو سیدیاں نہیں طاقت کلام کی پہنچا جو صدر رو کا شہ نام کی اس فوج پہنچا کھل گئی</p>
<p>۱۱۹ صورت اموس بھر گئی پرزے بدن ہوا سی پارہ شاہ دین کا ہر ایک جزو تن ہوا</p>	<p>۱۲۰ چارون طرف حسین کو لشکر نظر پڑا سینہ پہ شمر حلق پہ پھر لطف پڑا</p>
<p>۱۲۱ چوئی کام تھوڑے ہوئے سب کام غور شیداں عزت و شرف خاک پر گرا لج و ظلم لرز گئے اور عرش کی بکلی حد و بال کھلتی مضطرب</p>	<p>۱۲۲ چکی سے شیشہ چھاپی کوچ ادب مسنے کہا پکارنے میں چھاپی ادب فرمایا جاتا ہو و نام اور ادب دلا کہ ہاں حسین ہوشوار ادب</p>
<p>۱۲۳ اُسوقت ہوش میں نہ کوئی اُس میں رہا سورج گمن میں اک کے چالیس دن رہا</p>	<p>۱۲۴ سہواً انھیں جفا کا یہ سامان کرتا ہوں جان رسول جان کے بیجاں کرتا ہوں</p>
<p>۱۲۵ وہ چمک چمک جاتی ہوئی بین وہ جنگ نیر گم وہ چہ از انہیں پہلو پہلو آہ پڑنے تھے شاہدین پہ چال تھا کہ سچ کی خاطر بھال عین</p>	<p>۱۲۶ وہ کو کس کو یہ بچارا برسے زار دولت نیر دیکھا دولت مجھے عمر شہ نے کہا نہ ج کر لگائے اگر ہوئے شیع خضر و سے عبدنا مور</p>
<p>۱۲۷ ارکان عرش خالق سبحان لرز گئے مقتل میں لاشہا شہیدان لرز گئے</p>	<p>۱۲۸ دولت ہو خوب یا کہ شفاعت رسول کی بولا شفی کہ نہ تو دولت مستول کی</p>

<p>۵۴ بے شکین غنم نہیں قل کاٹھے جت تمام کسنی ہے وقت فناٹھے گم ہو سکے تو تھوڑا سا پانی پلاٹھے منظور ہے عجب کی خاطر دعاٹھے</p>	<p>۵۵ وان کاٹھا تھا خلق ہی زار دیکھا عین حضرت بہن کی یاد میں تھیں شکر و ہر ضرب پر پوچھتے جانے شناہین زینب نودن کی جوتھی نہیں</p>
<p>۵۶ بولا وہ منہ پھرا کے نہ پانی پلائیں گے فرمایا خیر پیاسے ہی دنیا سے جائیں گے</p>	<p>۵۷ بے سرو تارے تیغ قواب تھا مٹا نہیں پر یہ بتا سکی نہ کا تو سا مٹا نہیں</p>
<p>۵۸ پہنچ سکے تھے چھپ چھپ چھپ کی خیمہ کوٹنے کے لئے شاہ ناما رٹو وزینب دیکھتے دیکھتے دل چکارو لے عابد و رقیہ و بانو سے بیدار</p>	<p>۵۹ بیں تہ ہے سکوت کا ہنگام آدمیہ ہوتا ہے نظم میں تھے المام آدمیہ چاہے سچ کر دے ششایم آدمیہ چو خفت کہ جو ششایم آدمیہ</p>
<p>۶۰ نہ اکبر جو ان نہ محمد نہ عون ہے پا تم بکیوں کا ہاے مرے بعد کون ہے</p>	<p>۶۱ یا مرتضیٰ اعلیٰ کر مست ہے نہایت ہست ہنگام دستگیری و وقت عنایت ہست</p>
<p>تمام شد</p>	

<p>۵۴</p> <p>لے مرثیہ کسی کی غیب ہے بے یاسان کسی کی غیب ہے میں درود خان کسی کی غیب ہے شان خدایان کسی کی غیب ہے دلیر سامان ہے</p>	<p>۵۵</p> <p>عفت پکاری ہو تمام غیب ہے شیون غیب کا طہ کی غیب ہے خدا اس کی غیب کا یہ غیب ہے زیر کے غیب دیو کی غیب ہے</p>
<p>۵۶</p> <p>کری زمین و لیتی ہے گوشہ پناہ کے بیٹھا ہے غرض سائیں میں اس بارگاہ کے</p>	<p>جاری ہے منہ سے جاریہ فاطمہ ہوتی خدا و مکائینات کی اک حسا و ہوتی</p>
<p>۵۷</p> <p>وران غلطین بے تمام کو دار السلام در پناہ کو سیدہ منین لال بی بی کا موتی شام کو ہر جاہ شام کو</p>	<p>۵۸</p> <p>نہشت از غم و فرحست کی فرج موتی بان زانیا ہر گز نہ سوچو گرمی کا یہ غیب کا فطرت کی کردہ ہر صاحب را کو پہلو میں دروہ</p>
<p>۵۹</p> <p>دیکھا کریں کھڑے ہوئے اس استان کو یان بیٹھے کا حکم نہیں اس سامان کو</p>	<p>۶۰</p> <p>ہم تم یہ جانتے تھے کہ سوتی ہے فاطمہ اسکی خبر نہیں ہے کہ روتی ہے فاطمہ</p>
<p>۶۱</p> <p>حکمران کی فراز اس ملک کو جنت کا نام اسکی بزرگی کا ملک کو فضل غلام اسکی ہر جاہ و ملک کو بان دیوبند میں ہی کا غلام اسکی ملک کو</p>	<p>۶۲</p> <p>شان خدایا صل علی شان فاطمہ چند کا جانا نہ ہو و اماں فاطمہ روزہ ہر ایک روزہ ہو و اماں فاطمہ سنتی ہو و عید و عیدین تریان فاطمہ</p>
<p>زائر کو اس حرم کے عیش و نشاط ہے اس کا بچہ و نازحت حق کی بساط ہے</p>	<p>بہر ناز و تکی تھلیل کرتی ہیں واد تسبیح حق میں آپ کو تھلیل کرتی ہیں</p>

<p>۷۷</p> <p>پیش بین فضائل ابرارین عقل پیش خود کو لباسِ درخلاق کی پردہ پوش عشرت سے بچا پس گمراہی کا پوش فاقر ہے چہرہ خشک پروردگی کا پوش</p>	<p>۷۸</p> <p>نخ باد کا قدرت پروردگار ہے قل راز دار خلوت پروردگار ہے سجوان شاعر رحمت پروردگار ہے تن خاکسار رحمت پروردگار ہے</p>
<p>۷۹</p> <p>نیور نہ ہے گلے میں نہ گناہ ہے ہاتھ میں تبیح خاک حمزہ کا کٹھا ہے ہاتھ میں</p>	<p>۷۹</p> <p>تبیح سے عیان شرف فاطمہ ہوا ذکر خدا کا فاطمہ پر خامتہ ہوا</p>
<p>۸۰</p> <p>باغ فلک جو غضب بنگارنے کیا ب کو مطیع فاطمہ غفار نے کیا حاکم آریک درد کا مختار نے کیا نہر نے جو کیا وہی آزار نے کیا</p>	<p>۸۱</p> <p>باغونین خلد نہ روئیں کہ نہ تری آفتاب قیانین کعبہ مصطفیٰ میں آخری کتاب تارونین آفتاب میں بھو بونین کتاب سورقونین فاطمہ مروغونین کتاب</p>
<p>۸۲</p> <p>صادق سے اس کتاب کی صحت حصول ہے روشن دکانور سے شان تہول ہے</p>	<p>۸۲</p> <p>شاہ زمان وقت سیما کی مان ہوئی دہرا ہر ایک عصر میں شاہ زمان ہوئی</p>
<p>۸۳</p> <p>شہر بیاور کر چیا شہر سار شہر میں بکرا چاچا جگہ ہر پیرہ جو تاحیات میں بکرا ہے شہر کر کے مغربی شگ عار ہے</p>	<p>۸۳</p> <p>افت خدا کے بوجیب خدا کی ہے مصفت کر آگے یہی دلا گیا کی ہے پروردانہ فاد کی نہ شکایت جفا کی ہے ایضا فاطمہ جدائی خیر اورا کی ہے</p>
<p>۸۴</p> <p>رہی تن پر دے میں جو کرامت تہول کی حاجت نہوتی خلق خدا کو رسول کی</p>	<p>۸۴</p> <p>آب غذا کی مسکرتہ سونے کا دھیان ہو آنکھوں میں شکل پاپ کی رونے کا دھیان ہو</p>

<p>۱۳۱ کچھ خوش کر دیا ہو کسی نے کھلا دیا تجربہ غلامین کے نہ غذا نے مرادیا نشین کسی نے نہیں عین پانی چا دیا قطرہ پایا اور اکھون کر دیا بیا دیا</p>	<p>۱۳۲ بٹھے بکارتے ہیں کہ اللہ باہر آدو آمان نہ اتنا روغلا مونہ پر تم کھاؤ ناتانسان ہیں بلا لائین تم اکبر کھاؤ ہم کرتے چارتے ہیں نہیں بھگواؤ</p>
<p>نسبت ہو کس سے قاطعہ کے شوخوشین کو زہرا کے بعد روئی ہے زینب حسین کو</p>	<p>نانا کے بعد ہالے یہ بقدر ہر ہم ہوئے سب اطراف حضور کے بھی پیار کم ہوئے</p>
<p>۱۳۳ کچھ خلق زیادہ قلوب سے فغان ہوا کچھ خلق زیادہ قلوب سے گلزار توان ہوا سیکھ دل تول سے بھینچاں سوا روئے بر گھڑی کے پوینچاں ہوا تپ کہ بھینچاں چلنچاں ہوا</p>	<p>۱۳۴ ہمسایان کہتی ہیں عاشق پر ویدار مٹھنے تو ہے موقوف شہر اون کے عوض تو اپنی زیارت و شاد چھین چینی ہے یہ کیکر وہ نوہ گرد</p>
<p>جب قاطعہ نے آہ پر لگے آہ کی ہلنے لگی ضرب رسالت پناہ کی</p>	<p>اب میں ہوں اور ہر ایک حقارت ہے صاحبو بابا موے کہ خاک زیارت ہے صاحبو</p>
<p>۱۳۵ اگر موند زبانی نفس ہے یہ بیان گھر سے ہوا اجازہ پیکر صاحب دان بٹھیں کی بٹھیں رہ گئی خود مہمان اگر ہفتہ رات دو تین چکر دیاں</p>	<p>۱۳۶ قصہ بخت گردن آٹھوان ہوا اور نیل پوسن خلعت نیلے جہان ہوا پان صر جھوڑہ نام غم عیان ہوا تیا سطح کہ مودہ کا سب کو جان ہوا</p>
<p>دیکھا جو ہے جناب کی ڈاکہ سب ہے آواز آہ کی دل سے لمبند ہے</p>	<p>یہ تشکل ہو گئی تھی عزائین رسول کی پوچانی بیسیوں نے نہ صورت تول کی</p>

<p>۹۰ دہ وقت شام اندوہ اندھیرا آدم کی شہسوار ایک رہ گیا منہ کی زینے کے جوہرین ہو چلا چم چلائی کھل جاؤں میں کی</p>	<p>۹۱ خزائنہ نونہا نہیں شہر تھی خافار گر کردار ابھی تھی پانوں سے بار بار اور مائی قبا کا گریبان بخت تار تار دل تقاضیفت قرار تھی راز راز</p>
<p>۹۲ مان میری کیا ہو میں میں تعلق سے لول ہوں مڑ کر پکاری آپ میں ہی تو قبول ہوں</p>	<p>۹۳ جب آہ کی تو چار طرف بھلیاں گرین تھکر کیاں گرین کبھی خش کھا کے دان گرین</p>
<p>۹۴ فندیان کرنی اور اس وقت کا بھال پلاپے سے بدن ہو تھا شور بھال ہاتھ کے نیل چپائی پڑی ہے اکھیں لال نہار نہ ہونہ شک پشیمان</p>	<p>۹۵ خدی خورش غن میں کہ آہ میں بہج کی غن غن تبدیل سے واس دفعہ جو خورش میں ایک عبد اور غلام جو رجن و پری چو بیاس</p>
<p>۹۶ روتی چلین فرار رسول انا م پر جب سطح شمع کو غریبان ہوشام پر</p>	<p>۹۷ غل تھا کہ رے دل کو ہلاتی ہے فاطمہ ہو ہی کی قبر آتی ہے منا طمہ</p>
<p>۹۸ اندھیر فاطمہ کے گلے سے چکیا طوفان لہج اچھوٹے ڈبے سے چکیا بہم زمانہ اچھوٹے گلے سے چکیا خارج تکب بھی راہ گلے سے چکیا</p>	<p>۹۹ رنگ کے رنگ غن غن کبھی شہر ہمسا میوں غن غن کبھی شہر مرد کے منہ پر دو دو دمان اور کھادی سنبے چوٹ اپنی گھوٹے تہا دیے</p>
<p>۱۰۰ عوا کفن سے قبر میں منہ ڈھاپنے لگی آدم زمین پر تڑپے لحد کا پنے لگی</p>	<p>۱۰۱ اکتی بختی فضا اوکے پر رکا شہر ہے نا حرمون نے بی بی کو دیکھا تو تر ہے</p>

<p>۱۴۴ تیرہ دن وقت نام پر کھاوا دیکھو ایسا کون سی بے غصب انقصہ آتی تیرہ دن وقت نام پر کھاوا تیرہ دن وقت نام پر کھاوا</p>	<p>۱۴۵ مجھ وہی کہو وہی ایک ترنہ تیرہ دن وقت نام پر کھاوا تیرہ دن وقت نام پر کھاوا</p>
<p>تربت کے گرد پھرے سہاقت تو گھٹ گئی لیکر بلائیں قبر سے زہر الپٹ گئی</p>	<p>دیتے ہیں سب دعا کہ ٹھہر جائے فاطمہ اور فاطمہ یہ کہتی ہے مر جائے فاطمہ</p>
<p>۱۴۶ جلالتی آہ و اتبادا محمدؐ نور اللہ و ابنا و محمدؐ شاہوئے شاہ و اتبادا محمدؐ والدہ و اتبادا محمدؐ</p>	<p>۱۴۷ تیرہ دن وقت نام پر کھاوا تیرہ دن وقت نام پر کھاوا تیرہ دن وقت نام پر کھاوا</p>
<p>بابا بول آئی ہے تسلیم کے لیے اُٹھتے نہیں مزار سے تعظیم کے لیے</p>	<p>پوچھو یہ تم مزاج تھارا۔ خیر ہے نوٹھی کے کہ حال جدائی سے غیر ہے</p>
<p>۱۴۸ گذشتہ دن زاریات نہیں ہوئی اس نصیب کی خرابی نہیں ہوئی منبر سے سونا و خط و نصیب نہیں ہوئی مسجد میں بھی ماز و جنت نہیں ہوئی</p>	<p>۱۴۹ کس کے غم میں کیا آہ و فغان نہیں وہ کون گھر میں کیا حسین بن نہیں آئندہ کون ہے جو سبیل و ان بن نہیں راستہ پر کون ہے کوئی بی مدبان نہیں</p>
<p>حضرت کے منہ سے وحی خدا بھی نہیں سنی جبریلؑ کے پروں کی صدا بھی نہیں سنی</p>	<p>خالق کے بعد بند و نیک جو کچھ تھا آپ تھے راندن کے شوہر اور یتیموں کے باپ تھے</p>

۱۳۴
خداوند جان من پر تو کج چیں گے
کی نہ منہ نہ منہ نہ منہ نہ منہ
احسان نہ کرے تیری سبب بے نیکی کے

۱۳۵
کیا سوچے تو تیرا جواب دو
چلا ہی ہے اپنی زبرد جواب دو
مولا جواب دو مگر سے آقا جواب دو
دل ہاتھ نہیں کیوں کیا جواب دو

اولاد کا بدل ہے پدر کا بدل نہیں
یہ درد وہ ہے جسکی دوا جزا جل نہیں

بولو میں صدقہ جاؤں بہت مال ملول ہوں
آخر بتول ہوں میں تھاری بتول ہوں

۱۳۶
آسان لکھنا کا داغ ہو عجز کا داغ
وہ کچھ نون کا داغ ہو عجز کا داغ
نین بین کا داغ ہو عجز کا داغ
پیدا ہو لکھنا اس کا داغ

۱۳۷
کھیلے تھے سب سحر کی باتیں تھے
یونہی کے بے کسی کا چار تھے
فاتحہ راجہ تھے کی کیا کھلا تھے
جو جو بین باز کرتی تھی حضرت تھارت تھے

بے حشر کے تھاری زیارت نہ ہو سکی
ہوگی وہ کون آنکھ کہ جواب نہ رو سکی

کیسی حقیر بعد رسول کریم ہوں
درتیم آگے تھی اب میں یتیم ہوں

۱۳۸
اور باب پہنچا بیکہ تیرا جانا بیکہ
نور خدا جلالت خدا رحمت خدا
روز ازل سے تیرا بیکہ سب کا پیشوا
پہنچے تھے تیری سبب پیچھے رہا

۱۳۹
بابا اذان بلال کے منہ کی محبت
بابا بازی آتے ہیں میں سب کی جا
بابا جی کو اس نے بلا کر رکھے گناہ
بابا نور و نور تھے تیرے تیرے

کیونکہ نہ اپنی موت مجھے اب قبول ہو
وہا میں آیا اب نہ ہوا اور بتول ہو

اک اک گھڑی پہاڑ ہے مجھ دل ملول کو
بابا کہو بلاؤ گے کس دن بتول کو

<p>۵۳ چوئی چوئی کی سکنیہ کی عزت نگاہ میں زیرانی کی قصبہ سے اٹھنا آہ میں آئے جو اوش بیرون سے تھل کی آہ میں بے بساقتہ سکنیہ کی قتل گاہ میں</p>	<p>۵۴ دہ پین آہ بیکاری وہ لے لے لے یقین ہے جو سو گھاٹا پیرا میں پیر یوسف کو دیکھنے کی توقع تھی سقا میر ہی اسید قطع ہے بابا سے کھیر</p>
<p>۵۵ بہر او اہل ظلم نے کی شور و شین پر روئے دیا نہ بیگ کو لاش حسین پر</p>	<p>۵۶ پو پھول کمان تلاش کو کون کون یار میں یوسف تو میرا سوتا ہے لوگو مزار میں</p>
<p>۵۷ انقصہ فاطمہ تیری نہیں تھی بیکے پاس تیری کسی خدیجے سے بیکے بوجھ تو ہے بولی بیٹ کر جانے بی کا دور کسکھانے چکر</p>	<p>۵۸ کھینکے چنے لگی خانوں نکذات گھر میں زبان ہا شہید تیرے خون ہات کا فوجی جسم کھائے جو دیکھے ہارات میت کا اب لوک شوقا طے کس بات</p>
<p>۵۹ ہمسایاں ہیں گرد بہر اسان کھڑی ہوئی بی بی کی اماں جان میں غش میں چپی ہوئی</p>	<p>۶۰ نظروں سے نور چشم نبی کو گرا دیا دروازہ عملی ولی کو گرا دیا</p>
<p>۶۱ نا کا فاضل نے اسی نے لادیا خدیجے کے بی بی کو غش میں لگا دیا خدیجہ نے اس کے ہل نی کا مزار دیا جامہ پر بوسہ فاطمہ نے جا بجا دیا</p>	<p>۶۲ آگے سین سکن گئے علامان فاطمہ دے کے تلے بلند ہے افغان فاطمہ کیا وقت یکسی رہی میں قربان فاطمہ سیتی ہو سانس میں طونہ بی جان فاطمہ</p>
<p>۶۳ ٹوٹھکرو رو بات سنائی وہ یاس کی جو بیہیمان تڑپنے لگیں آس پاس کی</p>	<p>۶۴ محسن جہد اتر پتا ہے پہلو میں دل جدا مان مضمحل جہد ہے پسر مضمحل جدا</p>

<p>۴۴۴ سچو ہو کر حشمت پائی تو تھے دروازہ دھکے باغیچہ ملک چلا تو تھے گھر آئینہ والدہ یہ کہتے جاتے تھے زنتھانہ تھا جو در تو علی کو بلاتے تھے</p>	<p>۴۴۵ بولنا ملک میں نیندہ حشمت کی علی قدرت بیکاری نیندہ حشمت کی علی کی عرض موت نیندہ حشمت کی علی دل سے کہا میں صبر خواہان کی علی</p>
<p>۴۴۶ زہر اپکارتی تھی وہی رسولؐ کو اسے بن تم کہاں ہو بچاؤ بتولؑ کو</p>	<p>۴۴۷ بیجا نہیں گلے میں گرہ ریمان کی ہے ہوشیار یا علی یہ گھڑی امتحان کی ہے</p>
<p>۴۴۷ مستحانہ قانون دوسر تفتی گری دوش عبا یون دوزومر ٹھکانا تو اسے دوا مصیبتا دروازہ کو اوٹھایا تو اسے دوا مصیبتا بیلو ملا شکافہ مسجدا ہوا</p>	<p>۴۴۸ کیا کیا گلارن میں گھٹا دل خواہوا کیا کیا شکر میں نیندہ مشکل سرشتا ہوا غل تھا خدا کا شیر اسے خواہوا خیر الامم کے مرنے ہی ہو گیا ہوا</p>
<p>۴۴۸ دریا لو کے دیدہ حق میں سے بھگے اللہ سے صبر شکر خدا کیلے رہ گئے</p>	<p>۴۴۹ رسی گلے میں ہے ستم تازہ دیکھنا ایمان کی کتاب کا شیرازہ دیکھنا</p>
<p>۴۴۹ اس پہ بھی ظالموں نے خوف خاک کیا سامان قتل تائب غیر الورا کیا انبہ کہ حضرت شکر گلستا کیا ایچا علاج پہلے سے خیر انسا کیا</p>	<p>۴۵۰ ہونچا فوہم کفرینہ دین کا کبریا پہنچا جی کی خبر کو آریا یہ بھیا یونہی سے آگے دروچار دین کیا بھلا لڑے بچہ خورشید بر بلا</p>
<p>۴۵۰ گھر سے گندہ درخیر لے چلے چادر کٹے میں ڈال نئے حیدر کو لیچلے</p>	<p>۴۵۱ اعجاز سے رسولؐ کے روشن جہان ہوا لیغے لحد سے دست مبارک عیان ہوا</p>

<p>۵۵ کافی ہے جسے مسخیر خدا دو پادشہ ہیں جس کی پادشاهی جدا نقطہ پر آہ فاطمہ احمد آٹھ کے کی ادا سجھ لا مٹا فون سے لکھو سے ہوا</p>	<p>۵۴ منہ کی کانا علیا اور دیا نقطہ پر آہ فاطمہ احمد آٹھ کے کی ادا سجھ لا مٹا فون سے لکھو سے ہوا</p>
<p>گھر کو روانہ سیدہ فاقہ کش ہوئیں آتے ہی گر پڑیں صف ماتم پر غش ہوئیں</p>	<p>صرفہ نہ آہ مین نہ بکامین نہ بین مین بے غش ہوئی فاقہ نہ تھا شور و دین مین</p>
<p>۵۶ قرآن کیے شیلان مین بے بنیاد نقطہ پر آہ فاطمہ احمد آٹھ کے کی ادا سجھ لا مٹا فون سے لکھو سے ہوا</p>	<p>۵۵ قرآن کیے شیلان مین بے بنیاد نقطہ پر آہ فاطمہ احمد آٹھ کے کی ادا سجھ لا مٹا فون سے لکھو سے ہوا</p>
<p>رویت تھی جس پر دست وہ سر پر ہا نہیں دیکھو مین گھر مین ہنوی پانی ہون یا نہیں</p>	<p>کھانے کا کوئی وقت نہ سونے کا وقت ہے جو وقت ہے وہ آپ کے رونے کا وقت ہے</p>
<p>۵۷ کس کیا کہوں میں خیر الہم کا درد سجھ لا مٹا فون سے لکھو سے ہوا</p>	<p>۵۶ کس کیا کہوں میں خیر الہم کا درد سجھ لا مٹا فون سے لکھو سے ہوا</p>
<p>دو ماتم اور آہ وہ عزت قبول کی محسن کا چہلم اور سہ ماہی رسول کی</p>	<p>الزام کوئی دے نہیں سکتا بتول کی سمجھتا ہوں مین خیر قیم رسول کی</p>

<p>۵۱ بابا جی کا سر پہ ہاتھ رکھ کر منہ سے نکلتی رو بہ جانی کی نیند کے باغ میں اس کو کھاتے تھے کہ پہلے اس کو کھاتے</p>	<p>۵۰ بابا جی کا سر پہ ہاتھ رکھ کر منہ سے نکلتی رو بہ جانی کی نیند کے باغ میں اس کو کھاتے تھے کہ پہلے اس کو کھاتے</p>
<p>۵۲ قابو میں موت ہووے تو مر جاؤں یا علی بابا کا سوگ لیکے کہ مر جاؤں یا علی</p>	<p>۴۹ بابا جی کا سر پہ ہاتھ رکھ کر منہ سے نکلتی رو بہ جانی کی نیند کے باغ میں اس کو کھاتے تھے کہ پہلے اس کو کھاتے</p>
<p>۵۳ میری طرف سے اس کی خدمت میں رکھنا چاہتا ہوں اس کی خدمت میں دو چار دن تھا کہ اس کی خدمت میں رہا ہوں اس کی خدمت میں</p>	<p>۵۴ بابا جی کا سر پہ ہاتھ رکھ کر منہ سے نکلتی رو بہ جانی کی نیند کے باغ میں اس کو کھاتے تھے کہ پہلے اس کو کھاتے</p>
<p>۵۵ دل جس کا مردہ ہوا ہے جینے سے کام کیا بابا سدھارے مجھ کو دینے سے کام کیا</p>	<p>۵۶ بابا جی کا سر پہ ہاتھ رکھ کر منہ سے نکلتی رو بہ جانی کی نیند کے باغ میں اس کو کھاتے تھے کہ پہلے اس کو کھاتے</p>
<p>۵۷ روئے میں خدا کی خدمت میں آج بھی میری خدمت میں آج بھی میری خدمت میں آج بھی میری خدمت میں</p>	<p>۵۸ بابا جی کا سر پہ ہاتھ رکھ کر منہ سے نکلتی رو بہ جانی کی نیند کے باغ میں اس کو کھاتے تھے کہ پہلے اس کو کھاتے</p>
<p>۵۹ ماتم ہے غیر کا کہ تمہارے رسول کا پرتم کونسا گوار ہے رونا بتول کا</p>	<p>۶۰ بابا جی کا سر پہ ہاتھ رکھ کر منہ سے نکلتی رو بہ جانی کی نیند کے باغ میں اس کو کھاتے تھے کہ پہلے اس کو کھاتے</p>

<p>۱۳۵</p> <p>بوی کہ رات کو پہونچا دیکھی بال سجلی میری کار و بار میں خود کو نہ تھا خودت کامی ہوئی ہوئی ہوئی ہوئی نہلا دھلا دیکھ کر پشیمان تھا حال</p>	<p>۱۳۴</p> <p>پیشے نکلے پوچھیں باغ میں چوری نہیں دیکھتا تھا اب کا دیر آخری سوداگر میری ہو چھپو ارادہ خاطر نہیں چھپو کہتے تھے نزدیک ابوری</p>
<p>کرتے بھی دھوئے قوت بھی کلنگا دو چلی سہل نہ باندا ایک یہ ارمان کی چلی</p>	<p>رو کر کہا علی نے ہمیں غدر خواہ میں واللہ بے قصور ہو تم سب گواہ میں</p>
<p>۱۳۶</p> <p>پوچھا علی تو کوئی نہ تھا میں نہیں صدقہ سے کیا شادی ہوئی تو نہیں پہچلے کو روئے روئے جو ہو گیا سلین دیکھا کہ کیا غم میں ہیں اپنے میں</p>	<p>۱۳۷</p> <p>مقصود میری تیری تیری بی خطا بھی غنت کا تم زبان نہ لایا نہ بھی اچھا لباس مانگا نہ اچھی غذا بھی بجای جب پرچہ میں طلب کی دوا بھی</p>
<p>محسن کو میرے اپنے گلے سے لگاتے ہیں بہلاتے تھے نہ روتی مانگو بلاتے ہیں</p>	<p>کیا خوب تم نے مجھ سے نباہی فاطمہ کیونکر نہ تو نورانی سے فاطمہ</p>
<p>۱۳۸</p> <p>محبوب میں چھلی تو کیا ہوئے تغیر نہ ہر کرمان تھی تو زاریا تیرے شمار آجلہ دھو دھو تھا ہے یہ مصوم بابا مان تو میری چین سے میرا ہے اختیار</p>	<p>۱۳۹</p> <p>دنیا کے مال جاہ نہ تم نے نظر نہ کی زبانیں ایک دن اسلحہ پر نہ کی یوں صبر سے جہان میں کیسی نہ کی فاقہ نشینی اپنے پیر کو خبر نہ کی</p>
<p>یان غاصب فدک نہ کبھی آنے پائیگا یان تازیانہ تجکو نہ کوئی لگائے گا</p>	<p>پہلو پہ درگرا میں حمایت نہ کر سکا شرمندہ ہوں کہ حق رعایت نہ کر سکا</p>

<p>۱۳۷ وہ بولی بہترین لڑائی جو سب کو زبردستی دینے والی بیابان نظر پہنچے کہ بعد میں آپ میں پیر سبیلین موصوفوں کے ہیں بارہ جگہ</p>	<p>۱۳۸ والی نیچے چوکا ہوئی دل جباب چلے گئے ان کی بات کا دنیا تہم جواب بنو گئے ان کی اسے سوا سچا فخر ان کے نیچے پانچہین جگہ حساب</p>
<p>۱۳۹ گر جاتے ہو قبر میں زہر کے چین کو دینا نہ بن میرے سن اور حسین کو</p>	<p>۱۴۰ زینب سے ہو شیار کہ نازوں کی پالی ہو اور دوسرے حسین کی ہر کو والی ہے</p>
<p>۱۴۱ کل ایک لڑائی میں ان کے دروں بے اور کیسی صبح ہوئی اور یہ خیال اب میرے طبع پر آج اسکا ہے خیال اور جہل ہو یا نہیں نظر سے یہ نونال</p>	<p>۱۴۲ عین دوم ہر جگہ شکو اور حایو اعتدال نشان ہو گیا جابا حایو دینے میں خود تار پڑا اور خود حایو چھپ کا نیپ کر کہ آہی کچا ہو</p>
<p>۱۴۳ حاسد کی چشم بد سے بچائے فدا انھیں سر کی طرح آنکھ میں رکھو سدا انھیں</p>	<p>۱۴۴ آنکھوں کے آگے قبر کی تنہائی پھر گئی موتی کی اک لڑی تھی کہ آنکھوں کے گر گئی</p>
<p>۱۴۵ نرب تک اس اور میں نے کیا کیا کل صبح یہ گھر کی بی بی میں پر شیب پورا نہ ہو گیا یہ حیرانہ اور وہ شیب دن باری جا کر کوئی گھر کے نرب شیب</p>	<p>۱۴۶ بولی کہ یا علی یہ کیا کا وقت ہو مرنے سے گئے قبر کا وقت کا وقت ہو بیت پر بعد دفن بر آفت کا وقت ہو اس وقت داروں کی محبت کا وقت ہو</p>
<p>۱۴۷ یہ وہ فون ہیں سپرد جناب امیر کے جو غن میں میرے آپ صغیر و کبیر کے</p>	<p>۱۴۸ ہدم نہیں رفیق نہیں مہربان نہیں یہ وہ جگہ ہے کوئی کہی کا جہان نہیں</p>

<p>۱۴۱ وہاں جہاں کا وہاں ہوا پہلے پہلے سے پہلے کا سب سے پہلے سے پہلے کا سب سے پہلے سے پہلے کا</p>	<p>۱۴۰ نہاں وہاں کی دنیا سے نکال میں سے پہلے سے پہلے کا سب سے پہلے سے پہلے کا سب سے پہلے سے پہلے کا</p>
<p>۱۴۰ کس کو کوئی پکارے کہاں جاؤ کیا کرے آسان سب یہ قبر کی شکل خدا کرے</p>	<p>۱۳۹ کا فور خلد فاطمہ زہرا کے پاس لا پانی ہمارے غسل کو لا اور لباس لا</p>
<p>۱۳۹ آتش تھان میں فرات سے پیدا نہاں میں اپنے پہلو میں پہلو میں سیدار میں بھی ہوں بافتا ہوا نہاں میں پہلو میں پہلو میں</p>	<p>۱۳۸ غریب میں غریب سے پہلے کا نہاں میں پہلو میں پہلو میں آواز اجی سے پہلے کا نہاں میں پہلو میں پہلو میں</p>
<p>۱۳۸ اُس وقت مرد و عورت بے یار ہوتے ہیں زندہ ہوں تو اس کے یہ طلبگار ہوتے ہیں</p>	<p>۱۳۷ حورون نے پھر بہشت میں برپا غسل کیا پیلو قصانے شمع پیمر کو گل نہا</p>
<p>۱۳۷ آئی تار سول کی بی بی کا نہاں میں پہلو میں پہلو میں نہاں میں پہلو میں پہلو میں نہاں میں پہلو میں پہلو میں</p>	<p>۱۳۶ بان سب کھڑے ہوئے زینب کا نہاں میں پہلو میں پہلو میں نہاں میں پہلو میں پہلو میں نہاں میں پہلو میں پہلو میں</p>
<p>۱۳۶ محبوبہ خد او نبی تیرا نام ہے مومن تیرے محبون کا دار السلام ہے</p>	<p>۱۳۵ اپنا بھی سوگوار زندا ہے میں گر گسین بی بی مجھے نزار زندا ہے میں گر گسین</p>

<p>۴۴</p> <p>عورت ہاں نہ ہی کیا یہ بے قرار تو کون سا زمانہ تو یہی جی دکھار تو کون سا زمانہ تو یہی جی دکھار تو کون سا زمانہ تو یہی جی دکھار</p>	<p>۴۵</p> <p>چہ تو کہ ایک کو تو میں غصہ کیا تو چہ تو کہ ایک کو تو میں غصہ کیا تو چہ تو کہ ایک کو تو میں غصہ کیا تو چہ تو کہ ایک کو تو میں غصہ کیا تو</p>
<p>۴۶</p> <p>اماں کو کمان کا پتا دوں کہ مر گئیں یہ تو نہیں زبان سے نکلا کہ مر گئیں</p>	<p>۴۷</p> <p>چھاتی قلع سے دیکھے والوں کی کھٹکی نہہ رکھنے منہ یہ فردے کر زینب لپٹکی</p>
<p>۴۸</p> <p>میں وہ خشتوں نے نیائی کر چلین میں وہ خشتوں نے نیائی کر چلین میں وہ خشتوں نے نیائی کر چلین میں وہ خشتوں نے نیائی کر چلین</p>	<p>۴۹</p> <p>امان میں ہوں کھانی تو خیر نہ کیا تو امان میں ہوں کھانی تو خیر نہ کیا تو امان میں ہوں کھانی تو خیر نہ کیا تو امان میں ہوں کھانی تو خیر نہ کیا تو</p>
<p>۵۰</p> <p>کیا جلد تر زمانہ ہوا انتقال کا ہو ہی ابھی تو سن تھا کل ٹھارہ سال کا</p>	<p>۵۱</p> <p>ہو ہی یہ چکر رہنے کی کیا بات ہو گئی نانا کا فاختہ نہ دیارات ہو گئی</p>
<p>۵۲</p> <p>اگر خورشید کی ناز ادا مان جان اگر خورشید کی ناز ادا مان جان اگر خورشید کی ناز ادا مان جان اگر خورشید کی ناز ادا مان جان</p>	<p>۵۳</p> <p>بیت احرار میں بیٹے کیو جا جائے بیت احرار میں بیٹے کیو جا جائے بیت احرار میں بیٹے کیو جا جائے بیت احرار میں بیٹے کیو جا جائے</p>
<p>۵۴</p> <p>نانا مولی ہوں کوئی تازہ خطاب دو اماں جواب دو مری اماں جواب دو</p>	<p>۵۵</p> <p>کیوں آپ کو ہوتی نہیں چشم برآب کو کیا غش میں دیکھتی ہو رسالت آب کو</p>

<p>۹۹ کھنکھاتی ہے ہر طرف سے غاروں کی جگہ سے منہ زحانہ کی جو بی بی کی یادیں</p>	<p>۹۸ کھنکھاتی ہے ہر طرف سے غاروں کی جگہ سے منہ زحانہ کی جو بی بی کی یادیں</p>
<p>۱۰۰ اتنا تو اونسے کہہ دو کہ احسان کیجیو زینب جو مجھ کو اسے رونے دیجیو</p>	<p>۹۹ امان غلام آئے ہیں زحمت کی واسطے جاتی ہو تم بنی کی زیارت کے واسطے</p>
<p>۱۰۱ ناگاہ آئے رونے والے شاہ او بیبا غل غلو فاطمہ خود جگر سے کفن دیا استبرق بشت بین کا کفن دیا تابوت میں لگا کر گلے سے لگا لیا</p>	<p>۱۰۰ نانا چو تھیں خادموں کی خیر دعا کہیو زیارتوں کا پیرا سا جو بخت بابائے قس کی جو عازوں میں نبوت نانا چو دیکھو اب کس کی نفوت</p>
<p>۱۰۲ بوسے کفن میں کھول کے زسار فاطمہؑ مشتاقو آؤ دیکھ لو دیدار فاطمہؑ</p>	<p>۱۰۱ شفقت کا ہاتھ آپ نے سر سے اوٹھالیا ایک الدہ تھیں اونکو بھی تم نے بٹالیا</p>
<p>۱۰۳ چہ گزشتہ کی زبان سے اس پاس چہ گزشتہ کی زبان سے اس پاس چہ گزشتہ کی زبان سے اس پاس چہ گزشتہ کی زبان سے اس پاس</p>	<p>۱۰۲ ہونے لگے دواع یہ کہ کوہ درندہ عاشق نے بے لے ہو نصرت کی پسند یوں کہانی فاطمہ کہ کھلے کفن کی پسند تھوڑے دنوں کا تھوڑے دنوں کا پسند</p>
<p>۱۰۴ گھر میں علیؑ کی مہین نبیؐ تھہرے ہیں بنان کے بیٹے مانگے جازب پر آنے ہیں</p>	<p>۱۰۳ قبریں تمیوں کی اسی عہدہ میں مل گئیں باہر کے میں لگے پیادوں مل گئیں</p>

<p>۴۹ ہونے لگے دوان کی گردن بکنا نفع سے سرھلکا کے کیا آخری سلام بچہ نونہ قافلہ کو دیر طافت قیام تھک رہی ہیں کہ نہ کفن چھلکے تمام</p>	<p>۵۰ منہ چوم کہ نہیں کاہنے یہ قضا نور سے ہین تاکہ ابدان سے ہو جدا نقد پکڑی جا لی کی کے اعجاز پندرا بس عشق میں جین سن پیار ہو چکا</p>
<p>عاشق کو بے لے ہوئے کس طرح گل پڑے نور اکھن سے دست مبارک نکل پڑے</p>	<p>باہن نکالو دفن میں اب ویر ہوتی ہے آئی نذا کہ روح نہیں سیر ہوتی ہے</p>
<p>۵۱ گلچین پیکر ابرار نے والدین از سفید رویت کے چھلک رہے دامن بافت زادی علی کو نوازا امیر دین کہ وہ بہت بڑھکتے یکے اپنی عزیزین</p>	<p>۵۲ اب خند سے پیش در عرض کو دہیر یا سپرہ شہین نسیم خان قدیر بر رسول پاک کی حضرت امیر منہ پر قاضی والدہ دار خفیس</p>
<p>تسکین عرش اعظم رب ہد اکر د بیٹوں کو مان کی لاش ہو جلدی جدا کرو</p>	<p>فسر مایے وہ لطف کہ وہ در شگلر ہو۔ حلہ کفن ہو روضہ رضوان مراد ہو۔</p>

تمام شد

<p>۵۳</p> <p>لحظه سحر کی محبوبہ سگاہ پیچیدہ چیل سید نبیل نے تم کے چوں میں چیل نیمہ تمام طور سے مانند چیل دین چیل اور دامن مانند چیل</p>	<p>۵۴</p> <p>جتنے نام زدہ صد سالہ اکبار بل بل جتنے میں موتی ایسے پور بہو خفا ملک سوتیلہ میں آہ کا بخار بہو سب سبیا ہوئی خود زندہ گار</p>
<p>۵۵</p> <p>اندر بھی سیاہ چلتی تھی دشت نبرد میں قطرے لہو کے گرتے تھے گرد و گل گرد میں</p>	<p>۵۶</p> <p>ایسا بلبند مالہ دل کا دھوان ہوا ایک اور آسمان کے تلے آسمان ہوا</p>
<p>۵۷</p> <p>پہرے تھے ہر طرف بصیرانہ وہ چیل فن ورق تھے کونڈو تسنیم کی سلسیل جاری تھا ختم حضرت کوئی اور نیل لکھا رون نہ دوبارہ کے لکھو چیل</p>	<p>۵۸</p> <p>مالمین تھا کبکبہ نازندہ وہ خراج منجھ سے لگیں سے پیشان تھرت باغ لالہ سے دل میں داغ طلع صورت خراج لالہ سے دل میں داغ طلع صورت خراج</p>
<p>۵۹</p> <p>یعقوب نے مزار میں سیلاب کر دیا رورہ کے چاہ حضرت یوسف نے بھر دیا</p>	<p>۶۰</p> <p>جتنے پیور تھے وہ بحال ستیم تھے منقاروں کی طرح دل ظاہر و دیم تھے</p>
<p>۶۱</p> <p>اتنی تھی جاہ دست کو آواز در خاک چربی تھی نہ تھی موتی روخ سول کی باد صبا اور نے لگی پرستین خاک داسن تلک کلک لگیان پرستین خاک</p>	<p>۶۲</p> <p>تھے جمع بر سرش علی جواریک کتنا تھا ایک ایک کر کے جی بجا بہاؤ شاہ فاطمہ بیڑا حادثہ بڑا بار آریا شاہ وقت اولاد مصطفیٰ</p>
<p>۶۳</p> <p>سب برگ صورت کھنفس بن گئے کما کما کے داغ مرغ بھی طاؤس بن گئے</p>	<p>۶۴</p> <p>ہوا ب نہوا ب گرید نہ ہرا چلو چلو نہ ہرا کو دو حسین کا پر سا چلو چلو</p>

<p>۴۴ قورنک خان غلام محمد بن غلام محمد جبریل صاحب سہ ماہی نوہ زیر کفن میں اردی میں دھوکا صدقہ کی جگہ کا دوبارہ ہو جائے</p>	<p>۴۵ پڑی تھی دو چاندنی نوبت میں ڈر سے تمام سبک بیاکان تھے اوس رنگ میں حسین کا لاشہ میں تار حضرت کو چھین نکالے اور اودھ</p>
<p>مردمیں جمال غبر ہوا بوتراب کا ٹھوگیا مزار رسالت مآب کا</p>	<p>ناشا و نامراد سرھانے پڑے ہوئے اور پیلو دین قاسم و اکبر کھڑے ہوئے</p>
<p>۴۶ لوگ بچپان میں تصویق گاہ قتل کی سمت دیدہ دل کو گلا گاہ بیاختہ زبان سے گل جاگو کہ واہ لازم ہوا وہ ساقہ آہ آہ</p>	<p>۴۷ اقداری محبت سلطان کرلیا مفتی ایک باقہ تو اکبر پر دوسرا مسیحیت کہتے تھے قتل کی دنیا افت در حسین کی دیکھو پس افغا</p>
<p>سرخ فی میں مثل گل جو میان گردہ تھی اوس باغ میں نسیم محمد کی آہ تھی</p>	<p>بیٹوں سے بعد مرگ محبت جاتی ہیں گویا کہ اونکو تیر و سنان سے بچاتے ہیں</p>
<p>۴۸ سورج کو دن کرتے ہیں شہین شاہ پانی جی بھونڈن چھوڑتے ہیں شاہ میں شہین شاہ کے ہوتے ہیں شاہ کہن کہن کہن کہن کہن کہن کہن</p>	<p>۴۹ بیکین شہین شاہ شہین شاہ نہیں اپنے لئے نیرہ جی کے مگر عین گروں میں جی نوا اور کر گیا یہ جینا جو لاشہ جو جی کر گیا شہین شاہ</p>
<p>کیسی محیط عالم ہستی ہے بیکسی باران کی طرح آنہ بیکسی ہے بیکسی</p>	<p>بیٹوں پہ آج رکھے ہیں سرور کرم سے ہاتھ کائے کاساربان حسین کل قسم سے ہاتھ</p>

۱۹
انگریزی تحریر ہے شاہ کربلا
اور سکو بھی کمال شرم سمجھنے لگا
انگشت ایک سو وہ جسدِ مہدی
بہ جھلا کر وہ عینِ مولا دادہ جفا

۵۲۲
شیرین بی بی قلی بی بی خدیجه بی بی
شیرین بی بی خدیجه بی بی خدیجه بی بی
شیرین بی بی خدیجه بی بی خدیجه بی بی
شیرین بی بی خدیجه بی بی خدیجه بی بی

مطلق ڈرانہ نالہ خیر الاتام سے
 انگلی امام پاک کی کاٹی حسام سے

زہرا انہیں رسول انہیں محبت نہیں
شہیر مر گئے کوئی وارث رہا نہیں

نہ
خواروں نے اوارے کی طرح پوچھ
گرمی بنا آفتاب کی بجائے
پتھروں کی بجائے

۵۲
 شیبا اچو کہ تھے بنیوں میں مصطفیٰ
 شیبا اچو کہ تھی جہ کلثوم کی دوا
 دامن میں اس کے بالی سکینہ کی بھینچا
 کر رہا ہڈ اسکی تشفی کروڑا

بچوں کو شاہ دین کے چربے دکھائیے
رونیئے وہ تو اکلومائے لکائیں گے

کیا غش پڑے ہو ہوش میں سجاؤ اور تم
آیا ہے طوق صبر سے گردن جھکاؤ تم

۴
لاشکو و حب کہ لوٹ کے اپنے گھر
بہارے کہ علی سے وہاں ہیں جی چم
تو وار کی کھینچ کر لیا تو میں غور

آیا خیم شاه بن یونس شکر فیضال
نون امام یک سنجی خیر تمام لال
یونس انجی سنجی چون در کفر کنگال
نوامر احمد و حیدر کاج مال

بایں محرم شکر کفار ہو گیا
باز از خمیہ شر ابرار ہو گیا

دیکھو تو کس جگہ ہے دفینہ بتول کا
زیب کے یاس ہو گا خزینہ بتول کا

<p>۴۵ بی بی اس کے سر پر ہونے کی وجہ سے اور وہ بھی یہ کہ اس کے سر پر ہونے کی وجہ سے دولت کمان پر ہونے کی وجہ سے</p>	<p>۴۶ بی بی اس کے سر پر ہونے کی وجہ سے اور وہ بھی یہ کہ اس کے سر پر ہونے کی وجہ سے دولت کمان پر ہونے کی وجہ سے</p>
<p>محتاج ہیں فقیر ہیں دل درد مند ہے پانی بھی تین روز سے پیا سو نہ بند ہے</p>	<p>بانو سے چھین لے گئے مسند امام کی سرکار لٹ گئی خدہ عا یمقام کی</p>
<p>۴۷ بی بی اس کے سر پر ہونے کی وجہ سے اور وہ بھی یہ کہ اس کے سر پر ہونے کی وجہ سے دولت کمان پر ہونے کی وجہ سے</p>	<p>۴۸ بی بی اس کے سر پر ہونے کی وجہ سے اور وہ بھی یہ کہ اس کے سر پر ہونے کی وجہ سے دولت کمان پر ہونے کی وجہ سے</p>
<p>رن میں پڑی ہوئی ہو کمالی بتول کی دشت ہلا میں لٹ گئی دولت سول کی</p>	<p>طفلی میں او سکوداغ دکھایا سر رنے روئی جو وہ طمانچہ لگایا سر رنے</p>
<p>۴۹ بی بی اس کے سر پر ہونے کی وجہ سے اور وہ بھی یہ کہ اس کے سر پر ہونے کی وجہ سے دولت کمان پر ہونے کی وجہ سے</p>	<p>۵۰ بی بی اس کے سر پر ہونے کی وجہ سے اور وہ بھی یہ کہ اس کے سر پر ہونے کی وجہ سے دولت کمان پر ہونے کی وجہ سے</p>
<p>بے پروہ کر دیا جو عدو کی سیاہ نے بانوں سے منہ چھپا لیا نامہ شہ نے</p>	<p>کیا کیا ہمیں ستانی ہر امت سول کی زنجب کے سر سے چھن گئی چادر بتول کی</p>

<p>۴۳۴</p> <p>افسون شکنی شان ناز انوار خلعت ہو چکو آریہ تلمیذ کا ملا بے اذن حال ذرہ جہان جبریل قرآن میں حکایت تپنا خواہا خدا</p>	<p>۴۳۵</p> <p>بارج ہو چکے جو خاتم شدہ ام زنجیر مٹونی یکے علیہ کس شان نجات دہندہ سر کو بچھا کر کیا سلام محبوب کی حکمت جو ہے ہرگز کو کھام</p>
<p>۴۳۶</p> <p>وہ بی بیان اسیر ہو لیکن فوج شام میں کھو کے سر و نکو پھر تھیں بلوا عام میں</p>	<p>۴۳۷</p> <p>بیری ہے میری حق میں عاویذا سلسلہ آیا ہے ہاتھ بخشش امت کا سلسلہ</p>
<p>۴۳۸</p> <p>دی آگ تب خاتم شدہ دنیا میں آگ تلک سا ہو گیا ناموس شاہ میں عالم سیاہ خاکہ مستور باد میں عابد بکارتے نعلی ہو گیا باد میں</p>	<p>۴۳۹</p> <p>رتبہ ہی تھا کہ مصیبت کی تھی گھٹی زنجیر پیلے پاؤں پہ پیرا کے پیری اور جھلکی کوئی سوار ت ملی پیری میت کیو اسلے بولی ہو جھلکی</p>
<p>۴۴۰</p> <p>کچھ غم نہیں جو خالق عالم کھیل ہے انے نار یو یہ آگ بھی بل غم خلیل ہے</p>	<p>۴۴۱</p> <p>سجاد نے بھی بار مصیبت اٹھا لیا آیا جوق اسکو گلے سے لگا لیا</p>
<p>۴۴۲</p> <p>ملوہ جو برق طور کا آیا نظر بان موسیٰ کی طرح غش ہو کر جاؤا نوان اور کانپنے کے حشر شاہ نمان پہنچو کو رو دن میں اٹھا لیا بصدغان</p>	<p>۴۴۳</p> <p>ناگاہ غلے نہ فوج مخالف میں چڑیا واب تولٹ حکم مہر سید پدا منزل میں پہنچا لیکن ہر وقت سدا ان کے آئے غلے نر زبانی ہون جدا</p>
<p>۴۴۴</p> <p>تیمہ سے اہل بیت محمد کل ٹپے شعلہ ہوے بلند تو بسچے وہل ٹپے</p>	<p>۴۴۵</p> <p>مردوں پہ بعد مرگ بھی جو رد جفا کرو زنیب کے سامنے سر سرد جدا کرو</p>

<p>۴۴ بیوہ کو جمع کر کے لعینوں نے سزا بے لکھ جلد بے بیان اور بیوہ کو سزا زینب پاری اس طرح دی تیرے بیوہ کو سزا سوقت ہیں یہاں مرگ جاتی</p>	<p>۴۵ اسی وقت میں نے اپنے بیوہ کو سزا اور لاش اس کے لاش کے لاش کے لاش جاتی تھی میں نے اپنے بیوہ کو سزا اور لاش اس کے لاش کے لاش کے لاش</p>
<p>۴۵ جب لافوی سے بانوں مرگ کر کھڑے تھے محل میں محکوم ہاتھ پکڑ کر چلے جاتے تھے</p>	<p>۴۶ زنجیر میں سے ہٹا کر بدلیس کھنسا ہوا بلوے میں آج سر ہے ہمارا کھلا ہوا</p>
<p>۴۶ اسد مرگیاں میں سب سے پہلے کو لیا سونے میں سب سے پہلے کو لیا غائب اور قاصم غصہ کو لیا آدھے نہ کوئی اور تو صغر کو لیا</p>	<p>۴۷ ہر جگہ پر تار تھا شمر و سب ہر جگہ پر تار تھا شمر و سب ہر جگہ پر تار تھا شمر و سب ہر جگہ پر تار تھا شمر و سب</p>
<p>۴۷ لازم ہے میرے ہاتھ میں بجائی کا ہاتھ ہو زینب سوار ہوتی ہے کوئی تو ساتھ ہو</p>	<p>۴۸ برقم نے جو کہا تھا اسی پر عمل کیا بخشش میں عاصیوں کی تمہیں نے خلل کیا</p>
<p>۴۸ ڈسے لگا دکھانے کو تو شمر شکار ناچار بالہیت ہوئے اور تون اور نقص کی سمت سے جو تون کا ہوا دینے سے کہیں تو کوئی نہ شکار</p>	<p>۴۹ پانی آواز دے یہ اسے ناب نہی لاش سے کہیں جلا نہیں لے جاتی اعجاز سے جاؤ کہ دنیا کے شمس زینب باوان شمس میں ہر شمس</p>
<p>۴۹ ناگاہ چلتے چلتے وہ سب فوج پھر پڑی زینب میں یہ پاورٹ سوغش کھا کے گر پڑی</p>	<p>۵۰ بیٹی ہو در بدر شہ بدر و خنسن کی پوسا سے زید کے خواہر حسین کی</p>

<p>۴۳۶</p> <p>بھاری لاش شمع پر سکنی نہی بوی کو بی بی باب کے آج بھار اعدا نے مجھ پر ظلم کیا آج بھار اسکی خیمین میں آؤ شاہ فادر</p>	<p>۴۳۷</p> <p>تھا بیت لاش شمع پر سکنی نہی بانو نے اسکو دور سے آؤش میں لایا بوی کی دل کا درد کو مجھے نہ تھا سریا حال ہو گا کیسے تیرے بھائی کا</p>
<p>کانوں سے میرے خون کے دریا بہاؤ میں دھچکیں کر لیں نے طائے لگائے ہیں</p>	<p>افسوس تم تو مر گئے بانو نہ مر گئی اتھارہ سال کی مری دولت کو مہری</p>
<p>۴۳۸</p> <p>اسوقت باقی لاش شمع پر سکنی نہی سینے سے دس تیرے لاش شمع پر سکنی نہی زخم گلو کے شاہ سے اتنی جی صدا کچھ بھی نہ بچ رہی کا ہے بیا</p>	<p>۴۳۹</p> <p>لکھنے لگا کار کے پون شمع پر سکنی نہی بے در ویکار اس میں لاش شمع پر سکنی نہی یا کہی کہ ہے بھائی لاش شمع پر سکنی نہی چھوڑی</p>
<p>کیا فائدہ کہ جان کو رو رو کے کھوتی ہو لازم ہے تھکو صبر کہ زہر اکی پوتی ہو</p>	<p>کیا کیا عدد سے رنج نہ پاتے تھے اہل بیت مقتل سے پر قدم نہ اٹھاتے تھے اہل بیت</p>
<p>۴۴۰</p> <p>قاسم کی لاش شمع پر سکنی نہی بانو پر اس کے سکو پہ لاش شمع پر سکنی نہی اسوئی ایک شمع پر سکنی نہی نہن در اند ہوتی دھڑک رہی</p>	<p>۴۴۱</p> <p>صد و چوبیسویں خالوں میں لاش شمع پر سکنی نہی ناچار افسوس سے اہل حرم سوار اعدا نے مجھ پر ظلم کیا آج بھار کھا ہر ایک لاش کا بھار</p>
<p>مجھ کو روا تو تم کو مسیر کفن نہیں ایسے کہیں جہان میں وکھادوں نہیں</p>	<p>بیوون پر اہل ظلم نے کیا کیا ستم کیے سروار تو نکلے ساکنے انکے قلم کیے</p>

<p>۴۵</p> <p>بہترین چہرہ دیدار جو جسم پر ہے آگے تو نہیں آئے کسی کی طرح بیاکو سے بھی کھانی بھی پانہ کئے قدم</p>	<p>۴۵</p> <p>بلوادیہ نے کیا کہ رانی تو تیرا حال کرتے ہو چھوٹے کا باندہ عیث خیال قیدی نہ پکے پتے غائب طبع کے لال</p>
<p>چاروں طرف خروش ہوا شور و شین کا لوگ سنا نہ رہے دئے لگا سر حسین کا</p>	<p>بچوں کو اپنے گر کہیں قیدی چھاپیں گے یہ جان لو ہم اور زیادہ ستائیں گے</p>
<p>۴۶</p> <p>بابو نے دھیان کر دیا دیکھا اور ٹھوکر اس غل میں آئی سکینہ کہیں نظر عابد سے روکنے لگی یوں پتھر</p>	<p>۴۶</p> <p>بابو نے لے لئے شہر کی تھریر دیا بلی کی کیسی آج مصیبت ہوا خدا منا نہیں ہے ایک تو مصیبت کا پتا</p>
<p>چشم و چراغ شاہ مدینہ کدھر گئی ٹھونڈو تو داری بالی سکینہ کدھر گئی</p>	<p>کس سرزمین کو ڈھونڈتے بٹھی کو جاؤ نہیں حیران ہوں اب کہاں کر سکینہ کو لاؤ نہیں</p>
<p>۴۷</p> <p>عابد نے بھی خال چاہا بظرف کیا بیاکین نہ بالی سکینہ کا کچھ تیا بوسے پیکسی سے کہ اسے شہر چھو گیا</p>	<p>۴۷</p> <p>ایسا تو کہہ دے اسے انداز کوئی نصیب ایسا تو گھٹا میں طمانینہ یہاں چین سوئی رہی ہے سکینہ شہر سے یہ چین</p>
<p>پروانیں جو قید میں ایدھا ٹھاون میں ہمیشہ کھو گئی ہے اسے ڈھونڈ لاؤں میں</p>	<p>تغیر اس ہجوم میں اُسکا نہ حال ہو گھوڑکی ٹاپوں سے نہ کہیں پاؤں مال ہو</p>

<p>۴۵۵</p> <p>القصایک سست چو بانو نے کی نظر دیکھا سکینہ پیچی پر قتل غیاث پر چھٹی سی ایک لاش لئے پردہ کلبہ پر بارو کو سوکھ سوکھ کے پوتی جلاوہ پر</p>	<p>۴۵۴</p> <p>بابا بچا نے آنکلی ہو ہو کے بے قرار بی بی قوافراقی بار بار دل بیاں گوار اصغر کی لاش کے علی بن دنگار بائع ہو ایتمیم کو نیمہ شکار</p>
<p>سینہ سے بار بار وہ لاش لگاتی ہے داسن سے خون اُسکے گلے کا چھڑائی سے</p>	<p>ظالم نے اور غم میں اوسے مبتلا کیا مشکل سے اُسے بھائی بہن کو جدا کیا</p>
<p>۴۵۶</p> <p>سورج ہو گئے ہیں لاش کو سببان نہار چکے اسپر تری ہر وہ نالہ نشان کتنی ہو گیا ہوا حسین اور میر بھائی جان پتھر کو کہہ کر نہ ہو گئے ہیں لکھان</p>	<p>۴۵۷</p> <p>آگے دیہہ غم شاہ کا بیان بے انتہا عجب سلطنت ان نرسن جان دیکھا حق کیا کر سے دعا ہو کے خوش نشان تروین مدد کو نہیں خدا وقت تیغ جان</p>
<p>گودی میں کسکو لیکے میں ہر دم کھلاؤنگی یہ تو کہو کہ کسکامین جھولا جھلاؤنگی</p>	<p>صدقے سے شاہ کے نہ عذاب فشار ہو داغ غم حسین چیراغ مزار ہو</p>
<p>رباعی</p> <p>اقلیم جو اس بنیادی نے لٹا اور استیضہ صبر سنگ غم سے ٹٹا</p>	<p>یہ بادربیب ہے کہ حسین شہ سے نارنگی کس چھٹی دیہہ چھوٹا</p>

<p>۴۱</p> <p>جبکہ بلبلین غنٹ طارث گئی بغی سبیل احمد غنٹ گئی اور بارگاہ حبیب کرارث گئی بہک مسکین بایہ سرکارث گئی</p>	<p>۴۲</p> <p>نہا تے ہو چو بی بیان غنٹا کیلے بابا تو قتل ہوئے میں زندہ کیوں با سجھا میں چھڑی کے بھانجیا با عباس کی طرح نہ ہو پرا خدین جا</p>
<p>بیدار شکر غم نابکار سے سادات نکلے غیمہ سے زہر ازار سے</p>	<p>اصغر ملی طح خلق نہ زخمی ہوا سرا سوطوق در یسمان کے ہر قابل کلاما</p>
<p>۴۳</p> <p>تمش کے سانہ تو تار گریں اور بلوچین پیچھے بھی آکر گریں الجا ستارہ خانیہ پر آکر گریں عابد و خد خشت پوش کھلے گریں</p>	<p>۴۴</p> <p>بیکار بھی نہیں آج جو ہے جو ہیں ہم تسمیر کا باغوں کو کہنے کو ہیں ہم پیلے ہی سے کیا ہو خاکسار دو بی بیان میں یاد تو ہیں خفاں ہم</p>
<p>آیانہ کوئی غش سے اٹھانے کیواسے زنجیر لایا شمر نہانے کے واسے</p>	<p>درد و قلق مرے ہیں زیادہ شمار سے دل سوز غم سے جلتا ہے اور تن بجار سے</p>
<p>۴۵</p> <p>عابد نے غش میں شورو زنجیر کا شنا ناطاقی کے زور سے کی غیمہ پر شنا زنجیر و طوق دیکھ کے بیچارے کی سکون منصفون ہی تو ہو رہی دوا</p>	<p>۴۶</p> <p>دارت ہون شیعہ کا اسیر بھی کیا ہو تخصیف کا مگر ہوں میں جسے امیدوار پڑی فقط نہ پاؤ دیا طوق خار دار بہ چھڑی ہوا تو میں یاد تو ہیں خار</p>
<p>بیلے تلخ کام ہوں اور تشہ کام ہوں یار و امام زادہ ہوں اور خود امام ہوں</p>	<p>یا شانہ یا کلائی بند سے ریمان سے سب لوجہ اوٹھ سکیں گے نہ اں ناتوان سے</p>

<p>۴۰ بازو باریشت کی جا بڑنگاہ تھا جو سر سر سے بے حلقہ سیاہ تھر تھر پین غن میں اور خلیج کتنے ہی اندازہ لگا کے نہیں گنیاہ</p>	<p>۴۱ تلاورین سر پہنچ کے بوجھا شکار بک جو بھایا جی بک سب کو خیف زار یہ بکھکے یہ بکھکے یہ بکھکے گردن میں تیرو بکھکے سن بکھکے</p>
<p>اب نوبت اس خوشی کی مخالف بکاؤ میں شیخ خدا کے لال کو بڑی چھائے ہیں</p>	<p>تم تو نہ پہنو گے یہ تھیں ہم نہائیں گے ناشام کر بلا سے یونین سے کھائیں گے</p>
<p>۴۲ عابد کی سمت دو گلی نیند تھی دیکھا تو قید ہو چکا ہے وہ بکستہ لیکن گلے کے بندھے ہو ہو ہو بہی بھینچے سے تو اس قید بوند</p>	<p>۴۳ تا کہ دراز دست جھانکے کیا بکس کو ایک ملوک بھایا ابد بھایا اور شاہ دینے بکھکے گھر دجا بجا زینب پر ہی تھی ایک طرف خلج</p>
<p>غم تھا تھیں نہ تیغ سے میرا گلہ ملا اب خوش ہوے کہ ورثہ اشیر خدا ملا</p>	<p>اس غل سے ہوش یا جو اس خوش نہاد کو راندون میں ڈھونڈھنے لگی بن العباد کو</p>
<p>۴۴ بڑے سو سٹھ بک بک بک بک وادی تیرے صبر محل کی آگے دار آئی اندا علی کی کہ دلا وہ اسے پہننے تو مجھے قید کر دو جو بک بک</p>	<p>۴۵ بازو بھایا تھیں بک بک بک بک چھوڑو تو نہ تارے بک بک بک بک اب بک بک بک بک بک بک بک تھیں تھر تھر تھر تھر تھر تھر</p>
<p>کب اس طرح اسیر خدا کا ولی ہوا انصاف تو یہ ہے کہ تو فخر علی ہوا</p>	<p>جیتا بکا کہ تن سے سر اسکا اتر گیا میرا بخار والا بھتیجا کہ صر گیا</p>

<p>۱۴</p> <p>بہ بین موات خاقانہ تھانسا نا توں نہی جگہ یاس میں شہنشاہ کی کمان نہی گردن علی بن قحط اس کی بیان نہی گلچین کو پانچون بیان</p>	<p>۱۶</p> <p>جلد کے پیر سے کہا کچھ فدا ہے نا مارا سول روئے سے توڑ کر کھنڈ آپ پٹے بھی اپنے لاش میں خایا با تھ بانڈے کو عمر پر گھر</p>
<p>نچھر بر دزد قلع اس قدر نہ تھا فاقد نہ تھا بخار نہ تھا دوسر نہ تھا</p>	<p>ہم قتل کہ میں روئین تو یہ ظلم کچھو بھرا سکے ہاتھ آگے تو ہی بانڈہ لیجو</p>
<p>۱۵</p> <p>فرما ہی نہیں پڑے سے پیرج تھا اتنے میں فوج سے عمر سعد کے کہا بانڈہ میں باؤ سے زبرد مطلقا کسے کے بیان پر پانی جھا</p>	<p>۱۷</p> <p>زینب کی سبکی پائے رزم گریا مقتل کی سمت روئے کو سب فدا پیدا ہوئی یاد لاش عباس سے صلا سیاہیوں پیچی تو سر سندہ و جھا</p>
<p>پر شمر پہلے جانب زینب روان ہوا پھر فاطمہ کی اک میں محشر عیان ہوا</p>	<p>مقتل میں رو کے گھر سے رو نیکو آئو سفر کی لاش پر نہ سکینہ کو لایو</p>
<p>۱۸</p> <p>لیکڑ سن قریب جا یادہ بھٹات غیر سے کاہی خواہر شہر نکلات منہ کے قتل گاہ کی جانب ہی بیان او جانی دیکھو بانڈہ عمر پر بیان</p>	<p>۱۹</p> <p>ناگہنی سکینہ نے لاش کی صلا چار و ظوف بنگاہ کی اور ان سے صلا رومان دور و بیل رہے ہیں کجاں جھا لئے ہیں میر زام میں کیا بڑھ جھا</p>
<p>فریاد ریمان اب آئی مرے لیے باتوں سے سر نہ پیٹے پانی ترے لیے</p>	<p>تم قتل گم میں جاؤ میں دریا بہ جاؤ مگی سب رو میں گے بیان میں میں خاک لگو مگی</p>

<p>۱۹ ہو بیون خدا کے لیے میرا تعلق رکھو جو میرا تعلق ہے میرا تعلق رکھو جو میرا تعلق ہے میرا تعلق</p>	<p>۲۰ کتنی ہی خوشی کہ جواب بھی میرا تعلق سقط بھی پاس نہیں میرا تعلق کرنے سے اپنے طور سے کرتی میرا تعلق</p>
<p>مقتل میں دین سب شہ ابرار کے لیے ہم تم سر اپنا پیشین علمدار کے لیے</p>	<p>میں صدقہ چشم زخم سے کیوں خون دتے ہو کیا پانی پی لیا ہے جو روپوش ہوتے ہو</p>
<p>۲۱ بہشتی سکینہ تھانسی چکی ان اور جو غور ہے میرا تعلق رکھو جو میرا تعلق ہے میرا تعلق</p>	<p>۲۲ میں جن کو تھانسی سے میرا تعلق رکھو جو میرا تعلق ہے میرا تعلق رکھو جو میرا تعلق ہے میرا تعلق</p>
<p>اُس قافلہ کی روح علی پیشوا ہوئی اور لگے بال کھول کے خیر النشا ہوئی</p>	<p>شہر مندہ ہون میں دھتر شاہ مدینہ سے پانی اگر پیا ہو تو کد سے سایہ سے</p>
<p>۲۳ پیشوا سکینہ لاش میرا تعلق رکھو جو میرا تعلق ہے میرا تعلق رکھو جو میرا تعلق ہے میرا تعلق</p>	<p>۲۴ پیشوا سکینہ لاش میرا تعلق رکھو جو میرا تعلق ہے میرا تعلق رکھو جو میرا تعلق ہے میرا تعلق</p>
<p>لیکھ ملا میں مردہ کی وہ پھر لیٹ گئی سقط کی روح رونے لگی لاش دھن گئی</p>	<p>اب تک تمھارے سقہ نے بتر گیا نہیں کوثر کا پانی لائے تھے حیدر پرانہ نہیں</p>

<p>۴۱</p> <p>بان تو لب فرات پر نشتر آفتاب دان قتل سکاہ میں ہوا زینب کا گنہگار صدقہ بیوی کے لاشہ پر کیا لاشہ کا سینہ چھو کر</p>	<p>۴۰</p> <p>چرخِ زندہ کی طعن کو بھری بین نانا تھیں خیمے میں سوئے پڑے حسین مگر کوہِ مین ہوا دریاں کھینچ کر حسین امان بڑے غش نہیں</p>
<p>سینہ پر ہاتھ رکھے اور چشمِ زور سے قاتل کے بیٹھے سے گلہ جو میں درد ہے</p>	<p>ہر ہو لباس تن پہ نہیں تن پہ سر نہیں اپنے حسین کی تھیں نانا خبر نہیں</p>
<p>۴۲</p> <p>استغنیٰ سے ہر کچھ شہید کی خاکواہ جس کا شہر کوئے زینب سے سیاہ جس کی طرح قتل ہوئے زینب سے سیاہ جب کہ بلا میں آکر زینب سے سیاہ خاشورہ کو سنہ بیوی سے سیاہ</p>	<p>۴۳</p> <p>یوں کہ فن سے تھکا رہا حسین یہاں پہنچ کر کھڑا رہا حسین یہاں پہنچ کر کھڑا رہا حسین یہاں پہنچ کر کھڑا رہا حسین</p>
<p>اپنے پدر کی طرح سے تو سرخرو ہوا تیرا خطاب ریش جہین کا لہو ہوا</p>	<p>بوجل رہی ہے اسکے تن یا ش یا ش جھل کی خاک پڑتی ہے اڑاٹکے لاش پر</p>
<p>۴۴</p> <p>جادو نہیں ہی چھین گیا ہے جہان کفار سے نکالی میری پشت پریشان تجارتِ اعمامہ کمان اور عبا کمان عوامین ٹپا پڑا خاک پر شاہ کمان</p>	<p>۴۵</p> <p>ناگہ بھگا کہ اب ہون مرزا وار زینب صبا ہوئی بدن نشتر سے اکبار کیا دیکھی جواد دہر کی لاکار جلد ہی ہے ہو عبا بس نلکار</p>
<p>مظلوم جاگہ یہ کفن کوئی دے گیا شاہون کے شاہ تاج تراکون لے گیا</p>	<p>لوگوں کو سنبھالو دختر شاہ مدینہ کو غش آگیا ہے لاش چچا پر سکینہ کو</p>

<p>۴۱ نہیں لب زات گئی کہ کس کی یکجا چاہی لاش پیر غش زدہ ہیں مردوں کے گلے میں پیر غش زدہ سب زہنت چاہا لکھنے کی تیار</p>	<p>۴۲ ہم دیکھ کر کچھ تو سے آزدہ شقا اور ہم نے یہ یاد تو دورہ لگے بچا یکجا بلایا میں پیری کی مانوئی صدا بہی سے شکر آبا و بڑا</p>
<p>۴۳ بانو یاری یون تو نہ یہ آنکھ کھولے گی عباس کی قسم اسی دوگی تو بولے گی</p>	<p>۴۴ سننے ہی نام شمر کا وہ کا سننے لگی کرتا اولٹ کے خلد سو منہ دھنچ لگی</p>
<p>۴۵ شاہ لہلا کے چلے تین بیان عباس کی قسم میں پیر غش زدہ اعلیٰ کو کھو دینے کی سب سے سب سے انسو سر پہیں</p>	<p>۴۶ اب حلت سکینہ کی دوا کر لکھو اور اس کے علم میں گر چا کر لکھو شور و فغان زیب شاہان لکھو گدڑی جو اہلیت پر پیر کر لکھو</p>
<p>۴۷ آنکھوں کو کھولا سب کی طرف لگ گاہ کی پھر لاش سے پس گئی اور منہ سے آہ کی</p>	<p>۴۸ کس کس نے اسے دیر یہ دفتر لکھا نہیں اس دفتر غواگی کہیں انتہا نہیں</p>
<p>۴۹ دل خود بخود افسردہ ہو جاتا ہے جلد سے نہیں جھپکا جاتا ہے</p>	<p>۵۰ یہ روزہ میں کر لیا کی جانب شیر کا قافلہ چلا جاتا ہے</p>
<p>تام شد</p>	

<p>۴۲</p> <p>ماتم کا مفع ہے چاہیوں ہو مجلس یہ دماغ ہے کس کا کہ سہیوں ہو مجلس ہر بند کے خاطر میں ہیں سہیوں ہو مجلس ہر شے کس کا ہو کہ ہوں ہے مجلس</p>	<p>۴۲</p> <p>کفن لاش ہو کس تشنہ دہلی خلاج کفن لاش ہو کس تشنہ دہلی جاہ لئے پھر تہی ہو زمین آب دہلی پچھو تو زمانے سے ہو زمین آب دہلی</p>
<p>حیدر کو قلع فاطمہ کو نوہ کری تھی کیا خون میں تصویر ہمیں کی پھری تھی</p>	<p>سہرا نہ سہی بان تو جوازہ بھی نہیں ہے پھولوں کی کوئی چادر تارہ بھی نہیں ہے</p>
<p>۴۳</p> <p>یہ بون جوان ہے دہلی ہو جوانی کون دھکا ہو پاس کہ اگر کھجورانی کیون ختم کے ختم ہیں جو دریا کی زانی کیا خون میں دوبا ہو کوئی بونانی</p>	<p>۴۳</p> <p>مردہ کو اٹھانے میں گلہ ہو دہلی نیزہ بھی کلج سے نکال نہ نکال کس کیلئے کلج سے نکال نہ نکال ماں کو اٹھانے میں گلہ ہو دہلی</p>
<p>انصاف نے برمیوے سے مخفی پیر دیا ہے پہل موت کی برچھی کا نیا کس نے کیا ہے</p>	<p>مرا ہو تو برحق سبھی اک دز مرین گے لیکن یہ شہادت یہ اجل یاد کرین گے</p>
<p>۴۴</p> <p>اٹھا دیوان سال بخت نہیں یاد کیا ہو اس عمر کا سید کی بنایا ہو اے عقرب میں تو تو نہیں عقہہ روا ہو بہرہ دے تھے حلقہ میں جانی</p>	<p>۴۴</p> <p>کیون یاد کو تو تو دل ہو گیا ہو آخر یہ بیان کس کا ہے تو نام خدا ہو بارگاہ شہزادہ سرا اور تھارا ارمان ہو شہزادہ سرا اور تھارا</p>
<p>کیون شیون کو عامہ گرے خاک کے اوپر سہرا نہ بندھا کسے سر پاک کے اوپر</p>	<p>او کاش کہ ذکر کا یہ ارمان کل جاے ہے علی اکبر کے اور جان کل جاے</p>

<p>۴۰ میں نے غم کو جو انا کہہ دیا ہے غم کو جو انا کہہ دیا ہے غم کو جو انا کہہ دیا ہے غم کو جو انا کہہ</p>	<p>۴۰ کھا گیا تھا جو باہی کی تنہا کھا گیا تھا جو باہی کی تنہا کھا گیا تھا جو باہی کی تنہا کھا گیا تھا جو باہی کی تنہا</p>
<p>ہم سن ہیں جو ہر اک کے تو ہر شکل میں حیدر کے جو انون میں جو ان مرگ ہی میں</p>	<p>نیزہ جگر پاک سے جس آن کا لا بوسے کہ خدا نے ملا مار مان کا لا</p>
<p>۴۱ نخ و زوہ حسنیان عرب و سپہان شہان مخال و دشمنان بیست کا سوید نیزہ جو جوانی کا رخ سے پیدا باقوت و قوتوں کے رخ سے پیدا</p>	<p>۴۱ نیزہ جو جوانی کا رخ سے پیدا باقوت و قوتوں کے رخ سے پیدا نیزہ جو جوانی کا رخ سے پیدا باقوت و قوتوں کے رخ سے پیدا</p>
<p>گلشن میں مگر آہ نہ پھولے نہ پھلے ہیں آمد ہو جوانی کی یہ دنیا سے چلے ہیں</p>	<p>جلدی کا سب شوق حضور خدائے وقفہ کی جہت الفت شاہ شہدائے</p>
<p>۴۲ حق پرست میں حق پرست کی کوئی شک شک و شبہ کا جو ہے کہ خدا کی طرف دریافت کیا حق ہے کہ خدا کی طرف دریافت کیا حق ہے کہ خدا کی طرف</p>	<p>۴۲ بابل کی طرح رہا ہے جو بابل میں بابل کی طرح رہا ہے جو بابل میں بابل کی طرح رہا ہے جو بابل میں بابل کی طرح رہا ہے جو بابل میں</p>
<p>اب لالہ میں جو ہر اک درخشاں ہے یہ کہتے ہیں کچھ غم نہیں حق اپنی طرف ہے</p>	<p>عباس کے ماتم کو تو ہو قوت کیا ہے اس چاند کو ہالہ کی طرح گھیر لیا ہے</p>

<p>۵۱۷ چلو و نظر اکبر کی فتنا کا چوسلان سند کوئی جاوٹی ہو لیکن سون قادی و مصلا کوئی اچھا کوئی قرآن دو جوتی یہ سب جوج این پزل تو چپان</p>	<p>۵۱۸ سنت کو نہ پڑھی کرادی اس کے کلام سکین فرشتہ بچا میں کوئی دست پر کام کشتے ہیں غلو کو تو خوش کی کیا کام میں سے جناب علی و فاطمہ کا نام</p>
<p>۵۱۹ چم ہے یہ بیان کی جو گرد پڑی ہے چوٹی بن آئینہ لئے آگے کھڑی ہے</p>	<p>۵۲۰ نیند آج جو کوئی لے تو آرام لے گا اب قبر میں سوئی لے تو آرام لے گا</p>
<p>۵۲۱ دور سے سکینہ سے غائب ہو نہ نشان نہرائی ہو فائدہ تو بہن چوہ میں تو زبان پیاپی تو تو چھو چھو کرین اپنی کھالان سیا خدہ چلائی آدھ رہا ہے چچا جان</p>	<p>۵۲۲ اکبر کی اس بات بغیر میں ہے باہ بائے بے شکین دیکھ لے کس کالی یار باہ کس کو چھو چھو کرین تو کوئی جاتی یار باہ میں سے بن جو بن کو تو کوئی جاتی یار باہ</p>
<p>۵۲۳ ایسا نہیں اب حد مدھاس ہو بھائی جو تم سے کون میں کہ مجھے پیاس ہو بھائی</p>	<p>۵۲۴ ایک ہاتھ کلے پہ درے ایک جبین پر انگوٹوں کو چھکائے ہوئے بیٹھی ہو زمین پر</p>
<p>۵۲۵ بہر میں اتھر کی صفین کیلئے خالی آؤ غنیمت تو بھر کے آئے ہیں آئندہ سرخے جو کتبہ تو بل کھائے ہیں گلابو عاس سامر و قاسم ہر گلو</p>	<p>۵۲۶ اکبر کی گزارش ہو رنگا آئین ہاری مان کشتی ہے کو کیوں خدا کوئی چلی پوری ہو میں جو کراہدین یہ نصین ہاری میں سے کراہو چوں کو دین کی بھی ہاری</p>
<p>۵۲۷ حیران ہیں دربار پر ہو گسا خالی رن بھر گیا گھر والوں سے گھر ہو گیا خالی</p>	<p>۵۲۸ کیا دیکھ کے دل خوش مرا ہو تہا ہی بلا لون پلو میں ہو گود میں پوتا ہے بلا لون</p>

<p>۵۷۷ نصرت تو چلا آگئی پانیوں نہ آیا خدمت کا کوئی بل میری جان نہیں لیا چرخِ خوشی ہوئی ہوئی ہوئی ہوئی ہوئی انصاف کر دیا کیا دو جانب لیا</p>	<p>۵۷۸ نہیں جو کچھ نہیں نہیں نہیں نہیں نہیں نہیں نہیں نہیں نہیں نہیں نہیں نہیں نہیں نہیں نہیں نہیں نہیں نہیں نہیں نہیں نہیں</p>
<p>ہوشیار ہو فہمیدہ ہو سنجیدہ ہو پیارے بیابان لگ کر کھیتی ہوں رنجیدہ ہو پیارے</p>	<p>ہاں میرے بل جانے کے احوال تو سب ہیں ایک تم نہ ہوے تو نہ ہوے اور تو سب ہیں</p>
<p>۵۷۹ کہہ کر چلا گیا ہے کوئی اور کے کلام کہہ کر چلا گیا ہے کوئی اور کے کلام کہہ کر چلا گیا ہے کوئی اور کے کلام کہہ کر چلا گیا ہے کوئی اور کے کلام</p>	<p>۵۸۰ بالاتفاق اسی دن کے لیے تو کہہ جاؤ آنکھوں کی نہ ٹپک ہو نہ میری کاغذ ہم چور و حیلین و دہانے تو حق قضا ارشاد و حکم کرو ناقص نہ تھا ہو</p>
<p>موسم ترے بچنے کا اب آیا ہے بلا لون قسمت میں میری پل ہے نہ سایہ ہو بلا لون</p>	<p>ہاں کرتی ہوں واری نہ نہیں کرتی ہوں واری نازک ہے مزاج آپ کا میں ڈرتی ہوں واری</p>
<p>۵۸۱ بانی کو سنا آگئی باس نے کیا ہے بانی کو سنا آگئی باس نے کیا ہے بانی کو سنا آگئی باس نے کیا ہے بانی کو سنا آگئی باس نے کیا ہے</p>	<p>۵۸۲ ان چہ عیون میں چلا آیا غضب ان چہ عیون میں چلا آیا غضب ان چہ عیون میں چلا آیا غضب ان چہ عیون میں چلا آیا غضب</p>
<p>ہاں سوگ ہے میدان میں سادات کشتی ہے آگے جو خوشی آپ کی وہ میری خوشی ہے</p>	<p>مر جا یہ لگی جب مان تو بہت یاد کرو گے سچ کہو چوپی سے بھی یہ لاشہ کرو گے</p>

<p>اسلم کافی بڑی چاہ جوانی نہ ملے گا دل مانع ہو کر طبع جوانی نہ ملے گا دھونڈ لگی ہو کی کیا مری جوانی نہ ملے گا بیا جوانی تو اتنی نہ ملے گا</p>	<p>اسلم زندہ چین آپ اسلاست میں کیا مکن ہو سپر اور بھی، مشکل نبی میران نہ ملی، تنگے دنیا میں نہ ہوا پیکارانی یہ بھی ہو گیا پیدا</p>
<p>انصاف نہ دہاتھ سے مشکل نبی ہو دیکھو کہین مجھ سے نہ کوئی بے ادبی ہو</p>	<p>یہ جھوٹ ہے بیٹا انھیں ہرسانے لے گا ایسا کسی فرزند کو بابا نہ ملے گا</p>
<p>اسلم کہنے کی عرض کرنا دم کا اور کیا بے خبری آج بھی ہیں کھڑے کیا ہم تو میں پیراں نازل عشق طرب کیا نہایتے دنیا میں شہ جہے ہیں کیا</p>	<p>اسلم کہنے کی کہیں کو جواب نہ کیا زندہ کا منہ نہ لکھے سر انہا جھکایا درد ازسے پھوڑا علی اکبر لکھایا آداب بجا لکھے یہ کیا</p>
<p>کیا آپ نے تقدیر کو پھرتے نہیں دیکھا بجلی کو کسی باغ پر گرتے نہیں دیکھا</p>	<p>کپڑے بھی بد لوادو نہ تکلیف اگر ہو لیکن نہ بھی حضرت زینب کو خبر ہو</p>
<p>اسلم نغمہ البدل آکے تو اسم بھی ہو بود جاد حرمین قبلہ دین سب مقصود دیکھا نہ مرا پیا تو جو رضی معبود آؤ کی خدا کرے خضر سے افزود</p>	<p>اسلم وہ بولی مشکل تو نہ شوار بوری بچپن ہی کہتی ہیں لاشاک تھاری اتنے میں حضور آئے تسکینہ پیاری دین مجھ پر کیا آئی تو دوسری پیاری</p>
<p>یہ دونوں جہان میں تمھیں ممتاز کریں گے وہ بولی کہ اور آپ کہا پایا سے مرین گے</p>	<p>عش آگیا ہر عوش میں آئین تو وہ آئین سب جا کے کچھ کو سنبھالیں تو وہ آئین</p>

<p>۲۳۷ بسے علی کہ تعین کرد آئین چوپائے نیز از چوئی بدست و در شکل نبی سے تلاؤ کو کیا جا کے کسانیت علی سے وہ وہی کہ بتایا مجھے تیرا پروردگار ہے</p>	<p>۲۳۷ بازوئے کماکان میں اکبر کے خیردار جوا پرینا فرما دینا نہ تم بویہ زنا اس وقت جلال شہزادان کے آثار واری میں مضاربے کا رواج لایا تھا</p>
<p>۲۳۸ گرہ آئی میں آنسے کہ میں طرہین بھائی امان کو بڑی دیر سے رُواؤ میں بھائی</p>	<p>۲۳۸ سید انسان بھی دیکھ کے آمد کو ڈری ہیں خالی اندر زنا نہیں غصہ میں بھری ہیں</p>
<p>۲۳۹ اگاہ نودا ہوتی غیب غناک جبرہ پہلے خاک کیان کے چاک اگر فادہ بطلون میں ہے بیخاک غصہ بیدار غش میں ہے خفا کو چاک</p>	<p>۲۳۹ پاؤں کے کماز میں کیسے بے نیت بوجھائی یہ ملیوس یہ اکبر کی امانت بچپن کی کڑو میں جوانی کو بھیت اندر بابت کر و اب بھگو نہ نیت</p>
<p>۲۴۰ کہتے تھے حرم غیظ میں یہ نیت علی سے یافاطہ ہنگامہ محشر میں چسلی سے</p>	<p>۲۴۰ تم والدہ انگلی ہو پیر سرور دین ہیں یہ آج کھلا ہم کوئی اکبر کے نہیں ہیں</p>
<p>۲۴۱ اکبر کے سنانے کو کہتی تری زبان اسے سون و غصہ میں لاؤں کیا جان جو کام کیا چلے مجھ سے خوشہ جان سے اس قدر ہوتی یاد میں جو جھٹک کر جان</p>	<p>۲۴۱ جہات ہو چھ اسکا تباہا کیا ہے قابل مرئی تھو کے پیہ نکال جلا ہے پیشا بھی بیٹوں کا لوفہ پیر ہے بیہوش تانی موجب خدا ہے</p>
<p>۲۴۲ کیا جان کے دم بھرتی تھی ہر شکل نبی کا سب کنو کی بانیں ہیں نہیں کوئی لسیکا</p>	<p>۲۴۲ کیون آتھ سے میرے قصید میں سواش آئے اکبر کو قسم دو کہ مرے پاس نہ آئے</p>

<p>۴۷۷</p> <p>وہ لوگ کہ جو کچھ تیرا وار ہے بانو وہی ہے نہ یاد ہے نہ غما ہے بانو کہ میں جوان مرگ عزادار ہے بانو ہے یہ عجیب وقت میں اگر غما ہے بانو</p>	<p>۴۷۸</p> <p>جیتے ہیں جانی وہ ہیں خدا نصیب میں کا ایک ہونے کی غما ہے بانو جاؤ نہ سواری تو ہے تیار تمہاری ہوں مجھے نظر ہے جی اگر تمہاری</p>
<p>۴۷۹</p> <p>یہ تم نے نہ پوچھا کہ نبی کیا ترے جی پر حضرت بھی غما ہوتی ہوئی آئین مجھی پر</p>	<p>۴۸۰</p> <p>کس سے کہوں کیا خون پیتی ہوں ہے دل پر تو پھری چل گئی اور جیتی ہوں ہے</p>
<p>۴۸۱</p> <p>میرا دل ہے تجھے دانا نیت ناچار میرا دل ہے تجھے دانا نیت ناچار میرا دل ہے تجھے دانا نیت ناچار میرا دل ہے تجھے دانا نیت ناچار</p>	<p>۴۸۲</p> <p>میرا دل ہے تجھے دانا نیت ناچار میرا دل ہے تجھے دانا نیت ناچار میرا دل ہے تجھے دانا نیت ناچار میرا دل ہے تجھے دانا نیت ناچار</p>
<p>۴۸۳</p> <p>ہم چاہتے ہیں تم ہمیں چاہو کہ چاہو الشباب ایک بات یہ بندے سے غما ہو</p>	<p>۴۸۴</p> <p>میں بھی تھی ناشاد کو اب شاد کرو گے سچ چ علی اکبر مجھے برباد کرو گے</p>
<p>۴۸۵</p> <p>ہم چاہتے ہیں تم ہمیں چاہو کہ چاہو الشباب ایک بات یہ بندے سے غما ہو</p>	<p>۴۸۶</p> <p>میں بھی تھی ناشاد کو اب شاد کرو گے سچ چ علی اکبر مجھے برباد کرو گے</p>
<p>۴۸۷</p> <p>میں پیار نہیں کرتی میں قربان نہیں ہوتی جاؤ میں تمہاری پھوپھی امان نہیں ہوتی</p>	<p>۴۸۸</p> <p>میں پیار نہیں کرتی میں قربان نہیں ہوتی جاؤ میں تمہاری پھوپھی امان نہیں ہوتی</p>

<p>۱۷۰ اکبر کے گما کی الفت کرین قربان اب خیز قدم پہنچے جلیق بھی چلی جان اس غم کا مرقع بھیجیں کھلا دکھا آں پھر یہ دیکھ کر عجب ابرار</p>	<p>۱۷۱ پھر تو یہ بکری وہ دیا اللہ کی جانی سیا نیو بول کو سنبھالو اجلاتی پوشاک نہی ہاتھ نہ پکڑ کوئی لائی میراج تن پاک پس نہ سنبھالی</p>
<p>پونچا وہ مرقع کمان او حق کے ولی ہے کی غرض پس پشت خیام نبوی ہے</p>	<p>بھاڑ اعلیٰ اکبر نے گریبان قبا کا اور نوہ کیا ہا سے چچا ہا سے چچا کا</p>
<p>۱۷۲ گندہ سرک کے نیوٹانے کو دیکھو فائدہ سوس باب کے پھر آنکھ دیکھو تنبہ بیان رونے کے لیے آنکھ دیکھو میراں شہید فتنے جلوہ خاک دیکھو</p>	<p>۱۷۳ فرق اس میں ہے غور شدیدی سے جو دہلا نہشتے لگا بیٹا تو ہو اطراد جالا اس دوسرے جو کہ بھلا دیکھا جالا</p>
<p>جو دم ہے غیبت ہو کچھ اب حال نہیں ہے روکا جو مجھے فاطمہ کا لال نہیں ہے</p>	<p>جلوہ جو کر میں کیا شیر دوسرے جزو پشت پناہ اور کہیں پانی نہ سیرے</p>
<p>۱۷۴ بے چارے کی فتنے ایک ٹھانی زینب علی اکبر کے رون پر نور چکائی دیکھا کہ کٹی ہوئی تھوڑی جاتی سیا خیز چلائی کہ اللہ دہلائی</p>	<p>۱۷۵ میں کی خواہش نہ تھی نہ نیکی نہ پائی دفع اس کتاب سے کہ نہ اس کی لائی گناہی دل چاک کی بانو نے اٹھائی جی کھول کے نہ لفظ کی نہ لپٹائی</p>
<p>اس غم کے مرقع پہن قربان ہی ہے رو کر گما اکبر نے کہ چو بھی جان ہی ہے</p>	<p>لے لیکے بلا میں جو دم غم غش ہو دست کر پھر موت بھی روئے لگی دامن ہو لپٹ کر</p>

<p>۴۵</p> <p>اگر وہ مارو گا چن کر نیکو تاراج ارمان کیا کرے نکالے ہمارے آج پوچھنے لگے دیکھ کر صاحب چراغ دور اٹھ کر تیرے کوڑیوں کا تاراج</p>	<p>۴۶</p> <p>سودا بیجا پر اسے بازار میں لے گیا جولان ہوں ہر کس پار کو میں پار میں لے گیا جہاں تیرے پاس اسلار میں لے گیا اب بطل حسین آگیا دار میں لے گیا</p>
<p>۴۷</p> <p>حضرت نے جو پوچھا کہ فدا ہوتے ہو ہم پر فرزند نے سر رکھ دیا پایا کے قدم پر</p>	<p>۴۸</p> <p>نانا کے عوض دیکھ لے جیتے تھے اسے ہم اب یہ تو چلام نیکو دیکھ لے گئے ہم</p>
<p>۴۹</p> <p>جو کو ملک کیلکھنے لے ستایا بندہ کو اور ہی تری کافی ہے خطایا یسا ہے اس امت سیدین نے ستایا نہا کی زیارت جو ہی بسا اٹھایا</p>	<p>۵۰</p> <p>میرے کچھ آئے تھی فرزند حسین پر پہنچ گئے کھانا علی حج جبین پر خشت کیا اور بیٹے سیرافہ زین پر دل جو کھانچا گیا مال شہزادین پر</p>
<p>۵۱</p> <p>سرکھٹا میرے قافلہ والوں کا سفر میں نصویر نبی کی بھی زچھوڑی مرے گھر میں</p>	<p>۵۲</p> <p>آئے سوے اسطل جناب علی اکبر لے آئی اجل کس کے عتاب علی اکبر</p>
<p>۵۳</p> <p>اس شکل میں کوئی بیٹا نہیں تھا بندہ کوئی حضور اس کی پرستش تھا بندہ کوئی خیر فاق کیا نہیں تھا سب چھوڑ غایت تو کر کیا نہیں تھا</p>	<p>۵۴</p> <p>شہزادہ جلوہ جو کیا دامن میں پر جہاں نے آوازہ کسما میں پر میرے قدموں سے رکھا زین پر عزت کی کافرتی بچا عشق میں پر</p>
<p>۵۵</p> <p>گرد و دیا ہے تو کھل بھی دیا ہے مالک مرے جو تو نے کیا خوب کیا ہے</p>	<p>۵۶</p> <p>پلکوں سے لیا پنجہ میں شہباز قضا کو بغلوں کے شکوہ میں کیا قید ہو اکو</p>

<p>۴۱</p> <p>دش تھا یا بلق ایام کا اقبال نکو سکھ و دست و جوانی کا حال جادو کی بھری آنکھ فقط معجزوں کا حال نور شیبہ کے مہربانی کی سنبل کا حال</p>	<p>۴۲</p> <p>خادم ادب جہنم پہ دوری کی ٹھکانا بیت کے کہا عمر و سہ کے گزرجا پیش لکھ لکھوت کی موت کو جلا ان قند سے بولا کہ ابھی پار تھا</p>
<p>قوت کی طبیعت تھی دلیری کا جگر تھا سرعت کا بدن فہم کا دل عقل کا ستر تھا</p>	<p>چھینے کا تصور جو کہا عشق نے جی میں گرستی نے کہا سایہ ہمشکل نبی میں</p>
<p>۴۳</p> <p>گلشن گلستان اجل کی توڑیں گے لاکھوں خاکیلے پہل کر تے ہیں گے منزل بن رنج کی محل کر تے ہیں گے چیدہ چیدہ نیر و نور کر تے ہیں گے</p>	<p>۴۴</p> <p>اک عالم حیرت تھا صلیب پرست خلیفہ سب جہیز و تاب تھی جو باروت طوط سب خون ہو گئے ارہ و زور و جویا سکھتے تھے اسلاطین کو تخت بادشاہ</p>
<p>غل ہے کہ چراغ اب مہر شید کا گل ہے ہاں آمد ہمشکل شہنشاہ رسل ہے</p>	<p>بے خود جو کیا رو سے درخشان کی چمک نے بالا سے زمین ٹیک دیے ہاتھ فلک نے</p>
<p>۴۵</p> <p>شکستہ خیمہ واریہ کی فتنہ آگے ہاں تو کہہ دے شہر کی فتنہ آگے بے کہ کیا سب کے گھر آگ لگے چلایا عہد کیجھو وہ کہ نظر آگے</p>	<p>۴۶</p> <p>وہ درخشناقی با آرزو خورن کے ان کو گئے عورت کا لبوس پہن کے انسان کو حیوان ہو گیا لب پہن کے دریا میں رہ رہا تو بچ بچ بھلیاں پہن کے</p>
<p>سب کہتے تھے خالق شہ مردان کا بڑا ہے گھر شیر خدا کا ابھی شیرون سے بڑا ہے</p>	<p>تھی دھاک اجل کی بھی بہت مہج ورن میں اب پھرتی ہے پھرتی ہوئی مرد مکے کفن میں</p>

<p>۱۷۳ یہاں کو کا دو تن میں چن چن آئی بس عرق عرق ہو گیا وہ حق کا فانی جہہ عجیب اب سب سے نہ کھائی ان نظر میں کیا کچھ شکر کی جانی</p>	<p>۱۷۲ وہ حق موعی پر ضیا کیا بنے ایوب کو اک آن میں اچھا کیا بنے عیسیٰ کو زمانے میں سیجا کیا بنے اگر ضرورت کے کیا کیا کیا بنے</p>
<p>یہ قدر عرق کی نہ کسی رو سے بڑھی تھی شبنم کبھی جو رشید کے منہ پر نہ چڑھی تھی</p>	<p>ہم وہ ہیں کہ ہستی کی صدا سیر کرین گے چکھیں گے مراموت کا بھی اور نہ مرین گے</p>
<p>۱۷۴ بہی کا عرق پک کیا اچھلی کر پائے سوچ سے کیے دور میں نونہل پائے جید کے لب اج میں شکر کو کھائے ہاں نالو کا گاہ ہو رہا ہے ہائے</p>	<p>۱۷۳ تھان نہ جنت کی سند بانی ہیں عیسیٰ بھی سبھی کو سیجانی ہیں ایوب کی اخذ شکلیاں بانی ہیں اور مرسلان کو باخداانی ہیں</p>
<p>اللہ کے بندہ ہیں یہ اللہ نہیں ہیں بندے مگر اسطرح کے و اللہ نہیں ہیں</p>	<p>ہم بندوں سے صانع نے کمال نیا دکھایا حکم اپنا و قار اپنا جلال اپنا دکھایا</p>
<p>۱۷۵ نہاں پرہیز و پناہ نہیں تھے ہم سے کتا دینے میں نہیں تھے جذست کتا اور کتا نہیں تھے تکبیر کرتے یہ بے ہوش نہیں تھے</p>	<p>۱۷۴ اکھانم نیا دینا و پناہ نہیں تھے باطل کی نمود اور ہر حق کا ظہور نزدکی آگ اور دھماکا و آتش طہور نہاں کا غل و ہر جانان بے ہوش</p>
<p>یہ انہی کھلا ہے کہ جو خاصان خدا ہیں ہر بندہ کے ہم بندہ کشا کشا ہیں</p>	<p>سمجھو تو سہی تم کہ بشر کیا ہے ملک کیا بت کیا ہو خدا کیا ہو زمین کیا ہو فلک کیا</p>

<p>۱۷۵ لاکھ کوئی صاحب کان نہیں ہوتا ہر اہل عصا موسیٰ علیہ السلام نہیں ہوتا مرنے والا بھی وہ سلطان نہیں ہوتا مرنے والا بھی وہ سلطان نہیں ہوتا</p>	<p>۱۷۶ نندو کا بنایا ہو جسے کون وہ خدا ہے تشبیل راست ہی نہیں غلط ہے جو کسی طرف مگر امام دوسرا ہے جو کسی جانب ہی ہے وہ چھوٹا ہے</p>
<p>لاکھ اچ ہو پشہ کا ہا ہو نہیں جاتا بت سجدہ کا فرستہ رہ نہیں جاتا</p>	<p>دم ایسے اماموں کی جوطاعت کا بھر دم بت کے بھی خدا ہونے کا اقرار کر دم</p>
<p>۱۷۷ عصفیہ اگر کیم کہیں کہیں کہیں حکم و عمل حکم کہیں کہیں کہیں ہر چیز کے یہ ہے مقدار کہیں کہیں</p>	<p>۱۷۸ حامی بن ہم حکم خاں شہزادہ لکھنؤ میں تو ہے حکم خاں شہزادہ اس حکم خاں شہزادہ کی ہے دل کو جلی</p>
<p>اٹھے ہوئے طوفان کو کہیں شور مگرجاے آتے ہوئے محشر کو تو دین حکم بھر جاے</p>	<p>آخر کبھی محشر ہے کبھی رب غنی ہے گر آج قیامت نہیں فردا شدنی ہے</p>
<p>۱۷۹ کہیں محبت اللہ تو ہر جگہ ہے کسی مٹی قلعہ دین کے ہے لہجہ کس بات پر حکم ہو اجیت کا سزاوار</p>	<p>۱۸۰ تیرے سب سے شہنشاہات کو ہاری بیٹے ہیں عرب دیکھے صورت کو ہاری یان قدر میں تارا کی شرافت کو ہاری</p>
<p>ماہل یہ امامت کے ہیں قائل ہمیں کر دو قرآن سے یا ہجو حدیثوں کی خبر دو</p>	<p>بانو کا جگر جان حسین اور نہیں ہے اکبر سا نجیب الطرفین اور نہیں ہے</p>

<p>۴۸</p> <p>نورِ کونین میں برکتیں نیک کی جب معنی ملی ہیں اب جہ کی چہرے میں نئی حال تھی جس پر توفیق سین فزون کیا نظر کر دینو کی</p>	<p>۴۷</p> <p>جاگدین طارق عجب کیا حکم سے ملائے ہوئے تیرے تیرا چھپتے ہی کیا تیرے جی چھو کر آیا بان فوس کے با بین ہلال نظر آیا</p>
<p>پھر کانپے ہوس کے رکھا تیرہ ہلا کے کیا لیس ہوئے تیر کو پیکانے ملا کے</p>	<p>کیا زیب کمان تیرے کی جگ کی کو میں روشن یہ ہوا شمع ہے طاق سون میں</p>
<p>۴۹</p> <p>اس تیرے ہم کے ہر بادہ کینہ و جا کا ہوا کے سے کیا تیرے کینہ نیرہ جو کا سینہ میں پیدا ہو گیا سینہ تیرا نے کا د کا فکریہ</p>	<p>۵۰</p> <p>تیرا تو عجب کسک تیرا تو عجب کسک تیرا تو عجب کسک تیرا تو عجب کسک</p>
<p>سر کا تو دبے پاؤں سر ہانے اجل کی دو ہاتھ سنان پیچہ کے باہر نکل آئی</p>	<p>پیکان کے ایک قطرہ میں طوفان نظر آیا پانی کی طرح ہر رنگ دریشہ میں در آیا</p>
<p>۵۱</p> <p>نیشہ تیرے نہ کرنا کا نہ ملایا جھجھون فلک چلے کو جب نہ دکھایا لاش کے دکھانے کو ہے سے عمر آیا نیرہ وہ سنان تیرے دکھانے کو</p>	<p>۵۲</p> <p>گوش کی تیرے کو چاہتیں سونے اور دھج چھپا کیا اس تیرے فضا نے مست کی عورت کلک لوت ہو جائے نیرہ وہ سنان تیرے دکھانے کو</p>
<p>دھالوں میں ہر اک حرف سونہ ڈھانپ رہا ہے اثر دورہ کوہ سے وہ جھانک رہا ہے</p>	<p>جا اسکے تن زشت منہ موڑ کے بھاگی اگر روح کو مٹھی سے اجل چھوڑ کے بھاگی</p>

<p>۹۱ طلحہ بن طارق نے پھر شہر اڑایا اور اس نے اس کو دودنچ نظر آریا کہ جس کے بیان کی طرف پاتھ بھلایا دن کی سبک تھام کے تو سچ اٹھایا</p>	<p>۹۰ بعد اسکے صف جنگ اس صف جنگ کیا مصرع بن غالب دین گردن آریا ازد رکف آہو دران گردن آریا پیشہ گریگور اوچوچی بن آریا</p>
<p>چھٹ جائیں رکامین نہ اگر یاے یعین سے اغلب تھا کہ رہو ارچی اٹھ آئے زمین سے</p>	<p>خالی ہوا رب خلف شاہ زمان سے سر عقل سے رخ رنگ سودا تار تان سے</p>
<p>۹۲ بھور و بیدار طبیعت سے بھلایا کلیں دین میں ہم ہی یوں کر دھڑلایا کس طرح دنیا پر خ کے نیچے نظر آریا چنگل میں خیر و قلندر قربت سے بھلایا</p>	<p>۹۳ بانی نے اسے آگنی تالوا کو سنایا اور خاک نے ضرب ہر دھوا کو سنایا ہر ایک کے بیان میں بار کو سنایا پتھر پتھر ہونے کو بار کو سنایا</p>
<p>سگشتہ نہ تھا طلحہ نایاک ہوا پر یہ کوڑہ گر چرخ کا تھا چاک ہوا پر</p>	<p>چار اسکے غلام جو گئے چار طن کو یان فتح نے مجر کیا بانو کے خلف کو</p>
<p>۹۳ چھوٹ سبک جاس کی چھوڑا گھوڑے کے لیے پاتھ کلاسا یہ پتھر چھوڑا نہ جل گیا باری کا ہوا کہ پتھر چھوڑا شہر دھوا دلاکھ اس کو چھوڑا</p>	<p>۹۴ مصرع ہوا درود سے مطلع اسلام اور تیغ سے گرنے کا قطع جہاد انجام بان بیان کر صبح سے صبح فقر و مصحام انصاف کر کہا نظم سر کا جو حکام</p>
<p>بیجان کیے چار تن اس دل کے غنی نے فی النار کیا عینون کو اسن بختی نے</p>	<p>اب میان میں کب تیغ کے فقرہ کو کل آئے مصرع میں کمرین رہا معنی کل آئے</p>

<p>۷۹۰ دل فتح کا تازہ کیا اس فتح جو ان کے خلعت کو کیا رین میں نمودار ہو ان کے کی آرزوی غوطہ ہر اس طاغوتان نے بسیا نہ تھوڑا کر کہا امن امان نے</p>	<p>۷۸۹ ہر قدم اس طرح طعن و تضحیک کا جیسے رہ خالق میں بھی تضحیک کا یوں رنگ اس طرح ہر ایک تضحیک کا جس طرح گند تو بے زائل ہو ہی کا</p>
<p>وہ میدان سے شمشیر شجاعت نکل آئی لوزاچہ سے جنگ کی ساعت نکل آئی</p>	<p>یوں کفر طافوج سے شمشیر شمس سے باطل سے جدا حق با حق جیسے غم سے</p>
<p>۷۹۱ مطلع کو صبح ہوا شمع اجل کا ہر گن گھٹا وزن بدن ہیکل کا قاسم جو روشنت میں روداد ل کا اس تک یہ مطلع وہ بنا جو ل کا</p>	<p>۷۹۰ کرکیت بھی اس کے بیچ ایسی میدان کھیلو پیر تنہا سے وہ کھیلو پیر کا اکبر سے بیان خوش شجاعت ل کا مردانہ بڑھے کہتے ہو سکھانے وطن</p>
<p>سالم نزل موبدہ ملعون نظر آیا ہر بیت میں اس تیغ کا مضمون نظر آیا</p>	<p>روبا ہونکو بڑھتے ہوئے اس شیر نے روکا اٹھا ہوا طوفان پل شمشیر نے روکا</p>
<p>۷۹۲ لکھا عمر کو جہی تول سے تلوار ابو ظہر و خن یک سے ہوا چار تھے چار زو سات ہو چاروں کی کار ہر ایک میں لکھن میں جہنم جہاں</p>	<p>۷۹۱ وہ تیغ اگر ہر سر ہر سر ہر سر روک گیا ہے آبرو باد و پیر دل سینہ میں تو یاد دیا پیر پھیلی کھیلے پھر تی باز و پیر</p>
<p>یہ سنے عرق ناصیہ فوج پر آیا ہر قطرہ سمندر کی طرح موج پر آیا</p>	<p>عامل بھی نہ آسیب کو یوں سر سے اتاک جس طرح سر اس تیغ نے پکیر سے اتارے</p>

<p>۳۱۴</p> <p>بانون سوئی تو سنا ایک چکی نایک سوئی تو سنا ایک چکی افلاک کے افلاک ایک چکی گر سنبلیہ پر خوش فاشاک ایک چکی</p>	<p>۳۱۵</p> <p>گر چار پانچ دوسرے کوئی بڑا اس بی بی نے سوئے اور کیا جاہ پکٹ دوسرے سوئے دو ایک کے لیے جاہ شکر کے جواز کو جس کو دیا کیا جاہ</p>
<p>تھی تیز کہ اتری تھی ابھی جرخ پر چڑھ کر مچھلی کے تلے گاؤ زمین چھٹ گئی بڑھ کر</p>	<p>دو صد سن و سال کیے اہل ہوس کے چونتیس برس کے تھی ہوسے ساٹھ برس کے</p>
<p>۳۱۶</p> <p>جلی جوبن برہم کی طرح ہے اعد کی زہر آؤ گئی شہنشاہ کی طرح ہے بزدلی شہنشاہ کی طرح ہے نواے تھی باہر سے</p>	<p>۳۱۷</p> <p>جھپائی ہو دست بھیس کی طرح ہے وہ چھوٹی آنکھ شہنشاہ کی طرح ہے بیلی نے سدا کر دین ایام کی طرح ہے علی حجاز کی کفر سے اسلام کی طرح ہے</p>
<p>آرام ملے خاک وہ مرد و خدا تھے آرام کی بھی لفظ کے سب جفا تھے</p>	<p>کرنے میں چھری لگ گئی بیدا گروں کی پڑنے لگی بوچھا جہنم میں سروں کی</p>
<p>۳۱۸</p> <p>نقطہ نہ وہ نہ شہنشاہ نہ دنیا وہ کی بار آئے گلے کی ہوتی تھی بار بردار ہو چھٹی تو کھلا عجب یہ اسرار گر وہ نہ چھٹی تو کھلا عجب یہ اسرار</p>	<p>۳۱۹</p> <p>ایک بیکر تو نہ وہ نہ عالم نہ فانی طوفان کا تو رہی جوبے نکالی ملو اس کے پانی یہ تو فانی فانی بہر وہ چھٹی نہ چھوٹ پانی فانی</p>
<p>سرمہ کار اکیسے برس کے یہ صیقل تھے نوپار جہ الماس کے خلعت میں ملے تھے</p>	<p>بھاری تھے بہت کوہ گردہ بھی بے تھے اعدا کے بدن شل تھے کہ سر ہو رہے تھے</p>

<p>۱۷۱ اس تیغ ز سر جانب آب اینا اٹھایا دیا نے پھیرنے سے سر شل جانب اینا اٹھایا دیکھو فان ہوا بڑا وہ قطب اینا اٹھایا</p>	<p>۱۷۲ گیتے تھے کہ آواز دی مادر کی سنانی بیباک گھر دے طرف خمید پھرائی نکل آئی گھبراہٹ سے بھڑکے کھڑے کھڑے غلام نے</p>
<p>۱۷۳ انگڑائیوں میں ہاتھ کھینچے پرو جان کے پر ڈوبنے کی وقت کھلے طائر جان کے</p>	<p>۱۷۴ قسمت میں عجب قدر کی برجھی کا پھل آیا نیزہ جو نکالا تو کیلجہ نکل آیا</p>
<p>۱۷۵ اس گھٹائے گھٹائے سے گھٹا علقہ کا گھاٹ گھٹا گھٹا سے گھٹا گھٹا سے گھٹا گھٹا گھٹا گھٹا سے گھٹا گھٹا سے گھٹا گھٹا</p>	<p>۱۷۶ اے تھوڑے کوچے کوچے کی طرح کیا تھوڑے کوچے کوچے کی طرح کیا تھوڑے کوچے کوچے کی طرح کیا</p>
<p>۱۷۷ جو رنگ تھا مر جان کا وہ موتی کو دیا تھا دریا کا لہو پانی تمام ایک تھا</p>	<p>۱۷۸ اے جان پر یہ تو کمزخم کمان ہے آئی یہ ندا عین گلچے میں سنان ہے</p>
<p>۱۷۹ اور سا بھینچا ایک دریا میں گر گیا اٹھایا اور سا بھینچا ایک دریا میں گر گیا اٹھایا اور سا بھینچا ایک دریا میں گر گیا اٹھایا</p>	<p>۱۸۰ زور از پیرا کی علی کا پیرا زور از پیرا کی علی کا پیرا زور از پیرا کی علی کا پیرا</p>
<p>۱۸۱ موتی یہ ڈرے تیغ شمشادہ نجف سے جو دہن نیسان میں چھپے اڑکے صدر سے</p>	<p>۱۸۲ چلانے لگے دھونڈھو کے ہاتھوں سے کہ دھر ہو اے روشنی چشم ادھر ہو کہ ادھر ہو</p>

<p>حالا اک باتھ آٹھا کہ کچھ بوجھ ہے تشریف اور ملاویہ غار میں ہے میرا تین حضور بدینی جگہ سیت کو خدا لاشہ نظر آتا نہیں حضرت کو دبارا</p>	<p>حالا بہ عجب غیب زدہ کھڑی کرتی زاری بہ کچھ ہی اس سبب کہ بچا کر زاری سر جاب تو آئی کہ سب بچا کر زاری چلے نہ رو کر دین میں تو دین داری</p>
<p>سب بچ تو تھے ضعف بصارت ہوا کہ پشیر بکارے کہ خدا تم ہوے جب سے</p>	<p>ہے ہے نہ کہیں اور مقدر مرا پھر جاے ڈیوڑھی سے تھا ہو کے نہ اکبر مرا پھر جاے</p>
<p>حالا پتیا کی کو کیا پتہ ہو جان نہ کج ایسا نہیں فتنہ کی جگہ پتہ کج اتھک کو معلوم کی جگہ پتہ کج اب اور جو اشارہ کرو باب کج</p>	<p>حالا جاگاہ آٹھا پردہ در آل عبا کج جب فرشتہ بدو داخلہ شہد اک کج اور سب مری تبسوا اور کج نکلا خطا مجمع کج</p>
<p>وہ بولا کہ دامن سے مرا زخم چھپا دو امان مری جیتی ہوں تو پھلکے دکھا دو</p>	<p>طاقت نہ رہی ضبط کی رینب کے جگر کو منہ دیکھ کے زانو پہ رکھا پیاسے سر کو</p>
<p>حالا بہ عجب کہ کما بار بن غلط صفت بہ عجب کہ کما بار بن غلط صفت بہ عجب کہ کما بار بن غلط صفت بہ عجب کہ کما بار بن غلط صفت</p>	<p>حالا اگر کہ اشارہ کیا آٹھا نہ بجا اگر کہ اشارہ کیا آٹھا نہ بجا اگر کہ اشارہ کیا آٹھا نہ بجا اگر کہ اشارہ کیا آٹھا نہ بجا</p>
<p>لاشہ کو تو میرا جی دوش شہر دین پر پر پانوں نکلتے ہوئے آتے تھے زمین پر</p>	<p>اس وقت بھی دم آپ ہی کا بھرتے ہیں کبر ہو جاو بیان یاد چھین کرتے ہیں اکبر</p>

<p>۱۱۱ آواز دی باغ و بہار میں بس کیا تو زبان چرخ چرخ چرخ زار دینے ہوئے پریشان کھنکھناتے ہوئے ہوئے ہوئے ہوئے آواز دہائی اگر مظلوم کے دھیان</p>	<p>۱۱۲ بہ ہوشیاری کی تیرا یہ ادھر ادھر تو باغ و بہار میں بس کیا تو زبان کھنکھناتے ہوئے ہوئے ہوئے ہوئے آواز دہائی اگر مظلوم کے دھیان</p>
<p>۱۱۳ نہ کو زمین معلوم کہ حالت مری کیا ہے نعلین ہر پاؤں میں مری سر پہ ردا ہے</p>	<p>۱۱۴ غصہ کی اب آنکھیں ہیں نہ یہ پیار کی نکھتیں پتھر اگیشن ہر مری دلدار کی آنکھیں</p>
<p>۱۱۵ سیدنیان سے آئین داں سکواں چاکر مگر ہوا تھا سر سے گھر کی تہ پہ چاکر نہ کو زمین معلوم کہ حالت مری کیا ہے نعلین ہر پاؤں میں مری سر پہ ردا ہے</p>	<p>۱۱۶ مگر ہوا تھا سر سے گھر کی تہ پہ چاکر نہ کو زمین معلوم کہ حالت مری کیا ہے نعلین ہر پاؤں میں مری سر پہ ردا ہے</p>
<p>۱۱۷ کہتے ہیں کہ میدان سے ناحق میں گھر آیا مرے ہوئے امان کا کھلا سر نظر آیا</p>	<p>۱۱۸ ہے نہیں کیوں حشر بپا ہوتا ہے لوگو آگے مری آنکھوں کے یہ کیا ہوتا ہے لوگو</p>
<p>۱۱۹ جہاں جی تو کہیں یہ سر کو جھول نہ جاوے سہاگہاں میں دھنپ تو سہاگہاں میں دھنپ نہ کو زمین معلوم کہ حالت مری کیا ہے نعلین ہر پاؤں میں مری سر پہ ردا ہے</p>	<p>۱۲۰ نہ کو زمین معلوم کہ حالت مری کیا ہے نعلین ہر پاؤں میں مری سر پہ ردا ہے</p>
<p>۱۲۱ بعد ان کے خبر کون بھلا آپ کی لے گا بلوے میں ردا مانگو گئی پر کوئی نہ دے گا</p>	<p>۱۲۲ گھبرائے ہوئے نام علی لیتے ہیں کبٹر کیوں کھینچے ہاتھوں کو ٹیک تیر میں کبٹر</p>

<p>عظمیٰ کے ساتھ صفت کو مناد خفت کی دھڑک کو خفا ہونے کی گھٹین بھراؤ مرد کا بچا لیا ان کی گھٹین سے لگاؤ لوگوں کو بھگتا کر چھپاتی سے لگاؤ</p>	<p>عظمیٰ کے ساتھ صفت کو مناد خفت کی دھڑک کو خفا ہونے کی گھٹین بھراؤ مرد کا بچا لیا ان کی گھٹین سے لگاؤ لوگوں کو بھگتا کر چھپاتی سے لگاؤ</p>
<p>مان کہتی ہے بیٹا میری تقصیر بھل کر تم پالنے والی سے کوشش یہ بھل کر</p>	<p>بی بی کہیں کہتے تو نہ اکبر کو ہوا ہو یڑھک کلمہ یہ ابھی اٹھ بیٹھیں تو کیا ہو</p>
<p>عظمیٰ کے ساتھ صفت کو مناد خفت کی دھڑک کو خفا ہونے کی گھٹین بھراؤ مرد کا بچا لیا ان کی گھٹین سے لگاؤ لوگوں کو بھگتا کر چھپاتی سے لگاؤ</p>	<p>عظمیٰ کے ساتھ صفت کو مناد خفت کی دھڑک کو خفا ہونے کی گھٹین بھراؤ مرد کا بچا لیا ان کی گھٹین سے لگاؤ لوگوں کو بھگتا کر چھپاتی سے لگاؤ</p>
<p>عظیم کی طاقت جو نہیں پاتے ہیں اکبر سو کمینوں کو ملے کے رہ جاتے ہیں اکبر</p>	<p>تھا زیت میں کیا لطف جو اس کی نہیں رو کر کہا زیت نے فقط جان نہیں ہے</p>
<p>عظمیٰ کے ساتھ صفت کو مناد خفت کی دھڑک کو خفا ہونے کی گھٹین بھراؤ مرد کا بچا لیا ان کی گھٹین سے لگاؤ لوگوں کو بھگتا کر چھپاتی سے لگاؤ</p>	<p>عظمیٰ کے ساتھ صفت کو مناد خفت کی دھڑک کو خفا ہونے کی گھٹین بھراؤ مرد کا بچا لیا ان کی گھٹین سے لگاؤ لوگوں کو بھگتا کر چھپاتی سے لگاؤ</p>
<p>اس کو کھجلی کی نہ تو فریاد کو پہونچے دم توڑنے میں پوتے کی امداد کو پہونچے</p>	<p>جی کھول کے اب روؤں جو بیاری کی عشا ہو ڈرتی ہوں کہیں روح بخاری نہ خفا ہو</p>

<p>سید عالم کیون سوگ کا سامان کروں یا کروں بال اپنے پریشان کروں یا کروں مین سر نہ بن کا عریان کروں یا کروں مین پورا کوئی ارمان کروں یا کروں مین</p>	<p>سید عالم احسن و بہترین جو ترا عباد ہر مصرعہ موزون و مکتون ہے تیار اور وہی ہر نظم کمان سوز کمان ساز اب مرثیہ حضرت عباس کر آغاز</p>
<p>یہ رسم نئی آج یہاں ہوتی ہے بیٹا تم روئے نہ مانگو تھیں مان و تی ہو بیٹا</p>	<p>سینہ مین مرے سوز و اکبر کے الم کا عباس علمدار ہے فی سایہ غم کا</p>
<p>رباعی دل کعبہ ہے عمارت میں مقام مہم جہولوں کا نہ مین قبرین نام مہم</p>	<p>آپ مین نکمیر کیا کر گنجے تبار پارس بن بکرو دیہ ہے غلام حیدر</p>
<p>رباعی حیدر کا لقب صراط اور میرا کعبہ اس راہ مین شیعہ کی غائب سا کعبہ</p>	<p>میران کہ مینا کے تلسے پر ایک شیعہ یون کی نیکی و بدی کیسی ایک</p>

رباعی
 ادنیٰ سے جو سر چھکا علاوہ ہے
 جو خلق سے بہرہ ور ہے دیا وہ ہے

کیا غیب میں ہے یہ غیبی کی دیکھ
 جو ہر آپ کو اچھا وہ ہے

رباعی
 حرم کی پندہ مخنی نے رکھا
 کچھ مال نہ زرق کے دل سے کچھا

کیا نہ بہت ہے کیا فیض اور غیبی کچھ
 روزہ کے سوا کچھ غفلت سے رکھا

رباعی
 یا شیر خدا خدا کے نائب ہوں
 کیسا بجز حاضر و غائب ہوں

مجان ہو سے اک وقت میں کیا کچھ
 ظاہر سب کہ منظر العجب ہوں

<p>مرثیہ شب بیدارین صبح کی نوبت کا غلج ہوا سایان کوش زرد و خوش پیش دہل ہوا نوبت کے کوش طرح اے بی مانگا گل ہوا</p>	<p>مرثیہ بیار کیا اہل بھی تو نیک نام ہے بیچھی تھی مین تو موت پہ تیار شام ہے بیدار ہوا پسندہ مین بچھری ابام ہے چھپائے نماز کی خاطر خیاں ہے</p>
<p>کیا جلد رات چار پہر کی گذر گئی اندھیر ہے یہ صبح ہوئی مین نہ مر گئی</p>	<p>شام آج کی حضور ی بابا مین ہوئی اب صبح کی نماز نہ دنیا مین ہوئی</p>
<p>مرثیہ عادت جو تھا دل خیم و دم ہوا ماہرین خاک دامن صیب کھڑا ہوا بیدار سرفراز سفیدی کا افلاک بیدار ہوا بیدار شرف و آفتابان بن گئے سرفراز ہوا</p>	<p>مرثیہ سکھ مین لکج شش پیر کا صابو سکھ جانے کو فنا ہو گا صابو شب پر رسی کی تو کیا ہو گا صابو سکھ نہ پینے کا ہو گا صابو</p>
<p>خڑائے آفتاب تجلی فلک کے ہاتھ انجم کے فاتحہ کو اٹھائے کرن کے ہاتھ</p>	<p>بن بھائی کی جو زمینب نہ کھنڈم ہوئی مین تیرے پیر سے فاطمہ جنگل مین دی مین</p>
<p>مرثیہ دان سیدہ چاک چاند زخم زخم کا تھا بان دل دو نیم غمت خیر کشتہ کا تھا در پیش بکودن علی کے تم کا تھا دوم یہ نوحہ زینب خستہ جگر کا تھا</p>	<p>مرثیہ کل صبح یہ نمازی خیر النسا کان یکہ لکبان یہ صفت آفتابا کان شور اذان اکبر گلگون تبا کا کان کل صبح بیہودن فوج خدا کا کان</p>
<p>کیا جلد رات چار پہر کی گذر گئی اندھیر ہے یہ صبح ہوئی مین نہ مر گئی</p>	<p>مغرب کے وقت لوٹ ہو اور یہ خیام مین بابین طرہ و عصر بہتر امت مین</p>

<p>۷۷ ناگہ بخت کی در دولت پر نوری نبیہ کے غم پہ کیا چل میں بر آید غم کی بے کس ہے دواعی امام</p>	<p>۷۸ عجیب کی طرح پہنچے پیرہ دا جیو خوش نصیب عجیب کی طرح پہنچے دان بھد ادب وہ بولی شل ہی اب جو غم</p>
<p>۷۹ بانو کی کورنش کے لیے سر جھکاتے ہیں پیرہ کر و جناب علمدار آتے ہیں</p>	<p>۸۰ پوچھا کہ ہوشیار ہیں اب یا کہ سوتی ہیں بانو پکاری روٹھی ہوئی تے روتی ہیں</p>
<p>۸۱ اس وقت جھپٹے والوں میں غم کی کیا بانو سے فقہ بولی کہ صبح کو کیا ہوا اچھو پین ری پیرہ پیرہ پیرہ</p>	<p>۸۲ بقصد اخلاص ہوا خیمین شاہ کا پیش لکھا غل ہوا روشن لکھا سیا تھی سلام کے نذر تھا آہ کا</p>
<p>۸۳ یہ سنکے وہ چھپی پہ نہ قابو جگر پہ تھا خود گوشے میں تھیں گوشہ چادر نہ سہ پہ تھا</p>	<p>۸۴ قبلہ حرم میں چار طرف کو امام تھے سر خم تھے اور زبان سے جاری سلام تھے</p>
<p>۸۵ بولی بلا توجہ ثانی پین خدا طاعت کی شمع کی پیرہ پرانے کیا اور ج پیرہ کیا کہ مونا جیو ردا</p>	<p>۸۶ باب کی طرح تھے کہ پیرہ چھپا پیرہ بے کس ہے وہ سر مائیہ جیات بے کس ہے وہ سر مائیہ جیات</p>
<p>۸۷ کل دو پہر کی دیر ہے قتل امام میں پیرہ در پیرہ دنگی میں افواج شام میں</p>	<p>۸۸ دو وقت ملے اور غم کی عطش ہوئی اس کے پوچھے کہ میں کب بار غم ہوئی</p>

<p>سلام کچھ کہو مجھ کو کہ عجب کس کی کچھ کہو مجھ کو کہ حاضر ہوا چپکے سے ایک کام چھپو چھپو چھپو چھپو خفت نہ پائیانی سادات کی عطا</p>	<p>سلام رو کر سین کو بندو کمر دین بلکہ کہ جائی مسابو دیار دین جانب سے آپ غفلت کے وارے بن جائی تو ہو سکونین اپنا بن</p>
<p>تاصبح گرد خیمہ اہل حرم رہے اس پردہ میں شاربختین پر تو ہم رہے</p>	<p>اسکی تو ہی امید بختین سے بہن ہمیں دشمن روانہ تھینے تو دینا کفن ہمیں</p>
<p>سلام بان در شان حسین باقیوت در بارہ و اجمال کے کہے عجب کس کی زیب کس کی کس کی کس کی کس کی دینے دینے دینے دینے دینے</p>	<p>سلام وہ بلین کیا ردا جی گونا گونا فرمایا بلان بن تری کا ردا جی نورین کس کی کس کی کس کی کس کی اصغر کی کس کی کس کی کس کی کس کی</p>
<p>کیا خوب چارزمنو نہ مرہم لگاتے ہو اگ نام بختین کا ہے وہ بھی مٹاتے ہو</p>	<p>مغرب کی وقت دیکھ ہی لوگی جو ہو ٹیگا سب ہو گئے جو اس ہمیں کون رو ٹیگا</p>
<p>سلام بھائی حسین آپ نہیں تھکتے لائی ہوں کہ یہ عجب کس کی مست کی عجب کس کی عجب کس کی ہو غبارہ دوش امام زمین کیان</p>	<p>سلام پتہ نہ تو نہ چاہیے عجب کس کی اوتھ چھپ چھپ چھپ چھپ چھپ پتہ نہ تو نہ چاہیے عجب کس کی پتہ نہ تو نہ چاہیے عجب کس کی</p>
<p>دکھلائیے نہ خاتمہ بختین مجھے صدر قہنی کے گور کا دے لو کفن مجھے</p>	<p>حاضر ہیں کپڑے عزیز بنیں حکم شاہ میں ضد کر کے لے لیے ہیں سکینہ نے راہ میں</p>

<p>۱۹ گردن جھکائے آگے بڑھا جو بڑھ دیکھا سیکھنے چہ بین جو کچھ تھے کے ایک کو وہ کچھ دیکھائی جو کچھ کرتی جو کچھ کچھ</p>	<p>۲۰ پشیمان سدا سے ہو کچھ تباؤ تو جلد آگے قدم علی اکبر کی کھاؤ تو رخصت تو ہونا پیر سے سدا جو تباؤ تو</p>
<p>ہے پھٹا لباس بدن پر سوار ہنگے کیون صابو کمان مرابا سدا رینگے</p>	<p>کن بچوں کو یہ سچ یہ صدمے نصیب ہیں کیا اس جہان میں ایک ہیں نصیب ہیں</p>
<p>۲۱ شہر بے عید گاہ نہیں بنیں اُسے کہا ہے کیا آپ لا جائیں فرمایا جو تھارے مقدر سے کیا اِس جگہ سے ناز و اجعت ہو جائے</p>	<p>۲۲ ہانکو پکاری مٹے پر کیا تپیں کچھ آپ کی جھٹپیں یہ ارشاد دے ہیں لو امان ہنرور مٹے ہیں اور اپنی تپیں اچھی تو ہو رہا ہے باکرہ دلائے ہیں</p>
<p>متھے جو باپ کو یہ لباس کہن دیا گویا شہید راہ خدا کو کفن دیا</p>	<p>کہتے ہیں صند نہ کر یہ بھلا مان لوگی میں پوشاک مانگتے ہیں دی ہو نہ دوگی میں</p>
<p>۲۳ لوٹ صند نہ کر یہ کار نوا ہے دید و چار سے آپ کے چہ نظاں ہے مٹک جو دور سے ہیں خطا ہے میں بی بی پرورش خدا کی خبا ہے</p>	<p>۲۴ کیون امان جان تو بیا بیا تپیں کیون امان چھپی سینہ سے کچھ تپیں مان نے کیا اشارہ کہ گردن مان نے کیا اشارہ کہ گردن</p>
<p>مٹھ دیکھ کر وہ بولی بجا آپ کہتے ہیں پر میں نہیں سمجھتی یہ کیا آپ کہتے ہیں</p>	<p>۲۵ باہر تو صفت کشی ہے ہجوم سیاہ ہے میں واری عید گاہ نہیں تمل گاہ ہے</p>

<p>۷۷ پسے جی میں غوث پیچیدہ فاتحہ میں رنگ بڑی پیری نکھاسا دل جوڑیا پیر باجھو کچھ پیر</p>	<p>۷۷ اب سب گیسو تھیں ہو گئے بابا کے پکارے ان آفتون میں جین میں ہو سیکو بڑی وارسی کا ب اپنی پرورش یہ کو دیا شوام</p>
<p>آیا جو ہوش ضبط کیا شور و شین سے سہمی ہوئی وہ دھڑکے لپیٹ حسین سے</p>	<p>دراغ قراق اپنا تسلی کے ساتھ دو بابا چچا کے ہاتھ میں بیٹی کا ہاتھ دو</p>
<p>۷۸ عارض ایک تھکے ایک در در سے دیکھتی تھی بابا دھڑا اس وقت یہ مکان ڈرنا جو</p>	<p>۷۸ میں تھی تھی تھی تھی فد مایا صاحب کے ہاتھ میں بی بی کا کچھ بچہ چھپا کے ہاتھ میں بی بی کا</p>
<p>دل کا پتا ہو جان خزین تھر تھرتی ہے چارون طرف سے رو نیکی آواز آتی ہے</p>	<p>ہم روئینگے اجنی کے تن پاش پاش پر پیٹوگی ننھے ہاتھوں تم اونکی لاش پر</p>
<p>۷۹ آپا نظر عالم غش میں گویا جگہ جگہ میں جو جو جگہ جگہ میں</p>	<p>۷۹ جگہ جگہ جگہ جگہ میں جگہ جگہ جگہ جگہ میں جگہ جگہ جگہ جگہ میں</p>
<p>موتی اتارتا ہے کوئی میرے کان سے شانوں کو باندھتا ہے کوئی ریمان سے</p>	<p>رن کو روان جو یوسف خیر البشر ہوا بے نور میں دیدہ یعقوب گھر ہوا</p>

<p>۱۳۱ تکیہ گاہ میں ہوتی ہوئی عجمی غلام یون دفعہ دفعہ جانب آقا پر غلام جسطرح آقا کے بعد ایک عجمی غلام پیر پڑی پیچ کا بھرا تھا اور سلام</p>	<p>۱۳۲ ریکھا سلج بابت میں شاہ جہاں بیاضہ بیکاری میں غلام خدارامیدار کھڑی بن دھڑا دھڑا</p>
<p>۱۳۲ آنیے شہ کے جان پڑی جان تارون میں آیا اک آفتاب بہتر ستارون میں</p>	<p>۱۳۳ آقا ہر اک غلام کے جوہر شناس میں دو پیچے بھی تیج حیشینی کے پاس میں</p>
<p>۱۳۳ شہزادہ غلام کی عجمی غلام ریکھا سلج نے بھائی کے غلام تکیہ گاہ میں گئی یہ غلام</p>	<p>۱۳۴ گروں کی شاہزادہ عجمی غلام اور سلجوں کے ساتھ قلعہ دین کی غلام مان سلطان دھڑا دھڑا دھڑا</p>
<p>۱۳۴ خواہر تبرکات کے صندوق بھیجو باہر تبرکات کے صندوق بھیجو</p>	<p>۱۳۵ فرمایا اپنی مانے اشارے سمجھ گئے کی عرض ہاں غلام مختارے سمجھ گئے</p>
<p>۱۳۵ عباسی ان کے کپڑے چھین گیا کر سی جلوس کر گیا آقا کی جان شان بڑی تبرکات کے صندوق گراں</p>	<p>۱۳۶ غلام ان کے کپڑے چھین گیا دعویٰ بابت میں غلام دینا میں غلام کے کپڑے چھین گیا</p>
<p>۱۳۶ سب حاضر حضور امام ہدایہ منقح باب علم نے قفل انکے وایہ</p>	<p>۱۳۷ اماں اگر نہ کہیں تو حضرت نہ دیتے کیا یہ پیچے حضور سے خادم نہ لیتے کیا</p>

<p>۱۲۱ زینب بیکاری کی بہت خلاصہ عاشق سی گمراہ ادب قاعدہ جلاؤ باور مجھے تو جب ہو کر قد و نیر راز نہ ہو جو کہ آنی ہو تھلنے جاتی</p>	<p>۱۲۲ ایک بیکار بیچارہ کی یاد شاہ کا ایک ہاتھ میں ہے تلخ رات شاہ کا ایک ہاتھ میں نشان ہے شیر اک کا</p>
<p>۱۲۳ کچھ آج تو نئے نئے انداز کرتے ہو کیا سر خدا کی ہین جو یہ ناز کرتے ہو</p>	<p>تجویز کر رہے ہیں کہ یہ عطا کروں منصب ہیں دو عزیز بہت عذر کیا کروں</p>
<p>۱۲۴ بی بی بی بی بی بی بی بی بی بی دی ناز کہ جو نہ تھا کیا کیا ہم سر فرشتہ ہیں تن و سر کا خیال کیا مومن نے بڑھکے عرش کرین یہ خیال کیا</p>	<p>۱۲۵ بھائی کی حالت میں علم نشانی بھائی کی حالت میں علم نشانی بھائی کی حالت میں علم نشانی</p>
<p>۱۲۶ اب یا کہ وقت ظہر خدا تشنہ کام ہوں جب کیسے مامون جان پہ صد غلام ہوں</p>	<p>۱۲۷ حضرت کو آسکی دشمنی کا خیال ہے بن باپ کا پسر زن بیوہ کا لال ہے</p>
<p>۱۲۸ گلا گیا گیا گیا گیا گیا گیا گیا گلا گیا گیا گیا گیا گیا گیا گیا گلا گیا گیا گیا گیا گیا گیا گیا</p>	<p>۱۲۹ گلا گیا گیا گیا گیا گیا گیا گیا گلا گیا گیا گیا گیا گیا گیا گیا گلا گیا گیا گیا گیا گیا گیا گیا</p>
<p>۱۳۰ عرش عطا پہ صل علی صد اگنی خوشبو بنی کی بکے دماغون میں آگنی</p>	<p>۱۳۱ پر ایک دم کو پاس بلانا ضرور ہے قول و تم کا یاد دلانا ضرور ہے</p>

<p>۱۱۱۱ فقیہ سے دفتر اسد افسانے کا قاسم کو اور بیٹو کو میرے بلا ٹولا بچہ شرف کے تین اشعار پوریا</p>	<p>۱۱۱۱ زینب کے لادلوں نے یہ طعنے کیا کلام عقل کے بارے ابان کے دل کو زینب سننے دیا ہے قلم و کلام کی پائی</p>
<p>۱۱۱۱ اکبر تو شاہ دین کی طرف دیکھنے لگے عباس بڑھکے سوئے بخت دیکھنے لگے</p>	<p>۱۱۱۱ لشکر کی افسری انھیں دنوں کو آج دو عباس کو علم مرے اکبر کو تاج دو</p>
<p>۱۱۱۱ بابر کے گھوڑے تانے شتابی ہوا قاسم نے پہلے کی یہ گزارش کر کے چکا نیا ہے کہ جاہل طلبے اس کیا ابان دودھ کے شیکے خادم یہ</p>	<p>۱۱۱۱ مشتاق میں پیکر کے شتابی ہوا بوسہ چہین اکبر کے کلام کی اور سکھائے تاج کی شتابی ہوا میر جھوٹے تاج کی شتابی ہوا</p>
<p>۱۱۱۱ گر چاہتے ہو قبر میں امت ہو باب کو بیٹا غلام جانو اکبر کا آپ کو</p>	<p>۱۱۱۱ سر تاج عرش روشنی تلج ہو گئی اکبر کے سر سے تاج کو معراج ہو گئی</p>
<p>۱۱۱۱ واری کیا چاہنے تھا راجہ پیلے پاہ ارکب کو استدار ہوئی شادی خد گراوہ نہنہین جو کوئی عہدہ انھیں شایہ کہ کار نہ تھوڑی ہو</p>	<p>۱۱۱۱ نہنہین لگے دکھاؤ جوانان حیدری نہنہین لگے دکھاؤ جوانان حیدری نہنہین لگے دکھاؤ جوانان حیدری نہنہین لگے دکھاؤ جوانان حیدری</p>
<p>۱۱۱۱ کی عرض میں نے نذر بھی کچھ بھیج دیکھو فرمایا ہنس کے آج تو سر نذر کیجیو</p>	<p>۱۱۱۱ فرمایا ایک دم میں نہ ہم نہ شباب ہے بہتر جوانہ مرگ سے کوئی خطاب ہے</p>

<p>۱۹۴</p> <p>عبدی نے سبکدہ سے بار بار کے تھیں وہ گلزار عبدی کی دلانی کیا کہ پوری کے تھیں وہ گلزار عبدی کی دلانی کیا کہ پوری</p>	<p>۱۹۵</p> <p>کھنچتا تھا یوں علم طرف بکڑا بام دل جھپٹتا تھا یوں علم طرف بکڑا بام کھنچتا تھا یوں علم طرف بکڑا بام دل جھپٹتا تھا یوں علم طرف بکڑا بام</p>
<p>خاطر مری بھی اسے شہ ابرار کیجئے بابا مرے چچا کو علمدار کیجئے</p>	<p>عالم جو دیکھا دوش مبارک کی شان کا بیاختہ پھر گیا شانہ نشان کا</p>
<p>۱۹۶</p> <p>بیکار کے آئے وہ پیر حم شانی دامن علم کا اور کے علم شانی بیکار کے آئے وہ پیر حم شانی دامن علم کا اور کے علم شانی</p>	<p>۱۹۷</p> <p>بولا تھا کہ مدد خدا آشیان بیرو جس سے بین نیلج ہر سوز و آں بیرو بولا تھا کہ مدد خدا آشیان بیرو جس سے بین نیلج ہر سوز و آں بیرو</p>
<p>رایت تھا یا کہ قاصد رب انام تھا سقد علم کا جعفر ثانی کا نام تھا</p>	<p>خورشید اسکے ہر سے جلوہ نما ہوا مین بھی اسکے سایہ مین آکر جا ہوا</p>
<p>۱۹۸</p> <p>ایک ہی کے بخت نے رانی کی بائی علی سنان کے لالہ کی ایک ہی کے بخت نے رانی کی بائی علی سنان کے لالہ کی</p>	<p>۱۹۹</p> <p>تبیخ فاطمہ ادا کی امام نے جاسوس نے کسی یہ خیر کے شام نے تبیخ فاطمہ ادا کی امام نے جاسوس نے کسی یہ خیر کے شام نے</p>
<p>پنجہ نشان شاہ عینی کا چمک گیا اقبال فوج بختی کا چمک گیا</p>	<p>فوج خدا کو نہر سے دوری نصیب ہے شہ بولے کیا مضائقہ کو شر قریب ہے</p>

<p>۵۵ جاگاہ اقلو کی صد نافرمان گئی آواز طبل جنگ بھی عین تک گئی گئی گئی چلے گئے سب کیان کیان کر کے ہر سمت مغرب و جنوبی چپ گئی</p>	<p>۵۴ اصطلح کے نیم ہار ہی عیان ہوئی زہر کے غمخیز سب کی سوا ہی عیان ہوئی مہربانی کی نسبت جابر ہی عیان ہوئی قصور کا فدا باری عیان ہوئی</p>
<p>۵۶ رن کے ورق پہ جنگ کے آئین کھینچ گئے ہندی سر وہیمان عربی زین کھینچ گئے</p>	<p>۵۳ وہ باد پاتا تھا کھلنے میں بالکل سخی کا ہاتھ جسکو پیاس جزید قدرت کسی کا ہاتھ</p>
<p>۵۷ اٹھ اٹھ کے رن میں پیکر لڑنا کن بوجھنے غل سے کان لٹکے آسمانوں کے بوجھنے زبان و لہجے پھل سننا کن جھوڑو دعا کے نقشہ میں سر نو جاوا کن</p>	<p>۵۸ عمرت میں یکے تیر کے وہ پتھر بنام ذوالجلال میں بھی یکے پتھر و دلک نسب براق سب بیکے پتھر قدرت میں دور خراج تھا کلمہ دوہ پتھر</p>
<p>۵۹ مستون نے مثل شیشہ دہان تھمتے کیے طوبی کی عنذ لیون نے یان چھپے کیے</p>	<p>۶۰ طے ہر قدم پہ ایک مینے کی راہ تھی رویت ہلاک نکل کی او سپر گواہ تھی</p>
<p>۶۱ نولا کھڑا لون کا پویش و قشا ہوا قہر پہ بھی سو رنگ رن ہوا قہر پہ بھی سو رنگ رن ہوا قہر پہ بھی سو رنگ رن ہوا</p>	<p>۶۲ قہر پہ بھی سو رنگ رن ہوا قہر پہ بھی سو رنگ رن ہوا قہر پہ بھی سو رنگ رن ہوا قہر پہ بھی سو رنگ رن ہوا</p>
<p>۶۳ روکش خدا کی فوج سے چھوٹے بڑی ہو سجادہ سے امام زمن او ٹھہ کھڑے ہو</p>	<p>۶۴ چالیس پیدل آگے جلو میں ہم چلے لیکر یہ فوج لڑنے کو شاہ امم چلے</p>

کثیر

<p>۱۷۱ بگین بگین کج خلقان گمان دست فکاکے جھٹکتی جوار کی جھنجھٹ اندر سے دبیر کہہ دیا بوج آسمان اللہ سے ملنے نہ کہتا پھر اک وان</p>	<p>۱۷۲ جھوٹے آگے خاک کی سی پانی پھونکا گدوارہ بنیام میں خنک اٹھی زور افکار اعدا کے خون پینے کو یوں طویں ایکبار علی بنفیر دودھ کے جب بوب قرار</p>
<p>آئینہ ہو کے شرع کا آئین رہ گیا رستوں سے کمر بھاگ گیا دین رہ گیا</p>	<p>یوں چھوڑ کر بنیام نکل آئی ختم سے جس طرح اشک صاب مام کی چشم سے</p>
<p>۱۷۳ ان تحائف تو تار یوں کج خلقان مایوس نے درد تہا تھا قافلوں کو قریب شوق شوق شوق شوق شوق شوق مہینے کی بجائے برباد ہوئے در حدیقہ</p>	<p>۱۷۴ کشتی بنیام کے شمع آتش بزم نوح شیدہ باہ نوے گریبان تھا عیان کشتی نوح چھوڑ کے طوفان ہوئی روان مایوس نے اچھٹا کہا مہ نے الامان</p>
<p>بھاگین جدا جدا یہ زمینیں دہل گئیں زندوں کے گھر تو مردوں کی قبریں لگ گئیں</p>	<p>پرواز شلخ سدرہ سے کی جبریل نے محراب سے بلند کیا سر خلیل نے</p>
<p>۱۷۵ آرد گاہ آمد فوج الہیہ دشمن ہزار چند ہوئی بیج ماہ پاپوں کی تہ تیغ ہوئے بے عدد کی کیا پچھپچھ نہشتا فوجا چھوٹے شاہ</p>	<p>۱۷۶ وہ فوج دوزبان چھوٹی گزبان یہ غلغلہ بنیام کے تھا درمیان بلند ہو گا خف بن مرنے کا جسد نشان بلند ہو گا جلی سے پوچھ لگی دوا ٹکلیاں بلند</p>
<p>شکر تمام ہو گیا نصف النہار تک فوج اک طرف شہید ہوا شیر خوار تک</p>	<p>کھینچا یہ نقشہ تیغ شہ قلعہ گیر نے اژدر کو دو کیا ہے جناب امیر نے</p>

<p>۱۰۰ دیکھو کیا اپنی سر سے شمشیر قلم دیکھو کیا اپنی پاؤں سے گل دیکھو کیا اپنے سینے سے کیا جو بین بال دیکھو کیا اپنے دھن سے دین سے کیا جو بین بال</p>	<p>۱۰۱ سن آتے ہیں جانتے ہیں نفیس نفیس نانا کے شیر ابنا کا توجہ ہم اور حسن میں مان شاننا میں بوجہ میں</p>
<p>اس رتبہ کا اسی پر فقط خاتم ہوا آزاد کردہ پیرنٹ ہوا</p>	<p>ہیں چارتن پہ ایک یہ عالی وقار میں جیسے کہ واحد ایک اور حرف چار میں</p>
<p>۱۰۲ کی بل اٹھی غلامی سے کیا جو بین کی بل اٹھی غلامی سے کیا جو بین کی بل اٹھی غلامی سے کیا جو بین کی بل اٹھی غلامی سے کیا جو بین</p>	<p>۱۰۳ جودہ خدا کے نور میں کیا جو بین جودہ خدا کے نور میں کیا جو بین جودہ خدا کے نور میں کیا جو بین جودہ خدا کے نور میں کیا جو بین</p>
<p>گویا شجر ہوئے ہیں ہماری صفات میں ہوئے ہیں شکر زب سے ہر جہد کلمات میں</p>	<p>جودہ تنوں کے حق زب سے ہر جہد کلمات میں دوبار سات آہ احمد آئے ہیں</p>
<p>۱۰۴ مطلب ہر ایک کی کیا جو بین مطلب ہر ایک کی کیا جو بین مطلب ہر ایک کی کیا جو بین مطلب ہر ایک کی کیا جو بین</p>	<p>۱۰۵ کیا جو بین کیا جو بین کیا جو بین کیا جو بین کیا جو بین کیا جو بین کیا جو بین کیا جو بین</p>
<p>جو ہر جو حرب دھڑب کے کہن کھل ہی جائے اب مع دو زبان کی بانی سنائیں گے</p>	<p>سہا یہ مرکب اسکا کہ سب تیر گر پڑے کا نیا یہ پھیل کہ جو ہر شیر گر پڑے</p>

<p>۱۰۰ نہیں کتا کا زور کیا نہ اپنے لائے جھکا کے بیچ سے تنگ سے پور کھنکھنہ منہ کی آواز آیا معلوم اوپر چہچہائی</p>	<p>۱۰۱ چلنے پر ہے خود بخود چلے پھیل نہیں کتا کی آواز عورتوں نہیں کتا کی آواز عورتوں چلنے پر ہے خود بخود چلے پھیل</p>
<p>۱۰۲ پھر خود مثل رنگ پریدہ ہوئی تھا خود اک طرز کا بھی دیدہ ہوئی تھا</p>	<p>۱۰۳ پنج مین شاہ کے مہ نو گرم لاف تھا رویت کی بھی جو تھی طالع بھی صاف تھا</p>
<p>۱۰۴ بست بلند سے ہوا غل کی گریز بند خادین رتیزور کا ہے کشتہ ریز بند خود دو سر کا ہے کشتہ ریز بند خود کی کشتہ ریز بند</p>	<p>۱۰۵ حکایا نام ابد اقامت دار سے بامریل الکلیح کمارا ہوار سے باشاہ ذوالفقار کما ذوالفقار سے کشتہ ریز بند</p>
<p>۱۰۶ کھینچا یہ نقش تیر شہ قلم گیر نے مرحب کو دیکھا ہے جناب امیر نے</p>	<p>۱۰۷ آورد گاہ دیکھ کے آمد روان ہوئی رن کی زمین دہل کے اٹھی آسمان کی</p>
<p>۱۰۸ کما غل سے نہیں چلے خیال کیا کما غل سے نہیں چلے خیال کیا کما غل سے نہیں چلے خیال کیا کما غل سے نہیں چلے خیال کیا</p>	<p>۱۰۹ نہیں کتا کی آواز عورتوں نہیں کتا کی آواز عورتوں نہیں کتا کی آواز عورتوں نہیں کتا کی آواز عورتوں</p>
<p>۱۱۰ ملکر ڈوگر نہ ہریت ہے عا جو اسپر بھی فتح ہو نہ غنیمت ہے عا جو</p>	<p>۱۱۱ گردن ہلا کے تیغ روان جھیلنے لگی نولا کیو کے سر پہ اجل جھیلنے لگی</p>

<p>۹۹۱</p> <p>گراں گھنٹی نہنوں اور گاہوں سے ماشتی جی نہ کوہِ مستشرق کی چوٹی سے دیا جی دین آجکے دنہ کی گاہوں سے ایساں اس خوش گھنٹی کی چوٹی سے</p>	<p>۹۹۰</p> <p>بھیل کے ساتھ چل سایہ آویں چل چل چل پل چل پل چل پل چل لکھاری راج کو چل چل چل آواز دی ہے چل چل چل</p>
<p>کھٹے تھے سرخ تیغِ امامِ عراق سے سرگ رہے تھے خاک پہ کہہ کے طاق سے</p>	<p>لجھانے تھے زمینِ فلک امیجِ نیچ میں کتنی تھی موت کون پڑے تیرے بیچ میں</p>
<p>۹۹۲</p> <p>شہر کے واس خشتِ غنچہ جیت گیا پتھر کے پتھر لگائی خودِ انفقار وہ دوا فقارین شہر کی غنچہ لگایا خود پتھر کی شکل سامی غنچہ قطعاً</p>	<p>۹۹۳</p> <p>دھم مارا جی صلات اور کلمہ کیا بے مغز و جان جاب نہ صبر کیا اس صبر میں موت کا پتھر اور کیا رہنے ہی غنچہ غنچہ غنچہ کیا</p>
<p>سر کو نہ وصل تیغ سے اصلا دروغ تھا کیا سب کی سردنت میں مصرعِ تیغ تھا</p>	<p>لختِ بدنِ یعنون کافی الغور کچھ نہ تھا بازن کا لیلہ تھا فقط اور کچھ نہ تھا</p>
<p>۹۹۴</p> <p>اہلِ زمین بوجہِ تیر کی تھی بکا کیا بولتا تھا نہ طوطی و انفقار بن لال اور دلایت اسلام بکا صدقہ کو آیا بیل سدا بربار</p>	<p>۹۹۵</p> <p>جو کاسلہ تھا آجکل کا مال پیٹ خود پھر کتنی تھی اس دم مال جو ہرین کارن گیا کا تھا مال بیلے دل حسنی کی کا مال</p>
<p>دلِ قدیوں اُس کا نہر کھولنے لگا طوطی کے ساتھ آئینہ بھی بولنے لگا</p>	<p>مٹی راست گو وہ تیغ یہ روشن جہان تھا جبنا ہو پیا تھا وہ جاری زبان تھا</p>

<p>۷۹ اک ضرب بین رنگ کے چوڑی نہی روشن بصورت سبز رنگ کرنی نہی گل خار گدی گل اورنگ کرنی نہی گر سبج گاہ فوج میں چوڑی نہی</p>	<p>۷۸ ایمان کفر تو وہ عصیان ہم جہاد یہ زندہ اور وہ مردہ جو شمشاد کیا کیا کمال رکھتی تھی شیر خور وہ کھنڈوں کے درخت باو</p>
<p>۸۰ روپوش بیت میں تھیل چوکی مچلیان دریا میں جاکے چھیتی تھیں پانی مچلیان</p>	<p>۷۹ اک بوڑھی خوف کے مارے نکل سکی اسکے حضور دھار لو کی نہ چسل سکی</p>
<p>۸۱ سایہ دینم رنگ نہم اور دودنم دو کا بیان شمار کیا آبر و دینم برابر چار آئینہ تھا چار سو دینم سینہ میں دل تو دل میں آئے زود دینم</p>	<p>۸۰ اس کوئی پیکر میں لان چٹا جلد نہ نہ گشتہ دوش کمان چٹا چٹے کو اس خون کا وارہ بان چٹا بانی کمان لب میں تیر بان چٹا</p>
<p>۸۲ دل خوب اسکی کاٹ کی لذت بھٹا تھا کٹتی تھی جو گھڑی غنیمت بھٹا تھا</p>	<p>۸۱ دشمن کو قید آب خورش سے چھڑا دیا کھینچا گرایا مارا جسٹایا اوڑا دیا</p>
<p>۸۳ نصرت کا تاج کدھم سے پرتقاؤن تفلا لبس الا لیسٹرون پاکیزہ اس کا چل نہیں ظالموں کا خون صورت تھی کون بلکی دیکھتوں</p>	<p>۸۲ بڑی تھی شہر بی صفت انبیات بہکنا نہ خیر شکر کا بواؤ انبیات زیست انجیل کھتی تھی اور موت انبیات جلد رہی تھی خود ملک لٹ انبیات</p>
<p>پیدا ہوئی ہے ظالموں کا خون بہانے کو ہمراہ آب کھتی تھی اپنے نہانے کو</p>	<p>میدان تیغ مناسب حیدر کے ہاتھ تھا میدان جنگ تیغ دہر کے ہاتھ تھا</p>

<p>منہ ناگاہ آفتابِ بشت کی نظرِ شرمیلی دیکھا کہ عینِ مددِ وفا کی کوری ٹھری وہل کر کے شوقِ بینِ آئینہ بھری خونجے اشتیاقِ بینِ گشت کی ٹھری</p>	<p>منہ وہ دن وہ صبا بے بہت کی ہنسی زارین وہ صبحِ گرمِ نغمہ کے وہ سنیہِ کج بین ہلے فلک کے جس تھا اور سچ بکریں سایہ جو پھونچا دستانِ کسوین</p>
<p>منہ کیا دخل تیغ کو تھا مزاجِ امامِ مین مڑا نظر کی اور دور آئی میسامِ مین</p>	<p>منہ پہل بر پھونک پہل سے پہل پلٹتے تھے جو آج رو رہی ہیں دعا اُگڑتے تھے</p>
<p>منہ اب یوں کیا کرتے ہیں اس اعتبار فاطمینِ مین دوز کے جی جگر کار گھونپ نظر نے لگا جسم کے کیا قرار کراحتِ بینِ شہرِ خوار کے کیا قرار</p>	<p>منہ جراتِ مکی سولہ پہ مقامِ خا پیامِ اس بلا کا نہ پہنچا نامِ خا آت بھی نہ کیا ان کے غیبیہ کا نامِ خا عظیمِ حسین علیہ السلام</p>
<p>منہ گیو دکھا رہے تھے تباہی حواس کی کانٹے زبان کے تولتے تھے قدیرِ ماس کی</p>	<p>منہ سُن سُن کے انداسِ سلفِ خیر و نئے تھے مولادہ و کھ اُٹھانے تھے اور شاہِ پست تھے</p>
<p>منہ آگے جا اس جہا کا بیانِ امصباح تعبون کے دلچسپ تھی گئی صدرا پیرِ مہون کی صفوں کے بڑھا ایک بیاہ لکھائی نہایت غمیدہ آواز</p>	<p>منہ کھٹے بینِ مصائبِ جہانِ نام ایک عالمِ آنکے عصیرین جہانِ نام اس عصیرینِ بیدار کے کھٹا نام آزار اس جی کو تو تباہِ حاج</p>
<p>منہ سینہ سے پھل زبان کے مددِ نکلی یا علی اور کانپے گرا خلفِ مرتضیٰ علی</p>	<p>منہ نورِ خدا کو خاکِ مین زاری ملاتا تھا بندہ تو قتل کرتا تھا خالقِ بلا تا تھا</p>

<p>۱۱۱ اے غافل اے غافل کیسے کیا اگر غافل اے غافل کیسے کیا اگر غافل اے غافل کیسے کیا اگر غافل اے غافل کیسے کیا اگر غافل</p>	<p>۱۱۱ اے غافل اے غافل کیسے کیا اگر غافل اے غافل کیسے کیا اگر غافل اے غافل کیسے کیا اگر غافل اے غافل کیسے کیا اگر غافل</p>
<p>۱۱۲ ان سات ماہوں کے شرف میں ہو گئے برج میں اچھ صبر کے برج میں ہو گئے</p>	<p>۱۱۲ تیرے پڑنے پر سر پاد بن کر مر جانے تو غفل نہ گورو کفن کر</p>
<p>۱۱۳ باقی نہ اپنے کوئی جاسے جان ہی اک چاندنی بوندی و نشان ہی غافل کیسے کیا اگر غافل غافل کیسے کیا اگر غافل</p>	<p>۱۱۳ صاحب کبریٰ اسی جگہ میں دیا جگہ میں اسی جگہ میں دیا جگہ میں اسی جگہ میں دیا جگہ میں اسی جگہ میں دیا</p>
<p>۱۱۴ اقد سے شکایت چور و جفانہ کی غیر از دماغے نیک کبھی بددماغہ کی</p>	<p>۱۱۴ یہ عرض پنج حق کے لیے مستجاب کر قمار جلد قمر کران پر عذاب کر</p>
<p>۱۱۵ غافل کیسے کیا اگر غافل غافل کیسے کیا اگر غافل غافل کیسے کیا اگر غافل غافل کیسے کیا اگر غافل</p>	<p>۱۱۵ آئی ناک صبر تجھ میں جان نہیں آئی ناک صبر تجھ میں جان نہیں آئی ناک صبر تجھ میں جان نہیں آئی ناک صبر تجھ میں جان نہیں</p>
<p>۱۱۶ ادب پرست قاتل پروردگار ہو غافل نبی کی قدر سمجھ ہوشیار ہو</p>	<p>۱۱۶ دولت ثواب صبر کی یہ درکوسے گا یان تو نہ ضبط مجھے ہو ہے نوبت کا</p>

<p>۱۱۱ زندہ ہو این فن کہ در گارین بہتر گئے پرتق آبا قرار مین بنون کی آفت سے زبا اختیار مین خفتی تگ مین گزرتی بار مین</p>	<p>۱۱۱ یون کال سپیکر رو بادہ مخی قار مان جلیج لاش سپر بر تیزار بختیہ نکمے جوبی نشو و کنی حار ہیں التیام پاکے سب غم کیا</p>
<p>۱۱۲ مین جانتا ہوں یا کہ مراد دل ہے جانتا دل سے زیادہ خالق عادل ہے جانتا</p>	<p>۱۱۲ یہ زخم کیا ہیں جشتہ بکس کوڑے ہیں جتنے کہ مرض جکو ہیں سب رہو ہیں</p>
<p>۱۱۳ آئی مذا کہ ہر بیان سبکا حال ہے نبوی کمال عشق خدا کا یہ حال ہے معاذ اٹھا دے کوئی کیا مجال ہے سیران ہادی خاں کا ایک لال ہے</p>	<p>۱۱۳ ابتدا دہشتہ روز کا ہے غلام عین زخوین زبانی جیسے نیکلام وہ زخم کھار ہے پتھر ہے پیام تینین فقط وہاں تینین ہی نام</p>
<p>۱۱۴ جس دکھ میں مشغول ہے مجھے شورشین کا یادن صبر و شکر کام ہے ہر حسین کا</p>	<p>۱۱۴ نیز سے بھی گزرا دو خنجر بھی تیر بھی پیر سے بدن بھی رخت جناب میر بھی</p>
<p>۱۱۵ انسان تو کیا ملک بیان پر بلا کے محو کو وہ وراثت بدست لائے یہ بوجہ آسمان ہر پر آشٹا کے صاحب سبب پاؤں زینہ غم کھائے</p>	<p>۱۱۵ جو عین کا روضہ لیکچر دوانہ تھا پا سبب میں کوئی شیا نہ تھا پتھر پتھر کے باغہ یہ بدیم پڑ تھا</p>
<p>۱۱۶ پھر آنکھوں سے حجاب کا پردہ اٹھا دیا ماشور کر بلا کا مرقع دکھا دیا</p>	<p>۱۱۶ اک دو پرین قتل نہ چھوٹے بڑی ہوے یان خاک پر ہیں چاند بہتر چھوے</p>

<p>۱۲۱ ان حادثہ سپہ سبط نبی خرم گلزارین خالم کجہ کزین کاؤدہ کبانے بین نیز نبی سے فتح پنج اب لگاؤ بین مظلوم کہ مار کر خوش آنے بین</p>	<p>۱۲۱ بارد کتاوتین سنن تھاکلا جران ہو کے میں ایک شخص سے کہا یہ کون بی بی نکلی ہے جو سبے را رخ کما کہ اس غنیمت چھاپا کیا</p>
<p>۱۲۲ آنا تو وقفہ دو کہ میں شکر خدا کروں اور اپنے رونے والوں کے حقیر دعا کروں</p>	<p>۱۲۲ یہ عاشق جال شب بے نظیر ہے مٹھ دھانپ لے یہ بنت جناب میر ہے</p>
<p>۱۲۳ لو سنو زنا جاہ دست کر بلا و غش ہو ابول کی آغوش کا بلا لو سوزج کرنے کو مظلوم کے چلا و اب پھری اور نہ مظلوم کا گلا</p>	<p>۱۲۳ ناخودہ نہ جو لکھی زیب خدا گراہ جس نکل سے حسین ملے داصیباہ اک آنکھ بند کرنے سے کہ کھوئی شاہ سیلا تھا ایک پاؤں میں شاہ کا لہ</p>
<p>۱۲۴ بیٹے ہوس نہ نکلی مگر اب نکل پڑی مٹھ دھانپولنے میں پوزیب نکل پڑی</p>	<p>۱۲۴ کچھ سرو کچھ زمین پہ گلابی عمار تھا آلودہ خاک خون میں ہمیر کا جامہ تھا</p>
<p>۱۲۵ دھکایا ہے کزین نو جانین و دین چلتی ہیں جلد اور زمین جو جی بین وان کر کھڑے ہیں اور بیان سے جلیں نہ کھین کھین کھین کھین کھین</p>	<p>۱۲۵ دوڑی ترپے پھڑکھڑا دھڑکھڑا علی رو کر کہا حسین اور اخی اخی مشتاق اپنے کا پو پو اب علی پ بکرو ہوئی ہوئی ہوئی ہوئی</p>
<p>۱۲۶ لو سو نکلتے ہیں خون کے تھالے جو ہلتے ہیں دل کی طرح سے کاؤنکے بندر بھی ہلتے ہیں</p>	<p>۱۲۶ اس بکیتی سے مرے کہ بن پر نگاہ کی جو غش ہوئی تو ایسی سالت پناہ کی</p>

<p>۷۱۷ آریا جو ہوش بولے پیچکا واسطے آئی ہیں جواب دو حیدر کا واسطے خیر اللہ کا واسطے شکر کا واسطے اور بھائی بے زبانی اصغر کا واسطے</p>	<p>۷۱۸ اتنے تیرا واپس لیا اک شبنمی تیرا زنا ہی میں روئے تو اس کے کوئین کیون اس خواب بھی شبنم ہی ہے نہ نے کہا میں تیری نشستیں</p>
<p>۷۱۹ بھیا چلو اٹھو تمہیں بھابھی بھلاتی ہیں اے لوسکینہ جان بھی تُو وڑی آتی ہیں</p>	<p>۷۲۰ زینب سنبھل کے تو کلیجہ سنبھال لو اب تو لگے سے بھائی کے باہن نکال لو</p>
<p>۷۲۱ اس بات کے کلام چاتی چوٹیلی بابین لگے زینب لپٹ گئی چلائی ہے غصے فہست سنگھنی اب زندگی بزرگوں کے ہاتھ میں</p>	<p>۷۲۲ جادو سدا رہ گیا ہے لگا چکین انفت کھا چکین مر لگو کھا چکین پیشا ناما جان کی موت با چکین اب اور کیا ارادہ وہ تو کھا چکین</p>
<p>۷۲۳ اے کاش آج خاک کا پیوند نہ ہوتی ہیں کنبہ میں سبکو روتی تھی تگوند روتی ہیں</p>	<p>۷۲۴ ضربت کمان لگی ہے ذرا وہیاں کیجے گھر جا کے اپنے درد کا در مان کیجے</p>
<p>۷۲۵ چین کر کے ننھ پلانچہ کو اکیلا جبالے کو لیکے آد میں بیٹھی وہ تیار بولے کہ سکر کھو سکینہ بن جو جی نام تو ہے بھائی بن کا پاپ</p>	<p>۷۲۶ وہ بولی غم سے آکے غم نہیں جگہ نہیں جی کہیں ہوئی خوا تو زبانیے جگہ لگالین اس کا تیرے ساتھ آجھا میں تیری</p>
<p>۷۲۷ ہے ہے انہی کے سر سے برکتی جدا کی ہے بھائی سے بے نصیب بن کی جدا کی ہے</p>	<p>۷۲۸ آنکھیں فدا کروں کہ دل جان فدا کروں کیون بھائی کس طرح سے چو تم میں کیا کروں</p>

<p>مسئلہ پیر کے بیگہ ہینہ خندل کی بان قح دوسلاہ ہیر پیل سنی بان بوسہ گاہ تیرا دل کی یہ عشق خاک کی صلا متصل گئی</p>	<p>مسئلہ ایک بجن ہینہ قیاس کی ادب اس نظم کی فلک کو لڑتے ہو جیتے کیون باد سلاست ہاویر بان صاحب زان کی اسکا اٹو</p>
<p>کیا دیکھتی ہے رگے ادھر خواہر حسینؑ خولی چڑھا رہا ہے شان پر سر حسینؑ</p>	<p>آگے وہ دن کہ مدی دین کا طور ہو روشن ہو دین تیرگی کفر دور ہو</p>
<p>رباعی عین عبادت کا سہرا خاتمہ لام وہ لام کہ جس سے اسلام ہوا</p>	<p>یہ سے یاد ہوا شکل میں جاکہ ہیں صدقہ نام کے کیا خوب علی نام ہوا</p>
<p>رباعی قالب شرف کیا ہو اگر جان نبینے ببین کہ نبین عقل نہ انسان نبینے</p>	<p>بکار ہے زہد و دمع و صوم و صلوٰۃ اگر نبین علی نبین تو ایمان نبین</p>

رباعی
درد از کس بر شوق کس است
اصحاب بنی صید غریب کس است

یار زده دین که بود کس
اندر کس گم است این غریب کس

رباعی
دیار غنایب بصلحت کس
ان آنکه چون کشتان کبریا کس

فردوس بن کس بخت کس
بخت و بختی کس کبریا کس

رباعی
بجو کلمات بهیم کس
حاشا کس کس کس کس کس

چه صاحب افتخار دنیا کس
داماد ساق کس کس کس

<p>۱ جب سنگوں پر علم کلمات شب نور کے نشانے لیا تابان شب نور تاب ہوئی غالی کمان نورانی چرخ شمع نور تاب</p>	<p>۲ موت لگا لیا شب بوشا فتنہ دشمنانے کھول دیا فتنہ چرخ شمع نور تاب کمان نورانی چرخ شمع نور تاب</p>
<p>آنی صبح جو زیور جلی سوار کے سب سے سپر تار و نکی رکھ دی آثار کے</p>	<p>رتبہ سے سر فراز کیا آفتاب کو عدو ہر اس نے کا دیا آفتاب کو</p>
<p>۳ نور شمع نورانی چرخ شمع نورانی چرخ شمع نور تاب نورانی چرخ شمع نور تاب نورانی چرخ شمع نور تاب</p>	<p>۴ نور شمع نورانی چرخ شمع نورانی چرخ شمع نور تاب نورانی چرخ شمع نور تاب نورانی چرخ شمع نور تاب</p>
<p>مخارج ماہ تاب ہوا آفتاب کا باغ جہان میں بول کھلا آفتاب کا</p>	<p>چہرہ تو دو ہر ادلون کا ایک جا ہوا پرچر کا نام ہر سے روشن ہوا ہوا</p>
<p>۵ نور شمع نورانی چرخ شمع نورانی چرخ شمع نور تاب نورانی چرخ شمع نور تاب نورانی چرخ شمع نور تاب</p>	<p>۶ نور شمع نورانی چرخ شمع نورانی چرخ شمع نور تاب نورانی چرخ شمع نور تاب نورانی چرخ شمع نور تاب</p>
<p>نور شمع نورانی چرخ شمع نورانی چرخ شمع نور تاب نورانی چرخ شمع نور تاب نورانی چرخ شمع نور تاب</p>	<p>نور شمع نورانی چرخ شمع نورانی چرخ شمع نور تاب نورانی چرخ شمع نور تاب نورانی چرخ شمع نور تاب</p>

<p>۴۷ سرفراز گردیدین غیاث خورشید صلوات علیہ وعلتہ و آلائہ خاتم النبیین ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ</p>	<p>۴۸ کھنکھانے لگا رفیق نے ناگاہ خورشید اک خواب میں دیکھا آج عرواں میر کھنکھانے لگے یہ سب باد باندھ کر خبر باد و خباہت آیا آیا الامیر</p>
<p>آواز آ رہی تھی مزار رسول سے مہر مہرول جہن گیا امین بول سے</p>	<p>بولادہ منکر فک سے تھا اضطراب میں اپنے بنی کو فوج کیا میں نے خواب میں</p>
<p>۴۹ چار و نظرت خواب کبھی چور چور گویا سیاہ پوش خواب دیاں کام ہاتھ خفا کمالک سرور سے بالکل آتش بیہ سے خواب دیاں کام</p>	<p>۵۰ سب کما کما فتح تبارک اے سما اسیرین دیکھا ناغی کا سر جلایا خبر خواب آیا عجیب نہ گویا سوار ہیں شہر کی سینیہ</p>
<p>منہ پر لپٹے مارتا تھا دست ہوج سے دیر اچو دور پیاس میں تھلکے کی فوج سے</p>	<p>بولامین فکر فک سے تھا اضطراب میں اپنے بنی کو فوج کیا میں نے خواب میں</p>
<p>۵۱ خیمہ میں ابن سوکھ چھ تھا بنیاد بیٹھا تار و درود سر کی زنگار جاسوس پیلون میں کفر کی زنگار اور حکمت کشتی کا قیدی بکا انتظار</p>	<p>۵۲ صد فک سے خواب میں کیا کیا بار کا بیخ اور سرور کا ردا بنیاد کتنا عجب عالم میں بن رہا نہت جہی تو وہ دھو دھو پان کیا</p>
<p>جو قصد تھا سودین کے برباد ہو نیکا جو ذکر تھا سو فاطمہ رہا کے رونے کا</p>	<p>خفے سے ایک پر کے گہر تارو میں روٹی ہے وہ تو میں نے مایہ میں</p>

<p>حلقہ جاگاہ حلیہ کے کما خائب بن گوئی ہے ہونے سے خلعت مجھے عطا ہیں و قاتل نے میرے لیے جلا صبا رک باز حسین اور ان کے بچے کا گلا</p>	<p>حلقہ کس کو خلیفہ بننا چاہیے کس کو کس کو خلیفہ بننا چاہیے کس کو کس کو خلیفہ بننا چاہیے کس کو کس کو خلیفہ بننا چاہیے کس کو</p>
<p>فرز مزار پر پیر کا ٹول کے بہ گیا وہ تو تیرا پکے مر گیا یہ رو کے رہ گیا</p>	<p>ششانی اجل ہے کہ شوق جاو ہے جاسوس نے کہا کہ فقط حق کی یاد ہے</p>
<p>حلقہ بلال عمر کہنے کی کیا اس میں احتیاج سب کچھ تھا اسے اسے پورے فتح جین غم کا رنڈ ہو نہ جین کا علاج راج ابن فاطمہ کیلئے ایسا ہو رواج</p>	<p>حلقہ اگر وہ میں شفاعت امت کی تھی کبھی حسین کو ہے احتیاج کیا آج سے شہادت کے لئے بیاد میں جا نہانی کا اہل میں پکارا رہا</p>
<p>سادات کی رو ائین بھی نوخہ کا سر بھی لو خلعت بھی لو کتاب بھی لو مال نذر بھی لو</p>	<p>کب اسلام کو دیا ہے حسین نے تقسیم سب کو صبر کیا ہے حسین نے</p>
<p>حلقہ جاسو کو قریب بلا کر کئی تیارات نوشہ بھی اب کو خیر نہ سکڑات بن پانی سب کس طرح کوئی تیارات سب کیا تھی تیارات کوئی تیارات</p>	<p>حلقہ کس کو قریب بلا کر کئی تیارات نوشہ بھی اب کو خیر نہ سکڑات بن پانی سب کس طرح کوئی تیارات سب کیا تھی تیارات کوئی تیارات</p>
<p>نامہ تو کوئی اہل وطن کو لکھا نہیں ہر ملک کسی کو طلب تو کیا نہیں</p>	<p>فرماتے تھے حسین کہ کل صلح ہو گئی لیکن وہ صلح ہو گئی کہ سب خلق رو گئی</p>

<p>۵۳ اے حسین کا دیکھو طلال دیاہ اہل تنگت ہے چنن رات آہ بیدار ہیں یہ ہے حسین ایڑناہ انجمن کو حسین بیچ بیچ</p>	<p>۵۲ رخ ایک نفسہ اشک و انصاف قال ایک شہر و انجمن آہوا چہرہ کسی کا رخت میں گلبرگی آہوا زنی کیند ایک کا قتل و آہوا</p>
<p>اہل وفا سیاہ ست دین پناہ ہے دوونکی پاس آنکی وفا پرواہ ہے</p>	<p>خود اوج سر ہے خود گارے عروج ہے ہر خود سر شرح ذات البروج ہے</p>
<p>۵۴ تنہا کیا آئنا میں ابو تراب خاک سے ہوئے عصا پر آفتاب اب اس بیدار تھے ابودہ آفتاب زین زری بھایا خورش آفتاب</p>	<p>۵۵ ابن حجاج رات کا دھوا بھابھو سر جی اور کفن بھی ہے سہا بھو سربان زکس سلا لگا بھو سر سبکس کا جو چیم بھو لطف بھو</p>
<p>حالت تھی غیر منت رسالت پناہ کی بابوں کے بھارتی تھی زمین قل گاہ کی</p>	<p>زکس سے خوب ہے کہیں اس گلبرگی چشم زکس جن کی چشم چشم سن کی چشم</p>
<p>۵۶ زبان بارگاہ حسین و شام خیمہ فلک شکوہ تو صبح و شام بہت واق کیا آفاق و فوج دیارہ تنگ اپر فوج</p>	<p>۵۷ چشم و چراغ ہے جو حسن کا برفا کلچہ چرخ دیدہ روشن تو کیا برفا چشم و چراغ ہے جو حسن کا برفا کلچہ چرخ دیدہ روشن تو کیا برفا</p>
<p>کیا انکے آگے صورت سراب تھاں ہے دھال انکے رعب و بید ہے میدان ہے</p>	<p>زکس نہیں ہر آنکھ بھلی کا باغ ہے سر نہ بھر مال کا دودھ چراغ ہے</p>

<p>۱۳۱ اگر کلمہ سے بیان غور خان ہے دو چار ہم تنویر کوں ہے دست خضابین نقد بوانی ہے دین کے قدر واد ہے</p>	<p>۱۳۲ اگر کلمہ سے بیان غور خان ہے دو چار ہم تنویر کوں ہے دست خضابین نقد بوانی ہے دین کے قدر واد ہے</p>
<p>نقشہ تھا اک بنی کا اس افلاک کے تے اٹھارو دین بس میں پھیلا خاک کے تے</p>	<p>کئے ہیں گو علم مرا نخل مراد ہے سقہ مکینہ کا ہوں یہ رتبہ زیاد ہے</p>
<p>۱۳۳ اگر کلمہ سے بیان غور خان ہے دو چار ہم تنویر کوں ہے دست خضابین نقد بوانی ہے دین کے قدر واد ہے</p>	<p>۱۳۴ اگر کلمہ سے بیان غور خان ہے دو چار ہم تنویر کوں ہے دست خضابین نقد بوانی ہے دین کے قدر واد ہے</p>
<p>کب نافرمان خلق میں بھلا بوسے ناف ہے یہ نات رنج پروردہ عبادات ہے</p>	<p>کیونکر گرہ کشائی میں بے مثل یہ نہیں شکل کلید چوب علم میں گرہ نہیں</p>
<p>۱۳۵ اگر کلمہ سے بیان غور خان ہے دو چار ہم تنویر کوں ہے دست خضابین نقد بوانی ہے دین کے قدر واد ہے</p>	<p>۱۳۶ اگر کلمہ سے بیان غور خان ہے دو چار ہم تنویر کوں ہے دست خضابین نقد بوانی ہے دین کے قدر واد ہے</p>
<p>یہ آفتاب من ہے وہ ماہ من ہے وہ شاہ من ہے یہ شہنشاہ من ہے</p>	<p>سر کو گنا کے ہو جو فساد یہ نہیں کا عباس تجبیہ دین ہے یہ و الدین کا</p>

<p>۱۱۱ ہن پاپن میں ستم نہ کیا جاوے گا اک جاگیر سے جاہلین یا آفتاب چار مسکرتے دونوں تخت جگہ لعل آبدار ہن پاپن لعل و خیمت زیب روزگار</p>	<p>۱۱۲ زینب بکری کا مسافر اخی مرزا رکھا جہاں تھہ سینہ پر دل مضطرب ہوا بیضین جو بکھین گشت تو رو روید کہا ہر صابو بھی کے اچھی میں کیا ہوا</p>
<p>۱۱۳ مان بابا اونکے جیتے ہن اور یتیمین یہ دُربے بہا ہن وہ دُربے یتیمین</p>	<p>۱۱۴ کسی نظر لگی مری مان کی کمائی کو دم توڑتے ہن یا کہ غش آیا ہر بھائی کو</p>
<p>۱۱۵ قرآن ناظرین ہر غث و ثنہ کچھ عجیبان ہر سببہ خطر کو ایک پر بس طرح سے کہ سورہ اخلاص مختصر سورہ توختہ یہ فضیلت یادہ تر</p>	<p>۱۱۶ ناگاہ آنی خوش میں کچھ چھپتے ہیں رو کر بکری خواہ مولای ہے ہن پیغمبر ہن کا ہر توین صدقہ ہوتی ہن باقی ہر بخت کی نشانی کا ایک ہن</p>
<p>۱۱۷ خطبہ گون خون میں عشق میں کا رنگ کیا چار جاہلین حسین و حسن کا رنگ</p>	<p>۱۱۸ امان کی طرح عشق تھا راہن کو ہے گرم جو توقد گوارا ہن کو ہے</p>
<p>۱۱۹ دیکھی تھو فوج سوشہ کا ماجرا آخر ہوا وظیفہ آخر جو شاہ کا اوتھتے ہوئے پہلے سے غور غش آگیا زینب نے دیکھا کہ کتب خشتیں بچا</p>	<p>۱۲۰ سائین آپ کے ملے چوہا میرا گھلا بندے نہ گئے آپ کا گھلا گھر گھر بھرون میں گھرے آپ کا گھلا دولت بچے بول کی زبوں ہے مرزا</p>
<p>۱۲۱ سہل است کرو دس من بر سر حسین زینب اگر اسیر شود وای بر حسین</p>	<p>۱۲۲ زندان ہو کر وائی ہوا در شور و شین ہو زینب کو سب قبول ہے لیکن حسین ہو</p>

<p>۱۱۱ پولے صغیر کیلئے ہر اکڑ کے لئے پین جانتا ہوں مان کی طرح چھپو غدا اب صغیر خدا تھیں اور مشرین جزا نیز طریقی بینی وینیک کہ دین جلا</p>	<p>۱۱۲ سرمخ کے چھوٹے کھڑے کھڑے زینٹ کا بھی ادب شکریہ کا بھی ادب صغیر کو لائی جھوٹے کے وہ شے بوی کہ مصطفیٰ نوا نصا کی طلب</p>
<p>کیونکہ خلافت مرصی رب قدر ہو شیر ذبح ہوئے تو زینٹ اسیر ہو</p>	<p>لوگو چھٹا مہینہ ہے اور بیزبان ہے قابل یتیم ہونے کے ننھی سی جان ہے</p>
<p>۱۱۳ باہن گلے میں اگلے زینٹ پہنی پہنی ہوں فضا اگر عبا سے کوئلہ سہا آئے جو رن سے اگر عبا سے کوئلہ سہا کوئلے بھائی جان بھی کیا ہے فضا</p>	<p>۱۱۴ تہا نہیں میں کیٹی ہوں سب کو گواہ آسان نہیں پیچی اصغر خدا کو شہ نے کہا اک اور سندھو میں آکر</p>
<p>امان بھی مرگین مرے بابا بھی مر گئے مر جاؤنی جو یہ بھی مجھے چھوڑ کر گئے</p>	<p>یہ تیر کھا کے باپ کے پہلو میں سوئیں گے عابد یتیم ہو ویرگا سب قتل ہوئیں گے</p>
<p>۱۱۵ میں تو ابھی ہوں چار بڑی گویا ناسور دل میں چار بڑی سینہ میں داغ چار اب داغ یا بچوان کیا قسمت نے رو بکار سکون مان کے ساتھ مرگتی ہیں جا بکار</p>	<p>۱۱۶ اس کی قیامت کہ ہوتی چلیا جانی ہیں سے آنسو سے خراب پر ران سکھو کے کہ وہ بیان کہتی تھیں یہ بیان شہ نے بین پر بلا نہیں سنا کوئی زبان</p>
<p>جسکو کہ آسمان ہو فقط ایک بھائی کا حال دس بہن سے پوچھیے زہرا کی جانی کا</p>	<p>یہ بیٹی ہے یہ لاڈ لاخبر شکن کا ہے ہم کیا کہیں مقدمہ بھائی بہن کا ہے</p>

<p>۱۴۴ ناچار ہوئے کہ ان کو بکارتی نامہ مراد آتی نہ کہ تیر تو ہے کیوں کیا ہو یاد دیکھا ہے کہ تیر تو ہے کیا ہو یاد کہ وہ نور و فاطمہ ہر ایک کو یاد</p>	<p>۱۴۵ عصمت اگر تیر تو ہے کیا ہو یاد عباس لائے کہ تیر تو ہے کیا ہو یاد حاصل صبا جگر کیا ہو یاد چچا عیان ہاتھ کی بات تیر تو ہے کیا ہو یاد</p>
<p>۱۴۶ شاید می سفر میں کوئی مد نگاہ ہے اصغر کا دودھ چھٹتا ہو اگر کا بیاہ ہے</p>	<p>۱۴۷ جب زین ذوالجناح پہ سولا مکین ہوا غل تھا کہ عرش عرش پہ کرسی نشین ہوا</p>
<p>۱۴۸ نسیب بکارتی تیر تو ہے کیا ہو یاد لٹا ہے بی بی آپ کا گھر اب جلد ہوا چوہ چھوٹا بس سیکھتا ہو اد داغ باب کا بابا کا کوچ عاید کیا ہے دوا</p>	<p>۱۴۹ دیکھتے تیر تو ہے کیا ہو یاد دیکھتے تیر تو ہے کیا ہو یاد دیکھتے تیر تو ہے کیا ہو یاد دیکھتے تیر تو ہے کیا ہو یاد</p>
<p>۱۵۰ امان جھنڈے والے ہال لب صغر کو بڑھ چکے اکبر تورن کو جاتے ہیں پروان چڑھ چکے</p>	<p>۱۵۱ گر بوسہ زن نسیم دم سیر باغ ہو فوراً نمود جلد سے لالہ کا داغ ہو</p>
<p>۱۵۲ کہتے تیر تو ہے کیا ہو یاد کہتے تیر تو ہے کیا ہو یاد کہتے تیر تو ہے کیا ہو یاد کہتے تیر تو ہے کیا ہو یاد</p>	<p>۱۵۳ وہ دیکھتے تیر تو ہے کیا ہو یاد وہ دیکھتے تیر تو ہے کیا ہو یاد وہ دیکھتے تیر تو ہے کیا ہو یاد وہ دیکھتے تیر تو ہے کیا ہو یاد</p>
<p>۱۵۴ ہو کر حد حسین سے یوں نالہ کش ہوئی سو بار آتی ہوش میں سو بار غش ہوئی</p>	<p>۱۵۵ ریش ہلال نقش کے جا آسمان پہ تھی پرواز اوج کنگرہ لامکان پہ تھی</p>

<p>۵۵ جبر سے بلایا ہوا فوج کبیر جبر سے شہر سے حکم صفت رانی کا دیا سیکھ دیو پیل نے رستہ کیا صفا سیکھ دیو پیل نے رستہ کیا صفا</p>	<p>۵۵ صبح سے علقہ کو نورین تھا کھڑا انگشت حیف لب کے تلے اور پتی ہوا اندھ تو بہ آہ بڑی مینے کی خط سید کو گھیر کر بیان لایا غیب کیا</p>
<p>کھایا طمانچہ غازیوں نے آہ تاب کا چوتھے فلک پہ پھر گیا منہ آفتاب کا</p>	<p>قتل حسین قید حرم یان تو اب ہے اک میری جان کے لیے کیا عذاب ہے</p>
<p>۵۵ جاگ اُدھر سے جنگ بپا م لائے بے حسین سید پر ہوا ہے کوئی گناہ بان مان اچھا دھر سے نہ کوئی گناہ</p>	<p>۵۵ اے شمع زمانہ ہزاروں سے نوگاہ شہر دو تن سے تیرے لڑنے میں شہر صہلے کہا دھو فین کیوں کیوں بھلا</p>
<p>پونچھا جو سب کیوں تو کیا کچھ خبر بھی ہے اک عاشق جدید ہمارا اُدھر بھی ہے</p>	<p>یان تو مقابلہ پر مصطفیٰ کا ہے اور بعد اسکے سامنا کدن خدا کا ہے</p>
<p>۵۵ بان صبر و شجاعت ان چیم ناگاہ ابن سعد نے شہر کی شہر بولا کہان جو حربی صاحب شہر لایا ہے گھر کو دی شہر کی شہر</p>	<p>۵۵ اب اپنی کم کو بھٹا تو قصہ کیا نکجو تو جان کو مین شہر سے ملا بولا کہان جو حربی صاحب شہر لایا ہے گھر کو دی شہر کی شہر</p>
<p>اب تیغ تو عمر کی ہو اور حرکا ہات ہو اور زیر تیغ طوق شہر کا ثبات ہو</p>	<p>جب آبرو گئی تو پھر آنا محال ہے یرمان ہن کی قید کا و لکھو مال ہے</p>

<p>مرثیہ زو لا تجھ کو قتل نہ کرے میری دہریہ کی ہر دینش زرا کہ ہے جی بہن کی شرافت اور کچھ سہرا نہ ان آن کی بی ہوئے بے ردا</p>	<p>مرثیہ تالک اور خطا یہ شہر کہ کہ تو دودھ چلا نہ ہو بڑھ کے سندھ ہو کہ خاکم تو جلا کہ نہ کہیں نہ تیرا وہ نہ کہ نہ تو جلا نہ ہو بڑھ کے سندھ ہو کہ خاکم تو جلا</p>
<p>ویران جو خاندان رسالت پناہ ہو اب گھر تباہ ہو تو بلا سے تباہ ہو</p>	<p>دیکھیں گے ہم بھی چین وہاں جا کے کیجیو جاگیر اب بنی کے نواسے سے لیجیو</p>
<p>مرثیہ ناگ من غلام کرنے کا جو کچھ چاہے اسے کافرین کا کچھ کہ ہے جی بہن کی شرافت اور کچھ سہرا نہ ان آن کی بی ہوئے بے ردا</p>	<p>مرثیہ نہ دے دیادہ نامہ تو نہا نہت دی سدا نہا نہا نہت دی سدا نہا نہت دی سدا نہا نہا نہت دی سدا نہا نہت دی سدا نہا نہا نہت دی سدا نہا نہت دی سدا</p>
<p>سرکاٹ یا تو بیڑیاں پہنا کے کام لے یہ ہو تو پھر حسین کا کوئی نہ نام لے</p>	<p>گو مستعد بنگ ہر آگ بیدریغ ہے زہرا تری سپر ہے علی تری تیغ ہے</p>
<p>مرثیہ زو لا تجھ کو قتل نہ کرے میری دہریہ کی ہر دینش زرا کہ ہے جی بہن کی شرافت اور کچھ سہرا نہ ان آن کی بی ہوئے بے ردا</p>	<p>مرثیہ زو لا تجھ کو قتل نہ کرے میری دہریہ کی ہر دینش زرا کہ ہے جی بہن کی شرافت اور کچھ سہرا نہ ان آن کی بی ہوئے بے ردا</p>
<p>لو حُر کو شاہ دین کی مدد کا خیال ہے اب قید کیسی خون تک اسکا حلال ہے</p>	<p>افسوس گر میں قتل ہوا اس سپاہ میں جنت میں تو نہیں ہوں جہنم کی راہ میں</p>

<p>۱۱۱۱ تو باغ و بہار میں تیرا نہ پہچان میں تیرا نہ پہچان میں تیرا نہ پہچان</p>	<p>۱۱۱۱ تو باغ و بہار میں تیرا نہ پہچان میں تیرا نہ پہچان میں تیرا نہ پہچان</p>
<p>۱۱۱۱ پہلے سے قصد فوج کا پہچانتا نہ تھا اللہ جانتا ہے کہ میں جانتا نہ تھا</p>	<p>۱۱۱۱ کیون بھائی تیرا جان کیسے اطفال کھول دے میں بھی نجات حر کے لیے بال کھول دے</p>
<p>۱۱۱۱ چاہو کفن اٹھاؤ یا نہ اٹھاؤ نہیں گلہ چاہو کفن اٹھاؤ یا نہ اٹھاؤ نہیں گلہ</p>	<p>۱۱۱۱ چاہو کفن اٹھاؤ یا نہ اٹھاؤ نہیں گلہ چاہو کفن اٹھاؤ یا نہ اٹھاؤ نہیں گلہ</p>
<p>۱۱۱۱ ایسا نہ ہو عذاب کھدین خدا کرے زینب سے کہد و اب نہ مجھے بد دعا کرے</p>	<p>۱۱۱۱ زینب ابھی نہ کیسے اطفال کھول دے مر جاے جب حسین تو تم بال کھول دے</p>
<p>۱۱۱۱ تم کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر تم کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر</p>	<p>۱۱۱۱ وان حو بہ تھا حاضر فرج کیا دے بایں شاہ دین نے شہید قہرست کو خیر</p>
<p>۱۱۱۱ آئی ندا علی کی تو کیوں بھو اس ہے شیر گر چہ دور ہے حیدر تو پاس ہے</p>	<p>۱۱۱۱ جنش میں ہست قدرت حق ساتھ ساتھ تھا گو یا کہ حر کے ہاتھ میں مولا کا ہاتھ تھا</p>

۱۱۱۱

<p>۱۴۴ راہ ضلالت میں نہ گم ہو جاؤ خوشی کے غم سے بھلا کر افسوس کے آہ سے بھلا کر جنت کی دولت سے بھلا کر</p>	<p>۱۴۵ میں نے غلامی کی بستی میں نے غلامی کی بستی میں نے غلامی کی بستی میں نے غلامی کی بستی</p>
<p>پھر بولی غیر روح شدہ لاف تو ہے آئے نہ آئے کوئی مدد کو خدا تو ہے</p>	<p>بندہ کا سر پہ بٹیمبر کی نذر ہے عباس کی یہ نذر یہ اکبر کی نذر ہے</p>
<p>۱۴۶ شہزادہ کی شہزادی کی شہزادی شہزادہ کی شہزادی کی شہزادی شہزادہ کی شہزادی کی شہزادی شہزادہ کی شہزادی کی شہزادی</p>	<p>۱۴۷ فوجیوں سے لڑ کر شہزادی فوجیوں سے لڑ کر شہزادی فوجیوں سے لڑ کر شہزادی فوجیوں سے لڑ کر شہزادی</p>
<p>انبوہ ایک گردہ اس خوش شہزادے کے آئی ندایہ سب بہن فرشتے بہشت کے</p>	<p>غل تھا یہ بنت فاتح بدروجنین کا لوگو مبارک آیا ہر اول حسین کا</p>
<p>۱۴۸ میرزا دیر سے آیا دیر سے میرزا دیر سے آیا دیر سے میرزا دیر سے آیا دیر سے میرزا دیر سے آیا دیر سے</p>	<p>۱۴۹ میرزا دیر سے آیا دیر سے میرزا دیر سے آیا دیر سے میرزا دیر سے آیا دیر سے میرزا دیر سے آیا دیر سے</p>
<p>کیا کیا نہ راتے میں مجھے تیغ زن ملے پہنچا جو یان خدا ملا اور بچتن ملے</p>	<p>خوش خوش چڑھا دلیر سمندر دیر پر گویا سوار شیر ہوا پشت شیر پر</p>

۱۴۸

<p>۵۴ ایچہ بیان اشارہ تا بید کبیا فکلی مرادل شدہ دین کیچک کبیا تویان این اشارہ اس لطفت بفر کسی خور کا سلب اینین کبیا ایک</p>	<p>۵۵ تہان کر لکایہ تہان بجا با وفا آباغیا پایا پایا ہے منکب کبیا چرتی کے روبرو کیوں دیر بیا پایا سو کوئی تہان اینین کبیا</p>
<p>گنجینہ فیض سے ہے خدا کا بھر ہوا مضمون میرے حصہ کا یہ تھا دھر ہوا</p>	<p>دیکھو تو قدر الفت سبط رسول کی اک شک آب تنخ کی دعوت قبول کی</p>
<p>۵۶ لکھا ہوں من کو چور و فانیست شبیہ زوداد دیکھئے مجھے بخت نیست بنے لکھا وہ صفت ہونی ملک نیست رویا جو کر سبز ہونی نفیست کی</p>	<p>۵۷ مال نہ سبیکہ کا صاحب نشور حسین بھی حضور ہو اور کیم نشور حسین دودا جو کسی شاہ کمر نشور اگر یہ سبیکہ ہے کہ ہے قبر نشور</p>
<p>حر کی طرح یہ خیر ہوا کس کا غامہ سزاؤں سے حسین پہ بالین پہ فاطمہ</p>	<p>اب بھی بول دار و قتل جو ہوتی ہے مان بھی نرو بیا کہ وہ کرکورتی ہے</p>
<p>۵۸ تیرے سبک و خور و فانیست گنجینہ نیست آل عبا ہے سر سزاؤں سے حسین پہ بالین پہ فاطمہ رویا جو کر سبز ہونی نفیست کی</p>	<p>۵۹ ایند صحن صحت کو دلوں آفتاب تا جودہ گر ہو چو درخش آفتاب نظارہ جال غلام البو تراب لایچہ زیارت شاہ خاک آفتاب</p>
<p>ہے مخدوم غلام حرنیک نام ہو آقا حسین سا ہو تو کر سا غلام ہو</p>	<p>خاک قفا ہے اور یہ رخ رشک لودری خاک غزل سے تم کو تمسم ضرور ہے</p>

<p>۹۱ چہرہ سے خود متخلّی و فنا مظہر ہے نقش و سنی بسط مصفا آزار کفر کے لیے ہے نہ رخ شفا دفع و آفتاب و آئینہ اصفا</p>	<p>۹۰ اب وصف خط و خال قلم کی تہ اس عجب ستاروں کو اسنہ کی تہ دل مع رخ کے لکھے نہ کسی تہ نقطہ بفرس جانے سے دہن کی تہ</p>
<p>اک آفتاب علم کا ہے اک یقین کا اک آئینہ ہے شرع کا اور ایک مین کا</p>	<p>وصف جبین عارض و خال آشکارا ہے خورشید مین نمر ہے نمر مین تارا ہے</p>
<p>۹۲ بہشت سے نادر ہفتہ ہر پہلو میں عارض پہ صحن کرنا ہے پیر زیادہ میں اک شب بھی رو کر کے قابل نہیں چہرہ رخ نوا صبح اب پر جلوہ گر</p>	<p>۹۳ چہرہ ہے ماہ شان و ابرو در خیاں یکو فنا میں جبین مین و طحاں اب نہ ہو خوار و ذلیل کی در خیاں بازون دہن تو کہ چہرہ در مین و خیاں</p>
<p>وہ صحن عارضی ہے سو کیا اعتماد ہے وہ و اع ہے یہ صاف دہ کم یہ زیاد ہے</p>	<p>وندان و رعدن چہرہ شک در ہے تیس آفتاب ہیں اور ایک برج ہے</p>
<p>۹۳ کس دیان اور قدر و آفتاب کو صحف کا ہے نہ رخ و آفتاب کو صحف و قاف ہے رسالت آفتاب کو نیل پر زربہ ام کتاب کو</p>	<p>۹۴ اب مع چشم کی کیون نہ من میں جس پر عین غنوجاب صین ہے نظر ہے دل نہر کا صین ہو دو عین کیون نہ ہو نہ فر میں</p>
<p>جاری درق یہ چشم سے تو تاب کیجئے سُرخ سے اس صیغہ پر اعراب کیجئے</p>	<p>ابرو کا ہے اشارہ کہ حاصل مراد ہے مین مدعہ اشتہار حق عین صواب ہے</p>

<p>۹۹۹ فردوس کی نیم چو آتی ہے خوشگوار ہوتی ہے بند کس سبب اربابدار بروقت جنگ بیکر کیوں نیم ہوشیار میں کرا سبیلے بیکر ہے آشکار</p>	<p>۹۹۹ بہار و صبح جو سر کر ہے نیا بان ہر بلند ہے بیکر کی تیار سزا ہے فرق حد سے سرش کو تیار رفنازل سے حق کیا کو تیار</p>
<p>وضع زمانہ دیکھ کر جو خشم ہے ملکر لپک لپک یہ پوش خشم ہے</p>	<p>زات سے شام مکینہ خواب بشت ہے اس کچھ ہم تار کر کیا فرشت ہے</p>
<p>۹۹۹ دونوں لبوں کے وصف کا صف زانو شیر خیزبان چہین گریا یہ دو گواہ دو نخل ان لبوں کے بین شام بیکر بیکر آدہ نیت منہم</p>	<p>۹۹۹ نخ بیکر کے قطر کا چو صبح بیکر کا شبنم نور سبب ہے بے مازم جلد جو کرا حق فیور قطر سے نہ بیکر پیکر آج نور</p>
<p>شیر خیز دہن کی رسم گر صفات ہو ہو نیکر کرم شکرستان دوات ہو</p>	<p>پیا سنا تار ہوتا ہے اپنے امام پر بنان گہر نشان ہے روشن کام پر</p>
<p>۹۹۹ اک منہ چو کاکل منہ چوین بیکر عالم کو منہ شام کا کرتے ہیں شام کاکل چہین مصرعہ اللیل کا قیاس منہ سے پورا مطلع الفجر قیاس</p>	<p>۹۹۹ ابوہریرہ سے اک بیت انفقار بہر دو فقرہ شبنم اربابدار بیکر چہین خفت گردن بیکر نورانی لال ہے اربابدار</p>
<p>پیدا قریب پہرہ کے جاوید زلف ہے خود خید نخ ہے سایہ حور شیر زلف ہے</p>	<p>یہ ماہ نو جبین پہ جو بے اختلاف ہے رویت کا یہ سبب ہے کہ مطلع بھی صاف ہے</p>

<p>۱۰۱ مسیح جمال خیمہ بنا کر کیا چاہ وقتن میں خیمہ چلن لگانا کیا اور آج باب چاہ وقتن کی کنوین کیا الیاس مود خضر فافازہ دل لایا</p>	<p>۱۰۲ کیا آستین میں باغیچہ کی طرح کیا فانوس کسب میں نظر آتی ہے شمع کی طرح کیا لود کا چرخاخن انگشت پر نور تشبیہ نوے جود میں کیا</p>
<p>۱۰۲ چاہ وقتن میں بھی اقدیس کا نور ہے روشن خضر کے چشمہ پر یہ شمع طور ہے</p>	<p>۱۰۳ تشبیہ میں ہلال کو یہ آب تاب ہو پھر وہ بڑھے تو بدر ہو آفتاب ہو</p>
<p>۱۰۳ پشیمانی گون مہر صبح فونام شمع مہر بیکانی گردن پشیمانی صبح گلہ کے نوے دہے ہوئے نام رومال فافازہ ہے بانی فافازہ</p>	<p>۱۰۴ کوئی سے قدر کی حکیم کی کیا تعلیم و قدر کی حکیم کی کیا تصویر قدر کی حکیم کی کیا تصویر قدر کی حکیم کی کیا</p>
<p>۱۰۴ پس لوزین تو لوز کا یونہی چاہیے رومال فافازہ کا گلوبند چاہیے</p>	<p>۱۰۵ تصویر قدر کی حکیم کی کیا تصویر قدر کی حکیم کی کیا تصویر قدر کی حکیم کی کیا تصویر قدر کی حکیم کی کیا</p>
<p>۱۰۵ لوح خاسے مود فافازہ کا سنہی ہے باب علوم کی کتاب کا سنہی ہے کیا فافازہ کی کتاب کا سنہی ہے کیا فافازہ کی کتاب کا سنہی ہے</p>	<p>۱۰۶ اب زبور صلح کو دیکھیں ان کی خود نشان خوشی و شادمانی ہر نقش نام اکبر کا صف کا لہیر کیا خوشی کی کتاب کا سنہی ہے</p>
<p>۱۰۶ کتبہ بھی دل بھی خانہ رب جلیل ہے پرول بنائے حق وہ بنائے خلیل ہے</p>	<p>۱۰۷ تیغ زبان تیر کا جو ہر ہے بزم رہا لاسیت و لافتی کی وہ سیفی ہے پھر رہا</p>

<p>۱۱۱ دل صاف سنجیدگی بنیاد تن پر زرد نیلانی کوه صفا عقل کو رہی کر سب کو بے اشتباہ حرکت صفا و قلب پر اسات پر</p>	<p>۱۱۲ نریان ز کفر و ایمان نصویر برین غیبی بی تیغ نیام جاری بر ملک فتح میں سکون نیام کشتہ میں جلیکو دبدبہ وہ غلام</p>
<p>۱۱۳ دل حیرت کا مضطرب غم ناو زمیں ہے یہ دل کا بیج و تاب نمایان بدنی ہے</p>	<p>۱۱۴ شمشیر کلک و سخط شاو فنج ہر قرص سپر سیاہ تھوڑا فنج ہر</p>
<p>۱۱۵ وصف زرد کیا تھا ستوب عجیب گن کو کہ چار آفتیہ ہوا دل سپر چرخ تیریں کی زرد بزمین جلوہ گر پہچھونہ زرد کو شہر اس آس</p>	<p>۱۱۶ وصف سمنند زمین و دل غبار جلیکے حضور بیج ہوا دل فیض کا دان رکنا زمین کی صفت ختم فوجان ہوئی تیر سہم کس اس دان</p>
<p>۱۱۷ محضر کیا سہ الفت آل رسول پر ہرین یہ پختن کی ہین حسن قبول پر</p>	<p>۱۱۸ دیکھو وہ گوش اس پر بے نظیر ہین پیکان نہ دیکھے ہو گئے دم یک تیر ہین</p>
<p>۱۱۹ نثری تازبان سنا جا چیل فرض سپر چہ اگر تیر کی دین بیغ روان مجبوزہ سید عبدل یار سب بے نظیر و بے جا چیل</p>	<p>۱۲۰ نوسن کی تاز غیبی کی دین دیکھی ہو سنی ہوئے سرت سہل دین ایک چیل چکے ہوئے کادری دین ادھر کو لے توسن خود زہ دین</p>
<p>۱۲۱ حیرت ہوا یک قبضہ میں برق سحاب ہے قدرت ہے ایک سوچ میں آتش داب ہے</p>	<p>۱۲۲ شہ ہما یہ اہل زمین پر سعید ہے غنا اسی کا سایہ ہی جو ناپدید ہے</p>

<p>۱۱۱۱ گر بر فیض جان بود و شمع جان ہزار اس سمن کے پودا اعلیٰ جان اگر چاہے اگل سب ناکھی کہ بیان پھر بیان کے ثبوت کمان و زبان</p>	<p>۱۱۱۱ بوللا عمر خوش یکجہ سنا پو کچھ نہیں سمجھتے کہ دو کلمہ پا گیا کچھ نہیں بھی چار تا ہزار فیض جان وہ پورس نہیں اور پورے جان</p>
<p>دونوں کو گر تلاش کرو زرم گاہ میں توسں سر عدو پہ ملے موت اہ میں</p>	<p>خبر سے سر حسین کا تو نے جدا کیا حق نمک یزید کا اچھا ادا کیا</p>
<p>۱۱۱۱ شان شکو آمو حرم کیا خیال یہ در بدیدہ طغیانی جاہ یہ جلال پہلے ہے وہ رجز وہ حضور قبال بار دین ہوں غلام شمشاد خیال</p>	<p>۱۱۱۱ غصہ سے چکارا کہیں بن نہ سنبھال حاضر چہ خدا کو کہ بیان میں کواں اگر شوق کب کیا کہیں کہیں کمال وہجا ناظر مہین ہوں کمال</p>
<p>اسنے جدا ہوں کفر کا جنگو مزا ملا اسنے ملا ہوں ملنے سے جنگ خدا ملا</p>	<p>کیون ذات و اجمال کو لاتا ہی قمرین آب و نمک تو آیا ہے دہر کے مہرین</p>
<p>۱۱۱۱ دنیا ہوں سپہ جان چوڑا کی کج ہمان ہوں موت کا جو میہ جان اسکی ہوں میں لان جو کل کی لان وہ جبہ میرا بان ہو خدا مر جان</p>	<p>۱۱۱۱ ناموس خچن پہ پنا تہ تر کیا کش اچھین بلا باہر تہان پہ چ کیا پس تک بھی کہ حضرت پوران در باغ نام فاطمہ سونے لیلیا</p>
<p>اب امن حسین ہے اور میرا ہاتھ ہی میں اسکے ساتھ ہوں کہ خدا جسکے ساتھ ہی</p>	<p>لمک یزید آج جب نہ بتول ہے اب کل نہ کہیو نا ا بھی اسکا رسول ہی</p>

<p>۱۲۱ شہین سے نیک تو کا فرغے جو پر تیرا باپ کون بن دینا کر میرٹ سے سعد کا لپڑا خورشید میں بدینین ہوں کشت تھا کو راہ</p>	<p>۱۲۲ بولا غم غور سے گردن بلبل بے بعد بڑھ کے خیول اور تو بھلا کو ذہن جب کے سمجھوں میں کیا تھے اسی تو تھی کہ لون ترمان بنیو دا</p>
<p>گل کر کے مرقد شہ غیر الامام کو روشن تو آج کرتا ہی بابا کے نام کو</p>	<p>خمر نے کہا کہ شوق سراں سکو لوٹیو پروا سٹے خدا کے نہ زمین کو لوٹیو</p>
<p>۱۲۳ خندق میں میرا تھا کھڑا کھڑا تیرا پر تھا احمد خستہ کھڑا تو آج ہے بنید بڑا ہوا کھڑا او دین ہوں بن حیدر کھڑا</p>	<p>۱۲۴ پھر خمر نے تیغ فتح سے خالی کیا غلا اور کئے با حقین ہوا عازم صفا مہبت سے نظر تھرا گئے کھسار باغ خوشید بگ بگ بیفتے کتا تھا غلا</p>
<p>انصاف کر کہ صاحب غر و شرف ہی کون باطل کی سمت کون ہو حق کی طرف کون</p>	<p>جنش ہو بسیار جو قطب یمن کی سکے تین چرخ آگے گردش یمن کی</p>
<p>۱۲۵ ملیں پڑھا خس تراب بخدا زبانی سے درپیش سے جاب بخدا منیہ را سکو تھے تھے غیب میں جیا میرا پڑھا مورد نفیرین صفا</p>	<p>۱۲۶ نکلا ادھر سے تلک کو حجاج کا لپڑا سردار ہیں مہینہ شکر عمر کف در دہان تیغ بکشت خوش پہچا ہر مد کردہ مسلح ادھر ادھر</p>
<p>پر اب یوہن ہو عدل مہنی سے یقین مجھ نفرین تجھ کو کہتے ہوں دآفرین مجھے</p>	<p>حمر بولا آقو میرا ترا امتحان ہے میں حیدری جوان تو یزیدی ہوں</p>

<p>۱۳۱۵ دو جملہ میں ایک ہنگامہ پڑا وہ بولا غیبیال ہی تو رخصت گارین غالب ہزار پہنچے صفت کا لڑا میں حکمت کہا اب اور صفائی ہی دلا میں</p>	<p>۱۳۱۵ ماضی شریک نام تھا اسکا بھونچا آج ماضی شریک پیر تیرے تان کر بان تیرے مارا اور چلا تیرا اور دھر لکھا رخصت ہو جوان مرد جو اگر</p>
<p>اب ہون غلام چختن ناما مار کا قب زور تھا ہزار کا اب سو ہزار کا</p>	<p>رستے سے شش طالع برگشتہ پھر پڑا بس پھر پڑا کہ گھوڑیے دھوکہ گر پڑا</p>
<p>۱۳۱۶ خفتہ سے برقی تیغ کا اتر چکا خوئیو پکچا اتر برقی تلے مار ہٹنے سپر پر روکے وہ تیغ ابر تیغ اپنی تو کو کہا پاناہ لافقا</p>	<p>۱۳۱۶ تلے کا مایہ ضرب ہوئی تو جی دانشدادہ حق نہ جو شینا میں ہو حال اپن بدل کا کہہ کہ مار دل داس ہو سو کھی زبان کھانے وہ بولا کہ کیا ہو</p>
<p>چالاکی اسکو کہتے ہیں لہلہ تہی باتین یہ تیغ اس کے سر پہ وہ تیغ اس کے ہاتھ میں</p>	<p>زمین پکاری پیاس سی گھل نہ جائیو ہاں اسے دلیر شکر کا سر لیکے آئیو</p>
<p>۱۳۱۷ بچو بچو تیغ جو بین خود کھینچی ماتھے بچا خود بچو سننا و تھکائی چلنے سے اس کے سانس کی ٹھکائی ہر ذرے سے تا سیر باجی گذرئی</p>	<p>۱۳۱۷ چلنے کے حلق طاق دھت ہوئی تو آگے بڑھا حسین پٹ پٹھا اور دو کیا آگے اگل گئی کہ جلا لڑ تو وہ چوہ ذرا تلے نہ دھتے قطرات بڑھو</p>
<p>ہر جا گرہ گرو سے بدن میں زردہ کھلی یہ کیا ہے بند بند کی پھر تو گرہ کھلی</p>	<p>پھر سر بدن پہ تھے نہ بدن اہوار پہ تیغ آئی یا کہ برق گری پنہ زار پہ</p>

<p>۱۳۳۰ کرتی نہی منی نور سنجیدگی عجب بے بسے تیرے تکرار کیں آزاد کے تیغ و در و کھار تھے فن عیار وہم سے پیغمبر سے کمر بستہ تیرا</p>	<p>۱۳۳۱ دیکھا جو بچوں کو بچا لے جان کا کمر بستہ تیرے تکرار و توجہ ان رخا ہونے حضور بچا لے جان کا بہر انہی بات سنو دین کبریاں</p>
<p>۱۳۳۲ لختی فرغ کر زمر بے شکوہ کو کیا حوصلے دیزہ دیزہ کیا کوہ کوہ کو</p>	<p>۱۳۳۳ آقا کو دی ندا کہ شباب آؤ ہم چلے سراپنا بیٹے ہوئے شاہ و ہم چلے</p>
<p>۱۳۳۳ اعلا حضور زینت کے کہو کہ کج تمہیں کہند مٹی خم جو ہے آشکار پان گل کھلا بادام ہوتی جا کھلے کا با قضبہ بین تیغ و در کے قرآن بھی دبار</p>	<p>۱۳۳۴ کس قشہ لاش میں بچو چھلک لال جب ہم کر کا ہو چکا طور و نیل سینہ در آغا گرم بدن بکری خال آغوش میں لٹھا لاشہ زلف و بال</p>
<p>۱۳۳۴ دو کر کے دو ہزار کے اک ہزار کے خارج کیا سراے سبھی سے مار کے</p>	<p>۱۳۳۵ وہ لاش ہون کلیہ سے مولا لگاؤ تھے بعد اسکے ہون ہی لاشہ اکبر پاؤ تھے</p>
<p>۱۳۳۵ چوین ہزار شہم سے طرین تیغ و در اور کوہ شمشیر سے چوین ہزار دام زہد میں ریزہ ریزہ تیرے نہیں کہان تیغ و در و کھار</p>	<p>۱۳۳۶ کہو تر شاہ کھسک کر دیکھا اذھر پوچھا چوینہ و چوین مولا وہ خوش شفقت سے نیکی کی ہون بد لاش زینب کا وہ لاشہ ہون زینب کا</p>
<p>۱۳۳۶ تحت السریحی سے داہ لختی فوق السمانک فوق السمانے مہوم تھی عرش علی التک</p>	<p>۱۳۳۷ شہ ہوئے فاطمہ تر سر قربان ہوتی ہو زینب نہیں ہی مادر زینب یہ دتی ہو</p>

<p>۱۳۹ دریں دلائل لا کوئی شک نہ کیا کیونکہ سب سے پہلے یہی ہوا کہ روئے پار سے ہم نور کائنات پیدا ہو چکا ہو اور ہر بات</p>	<p>۱۳۸ یہ نوع تھا کہ کچھ نہیں تھا جس کے گلے کے زخم کا دریا بہا تا کہ اپنا اسکے دان کی نیکی میں سکو تو تیرکان کا صندوق اورین</p>
<p>۱۴۰ حسن کو میرے شوق ہر جہت کی سیر کا بخش تو اب تم اسے اعمال خیر کا</p>	<p>۱۳۷ زخمی گلا میں باندھو نگا اس میں جان رو مال جلد لاؤ مری امان جان کا</p>
<p>۱۴۱ بیت بنی کی بی بی چلی پانی قوان پر جا کر کھانا جو ان کی قبو اسکا ثواب ہی ہون کر وین کر فدا کر م سے بولی یہ باتی کر</p>	<p>۱۳۶ رو مال فاطمہ بین بیٹے لادیا نشدت لپیٹا گردن کو لٹا دیا جب چشم نیم باز سے درد کھینچے نور بجاہ فاطمہ یہ جان کی خدا</p>
<p>۱۴۲ اکبر شہید ہو گیا اٹھارہ سال کا میں نے ثواب بخشا اسے اپنوال کا</p>	<p>۱۳۵ روئے حرم عزیز اسے اپنا جان کر لاشے پہ بال کھول دیے سب نے آنکر</p>
<p>۱۴۳ شہید کا چہرہ لے آفر کو کوئی کا فقد آئے کیا سو پر غش آئے باقہ نہیں کیلئے شام نے فدا کو باقی پہلے کہ غم و ملن پہ جسم بہ تیر کھائے</p>	<p>۱۳۴ سب سے دیر تک زشتی کی کھینچ انغمہ سے عیان کرتا تیر کی کھینچ میں نے کھینچ کر تیر کی کھینچ پہلے کہ غم و ملن پہ جسم بہ تیر کھائے</p>
<p>یارب یہ التجا مری مقبول کیجیو مر کو ثواب اسکی شہادت کا دیجیو</p>	<p>۱۳۳ خاق سے کہہ کہ عرض یہ میری قبول ہو مرنے کے بعد مر کی غلامی حصول ہو</p>

<p>۱۱ کس کی لپٹے پائیں پائی آج کس کی لپٹے پائیں پائی آج کس کی لپٹے پائیں پائی آج کس کی لپٹے پائیں پائی آج</p>	<p>۱۲ اک عہد کا یہ ساتی کوڑی سیو کیل شربت ہوئی وہ پیاس کی شہین آج جوسب جوان و بہر ہو تو از آج مرا تری بول رو بہر کو غور سلان</p>
<p>۱۳ پیا سا ہوا ہے کون غریز و شہوٹ کر لاو تے ہیں یہ حباب کس پھوٹ کر</p>	<p>۱۴ سبطین دوش خیر نسا پر مقیم تھے کا مذہبون پہ گو شوارہ عیش عظیم تھے</p>
<p>۱۵ کس کی راج پائیں پائی آج کس کی راج پائیں پائی آج کس کی راج پائیں پائی آج کس کی راج پائیں پائی آج</p>	<p>۱۶ اگر تیرے کا مہر تو اٹھو تو اگر کی بوس ناظر تیرے اور شاہ جورد اگر تیرے کا مہر تو اٹھو تو اگر کی بوس ناظر تیرے اور شاہ جورد</p>
<p>۱۷ ہم سبکو کے غم میں مدا شورشین ہے دو دیا میں شور ہے کہ وہ پیاسا حسین ہے</p>	<p>۱۸ ہر چند سب غریز ہیں پیاسے حضور کے پرہیز بہت نہڑ حال نواسے حضور کے</p>
<p>۱۹ چین میں قصہ زدہ کیا کیا کیلے زہرا کا دودھ چھوڑ دیا پیاس کیلے احسان و لطف کا دیا پیاس کیلے ماہی نہ ساق تو چین پیاس کیلے</p>	<p>۲۰ حضرت نے لکھے غم میں ان کی آج کیتی میں ثابت ثانی میں بد شراب مولیٰ خان اور وہ بکھے تھے برا خواب اور زیب بکھے تھے برا خواب</p>
<p>۲۱ روداد ذبح یاد ہے ساری جہان کو کہا وہ پیاس پیاس چبا کر زبان کو</p>	<p>۲۲ ناگہ کہہ کما حسن نے کہ کچھ التماس ہے نانا رسول پانی نواسے کو پیاس ہے</p>

<p>۷۷ بیکے نیکے ایکھن او گیا قرار دھسے پالیکے رسول نکلتے قرار دودھ اسکا اچھا ہاتھ دوز باہا</p>	<p>۷۵ پکھتے جیت کر کے پیالہ پتھر سیر کے انا یا ہاتھ سبھی منہ لگا پتھر کوزہ یہ دوزخ میں غنیمت یہ جہنم کا پتھر</p>
<p>۷۸ عسین لی خدا سے رسالت آ ب نے کار حسن جو تھا تو کیا خود بجا ب نے</p>	<p>۷۶ آخر پسینہ آگیا ماتھے پہ تھک گویا زہرا کے آفتاب پہ تاروں جھک گویا</p>
<p>۷۹ دور اور صبر سے نشہ سحر کی سیریا سیریا پاپ کا اشارہ تھا کچھین بخت پاپا سیریا تھے کھینچے پھینچے پھینچے</p>	<p>۸۰ نظر عرفا کو کج چہرہ چھلک گیا بیاضہ بول کر آنسو لپک گیا دل میں لپک کر آنسو لپک گیا</p>
<p>۸۱ کشتی تک آکھن کو جلدی پڑھا دیا نکھاسا ہاتھ لہو سے پیالہ بڑھا دیا</p>	<p>۸۲ بولین بینی سے دیکھ کے منہ اُس غبور کا گو یا حسن پہ پیار سوا ہے حضور کا</p>
<p>۸۳ کوزہ بھانکے بولے جلا جلا پتھر حاضر ہے جان جان میں پانی پتھر پان نازن کا کھنکھان پتھر</p>	<p>۸۴ فرمایا سلفی زونین کبریا زونین کجاوون ہے کہ تھا دوزخ میں وہ لطیف نگار ہے نا نا کا کونین</p>
<p>۸۵ نیت ہے شیر نفس خدا کریم سے شیرین زبانی آجی کیا کم ہر شیر سے</p>	<p>۸۶ شکوہ یہ بعد کچھ حجابانی رسول سے کہہ سکتے پہلے مانگا تھا پانی رسول سے</p>

<p>۳۱۷ درد و غم کی کیا سیر و طواف اولیٰ یاشن کو سر پہنچ گیا سوال سیدیا کی سی کا ہو آپ کو خیال مین ابیا ہوئی جا پہونگا کمال</p>	<p>۳۱۶ ہر لمحہ مین دہ کی اورین کی کیا سیر آفت کی خوب قسم کی مری غم کی کیا سیر خود دہتر مریاں سے اور یاد کیا سیر وہ زخم کھلے کبریاں غم کی کیا سیر</p>
<p>۳۱۸ حاضر ہوں اب مین انکی ضیافت کیو اسطے پیا سے پہنچے یہ مری امت کیو اسطے</p>	<p>۳۱۷ وہ دل پہ ہاتھ لکھے دکھانا زبان کو اور دیکھنا حسین کا لہ آسمان کو</p>
<p>۳۱۹ اباں سرف سے بڑھا کی طلب دونوں فوٹے ایک تھوڑی سیب مردی حسین کا چہر آپ کی سبب پیدا ہو کر وہ دودھ کو دوسری سبب</p>	<p>۳۱۸ بانی بھی بند نوت بھی بند اور بوجھ بند سینہ بن سانس بند کھلے مین صلیب بند راہ فرار حضرت شکر کشتا بھی بند ہر چہ سبیل اور غم غیر الوار بھی بند</p>
<p>۳۲۰ روز ازل سے پیاس ہی مد نگاہ تھی بچپن سے اب تیغ شہادت کی چاہ تھی</p>	<p>۳۱۹ دیکھیں مین بند و بست کہ مین یہ لڑائی کے آخر بہن کے بال کھلے غم مین بھائی کے</p>
<p>۳۲۱ اب کب تک مجھ کو چھوٹے سوئے م اب کب تک پیاس کر مین رضائے م بانی تو ان کے مہر مین فز و شہد م کیا دھتی ہوئی قبر مین رنج و م</p>	<p>۳۲۰ وہ گھر مین جانا فاقہ مری لکھ کو دیکھ وہ مچھکا نا دیو مری پو خواہ کو دیکھ وہ منہ پھیر مری سی دفتر کو دیکھ</p>
<p>۳۲۲ غش ہو کے کتے بار زمین پر گر حسین پیا سے کئے فرات کی پیاسی پھر حسین</p>	<p>۳۲۱ پیاسو کی فویہ عرض ہین پیاسی حسین الکایہ کتا پانی سے بڑا س ہے حسین</p>

<p>۴۵ گوینا خبر نہیں کہ یہ دربار کون کسی عزتدار و غدار کون آنسو کا کیا بیابان خریدار کون جی ہے کون جنت غدار کون</p>	<p>۴۴ اب بھٹل شک او غلامین نیل غیل نیم غلامین بکار فریاد سے قیامت رسول خدا بسیطی الطر فرب کد کد</p>
<p>آیا نہیں خیال کہ یہ کیا مقام ہے ادنیٰ انواب روئے کا اعلیٰ مقام ہے</p>	<p>بچو نکلی نوحہ انکی دستہ بانیاں ہوئیں اور اب جبر احسین سے سیدانیاں ہوئیں</p>
<p>۴۳ یہ کشتی طوفان شہر نام خدا ہمیں سلیمان شہر یہ دربار دربار میدان شہر مردم کی یہ زرقہ مہین شہر</p>	<p>۴۲ بارود میں سترن قیامت کا وقت ہو شکستہ کشتی آل پادشاہ کا وقت ہو دن محل چکے شکستہ دار کا وقت ہو زمین غروب سرحدت کا وقت ہو</p>
<p>یہ اشک شور کل نمکینی دکھا بیگا عصیان کی پینٹراب کا سر کا بنا بیگا</p>	<p>زینب کے دل کو برہن اویت نصیب کا خجرت سے پیسہ گاہ پیڑ فریب کا</p>
<p>۴۱ یہ کشتی کشتی کشتی کشتی یہ کشتی کشتی کشتی کشتی یہ کشتی کشتی کشتی کشتی یہ کشتی کشتی کشتی کشتی</p>	<p>۴۰ جہنیا ہے پانچ فاعل بوجہ کین ایک کو بیخ اندری ہے شہر شہر کین کشتی ہے پیا سا فاطمہ کے نوحہ کین مقتدر کی مناد و تباہی سفیر حسین کین</p>
<p>بندہ مجھ کے حق خدار حسین کو بخشا تجھے بھی اور ترے والدین کو</p>	<p>مہاتون پر یہ ظلم کسی نے کیا نہیں چو بیوان پہرے کہ بانی سہا نہیں</p>

<p>۱۳۴ حضرت کو جبکی بابتیں ہم جگر کی جانی درد باغ دو درجے کے تیرے ہونے کے تیرے پاسا وہ پنج ہوتا ہوا تیرے گریختہ منہ پاس کے کھلا ہوا تیرے ان ہونے</p>	<p>۱۳۵ پھر تار حق کے شکر کا بانہ عالم زخم بند نہ پھر تیرے شکر کا شکر کسی تیرے سوسے خلیا کے سوسے اکلا دین سے لعل شہزاد عالم</p>
<p>۱۳۶ عاشق تھی فاطمہ بہت اس نور عین کی امت نے آج کی نہ سفارش حشمت کی</p>	<p>۱۳۷ سبے بیان رست پہ گردن کو خم کیا قائل ہوئے سکوت کیا اور رسم کیا</p>
<p>۱۳۷ دریا میں بن فاطمہ کی گیتی جانی پوچھو پھر انجانی سولائی تھی نکسے پاس جو جبکی حشمت میں کمان کا نہ پاس ارادہ میں تیرے ہزار خم سے لیاں</p>	<p>۱۳۸ فرمایا بننے راہ پر آؤ گمانین فرمایا خیر پانی پلاؤ کس انہین پوچھا مرا قصور کیاؤ گمانین بولے تو چھوینے تار گمانین</p>
<p>۱۳۸ دریا سے نکلے پاس کا غم پالتے ہوئے مقتل میں آئے منہ سے لہو ڈالے ہوئے</p>	<p>۱۳۹ فرمایا گھر بلا کے اسیر تعجب کیا بولے تم آپ آئے ہو کسے طلب کیا</p>
<p>۱۳۹ زینب بچا رکھا چھاپ تیرے تھن کیا پانی نوش کرتے تھو اور سیردن پوچھو پھر پانچ لکے کما شکر بخین ظلم کو تیرا نا تھا مارا اسین</p>	<p>۱۴۰ فرمایا جلتے دھگے نہ کیو مالکین وہ بولے نہ ہو سکے جاگیر لکھن فرمایا اہل بیت کو چھو نکا کو آئین ہم چلا کے وہ کہہ بوبین کے پوچھ لکھن</p>
<p>۱۴۰ بجائی کی پاس یاد تھی لک گیا نہ تھا چلوین میں نے پانی لیا تھا پیا نہ تھا</p>	<p>۱۴۱ فرمایا کچھ بھی ترکو مردت ہو نہیں بولے کہ ہے یہ آل نبی سے روا نہیں</p>

<p>۱۲۱</p> <p>بوسنت رستی غریبے باچی کی ہوا نزدن تکا تھامین غیب خدا ہوا اور جہنم نے ہا ہا تو تورا ہا ہا</p>	<p>۱۲۰</p> <p>کلمہ کا سیکل باران باہام بیاد سے آواز دینے کی غیام اگر کیا ہو کے فرشتے کو بھی سلام بلا جو حکم تو آواز دینے کی غیام</p>
<p>۱۲۲</p> <p>چھپ کر شجر میں کیا زکریا کو بھل لا آکے بے زندگی کو پیام اجل لا</p>	<p>۱۲۳</p> <p>بجلی تڑپ کے بولی کہ میں کو ندنی پھرن حرم نے عرض کی یہ صفین کو ندنی پھرن</p>
<p>۱۲۴</p> <p>انجانہ فقط مدد کبریا پہنچ سند ہو پاکہ فیض کو یہ خدا پہنچ سکھیں غم نہیں جو نکلے ناری ہو پہنچ خاک پہ خاکسار فنا ہو پہنچ</p>	<p>۱۲۵</p> <p>سولا ہے کہ وقت کو الیہ ہی پہنچ فرمایا عزت سے ہیں سننے کی نزع جانی ہے کہ تم سجد کی تو ہم پہنچ فانی ہو چھوڑے ہے رو کا علاج</p>
<p>۱۲۶</p> <p>لودیکہ لو یہ مس کہ بھنی یادگار ہے غم کی برش میں کیا برش ذوالفقار ہے</p>	<p>۱۲۷</p> <p>دکھ میں زمانہ آگے مرے در پہ چین ہے استغفر اللہ اور کا احسان چین ہے</p>
<p>۱۲۸</p> <p>سندھ کا یہ کہ جامہ سے با برقی اور یہ قیصر شہر صفد خور ذوالفقار ظالم کہے کہ سندھ کو ذوالفقار جہنم کی نیا مین کہہ با برقی</p>	<p>۱۲۹</p> <p>قرآن کا عین ہونا امتیاع قائم مقام قائم خدایت غیر خدایت خدایت راہ میں خدایت خدایت</p>
<p>۱۳۰</p> <p>کھلی پس اور فدا ہوئی ابن قبول پر بہن قفس سو چھوٹ کر جھل پھل پر</p>	<p>۱۳۱</p> <p>بہن بے معجزہ کی قدر کو کب شق ابد کو شکست صفت بے گو کب</p>

<p>۱۲۳ تیغ علی عروج تیر کی بیان پرواز جبریں نے کشاں کشاں لشکر کو حکم سلج جو خنجر زبان غور کیا ہمال نے فداں آسمان</p>	<p>۱۲۴ آواز دی بارت نے زلف انفق موت نے کیسی کما قلعہ خان تنہاں کا جوم جلوہ بین ہو دران مظلومیت بھون بڑھی کھوکھرا</p>
<p>۱۲۵ اسکے حضور ماہ نہ جلوہ نما ہوا بھاگا جو پانوں رکھے وہ سر پہاچو</p>	<p>۱۲۶ فرمایا ذوالجلال نے اپنے جلال سے ہوتا جدا نہ خاتم زہر کے لال سے</p>
<p>۱۲۷ ملو لکا وہ جستہ جو ہر زینبو زنجیرین بند جلوہ گاہ نیست جو بھٹے سچل تھی نفرت کی کیر نیست لکھا تھا ذوق و نیل کی خفا نیست</p>	<p>۱۲۸ کوئین دبر سے خور واد ہو گئی عروسی فرشتہ خاشیہ بدوار ہو گئی نہ وہ گاہ و جس سے زردار ہو گئی نشتر قدم زمین کے نہ سر ہو گئی</p>
<p>۱۲۹ لیتی تھی ہارزہ کو کبھی زرد گاہ میں پیپر سے فرد و فرد تو سکی نگاہ میں</p>	<p>۱۳۰ جتنا حشم خدم تھا خدا کی خواجہ میں آیا وہ سید الشہدا کی رکاب میں</p>
<p>۱۳۱ کیا تیغ آبدار تھی جو ہر خنجر حال منجد حارین کھڑی تھی پوچھی کو حال جو برہے با کہ سنبلیہ کے چھین ہال با صاف آئینہ تھی وہ شمشیر شال</p>	<p>۱۳۲ اعدا پڑا انت کیلے آوری کو حال اور استین چڑھ کے تیر کی کشاں چپکے باہ نوکی سر دی تو آسمان چلائے ہاتھ جو کہے لاشاؤہ چال</p>
<p>۱۳۳ جو ہر کہ جن خطو نہ سرا پا گمان تھے اہل نگہ کے تار نظر کے نشان تھے</p>	<p>۱۳۴ گریبان کہین حضور خائف کو مار لین سب کے سر سحاری ابھی ملے مار لین</p>

<p>۹۵ برین بنی کا جامہ غبر شامیہ پرغون حلقہ خن شہیدان مجاہد جوڑا شہانا اور گلابی جامہ جوڑا شہید ہونے کا اقرار نامہ</p>	<p>۹۶ ران جگر گریست نورشہزادین دل غلاموں کا خون اور گردا کان انڈر کے شور سوس جادواہ لب وادہ وادہ سے نوزبان آواہ</p>
<p>۹۷ مثل رفیق شملہ کے گوشے چھٹے ہوئے گھر کی طرح اسید نکلے گلشن لٹے ہوئے</p>	<p>۹۸ یہ ڈر ہے غافلون کو غن کی جدال کے بھرتے ہیں منہ میں کان ہی سینہ کمال کے</p>
<p>۹۹ آج کل سے عین عجیب علی شکار سارے ملک کا شہرہ دنیا دار گلگونہ سر بلوکی زمین کا غبار پیرو دم اخیر گل نو بہار ہے</p>	<p>۱۰۰ جادو سے نذرانے دعا کی اثر پیچھے سے لعل دور صدف کی گھر جیا آج کل سے فائدہ ناز سے ہر شکستہ جیا رو بیستے کر شہر سے ہر شور و سجا</p>
<p>۱۰۱ یوں خوش چلے ہیں باغ شہزاد کی دیر کو جیسے بی کے سامنے آتے تھے عید کو</p>	<p>۱۰۲ پاس ادب امام کا سب کو ضرور ہے شیشہ سے بادہ بادہ اب شیشہ دور ہے</p>
<p>۱۰۳ طاؤس باغ نور ہر شہزادین پر تو چھیل پھلتی ہے خوشید کی کرن سر پہ چارسی بال کی کلنی ہر برون گنڈا لٹے میں خط خدا کا منیا</p>	<p>۱۰۴ ہر صفت میں ہر کا رخا چاہتے ہیں بان یار و ہونیا رخا چاہتے ہیں دل سے کیا قرار رخا چاہتے ہیں خیر کے ورثہ دار رخا چاہتے ہیں</p>
<p>۱۰۵ تختی زمین پہ چھو پ کی بار دہنی ہوئی چکے بال لعل کے اور چاندنی ہوئی</p>	<p>۱۰۶ لو آنکھ چار لاکھ کی چھپکاتے آتے ہیں بجلی کو ذوالفقار کی چھپکاتے آتے ہیں</p>

<p>۴۵۳ کھلے کار خیل کا شکار لڑائی میں دھوکہ دیا پتھر پھینک کر مارا اسی کا نام ہے</p>	<p>۴۵۲ کافر نے تو بن کر کھلے نام لیا چلائی ذوالفقار کے باطن میں جہنم میں پڑھا تو یہی سخت دنیا کا کس طرح سے بھلا کر لیا</p>
<p>۴۵۴ بزمِ کفر محض ہنر وہ دلیہ تھا سنا پر جھلم پڑی تھی کہ برقعہ میں شیر تھا</p>	<p>۴۵۱ دیکھا جو آفتاب فی اُمن بیدار رہا آفت اُسے اور آگے ہی آقا کی تیغ کو</p>
<p>۴۵۵ اس پر تلے زری کے پتھر کی طرح فقیہِ عدا کی تیغ روانہ کر دی نعرہ بلند کیا کہ یہ کلمہ کرم نذر دیکھ کر نہ ہو کر لیا</p>	<p>۴۵۰ جب جی بھلے جی کے اس جگہ کہ زینتِ حسن کی زلفوں کے دار و دار مردانہ وار لڑنے کے لئے</p>
<p>۴۵۶ چار اہنی سے شہر بدن تاجدار میں اندھیرا ہو چکی ڈھال سے تھارہ نگار میں</p>	<p>۴۴۹ بھر آنکھ سے جو آنکھ ملائی حسین نے بنیاد کائنات ملائی حسین نے</p>
<p>۴۵۷ کبریاں میں شہرہ شہین و شہنشاہ گریز گران و شہین و شہنشاہ جیل تیغ و کلاں پر کلاں پر بھڑک رہی تھی کہ گلوں پر</p>	<p>۴۴۸ جہنم شہنشاہ کی جہنم کے جاننے والی یہ کیا آگے جہنم کے جاننے والی تھکے زبان میں جہنم کے جاننے والی جان قطع کے شہنشاہ کی جان پر</p>
<p>۴۵۸ قبضہ ہر ایک ہاتھ وہ ہر ایک ہاتھ پر ہون آیا نور حق پہ دھواں جیسے آگ پر</p>	<p>۴۴۷ جھپٹے جو آب رنگ پر بدھ ٹھہر گیا سر پر جو ذوالفقار چھو منہ تر گیا</p>

<p>۱۳۱ پیچھے جو تیرے پہلو میں جا گیا خیمے میں بیٹھ کر خود جا گیا سرور میں بیٹھ کر خود جا گیا بھاری تھا جو کچھ کوئی جا گیا</p>	<p>۱۳۲ ناگاہ ذوالفقار کی صاحب جنگ مغر سے تھی زہرہ بیٹھ کر جا گیا منہ سے تھی جا بیٹھ کر جا گیا بانی کی طرح تھی جا گیا</p>
<p>۱۳۲ آنے میں خود سن کے سرور جھیل پڑا مانند آبلہ کھٹ پائے نکل پڑا</p>	<p>۱۳۳ داباک طرف کو ڈوب گئی پرتلاک قطرہ تھا آب تیغ مگر تھا گلے تلک</p>
<p>۱۳۳ رش کا ذوالجناح کی کمر بھر گیا گھوڑا وہ یوں کہ تیغ بھی چل گیا کاٹے جو پاؤں تیغ سے آرام گیا زور قدم جدا کر اور سرور جا گیا</p>	<p>۱۳۴ ترش پیدا کی طرح سرور جنگ آرام کی طرح جگہوں سے جنگ دکھلا کے اچا بل کر دے جنگ چار آئینوں سے در پہر جنگ</p>
<p>۱۳۴ رہ ہوار کے کئے قدم و سر تو کیا ہوا ناری کی خاک اڑنے کو خاطر ہوا</p>	<p>۱۳۵ کاٹی جو اس نے ڈھال تو پھوٹن ہو تھی برش اس کی ڈھالو بھی پھوٹن ہو تھی</p>
<p>۱۳۵ رستم اچھل کے تیغ کے دو سر گیا خیانت و بدین تیغ کے دو سر گیا فریاد یاق نے کیوں تیغ کا زور گیا پان بیری ناظر کے تیغ کا زور گیا</p>	<p>۱۳۶ بیٹے فلک سفینہ علم تو جا گیا سرور کی طرح اس کا قدم تو جا گیا چلائی سانس تیغ کا دم تو جا گیا ہر در سے کسا یہ قلم تو جا گیا</p>
<p>۱۳۶ بولا جھکے سپاہ پہ ہوش و اس سے جو ہر کی طرح صف پہ گری صف اس سے</p>	<p>۱۳۷ منہ سے کھلے پہ خون سے گریں ہو تھی اطفال بے زبان کی طرح زخم رو تھی</p>

<p>۷۷</p> <p>جب یہ کی کر کے کر بندھا جا روئے بدن کے ریل کا پیوند تھا جا مانند درخیش کا ہر بند تھا جا خند تھا یہ کہ باپ سے فرزند تھا</p>	<p>۷۶</p> <p>کاٹا لپکتی آنکھ کو تپتی مین کر پاؤں میں جبروی کو مشین غور کر بیت میں مصیبت کو طبیعت میں کر سینہ میں انقبض کہنہ کو دلدین غور کر</p>
<p>۷۸</p> <p>کس نین کے وہ منہ سے ہو بات اس سے ہوئی زخمی کے منہ سے آہ بھی نکلی تو دو ہوئی</p>	<p>۷۵</p> <p>ذات اک طرف مٹا دیا بالکل صفات کو کیسی نہی بان زبان میں یہ کاٹ آئی بان کو</p>
<p>۷۹</p> <p>رستہ نہ تھا نہ پیری اور ملو ہوئی تیری لموین دو جاتی اور ملو ہوئی بدلی کی حالت نہ کے گھری اور ملو ہوئی جلی گرائی خود بھی گری اور ملو ہوئی</p>	<p>۷۴</p> <p>باران آب نین سے مین کی گھر ہے نہر بر جگر کا جبا اور جگر ہے آب نہر خون کے جبا کے مانند سر ہے سوئے تھی جو زمین پہ افلاک ہے</p>
<p>۸۰</p> <p>پانی بھرا گھٹانے یہ طوفان عیان ہوا یا ارض ابھی سبق آسمان ہوا</p>	<p>۷۳</p> <p>جز آب تیغ منہ میں نہ برسے تھر مگر بھی کہتا تھا اب برس کے نہ برسوں گا پھر بھی</p>
<p>۸۱</p> <p>دن ایک نیت نہر و نین علیہم تھا یہ کاٹ تھا کہ قمر خدا سے علیہم تھا سوخت جو خیال تھا ولیدین نین تھا رنگ کا مال حاضر و غائب نین تھا</p>	<p>۷۲</p> <p>علیٰ کی طبع اچھ نکلت مین گئی خلکت میں صاف نشل سکند علی گئی مانند نبض ہاتھ کے اند علی گئی سینہ میں ٹھہری دم لیا باہر گئی</p>
<p>۸۲</p> <p>ہنگام ضرب یاد عزیز و نین جو ہوا یہ زیر تیغ دو ہوا وہ گھر میں نہ ہوا</p>	<p>۷۱</p> <p>ممکن نہیں کسی سے کمال اس نے جو کیا اڑنے دیا نہ رنگ کو چہرے پہ دو کیا</p>

<p>حکم برادر بنیاد حضرت علی بن ابی طالب کی خدمت میں نصیب بنی علی بن ابی طالب نہی کیے گئے تھے کہ جاگ اٹھئے</p>	<p>حکم جو اب بنی نے جو بیدار ہو گیا کھڑے ہوئے کہ بیدار ہو گیا تو سوئے شاد خوش لگا پھر گئی</p>
<p>حکم جو جاگتا تھا کشتہ شمشیر ہو گیا سونا نصیب کیلئے اکسیر ہو گیا</p>	<p>حکم اٹھی تو سوئے شاد خوش لگا پھر گئی کعبہ بکارا قبلہ کو مسراب پھر گئی</p>
<p>حکم خوش ہوئے چلے پھرے بنجیان نہی کیے گئے جو خود میں نور و فضا کے رات کو طالع بھی ناگیاں</p>	<p>حکم اک منہ کے پار نہ کیے گئے کہا جاتا تھا کہ سرور کا گناہ دیکھ کر نہ کہتا تھا کہ مٹا گئی</p>
<p>حکم غل تھا کہ لاکھ بات کی یہ ایک بات ہی قدرت ہی کبریا کی نہ دن ہی نہ رات ہی</p>	<p>حکم کوئی ہے میری ضربے دو کوئی چاک باقی رہا جو ایک وہ پروردگار ہے</p>
<p>حکم جیسا کہ شمع کا نور جھونکے جو ہر شے پر نور پھیل چھوٹے نور نور ہو گئے سب پر اصول ہے</p>	<p>حکم انگ نہ نہا کہ عبادت کا وقت خبر سے فضا کی فضیلت کا وقت ہے نہی کیے گئے نہ شہادت کا وقت ہے</p>
<p>پھونچے مگر ٹھکانے پر امید وہیمین ہر دار میں پھونچ گئے اپنے جسم میں</p>	<p>اب تم ہو اور حضور ہی معبود حسین یہ سر جھکا کے بولے کہ موجود حسین</p>

<p>۱۱۱ ملک بزرگ بزرگ سلطان بنیادی بر سر تاج و تخت جهان تختی بنیادی کمانہ ملک شہنشاہ گزیدہ فرخندہ ایچہ پادشاه صوبت چین بنیادی</p>	<p>۱۱۲ طاق ہوئی جو طاق شدہ بنیادی حسرت کو کس کس شہیدان گماہ کی فرزندے ذوالنجاہ نے کجا اواز کی ویر حسین ابے جو غنی آکر کی</p>
<p>تج روان بہ قبضہ حکم حصار ہا زہرہ گلے میں جیکے لگا تھا لگا رہا</p>	<p>درد جگر کی کس سے طلب داد کیجیے بولادہ بے زبان کہہ ارشاد کیجیے</p>
<p>۱۱۳ پادشاه بنام بنیادی از نو بنام حسین چارن ج حکم چاہا نام کی عراض عام لے وجاہت عدلیہ کتنے کام</p>	<p>۱۱۴ شفقت سے ہاتھ کھڑکی بنیادی بولے ہیں کہ کتنے شہیدان بنیادی گھوڑی تو چلیے کتنے بنیادی زارم کر نہ ہیں علی کہہ کلام</p>
<p>ہاں میرے رستم نہ آمان دھڑکی گھوڑی سے بر چھو پنا تھا لڑھکی</p>	<p>اڑا سپ با وفا مرے لگو قرار دے اسکا صلہ تجھے شہ دل دل سوار دے</p>
<p>۱۱۵ اربین علی کے عطاء بنیادی اور سہ سونے گلین بنیادی وہ ساتے کے تیر وہ پہلو کی بنیادی وہ اتنا کاخستہ کہ شش بنیادی</p>	<p>۱۱۶ گھوڑا قدم قدم کو تنہا بنیادی ایچہ نہ شہ کے زخم کو پہنچا بنیادی اک نو جوان کی لاش پہ پھروہ بار بنیادی پیو گھوڑا حسین کپاری بیجا بنیادی</p>
<p>کیا وقت تھا کہ بھولے تھے کب گار کو ہم تم تھے یاد خاطر کے یاد گار کو</p>	<p>بھٹھا جو ذوالنجاہ کہ آپ ترین بنیادی دو ہاتھ کا نیچے ہوئے نکلے زمین سے</p>

<p>۴۴</p> <p>آن لوں ساتھ آئی یہ آواز ناگہاں جو یہ گھر سے ختم ہو گیا لالہ ان اگر تارے نہیں عباس میں کہاں آؤ ہماری گود میں آؤ غلامان</p>	<p>۴۳</p> <p>ہو غیار ہوئے شیعہ جو کجا بکریاں اگر غریب زرد خاک بھی اک پہلو دیاں نہی سوچ کر یہ جلدی قتل شہزادان گر ناخاک بکریاں یہ آب حق خورشیدان</p>
<p>۴۵</p> <p>مر کو بھی تم جدا نہیں پیالے ساتھ ہیں واری یہ تیری ہلنے والے ہاتھ ہیں</p>	<p>۴۶</p> <p>راہ میں تمام خاک لگائی جبین پر بیٹھیں بھین دہ کے پاس بزمین پر</p>
<p>۴۷</p> <p>کرتے غلامی جو تھیں نہایت مزم غلامی آٹھو میں بھی غلام ہیں منہ کی بلایں بھی غلامی غلاموں میں اب ہیں یہ غلام زرا نام غلام ہیں</p>	<p>۴۸</p> <p>چراغ نہیں یہ کیا آج بکریاں پیالے میں سو حشیں اب آٹھو میں کانڈے پہانے ہاتھ کیسے دیکھیں جسکی بھی دیکھو غلامی غلام ہیں</p>
<p>۴۹</p> <p>ہو دی تو حشر ٹوٹا و امت ز گھر مرا پایہ خدا کے عرش کا ہو اور سر مرا</p>	<p>۵۰</p> <p>کتنی تھی ہائے مان میں بچپن میں لگ گئی کیسا یہ سال آیا کہ بابا سے جھٹ گئی</p>
<p>۵۱</p> <p>آن ہاتھوں کو ملا جو ہمارا حسین کے نیچے تھکان اوتا را حسین کو نیزہ شان کا دھڑکے مارا حسین کو چپو نہ ہانڈھٹکا بلایا حسین کو</p>	<p>۵۲</p> <p>امان غلامی داری بلا و خنود اپیل نہیں منجھلنا دکھا و خنود پر وہ کہاں کا چلے آؤ خنود گھمبہ قالمون پچا و خنود</p>
<p>۵۳</p> <p>جلتی زمین پہ غش کی ساعت پڑ رہی ہے جلاد گرد بینوں کو کھینچے کھڑے رہے</p>	<p>۵۴</p> <p>ہو کسی کو میرے پردے کی خبر نہیں ابکی سدھارے ایسے کہ گھر کی خبر نہیں</p>

۴۹۱
ناگاہ غل اٹھا کہ مبارک عواصم
خینہ پشادہ بن کے پوچھا کہ کج
راوی بیان کرتا ہے کا نیلہ
پوچھی یہ بارگاہ حسینی بنیہ

۴۹۲
بہی چھپا کسی نے کون تو غفلت
بہی غریبہ ہو وہ سبب سے
بہی صفت کی آن ہوں اٹھائیں
بہیوں بیان کھاتا کی کیا کر

۴۹۳
قے گرے نہ پردہ نشینوں کو کل پڑی
اور اک مظلوم تو کھلے سر نکل پڑی

۴۹۴
مان وہ ہے جسکو چادر طوسی لٹی ہو
اب جسکو قتل کرتے ہو وہ میر بھائی ہو

۴۹۵
نہ نہ ہو نہ ہو غلے بان شاکستہ
رشتہ تھا اس خباب کے سے ستر تا قدم
جو جو شوار سے کا فون کر رہا تھا
بندی جو تھے عیان تو باخث تھا

۴۹۶
نیت علی بن جعفر غاری ہو
نیت ہر نام خانقہ شیعہ
لیچے سپر خدا کے اس وقت
ماضی ہے میر بھائی کی عوض کا طین

۴۹۷
نکلی تھی یون کہ کچھ خبر دست پا نہ تھی
سوزہ نہ تھا نقاب نہ تھی اور روانہ تھی

۴۹۸
سیر کے فاطمہ کے مسافر کو راہ دو
سیرے حسین بھائی کو لوگوں پناہ دو

۴۹۹
نہ نہ تھا پختہ فاختہ کی کشتی کو کشتا ہو
اور ماہ نو کعبہ گریبان چھاپا ہو
بڑھتی تھی رکتو سنبھلے دل تھا چھاپا ہو
اور اک خیال چار طرف کو تابا ہو

۵۰۰
غش میں خستہ خستہ زینب کے حکام
خستہ خستہ خستہ خستہ خستہ
تاس لٹاس لٹاس لٹاس لٹاس
زینب کے خستہ خستہ خستہ خستہ

۵۰۱
نازہ لو کسی کا لگا تھا حسین پر
سہمی حسین کہتی تھی گر گر زمین پر

۵۰۲
آخر نور سے سہمی سے نہ خیمہ میں گل پڑی
تھم جا ارے غضب ہوا زینب محل پڑی

<p>۴۹ زینب بکری اور بی بی کا بھائی کا نام ہے رستم بنین جان کے بن آئے بھائی کا نام ہے نزدان زینب پر ہوتی ان کے بھائی کا نام ہے کس سے کہوں جو کو بکا بکا بھائی کا نام ہے</p>	<p>۵۰ لو شیوٹ پو چھو کہ تھیں تھیں مہر اب امام ہو گئے مہر تپا پو نقلا و ضرورتوں سے تو سکلا پو بھائی بہن پو پائے کا صد پو</p>
<p>ہے ہر تھار د علق پہ بیغ جفا پھری مشکل کشا بھی آج خبر کو نہ آہ پھری</p>	<p>حضرت کو موت سے نہ رضا سخن ملی جب سر جلا ہوا تو گلے سے بہن ملی</p>
<p>۵۱ وان کا تانا قاتل قاتل زار بکا بھین حضرت بہن کے دھانڈین تھیں شش دین ہر ضرب پر پو پو پو پو پو پو پو پو پو زینب زوزج ہو زوزج پو پو پو پو پو پو</p>	<p>۵۲ بوسے حسین کو کرا لیا پائش پو چلیا کے ہاتھ دیکھتی ہیں شش دین کا دے پو پو پو پو پو پو پو پو پو لہا نہیں جو سر تو پو پو پو پو پو پو</p>
<p>بے سراتار سو تیغ تو اب سامنا نہیں پر یہ بتا سکینہ کا تو سامنا نہیں</p>	<p>بنیائی آنکھ میں نہیں ل غم سو بھٹ گیا اے خون بھری بدن ترا سر پہ کٹ گیا</p>
<p>۵۳ لو شیوٹ پو چھو کہ تھیں تھیں نہ حسین پر گئے ارکے تھیں تھیں زینب کی بھاری پو پو پو پو پو پو صفا نصیب ہو گیا نہ ہر کار پو پو</p>	<p>۵۴ ان کو نہ بڑھ کر غلے ملو نہ غانا زینب تپا پو پو پو پو پو پو پو پو شنا تھا یہ غلے ملو نہ غانا بہن زوزج کا پو پو پو پو پو پو</p>
<p>آنکھوں میں ہر سیاہ فلک بھی میں پر گھٹنے بھی شق ہیں استیان بھی اور حسین پر</p>	<p>صدمہ سے کر ہلاک زمین تھر تھرائی ہو اب فاطمہ حسین کے لاشے پہ آئی ہو</p>

✓
رباعی
خوش بین غمناک
خوش بین غمناک

دل رنجناک
دل رنجناک

رباعی
گم گشتی
گم گشتی

سجده
سجده

✓
رباعی
گلشن میں صبا کو
گلشن میں صبا کو

جہانگیر
جہانگیر

<p>۴۱</p> <p>محبوب خدا خیر سولان ملک جہانگیر و بیون بین شمشاد چمن میر سے خزون خاطر کا غور و غور اور شہرہ اخلاق من جا پر ملک چمن</p>	<p>۴۰</p> <p>نظم پر گرو نہیں شکر منظر نظم پر گرو نہیں شکر منظر نظم پر گرو نہیں شکر منظر نظم پر گرو نہیں شکر منظر</p>
<p>باقی رہے شیر سو شاہ شہدین کیا پنجن پاک بھی مقبول خدین</p>	<p>کھو دیگی یا مت کے سب اندوہ محن کو قربان کر لگی یہ حسین اور حسن کو</p>
<p>۴۲</p> <p>اچھے کبار رنگین ملک خاتم پر یہ نقش بھی ختم ہرگز نہ رسولوں کی بھی یہ بان شیب بھی بہر بند نبوت</p>	<p>۴۱</p> <p>چلو چلو دیکھو ملک میں بھی دنیا بادری بھی اب غری ملنا ہے ہمارا جہاں ملک ملک نہ ہوگا یہ گوارا ارشاد خدا میں نہیں تاخیر کا بار</p>
<p>دی زیب نبوت کو رسول دوسرے کی ہر قبول انکی نبوت پہ خدا نے</p>	<p>میر بھی وہ مالک ہی تھا را بھی خدا ہی تم بندے ہو جسکے یا سی حق کی ضیاء</p>
<p>۴۳</p> <p>میکہ کی بجائے دیار خدایا خدا سوسے دیار کی طرح ریکہ کا شلو وہ انکا قضا مقصود تو ایسا تھا قضا مطلوب وہ شمع یہ پیدا نہ وہ خالق تو عجیب</p>	<p>۴۲</p> <p>میکہ کے کہنا سوسے عمارت ہدم گر کہہ نہ نماز ایسے ملک الموت چین ہم موسیٰ نے کہہ دیا راضی ہوا اور دوسرے کیا ہم موسیٰ نے کہہ دیا راضی ہوا اور دوسرے کیا ہم</p>
<p>جس ہر نبوت سے نبوت کا ختم تھا حیدر کا رسی ہر نبوت پہ قدم تھا</p>	<p>کیا طاعت مہرود تھی کیا یاد خدا تھی سنگام قضا تھا پہ نماز انکی ادا تھی</p>

<p>۴۶</p> <p>پہچنین سنی نے یہ کی غلطی جا باب ہر برآزندہ حاجات ترغیذا اتلائے دفعہ ہو سیں قاضی حاجت کرون میں ذرا فقر و مادی ملاقات</p>	<p>۴۵</p> <p>موسیٰ کو رضاد کی ملکیت جیم خداست میں گئے والد کے بادل پریم رو کر کہا آئے میں حاجت کیلئے جیم اب ہو کے جبار کیجے بے پوچنین جیم</p>
<p>ان دونوں سے مل بون تو مری روح جبار ہو دان الہی جباری ہو بیان وصل خدا ہو</p>	<p>گہرا کے کہا مان نے سفر کا تو ہی حال اور گھر سے تہیہ ست بھگتے ہو تم لال</p>
<p>۴۷</p> <p>پہچنین خاق شہید مسکند بے شبہ کیجے بین ترغیبات معلوم مضویں و شہید کیجے جباری جیم شاہ شہید تو نے کیا ہی جیم نوم</p>	<p>۴۸</p> <p>گہرا کے کہا مان نے سفر کا تو ہی حال اور گھر سے تہیہ ست بھگتے ہو تم لال موسیٰ نے کہا کہ پندین در کا تو در مال بندہ ہو سفر زاد سفر جیم بین اعمال</p>
<p>ہے اسطہ مظلومی شاہ شہدا کا دکھلا دے اثر موسیٰ عمر انکی عا کا</p>	<p>مالک نے بلایا ہے خوشی ہو نیکی جاہی تابوت سواری ہی کد سونکی جاہی</p>
<p>۴۹</p> <p>چھوٹا ملک لوت کو خاق شہید بان قیض نہ کر موسیٰ عمران کی لہجی جان ہو وقت مرنے دست کی شہر کو کر دھیا بہ ذفر واد سے سیلنے کا ران</p>	<p>۵۰</p> <p>مادری کا تول تھا شہر کا شہر حسرت کوئی دھیر اور بدی کی لہجی پوچھیا تہہ اندام میں کیوں شہر موسیٰ نے کہا ہے اثر شہریت اور</p>
<p>مقبول دعا کیون نہ ہو درگاہ خدا میں جب سچن پاک کا ہو نام دعا میں</p>	<p>شہ نہ اطاعت ہوئی رب دوسری درشپس ہے بندہ کو ملاقات خدا کی</p>

<p>۱۳ کیا جان سکنی کا مین دن تیرا بے چین ہو جو سر سدرہ بلزار اور اس کوئی بار پیر رشتی کیا اس طرح سے کہ جاندارس ہونا</p>	<p>۱۲ مثنوی پر دم فوج نہ تھا ظلم نہ کیا ان سنیہ پیر سے اسوار تھا جبار گر نہ پیر چنانہ تھا جدا جو فوج پیر چہ گنگا رو کی رسم تھی نصیب</p>
<p>۱۴ کم ہی کہیں یہ صدمہ بھی اُس رخ و محن سے کھینچا گیا جو نرشتہ جان سیر بدن سے</p>	<p>۱۱ کہتے تھے صعوبات اہل مجاہدہ سوا ہو پر میرے مجوں پہ نہ سختی و فضا ہو</p>
<p>۱۵ چہ ہو مثنوی کا نانا خانہ افسات کی جالے کر و انصاف دار نظوم حسین احمد خوار کا پیارا کس طرح سے بجا بن ہو وہ پیرا</p>	<p>۱۶ مثنوی تو نہ زنی خانہ کج تھا کیا کھلے کر گھوڑے گئے تیرے سراپا اس طرح نہ زمین پر تھا بدن سبوتا جز نہ زمین پر تھا بدن سبوتا</p>
<p>۱۷ موسمی پہ فقط نزع مین سختی تھا یا ن حلق پہ شہیر کے شمشیر جفا تھی</p>	<p>۱۸ استادہ ہر اک تیر تو بالائے زمین تھا اور نیزے کی کوکونہ وہ جسم شہین تھا</p>
<p>۱۹ اک روز مین لشکر نہ تیغ ہوا کبریا پیر کوئی نہ موسی کا چھپا تھا جیہ کوئی اصغر سانہ با تھو نہ ہوا تھا جیہ ہی جانی کا نہ تیغ اٹکلا تھا</p>	<p>۲۰ مثنوی نہ یہ خوف ہی تھا ادا و فقر پر مہاجر کوئی بیلاد فرقت و فقر سے کہو بے نیلاد پیر سکینہ کی صبا کی کوکونہ</p>
<p>۲۱ اس بھوک مین اس پیاس مین اس رخ و محن مین کس طرح سے شہر فوج ہوئے ہو گئے رنگین</p>	<p>۲۲ رخصت جو سکینہ کو کیا ہوئے گا یار کیا حال سکینہ کا ہوا ہوئے گا یار</p>

<p>۱۰۱ آگاہ خاص ماحضہ سے تلبیل بارجہ چاہیے مری نامی کو چکار زندہان میں جیساں عین ہو نیکی افزا لاشہ پر سے روزگاریے کفار</p>	<p>۱۰۲ نہیب سے رو رو گدگد کر گناہ عقہ مرے بہ حال سکینہ عین آہ چرخہ کبھی پیوس خبر کو نہیں دہ جانو سے بن باپ کی شفقت کر دہ</p>
<p>۱۰۳ نقدیر سکینہ میں جو کچھ سلم و ستم تھا ان صدیوں سے آگاہ دل شاہم تھا</p>	<p>۱۰۴ غافل مرے بچوں سے جو اس آن ہوتی ہو بان پاکے اکبر کو پشیمان ہوتی ہو</p>
<p>۱۰۵ شب بے کما ہو گیا اندھیمیاں کیا باغوں سے سر چڑھی ہوئی ہیں موتی سے جلد تر موتی ہوئی ہیں موتی تو زخمی ہوئے بغیر غلامان</p>	<p>۱۰۶ پاکے چارے کہ مر جان ہم بان آؤ کہ بابا نصیب چھانی ہو گئے پہلے تلباس پہنچا بلاتھاپڑا حضرت کے سوا ناز و کون اٹھائے</p>
<p>۱۰۷ زخموں سے یہ حالت تھی شہ عثمان کی جو سہلگی دیکھ کے بیٹی شہ دین کی</p>	<p>۱۰۸ مان باپ کی دنیا میں نہ کھلاؤ سکینہ اب لیکے بلا آپ کی مر جاے سکینہ</p>
<p>۱۰۹ نور شاہ کی شہادت جہ دیکھ بھتا دودن کو تنہا گھر انکی بیان سے نہ تھی چاہن پہنچ گئے لے آئی سکینہ کی</p>	<p>۱۱۰ بیہ کئے مہا چاکل تلبیل مانند نیموں کے لے شہ نے کیا پایا پھر کان میں آہستہ کی شہ نے کفار لائی ہے جھے رن لے تھی حشر دہ</p>
<p>۱۱۱ پان آکے جو دیکھا تو اُسے پاس ہی ہے بالین پہ تو مان بھی ہو پش پڑی ہے</p>	<p>۱۱۲ درگاہ خدا میں طلب پڑ دین ہے اباس سے سوا حکم بھرنے کا نہیں ہے</p>

<p>۵۴۷ پائے وصیت ہے پر کیا یہ چیز اب یاد نہ تم تجھ پر یہی ہے موری لدار ہر بات پر باؤ سے نہ خند تجھ پر ہر بار وہ اکبر و اصف کے ہر دم میں گراں</p>	<p>۵۴۸ ایک آہ سکینے کا اور بولی میرا دیا ہے بلالو سے عباس چاکو گھر چھوڑتے ہو تم تو چاکو مجھ پر نہیں خوشی کے کہا تم</p>
<p>۵۴۹ تم روٹھو گی تو اور دہ گھبراہٹ کی پیاری اچھی بھی لے بات نہ خوش آئیگی پیاری</p>	<p>۵۵۰ دیا یہ فقط لاش ہوا و رشک شام ہے عباس تو مارا گیا عباس کس کا ہے</p>
<p>۵۵۱ زینت کو بھنا ناز ہو اچھی تم کو اور بعد مگر آئیے فرزند بہت پیار ہو دیکھا مگر غم سے مرنے کی بجائے ایک ایک مگر کبھی کیسین</p>	<p>۵۵۲ آپ پر خیر لکھ کے پہنچے ہر بار آپ پر خیر لکھ کے پہنچے ہر بار بھسکا کوئی حیرت منہ میں جس کے اندر یہ میری دل تھا کہ بنا قاتل اصف</p>
<p>۵۵۳ بھائی سے نہ مان سے نہ بہن سے نہ بھوٹی اب بعد مرے بات بھی کرنا نہ کسی سے</p>	<p>۵۵۴ گو فوج نے سب پیاسو کو تہ میرا بچہ کوئی اصف سا نہیں تیرے مارا</p>
<p>۵۵۵ سچے پر سو سکینے کا کچھنا آخر ہے زمین بھی تو غریب کا بچھونا کیا تم سے اس سن میں جدا ہے ہونا لاشہ و ترے کا بہت بکھونا</p>	<p>۵۵۶ نیر سے کو لکھنے لگا قاتل کچھنا میں اسکا ہونا قاتل جو تھا چھل چھل غرت میں وہ فقیہ تھا اور خلق میں پیر اور قاتل کا صبر تھا اکبر میں ملیر</p>
<p>۵۵۷ گرچا ہو مری ریح نہ ہو شاد سکینہ تو غم میں مرے کیجیو فریاد سکینہ</p>	<p>۵۵۸ نہرا دے کو شہنشاہ کو مارا مارا جو اُسے پنجتن پاک کو مارا</p>

<p>۱۳۷ کیا لات زنی شمرنے اسے سب ڈال مین وہ ہوں کہ دنیا کو کر دلا دیا گو آکھو بازوں سے پیچھے ہیں پودہ کے غم کو نہیں دیکھنے والا</p>	<p>۱۳۶ فلک نودہ ہوں کہ مے پیا ریکھا مین وہ ہوں کہ جب پہنیں دیوہا نکا ملکوں کا جانا نہیں دینے میں گوارا وہ ظلم کا ہے یہی ہم ہمارا</p>
<p>۱۳۸ مین وہ ہوں کہ زہر کو ستاؤ نہ ڈر دنگا مین تجھے بنی زاد کیو اب قہر کو دنگا</p>	<p>۱۳۵ تم مین کو ی پاس ہمارا نہیں کرتا مین وہ ہوں کہ شکوہ بھی تھا کہ نہیں کرتا</p>
<p>۱۳۹ مین وہ ہوں کہ جو تازہ شہنشاہ وہ ظلم کروں جس کو کہ پوچھتی کلام وہ کام کروں آں تھا میں ہوں ملام ابن کے ناخبر نہ رہ کر ہوں آرام</p>	<p>۱۳۴ ملک سے کیا اٹھارہ بیکریاں پھر اسکا کیا ہے جلا آگے مری کیا کیا خوب تم کہہ کر کاٹھے دی ہو پیا بھیجتے ہیں یوں اسکو سپر نہا پیا</p>
<p>۱۴۰ جیسا اہل جہان صبر تو پایا و کر میں گے سن سنے غم کو فریاد کر میں گے</p>	<p>۱۳۳ دل روتا ہے اکبر کا نہ کچھ ذکر نکالو منصف تو ہو مہمرا پنا گریاں میں الو</p>
<p>۱۴۱ پہنکے تبسم کیا ایزد کے شاہ کیا لات زنی کہے ہو ملکوں گمراہ کوین بھی دیر بڑھا ہوں کوئی گمراہ جسے نہ لگا وہ ہو موت ہو گمراہ</p>	<p>۱۳۲ قطع نظر اس کے کہ لایا قتل ہے تا نابھی مرادہ ہے کہ تم کیا بنی ہو ملکوں کا بیٹا دیکھو صاحب بھی کوئی ہو اس نفع میں مجھسا کوئی فائدہ ہو</p>
<p>۱۴۲ سید ہوں بنی زاد وہ ہوں غم ہوں یارو تم لوگ تو ظالم ہو میں مظلوم ہوں یارو</p>	<p>۱۳۱ اصغر سا پسر کس نے رو حق میں یا ہر بیٹا علی اکبر سا خدا کس نے کیا ہے</p>

<p>۱۳۳ تھی انصاف عاجز ہے یا ناگاہکار جس بجایا ایک بڑے لشکر کا نہ کچھ ہوا نہ تار نہین بن پایا کے رہے سوا اپنی مگر کچھ لپکا</p>	<p>۱۳۲ ابن کے چھٹی شمع کو چھوٹا ایک چال انکا نہین جو خاموش بولا سپر سحر کہ خاموش ہو خاموش جو چھ شمشیر کا ایک تھا جو روپوش</p>
<p>مقدور ہے سب طرح کا حذر کے پیر کو کاٹا ہے مے باپ نے جہل کے پر کو</p>	<p>جرات کے یہ رستی ہیں کہ پھر طیش میں اگر شمشیر کو کر ذبح تو ان سب کو دکھا کر</p>
<p>۱۳۴ زبون سے عجب بھی بدن پاک تویر گو یا کہ شہادت کو سب الٹے نصیر تھا جہل شہرت پر جس کا خط شمشیر سیاہ تھا ہر عضو خون خروش پیر</p>	<p>۱۳۵ بنا اب بھی ترسے حکم سے میں نہیں ار نگو انو مرے واسطے اب غصہ ہو لاتا ہوں میں جا کر یہ غلط کام</p>
<p>ہر رقم بیان صحف ناطق کے بدن پر گو یا کہ نشان وصف کا تھا صفحہ تن پر</p>	<p>حبط بنے گامین اسے قتل کروں گا اب تو میں کسی سے نہ ڈروں گا بڑوں کا</p>
<p>۱۳۶ چرخ سرفراز ہوا میں پر بیلا کیا دیکھا ہوں شیر خوار تے میں زیاد خفتہ سے کہ تھی آنکھیں اب زیاد سیر کیے فریاد کا و حکم جلا</p>	<p>۱۳۷ تلاش نہ کی کہ چلا کھینچ کے خیر ڈرتا ہوا آیا شمشیر کے سر پر شہر بولے کہ اب شوق سے سر پر اب بان نہ چھوڑتا نہ نہ ہر جہر</p>
<p>تو لکڑے کا شمشیر کا سر تیخ جاسے ڈرتا نہیں غلام غضب شیر خدا سے</p>	<p>اک حشر ہوا تھا ابھی زینب کی فہان سے سمجھانے کو زینب کے گئے ہیں بیان سے</p>

<p>۱۳۳ یہ کچھ کسبہ نو نہیں کیا ہوا قاتل کے گناہ کا جو کچھ کیا نہیں ہو یہ خون علی اور نہ ہے خون</p>	<p>۱۳۴ اینست عاریت کیلئے جو تیار اینست کو دعا دینے میں تیار اینست عاریت کا جو کچھ کیا نہیں ہو</p>
<p>یہ کیکے چڑھا چاتی یہ شاہِ دوہا کی ہو کے ہوئے طاقوم پر شمشیرِ روا کی</p>	<p>استہی نہ سادات کے رونیسے ڈر گی استہی مری لاش کو پامال کر گی</p>
<p>۱۳۵ قاتل نے جو اسمِ منہ لکھا ہے دیکھا کہ یہ نہیں ہے لکھا ہے سب کا کہ جسے کہ عالم یہ لکھا ہے</p>	<p>۱۳۶ قاتل نے جو کچھ لکھا ہے قاتل نے کہا ہے کہ لکھا ہے سب کا کہ جسے کہ عالم یہ لکھا ہے</p>
<p>نفرین تجھے کرتا ہوں نہ شکوہ نہ گلاہر اسرم بھی وہی امت عامی کی دعاہر</p>	<p>لذت تو ملے عشقِ حسین ابن علی میں آسائشِ دنیا کی نہ خواہش ہی جی میں</p>
<p>۱۳۷ یہاں ہو جان میں لکھا ہے نصیب کی فکر ہو مری کجاہ</p>	<p>۱۳۸ آقا کا تو کیا ذکر دیکھ لکھا ہے دیکھا ہے کہ لکھا ہے غلامی کجاہ</p>
<p>یاشاہِ نعمتِ رحمتِ بزدانِ تم ہو قرآنِ غالب ہے جانِ قرآنِ تم ہو</p>	<p>دعویٰ سب کو یہ مومنیت کا مگر مومن ہے وہی کہ جسکے ایمان تم ہو</p>

<p>مشیت نیون سے جب قلم چین رضی ہوا بشتاق سر با دست سر بلا ہوا رخصت طلب حرم سجاہ و بجا ہوا خیمین اہل بیت کے من پیا ہوا</p>	<p>۴۲ دیا کی سنت نیلے کا یکساں پکار عباس نے اپنے اخی کو رو پکار نقل سے پیکر کا باخیم پکار کرتیوں کی لاش پیا پچھار</p>
<p>ہر اک طرف کو دھوم تھی فریاد و آہ کی غٹھار ہی تھی گور رسالت پناہ کی</p>	<p>مقل کا قصد ہے پس بوزاب کو اے بیٹا آ کے مقام لومیری رکاب کو</p>
<p>۴۳ کھنکھاتے اہل بیت پیغمبر انک آہ پودین میں حسین چین کر چکے تباہ پودوں کو اب ستاویں سفاکی سپاہ کیا کیا بلا میں آئی میں اللہ کی پناہ</p>	<p>۴۴ زیب بیاں تھی تو بیخاک تر فریاد حسین کی سکوڑہ نوحہ بھر جو جو حسین کے سری با جیش تر سر زد ہوئے قندے سری با جیش تر</p>
<p>اوٹھتا ہوا آج فاتحہ خوان بھی رسول کا ہوتا ہو گھر تباہ جناب بھول کا</p>	<p>نہوڑا اے سر کو سید ابراہاروتے تھے تربت میں اپنی جبر کر اردوتے تھے</p>
<p>۴۵ چوڑا حشر کو خیمین سوار نہ بھلا چکے درخیاں سے باویش شکلا نیوڑا نے سطر ہوا ادا تھار اہوار خیمین کی شمر نہ کوئی خافیق دیار</p>	<p>۴۶ ادبقت آئی عالم بابا سے یہ صفا اسے اہل خیمین کو ذرا زیب کا اس گھڑی نظر نہ آیا خیمین کی بیاد سے کوئی بھلا</p>
<p>آیا کوئی رکاب بھی شہر کی نہ تھامے تب رو دیا حسین علیہ السلام نے</p>	<p>جیش دیو آسمان کو زمین تھر تھرتی ہے جنت سے بھی ہوئی زہر ابھی آتی ہے</p>

<p>۷۰ زینب کو پاؤں میں لیا غیبیے اوشما اور فوت اوس نے شاہ کا داسن چلایا نہینے کیا کعبہ کے رستہ منت مرقی کہانے پہنچنا ہوں مجھ کو جیجا</p>	
<p>۷۱ میں پاپیادہ جاؤں گا جانا ضرور ہے اب قتل گاہ بھی تو نہیں میری دور ہے</p>	<p>۷۲ زینب نے اس سخن کا نہ کہہ کر چوب دارن کو نہ چھوڑ دیا پیر صید شتاب ہونے لگا سوار جو زینب کو تراب اور فوت بہت فاصلے تمام کی کباب</p>
<p>۷۳ اور دے دو الجناح میں سے بعض کی باسبوط مصطفیٰ انبیین تقصیر کی صدقہ تھا جو حکم کے انواب علی لیکن قدم اٹھا نہ میں سیکتا ہوں کی گھڑی</p>	<p>۷۴ روئی فزا ہوئے شہ بیکس جو زمین پر سیہوش ہو کے گر پڑی زمین پر</p>
<p>۷۵ کیجئے ذرا ملاحظہ چشم پر آب سے لپٹی ہوئی ہے ہالی سکیٹہ رکاب سے</p>	<p>۷۶ واقعہ چلے تھے شہنشاہ کریلا ناگاہ ذوالجناح شہ دین ٹھہر گیا اوس کیسی بین پاویں نہ تعلق ہوا کیجئے ذوالجناح کا جو حکم چلتا</p>
<p>۷۷ بھرتی ہر ایک مرتبہ وہ آہ سردی اور گیسوؤں پہ او سکے پھیری کی گودی</p>	<p>۷۸ کوڑا لگایا دوسکو شہ نامہ ار نے لیکن قدم بڑھایا نہ اس راہوار نے</p>

<p>۱۷۷ شہنشاہ نظام و مصلحت کیا پیکر کون ہے کو دیکھے شاہ کر بلا آغوش میں سکنیہ کو اپنی اوتھا لیا پوسے تری بھی پس سب سے ہونا</p>	<p>۱۷۸ شہنشاہ کیا یہ دھیان نہ تم مجھ زرا کوئی کسے نہیں تو ست مانو بڑا بیابان کیا پاپ ہونے میں گیا دنیا میں جو لغو اور حال نہ رہا</p>
<p>کیوں راہ رو کی آن کے مجھ دل ملول کی جانا ہوں بخشوا نیکو امت رسول کی</p>	<p>تم جاؤ گھر پر رہے شہادت کرو ہیا میں مرنے کے ساتھ مر نہیں جاتے جہان میں</p>
<p>۱۷۹ شب غرض کی سکنیہ نے پانچویں اکی با جان تم نے ملے چلے ہوس بکھو بکھو کیے کیا شاہ جس کو اب اپنی زندگی بھگتانی نہیں نظر</p>	<p>۱۸۰ ازبک کی پس سوز بھی ہو جو جیو اور میری جان کو تو یہ بھلا ہوا طعنہ دیکھ کوئی بھلا صیانت کیا یار نہیں میں جو تیر کو دکھا دیا</p>
<p>اس غم سے جان جاو گی مجھ نازنین کی مین گھر کیا نہ کھاؤں گی شمع لعین کی</p>	<p>تم اوس طرف نگاہ نہ خواہش سو کہیو عباس کی قسم تھیں منہ پھیر لچکیو</p>
<p>۱۸۱ بکھو بکھو جانے ہر اک شاہ کیا بکھو بکھو جانے ہر اک شاہ کیا بکھو بکھو جانے ہر اک شاہ کیا بکھو بکھو جانے ہر اک شاہ کیا</p>	<p>۱۸۲ گر کوئی نہ کہے تری بکھو جانے کچھ خیر ہے کہیں غلام جاو چیلانہ دنیا ہاتھ کو اسے جانیو نام علی وفا طہ پر چاہیو</p>
<p>سمجھاؤں کیا میں دل کو تباہ کیے تھے روضہ بہ مصطفیٰ کے بٹھا دیے تھے</p>	<p>کتنا ہوں اسیلے کہ بی کی تو اسی ہوں ناواہی ہو یتیم ہو اور بھوک پیاسی ہوں</p>

<p>۵۱۹</p> <p>ندان میں ٹکٹہ کر دین جبکہ دنیا سونا ہمارے سینے کی بجائے دنیا تقدیر نے تعین کیا تاکہ ہم نامراد سیر ہو خاک پر کسی پوئے پر کو شاد</p>	<p>۵۲۰</p> <p>گر حسین ہو گئے وہ فوج بیکار اے سینہ سودہ نیر و پیکار اے جان پر جس کے خیر ابرو بیکار اے حلق جس کے واسطے پیاں بیکار</p>
<p>۵۲۱</p> <p>میرے لیے تو قید میں بیتاب ہو رہی جنت میں اے سیکندری روح ہو رہی</p>	<p>۵۲۲</p> <p>اسپر بھی دھیان تھا اوھیں یاد الہ کا کیا حوصلہ تھا سبھ رسالت پناہ کا</p>
<p>۵۲۳</p> <p>پتیلے سے غور عصمت میں اس کو شاہ مکب پر پھر سوار ہوئے شاہ و شاہ اوس وقت ذوالجلیح سے وہ بے شکشاہ کہ عفو و عجز کو ڈال گیا تھا بے گناہ</p>	<p>۵۲۴</p> <p>بظالموں سے سبھ بیکار بن گیا اوی غافل و بین تعین کی خوف کر گیا پانی پلاؤ ایجا و گلا خشک کر گیا میں کون ہوں نہیں مجھے چاہتے ہی</p>
<p>۵۲۵</p> <p>اے ذوالجلیح بس ہی خدمت گذار تھا اب آخری یہ سبط نبی کی سواری ہو</p>	<p>۵۲۶</p> <p>ہے جاے رحم کشتہ و مظلوم ہے حسین سید پر بیگناہ ہے مظلوم ہے حسین</p>
<p>۵۲۷</p> <p>گھڑی سے غرض کی کہ میں اس کو فرما کوڑا لگا یا آپ نے میں جی ہو فرمایا شاہ نے کہ چھو اوردی خدا پکے تھے متصل حج انتہیا</p>	<p>۵۲۸</p> <p>بلاؤ تو جی کا تو اسے نہیں ہو نہیں شرع رسول حق کا تا سانس نہیں زینے میں تین مارے پیاں نہیں جینے کو آج اپنی ہر اسانج نہیں</p>
<p>۵۲۹</p> <p>اک غل ہو اگر سبھ پیہر کو مار دیو تیروں سے ابن ساقی کو تر کو مار دیو</p>	<p>۵۳۰</p> <p>سویا ہو کون واسن پاک بتوں پر وہ کون ہے چڑھا جو عقادش رسول پر</p>

<p>۵۳۱ سیدان علی و محمد کی پیاریان نعمین سر پہ لبو لبو میں سب غم کی دلیان ہونے لڑاؤ کے اوتھوں جو نے تعین کیا پہنچیں جو شر شام میں غم کی سواریاں</p>	<p>۵۳۲ طیش غضب میں ہو گیا سمجھو وہاں زبان میں گئے سب مہم بادشاہ میں ٹوٹا ہوا اسکان خاسا بھی تھا نہیں گھبراہٹ کے رستے گئے تھے اطفال ناہین</p>
<p>ابن معاویہ نے نہایت غضب کیا دربار عام میں اوہ نہیں اپنے طلب کیا</p>	<p>قیدی تھے وہاں حرم شہ ہر دو جہان کے زہر کی روح پھرتی تھی گرو اوس مکان کے</p>
<p>۵۳۳ سنگ نہ بنے جو نگاہ نہایت کی زبردستی کانپ کے ہر کڑواہ کیجھا کانپ کی گھڑی ہو گئے رسیا میں بول سگڑی ہو گئے رسیا لبا بول نہایت خفا شاہ دین پناہ</p>	<p>۵۳۴ اک نوریہ عین کا آخر ہوا خیال ہو بلے جو نہ خفا میں ہو مصطفیٰ کی گل جبار کو بلا کے وہ بولا ہے بے خصال کیا احتیاج ہو گیا ہے اوقات کراں</p>
<p>بچی تو تو امیر عرب کی کہاتی ہے اس وقت میرے عرب کیوں تھر تھری ہو</p>	<p>عابد یروے کیا تھے حاجت بتاؤں میں سہر سہیں کا تو مدینہ کو جاؤں میں</p>
<p>۵۳۵ نہایت نے نہایت اس دم بیان کیا سب عرب تیرا حقیقت ہو نہی کیا مان کا مری خانا تو تھارا لکھو بھا اور عجیب چیتے جی جو حاجت پرا</p>	<p>۵۳۶ بے فح سے نہایت سنگار نے کہا اسباب الہیت کا لاؤ تو جلا جا آپ بیکات وہاں سب ٹا ہوا اتل حرم کو ملنے لگے قطع ہوا</p>
<p>اس غم سے ہی بدن میں مرے تھر تھری ہوئی دربار میں ترے ہوں کھلے سر کھڑی ہوئی</p>	<p>نہایت یہ بولی چاہیے مجھ کو روانہ میں اب تک کفن علی کے پسر کو ملا نہیں</p>

<p>۵۲۴</p> <p>رضعت ہو سکتی ہے بجا و نامدار اور کر بلا چلے بعد اعزاز و افتخار حقہ طبیعت مصطفویٰ اور منیر نور تھی سبکی ہی ہر ایک کو جو ہر دم و ہر</p>	<p>۵۲۵</p> <p>جب بل چکا حسین کے لاشیماں توان ان کے لپٹ لپٹے ہوئے جو کئی جوان ان کے کیا پاؤں جا رہے ہیں بیان اب جلد کھود و قبر شہنشاہ و جوان</p>
<p>کون و مکان میں غلغلہ شور و شین تھا ہر ایک کی زبان پہ نام حسین تھا</p>	<p>ہے گرو شاہ دین کے تن نازنین پر چالیس دن رہے ہیں یہ جلتے زمین پر</p>
<p>۵۲۶</p> <p>افقہ نور قطع منازل بعد چکا پونچھ چرم حسین کے نزدیک کربلا لائی شہین چرم شہین ان صاحب حال چرم شہین شہین عجب ہوا</p>	<p>۵۲۷</p> <p>کیسے چلے مقام و باقیہ کا تب نکدے کے لگے جو شہنشاہ کربلا اس طرح متکا خاک و از قدرت خدا اس طرح پر بجا قدرت و تکا</p>
<p>زینت جو بین کرتے لگی منہ کو ڈھانپ کو لاش حسین رکئی بس کانپ کانپ کے</p>	<p>ہو یہ مقام دفن شہ دین پناہ کا ہو یہ مزار بسط رسول الہ کا</p>
<p>۵۲۸</p> <p>عابد نے طبیعت سے دوستی یہ کیا اب پاپا پودہ بیان سے چلو تو ادب کیا لاش حسین پر کجا ہو بیان خاک پڑا پس کچھ پاپا پودہ چلے صاحب غزا</p>	<p>۵۲۹</p> <p>تیار ہو چکا جو مزار شہ زمان لاش حسین کو لپٹے بجا و نامدار آئے سرے سے قبر کے باہر افغان دو ہاتھ چھو دین کجا و نامدار</p>
<p>لاش حسین پاک سے عابد جو مل گئے لاشے تمام گنج شہیدان میں مل گئے</p>	<p>عابد نے یہ بیان کیا ساتھ آہ کے یہ ہاتھ میں جناب رسالت پناہ کے</p>

<p>۵۴۳ پہرئی اوس مزار سے عابد کو یہ صلا بجا دینی شکل کے تریان مصطفیٰ کھدی ماس کے اقصیٰ لاشہ مستحکم لاشہ بی کے اقصیٰ بجا دینے رکھا</p>	<p>۵۴۴ حاضر خراج مایہ جو بکر کے قریب روزیان حال سے بلکہ وہ دین نہر کی نازنین سے خوار کے زمین آئے ہیں نذر ادا کوایت نمودین</p>
<p>۵۴۵ پھر عرض یہ نبی سے بجان ملول کی اسے نانا جان لو یہ امانت بتول کی</p>	<p>۵۴۶ آئے جو زلزلہ بھی تو جنبش نہ کھائیو وامن میں اپنے چین سے اوسکو سلائیو</p>
<p>۵۴۷ انقصیٰ زمین سے بکر کے غلط تیب اپنی سے بکر کے غلط سبب انقصیٰ زمین سے بکر کے غلط سبب انقصیٰ زمین سے بکر کے غلط</p>	<p>۵۴۸ اب تیز ادا مکین جو بکر کے غلط سونا بی کے سینہ پہ نازنین تھا ریشک قتل لال و چین تھا نیز آسان تھا فوئزین تھا</p>
<p>۵۴۹ حالت تہام میری بھی اسوقت ہوئی ہر مشیر خدا کی روح پروردین مقل ہے</p>	<p>۵۵۰ ہمشیار اس سے پرشہ ہرود جان ہو یہ مصطفیٰ کی روح ہو یہ میری جان ہو</p>
<p>۵۵۱ اسوقت جبریل میں بھی بیان فرما کر کوسے ہوئے پیران کو طہر و ناز حاضر نیا بیابان مصلحت بھی بستم تر ہماہ ادا و خیل ملک پیر شاہ پر</p>	<p>۵۵۲ بڑے جہتین شمع بستان مصطفیٰ آباد تھا اوسی و گلستان مصطفیٰ بڑے جہتین مہر و نشان مصطفیٰ جو اوسکے علم سے چاک گیان مصطفیٰ</p>
<p>۵۵۳ بمجا رہے ہیں حیدر صفر بتول کو پر ساہر ایک دیتا ہو مار سول کو</p>	<p>۵۵۴ سوئی لحد چھوڑو گی اس نور عین کی بسمو ہوئی میں جھاڑوں کی ترب حقیق کی</p>

<p>۳۴۵ لاشے سے چھوڑ کر کھڑے ہو گیا عسقلانیہ بھی تھیں یاد عذرا وہ سن چکے تھے اپنے لیے رستا ہر آنکھوں کا یہ روشن تھا</p>	<p>۳۴۶ تو مگر سے فاطمہ کی خوش ہو گیا غش ہو گئے تواس کے نام میں مصطفیٰ اب اسے حال میں شہیل کے بھونکے خالق اس کے وہ پروں کے کرا</p>
<p>پیدا ہو جو نہ مرے شور و شین سے اب سو یو فرار میں تاحشہ چین سے</p>	<p>یارب وعاشا تب میری قبول ہو بس کر بلا کی مجھ کو زیارت حصول ہو</p>
<p>یاد می کتنی ہی کھینچا بھیا علی اصغر کا خنین لاشہ بھیا</p>	<p>نندان میں پھنسے اور چاٹنے لگے اس بن میں سے سن بن کیا یاد بھیا</p>
<p>رباعی تکلیف میں گلا اب تک نہیں طوطی پانی کا ہے</p>	<p>حاکم سے کہتی تھی کہ تو جہ کر اب جس کم نزدیک میرے بجائی کا ہے</p>

بابی
بابت غلام بخش زات ہون میں
اندر چرس فغان میں وزارت میں

جو پوچھا تھا راہ میں سجاد سے نام
کتنے تھے کہ ساربان سادات میں

بابی
بابت شاہ نجف مالک شہر ہون
در علم الہی کے پوچھ کر ہون

چنانچہ کتاب دیکھ کر آقا
اللہ کے بعد نبی ہون

بابی
بابت نبی کی پوچھ کر ہون
جنت آخر ہے جام کو

مؤمن سوال سے بھی غلام
ان کی جنت میں ہے حیدر ہے

<p>۵۳</p> <p>بے سفر شام ہوا و صدفین نہان تھے خال حرم گزشتن زیادہ شکستہ چون وہ زمین سینہ میں خلق داغ غریب گبین</p>	<p>۵۴</p> <p>یاد آئے ہیں صدفین اتنی بے خبر چھوٹا سا وہ جہاں سناں جہاں اپنے گئے پھر گئے گھر اس میں جہاں چل کر کا کھایا بیچلے اور پھوٹے</p>
<p>۵۵</p> <p>دربار میں روئے ہوئے بازار سے آئے زندان میں سر پیٹے دربار سے آئے</p>	<p>۵۶</p> <p>اب جائے میں اہل کو وہاں پیار کروں گی اس چھوٹی سی میت کو کلیجہ بدھوں کی</p>
<p>۵۷</p> <p>کیا شام کو زندگی میں موت کروں گے دیکھ تھا یہاں میں شب باہر تیرے مجھ کو اس میں غرض صاحب تیرے تھی تھرا احوال ہوا اور بھی</p>	<p>۵۸</p> <p>کرا کا یہ وہ تھا کہ یوں بار خدایا سب بیویوں نے ملکے دھن جکھنایا رہا کسی نے گریب تک نہ سہنایا نہایت بھی دھکا کا دل میں آٹھلایا</p>
<p>۵۹</p> <p>ہر صبح اسیرون کے لیے صبح غضب تھی ہر شب ہر شہ کے لیے ہر شب کی شب تھی</p>	<p>۶۰</p> <p>دیکھا نہیں یہ حال کسی اور وطن کا کنگلنے کی جگہ ہاتھوں میں ہر نیل بسن کا</p>
<p>۶۱</p> <p>کون کا زانہ نہ تھا باؤ کا عالم کون کا زانہ نہ تھا باؤ کا عالم کون کا زانہ نہ تھا باؤ کا عالم کون کا زانہ نہ تھا باؤ کا عالم</p>	<p>۶۲</p> <p>پیر سے زیادہ نہی نصیبت میں سکنے جب کچھ تھا تو دل جہاں تھا نہ کوئی بھی کرتا نہ بیان شاہ مدنیہ سوز زمین سے میں حرم کا حسینہ</p>
<p>۶۳</p> <p>جاؤنگی میں جاؤنگی کہ ہر کرب و بلا ہے اے صاحبو اصغر مرا جگل میں پڑا ہے</p>	<p>۶۴</p> <p>کس سے کون کا زانہ میں مرے درد بڑا ہے عاض ہرے نیل طہاچون کا پڑا ہے</p>

<p>۵۰</p> <p>ایات بطلایا محسن باد بون کن بوچھا بھی تو کر کر کیا تجھ گزشتی جو کی کر پائی ہے جو پائی ہوئی ترے چور کا بھگتین شکر ہے</p>	<p>۵۱</p> <p>چور کے سکنیہ کے کہا اور سی پاری اسوت مر نام نہر بچب پاری فہم سے بونیکر کیا کر کی ہوئی جاوڑو نہیں ارٹ جو کر کی ہوئی</p>
<p>۵۲</p> <p>اگر کو اور اصغر کو تو ہمراہ لیا ہے بڑی کو بھلا کس پر بیان چھوڑ دیا ہے</p>	<p>۵۳</p> <p>ہندہ سے کہیں مجھ کو خجالت نہ بڑی ہو اوقفہ مرے سامنے تو آ کے کھڑی ہو</p>
<p>۵۴</p> <p>پیر کا ناموس محمد بن اچھی آہ کہہ شعلین دروازے پر تو چنگی ادھر ہو آئے تھے حرم سیدیکہ آگاہ ہوا گاہ ہوا گاہ ہوا گاہ</p>	<p>۵۵</p> <p>نیشہ بے پریشان کیے بال بھی نہ وارد ہوئی ہندہ بھی دان شمس بچو اوکریسی کو اسیروں کے باب</p>
<p>۵۶</p> <p>جر کے قریب سے اٹھو بازہ کے صف کو ہندہ کا ورد آج ہے نندان کی طرت کو</p>	<p>۵۷</p> <p>رونے کی ہو جا ہندہ تو کرسی پر کہیں ہو اور خاک نشین آل شہ عرش نشین ہو</p>
<p>۵۸</p> <p>ننگ دیگا نیشہ کی پکاری بن کر کیا ہندہ بیان آئی ہے چھوٹ جاوین جا پلے سے بھائی ہو چھوٹا سا ہوا ہندہ یہی ہے جو بھگت کی تھی برا</p>	<p>۵۹</p> <p>ہندہ نے غرض حاطت نظر کر لیا سرا سہ اسیروں کا خیر نظر آیا پوچھا تو کہہ پوچھا اب اسکا نپایا سننے لگی تھی بن بیان آئی خدایا</p>
<p>۶۰</p> <p>میں خاک نشین کج ہوں وہ تخت نشین ہے منہ کس سے چھوڑوں کر و ابھی تو نہیں ہے</p>	<p>۶۱</p> <p>کچھ منہ سے نہیں کہتے جیسا مہر وہاں ہے گویا نہیں ان قیدیوں کے منہ میں زبان ہے</p>

<p>۴۲</p> <p>ان ہونے کے ہر دم میں تیرا کون سا حال گشت بہشت کی بات تو تیرا جہان ہے بہشت کی بات تو تیرا جہان ہے</p>	<p>۴۳</p> <p>گنج شہیدان ہمیں رستے میں ملا تھا اک گنج شہیدان ہمیں رستے میں ملا تھا ادس روز حسین ابن علی قتل ہوا تھا ادس روز حسین ابن علی قتل ہوا تھا</p>
<p>۴۴</p> <p>میر کا گھر ہے بے یمنین تھا میر کا گھر ہے بے یمنین تھا میر کا گھر ہے بے یمنین تھا میر کا گھر ہے بے یمنین تھا</p>	<p>۴۵</p> <p>اک گنج شہیدان ہمیں رستے میں ملا تھا اک گنج شہیدان ہمیں رستے میں ملا تھا ادس روز حسین ابن علی قتل ہوا تھا ادس روز حسین ابن علی قتل ہوا تھا</p>
<p>۴۶</p> <p>کس جا کا ارادہ ہے مولانا کیا ہے کس جا کا ارادہ ہے مولانا کیا ہے کیا حضرت زینب کو بھی ہمراہ لیا ہے کیا حضرت زینب کو بھی ہمراہ لیا ہے</p>	<p>۴۷</p> <p>افسوس کہ بن بھائی کی زینب کی افسوس افسوس کہ بن بھائی کی زینب کی افسوس اور فاطمہ بے نام و نشان آج کی افسوس اور فاطمہ بے نام و نشان آج کی افسوس</p>
<p>۴۸</p> <p>کچھ اور نہ تم جاؤ میں خاک نشین ہوں کچھ اور نہ تم جاؤ میں خاک نشین ہوں والہد کہ میں آل پیمبر سے نہیں ہوں والہد کہ میں آل پیمبر سے نہیں ہوں</p>	<p>۴۹</p> <p>بیتاب جو اس ضبط سے ہونے لگی بانو بیتاب جو اس ضبط سے ہونے لگی بانو فصد کی طرف دیکھ کے رونے لگی بانو فصد کی طرف دیکھ کے رونے لگی بانو</p>

<p>دھیان تریا جادو سے زینب کی جاکر نہیں جہنم سے لے کر آسمان تک وہ جاکر ہے معلوم از کونین معلوم</p>	<p>تو زینب کی جاکر نہیں جہنم سے لے کر آسمان تک وہ جاکر ہے معلوم از کونین معلوم</p>
<p>زینب کی خبر پوچھتے ہی مر گئی زینب شیر کے ہمراہ قضا کر گئی زینب</p>	<p>چہرے پہ ہے اک دیدہ کو خاک نشین ہو کیونکر کہوں تم فاطمہ کی کوئی نہیں ہو</p>
<p>تو زینب کی جاکر نہیں جہنم سے لے کر آسمان تک وہ جاکر ہے معلوم از کونین معلوم</p>	<p>تو زینب کی جاکر نہیں جہنم سے لے کر آسمان تک وہ جاکر ہے معلوم از کونین معلوم</p>
<p>کسی صدا ہے مجھے تشویش بڑی ہو آگے کہیں کا نون میں یہ آواز پڑی ہو</p>	<p>ہاں خاک تو پہچانے کہ چادر نہیں سر پر اور دوسرے زینب کا برادر نہیں سر پر</p>
<p>تو زینب کی جاکر نہیں جہنم سے لے کر آسمان تک وہ جاکر ہے معلوم از کونین معلوم</p>	<p>تو زینب کی جاکر نہیں جہنم سے لے کر آسمان تک وہ جاکر ہے معلوم از کونین معلوم</p>
<p>ہٹ جاؤ میں تنہا میں کچھ آنے کہو گی اب گھر میں بجاؤں گی میں جنگل میں رہو گی</p>	<p>کیا خاک تو پہچانے کہ یہ خاک نشین ہے جس بھائی سے عزت تھی سو وہ بھائی نہیں ہے</p>

<p>مرثیہ اگر تیری شہنشاہی کے لئے نہ ہو تو میں کیا کروں تو میری شہنشاہی کے لئے نہ ہو تو میں کیا کروں</p>	<p>مرثیہ اگر تیری شہنشاہی کے لئے نہ ہو تو میں کیا کروں تو میری شہنشاہی کے لئے نہ ہو تو میں کیا کروں</p>
<p>مرثیہ سہر کھلنے کا کچھ تم نہیں صدمہ یہ بڑا ہے لاشہ مرے مانجائے کا عریان بڑا ہے</p>	<p>مرثیہ تو خاک پہ بیٹھی ہو نہیں اسکو نہر ہے بھینا تری مادر کا بڑا سخت جگر ہے</p>
<p>مرثیہ میں کتنی تھی غمگین تو میری شہنشاہی کے لئے نہ ہو تو میں کیا کروں</p>	<p>مرثیہ میں کتنی تھی غمگین تو میری شہنشاہی کے لئے نہ ہو تو میں کیا کروں</p>
<p>مرثیہ زینب ہمیں محتاج کفن چھوڑ چلیں تم لاشہ مرا جنگل میں بہن چھوڑ چلیں تم</p>	<p>مرثیہ تم خلعت و زر پہنو کہ آرام ہے تمکو گرتا جو پٹا ہے مرا کیا کام ہے تمکو</p>
<p>مرثیہ اگر تیری شہنشاہی کے لئے نہ ہو تو میں کیا کروں تو میری شہنشاہی کے لئے نہ ہو تو میں کیا کروں</p>	<p>مرثیہ اگر تیری شہنشاہی کے لئے نہ ہو تو میں کیا کروں تو میری شہنشاہی کے لئے نہ ہو تو میں کیا کروں</p>
<p>مرثیہ لاشہ آپکی عریان ہے اعدا کی جفا ہے زینب بھی سہرا پنا نہیں چھانے کی رودا ہے</p>	<p>مرثیہ زندان میں رہنے دو ہمیں یاد پدر میں کیا جاؤں بھٹی کرتی ہو بھینا تری گھر میں</p>

<p>۱۳۴ قہر کی شمشیر کا لہجہ اور دیا یہ صدائے شہنا اور دیا یہ صدائے شہنا اور دیا یہ صدائے شہنا</p>	<p>۱۳۵ کھنکھانے سے کھنکھانے کھنکھانے سے کھنکھانے کھنکھانے سے کھنکھانے</p>
<p>۱۳۶ مان بہنوں سے تم مل لو کہ جلت ہو مختاری زہر کے یہاں خلد میں دعوت ہو مختاری</p>	<p>۱۳۷ وہ ہوتے تو تابوت بھی سامان ہو اٹھتا مردہ مری بیماری کا بڑی شان سے اٹھتا</p>
<p>۱۳۸ زندان میں ہوا کیسی کھنکھانے کا دھنک زندان میں ہوا کیسی کھنکھانے کا دھنک</p>	<p>۱۳۹ اقصیٰ کیسینہ کی کیا دھنک اقصیٰ کیسینہ کی کیا دھنک</p>
<p>۱۴۰ کیون روتی ہو بااثر سے قربان کیسینہ اس شب کو یہاں ادھ ہے وہاں کیسینہ</p>	<p>۱۴۱ اسباب بھی منگوادیا سب آل نبی کا اک سر نہ دیا اُسے حین ابن علی کا</p>
<p>۱۴۲ زندان سے روانہ ہوئی شہنا زندان سے روانہ ہوئی شہنا</p>	<p>۱۴۳ کھنکھانے سے کھنکھانے کھنکھانے سے کھنکھانے</p>
<p>۱۴۴ صدمہ ہوا پھر اور کیسینہ کے جگر پر قربان ہوئی ہاسے پھر کے پھر پر</p>	<p>۱۴۵ فرمایے منظور نظر آپ کو کیا ہے اس سمت مدینہ ہو ادھر کربلا ہے</p>

<p>۵۳۸ جلیبہ کی زینب دیکھ کر ہنسی کی دھڑکیوں سے لہریں چلیں گی کہ چلیں گی کہ چلیں گی کہ چلیں گی کہ چلیں گی کہ چلیں گی</p>	<p>۵۳۹ رونے سے عجب کوا فاقہ چو بار چو بار کب کب دفن ہا لاش کے سار عیاں کی زینب نے کہا آؤ میری والی عیاں کو زینب کے کباب</p>
<p>بھائی کی امانت کو مین کھو آئی ہون پٹا زندان میں سکینہ کو مین رو آئی ہون پٹا</p>	<p>۵۴۰ شر بان گئی دفن کر و سب شہدا کو اب دفن کر چلے سکینہ کے چچا کو</p>
<p>۵۳۹ یاد دہانی خوف راونے سے لکھا عیاں کے کھانے میں جب باپ کا لاشا کیا کہ علی بیٹے میں رو کے ملنا اور صاف دیکھ لیں کہ زینب</p>	<p>۵۴۱ وہ قافلہ دریا کے کنارے چو بار ادٹا چو بار لاش عیاں کو کوا وان دھیان سکینہ کا بہت باؤ کو آگیا پچھلی بہت ادب لاش کو ستایا</p>
<p>اک سمت نبی چاک گویاں کیے ہیں اور ہاتھ میں اپنے سر پھیر لیے ہیں</p>	<p>۵۴۲ تم جسکے ہشتی تھے وہ پیوند نہیں ہے شرما گئے ہو کس سے تو سکینہ کو نہیں ہے</p>
<p>۵۴۰ غم غم غم غم غم غم غم غم غم غم غم غم غم غم غم غم غم غم غم غم غم غم غم غم غم غم غم غم غم غم غم غم غم غم غم غم</p>	<p>۵۴۱ سکینہ بیان غم غم غم غم غم غم اور دفن کی لاش غم غم غم غم غم غم غم غم غم غم غم غم غم غم غم غم غم غم غم غم غم غم</p>
<p>زینب کو تسلی غم شہیدین دے کر خود روئے بہت کو آغوش میں لیکر</p>	<p>۵۴۲ اس ہند میں موت آئے یا کرت ہلا میں مرکز میں رہوں خدمت شاہ شہدائین</p>

یہاں
جو سرگنی افودہ سبب بن ہو
الانہ حسین قتیل و ذلیل ہو

عاشق چہ چو کہم کا قنات دیکھو
کہ قنات میں ہے حسین بن ہو

یہاں
جو کہتا ہے نادانوں کو انا نہیں
نہیں ملتی گا پورا نہ ہو ن میں

والت کہ جس کے بارہ میلام
ہیں جیانی ہے کچھ کا دانہ ہو جان

یہاں
لکھا ہے کہ یکین بصلہ شانیب
چو ہستی نصیب پام پر آں شیب

کچھ کہتا ہے کہ بکلا خورشید
کیا جو کہ نہی پام پر آں شیب

<p>۴۱ جنت فرخاؤن قیامت ہوئی پیدا نہیں لب عفت عصمت ہوئی پیدا اور فتح شہستان دین ہوئی پیدا پیدا ہوئی پر عصمت ہوئی پیدا</p>	<p>۴۲ لکھا جو کہ پیدا ہوئی جنت فرخاؤن تکھو گیا قانون قیامت کا سنو نفس نے کہا اتحاد مسل جو جا کر گھر میں بیجا بی کے تو نہ ہوئی فرخ</p>
<p>۴۳ پیدایش زینب کی خوشی فٹ ہوئی تھی سامان ولادت تھا ویاہوت ہوئی تھی</p>	<p>۴۴ ہو کرے یہ تو اسی تحسین پاشاہ مبارک زینب کی ولادت کرے امت مبارک</p>
<p>۴۵ طاؤ فرخ کج تحسین پرچی شہ طاؤ فرخ کج تحسین پرچی شہ طاؤ فرخ کج تحسین پرچی شہ طاؤ فرخ کج تحسین پرچی شہ</p>	<p>۴۶ تشریف بی تحسین پرچی شہ تشریف بی تحسین پرچی شہ تشریف بی تحسین پرچی شہ تشریف بی تحسین پرچی شہ</p>
<p>۴۷ تدیر ہر نازان خط قدیر کے اوپر لال اس کے فدا ہوئی گئے شہ پر کے اوپر</p>	<p>۴۸ آگے جگر بد لاک میں صدے اسے نور گزشتہ پاک میں صدے</p>
<p>۴۹ تشریف بی تحسین پرچی شہ تشریف بی تحسین پرچی شہ تشریف بی تحسین پرچی شہ تشریف بی تحسین پرچی شہ</p>	<p>۵۰ آؤ اس قانون قیامت کی عداوت آؤ اس قانون قیامت کی عداوت آؤ اس قانون قیامت کی عداوت آؤ اس قانون قیامت کی عداوت</p>
<p>۵۱ وہ مدد حق میں نہ پے سیر جہان تھے بس عصمت عفت کو وہ مدد عین جہان تھے</p>	<p>۵۲ صدقہ ترے اے یکس بے وارفتہ والی اے لاشہ شہ پر کی مدد و سائتہ الی</p>

<p>۱۷ ایک لکے لکے چوتے زینب کے وہ ہاتھ رقت کا وہ عالم خاک کھٹکتے نظر آتے گلیوں کے کنارے اُسے شہرِ خرم میں نہ رہا تیرے فاطمہ بھی کھولے کبیر</p>	<p>۱۸ پہلے تو یہ ہو گئی سزا دارِ جہنم اور بعد کی دن کے ایک غمناک وہ بھی نہ پہلے زنجی کو کپڑے نہ پہن سکی نہ سونگھ سکی نہ بھی</p>
<p>۱۹ باتیں بجا آپ کی سب وحی خدا ہیں لیکن سخیِ اموات کے نشتر سو ہیں</p>	<p>۲۰ پھر تفرقہ ڈالے گا فلک بھائی بہن میں ٹکڑے دل شہر کے گنے گی یہ لگن ہیں</p>
<p>۲۱ کیا جانے دور انکی جاؤ گئی تاج زینب میری اب وہ کوہِ جایی تاج کی قتل کین ہو گا علی سارے تاج میری بھی اجل خوب ہو گا تاج</p>	<p>۲۲ کیا ایک نابہ سے اسے نام نہ تیرے بے کرب و بلا میں ہے زینب کی گھر کیا کیا یہ شہر کی گلیوں میں کیا کیا یہ گلیوں میں</p>
<p>۲۳ مر جاؤں بلا لیکے میں فرزند کے سر کی شوہر بھی سلامت رہے ہو تیرے پر کی</p>	<p>۲۴ جن بازو تیرے تیا ہوں بوسہ میں وہن سے بندھ جائینگے بازو یہی اک روز رس سے</p>
<p>۲۵ تب کہ مرنے کا امر میرا پاری اس وقت تو حلت ہو میری زنجاری انجامِ زینب کے ہے وقت بھٹکے جس کے ساتھ میں فقط نالہ و زاری</p>	<p>۲۶ کا دوس سے غریب کی خدا تیرے وہ روزِ ولادت ہوا عاقل و نور زینب کے فضائل میں ہے اب تک گواہ ہیں سب بھی</p>
<p>۲۷ زینب سی گرفتار بلا کوئی نہیں ہے ہم بچتے ہیں پاک کی یہ سوگ لشین ہے</p>	<p>۲۸ جب فاطمہ کے غم سے دھوئی تھی زنان کو ترک تھی وہ شکر اکی سے زبان کو</p>

<p>۱۷۱ منظور و نیکیوں سے نوازا ہی نہیں اور صاف نام اور سکا پیچیدہ رکھا اک سال کے بعد آیا جو دن سا گوارہ کا کی سا گوارہ فاطمہ نے اور کب انسا</p>	<p>۱۷۲ بجین بنی کی موتی کی خلق زلم بکبک کی کھینچتھا نکل کر اسم کی غرض تھا کہ اس کے سر عالم کے پیچیدہ کر مرنے میں بیادیم</p>
<p>۱۷۲ یہ سال گزرا ہمنے تو اسے پیچہ دہن کی باتی گزرا ہے اب تری گردن میں سن کی</p>	<p>۱۷۳ ہنگام ذوال آیا ہے کب نکلے گا خوش کیا حشر ہو ایندہ یہ اب حکیم کا خوشید</p>
<p>۱۷۳ لطیفی میں بخیر صوم و صلوات اور تکام زینب کی عبادت پہنچی شاید بخیر تمام لکھتا ہوں کہ روزہ معصوم خوش تمام شہنوں جو ان کی تلاوت میں بیادیم</p>	<p>۱۷۴ کیا جانے کہ میں نے جو کیا ہے خوشید نے کج سے کی تو یہ تقدیر ہلکوں کا حال کیا ہے تغیر اس کے علیحدہ حال کیا ہے</p>
<p>۱۷۴ دل حق کی طوط حرفونہ قرآن کے نظر حق چار جو گری سر سے تو اصلانہ خبر حق</p>	<p>۱۷۵ چراغ میں ہم آج یہ کیا قدرت رہے ہو لے جھجھکے تمام ہے نے دن جو نہ رہے ہو</p>
<p>۱۷۵ اشدر کے پس اب دفتر زبیر گو صبح بھی پیچیدہ خوشید کی دا زینب تلاوت کو دیا طول بہت سا دن دوپہر آیا تھا ہمارے پیچیدہ</p>	<p>۱۷۶ اصحاب حضرت کریم کو شہید کیا سلمان بن زید کا زہر کو ملا لا اور شہید کیا بھی گوارہ میں سلام حیدر کو کھم بھی دعا اس کے پاس</p>
<p>۱۷۶ روپوشی خوشید کا باعث تو عیان تھا بے پردہ رخ و شبستان جہان تھا</p>	<p>۱۷۷ وہ عقدہ کشا ہے وہ وصی ہے وہ ولی ہے نختر سفید و سیاہی کاٹے ہے</p>

۱۷۱

<p>۱۹۰</p> <p>سلمان کی خاطر سے جلتے یہ تقیر آئے وہ ان زبیر علی بن ابی طالب مسجد میں ہو چا طوفان کو جس سے نبی نے کہا اور کسی قدر تقدیر</p>	<p>۱۹۱</p> <p>زبیر نے بھی کی تھا اوٹھا کر دنیا جات بارگاہ میں تیری ہوتی تھی ان باتوں میں تیری ہوتی تھی سیدنا زکریا انبیا سے فاضل حاجات</p>
<p>۱۹۲</p> <p>تم بعد مرے عقد کھائے دو جہان ہو ہاں شیر خدا اگر وہ کہ خورشید عیان ہو</p>	<p>۱۹۳</p> <p>استے گئے کوئی کیا ہو تو جس کر اب جلد سیار ہی کو سفیدی سر پدل کر</p>
<p>۱۹۴</p> <p>جبر نے کہا نبی ہوں اک بندہ اختر زبیر میں دعا آپ میں آمین کون رکھ کر فیکہ طیف ہوئے استادہ شبیر زبیر کی شہر و شہسپا راہ</p>	<p>۱۹۵</p> <p>یاد خدا ہو قیامت ابھی بے توجہ سہرا نہیں دیکھا ہے حسین چرخ کیا کیا نہیں خاتون قیامت کرتا تیرا ہے میری روح ناب کیلگی جانا</p>
<p>۱۹۶</p> <p>کیون طالب خورشید فلک اہل جہان تھے خورشید بھی پانچ ایک بجلی کو عیان تھے</p>	<p>۱۹۷</p> <p>پالا ہے دکھوں سے اوجھڑ کچھ لطف اوتھالوں دوٹھا تو حسین اور حسن کو میں بہنا لون</p>
<p>۱۹۸</p> <p>کی بھڑکی ہو جا باد اسے جلوہ دے تیرے تیرے زبیر کے تیرے تیرے جنگی ہو خورشید جی غریب بھی</p>	<p>۱۹۹</p> <p>جبریل نے اگر نبی سے کہا اوسل محبوب خدا کا ہو یہ فرمان زبیر تو اسی تیری خاطر کی جان شیر کی بام میں تیری ہے وہ قرآن</p>
<p>۲۰۰</p> <p>ان دو تون کی خاطر سے یہ تو مر عطا کر خورشید جہاں تاب کو اب جلوہ نہ کر</p>	<p>۲۰۱</p> <p>زبیر کی ہو خاطر ہمیں زہرا کے سب سے نکلا نہیں خورشید اوسے پاس ادب سے</p>

<p>۴۱۵ اکھنڈ نور ہو گئی کافی جو کہ وہ جان زینب کا یہ رشتہ تھا تو تیرے حق میں شان اک زودہ تھا کہ نہ تیرا حال نہ شان متفقہ تھا چادری کیچو کیچو پیکار لگان</p>	<p>۴۱۵ اور چادری نہ تیرے پاس تھی زینب کی یہ چادری تیرے پاس تھی پیکار کیچو کیچو تیرے پاس تھی زینب کی یہ چادری تیرے پاس تھی</p>
<p>۴۱۶ راتوں کو تو زندان میں لاتے تھے سنگ دن کو سرباز اچھڑاتے تھے سنگ</p>	<p>۴۱۶ پنہان کرو اس شمع کو فانوس ہوا میں تا جلوہ خورشید ہو اباض ہوا میں</p>
<p>۴۱۷ جب تک کہ نہ اڑھکی راز فخر حیدر خورشید نہ لگی گانہ نکلیا کلب پر خفتن تیری آل سے عصمت پر کس طرح سے کیجئے انھیں خورشید نور</p>	<p>۴۱۷ زینب نے راز فخر حیدر کو اڑھائی پھر خورشید نے گانہ نکلیا کلب پر خفتن تیری آل سے عصمت پر کس طرح سے کیجئے انھیں خورشید نور</p>
<p>۴۱۸ خالق نے ازل سے یہ شرف انکودیا ہو نور اکھاسد اشیشہ عصمت میں ناہو</p>	<p>۴۱۸ پوشیدہ یہاں تک رخ خورشید ہوا تھا نکلا تو وہین ظہر کا ہنگام ہوا تھا</p>
<p>۴۱۹ زینب کو تو نے کیا ہوئے فخر خاک سجدہ سے ہوئے گھر کو دان خجریاں زینب کو تو نے کیا ہوئے فخر خاک سجدہ سے ہوئے گھر کو دان خجریاں</p>	<p>۴۱۹ طفلی کی زینب پر صیبت تھی کیجیے تا کہ لے لے روئی کیا با تم نہ کیجیے اور حسن مصوم کو جو بار گیا بابا پیراغ نہ بھولی تھی</p>
<p>۴۲۰ وہ حق سے سخن کرتی ہو اوج حق سو قرین ہو ہے پنج میں قرآن بہت فرق نہیں ہے</p>	<p>۴۲۰ پھر ٹرے جگر سید سموم کو دیکھا پھر تیغ کے پچھتے مظلوم کو دیکھا</p>

<p>۵۲</p> <p>ایمان سے لاشہ کھسکا کر دنیا یا زینب کے سر پر کر کے بھی کھسکا کر دنیا یا خود زمین لاشہ اکبر کو اٹھایا اور چھوڑا جس کی بھی نیت کر دنیا یا</p>	<p>۵۱</p> <p>کچھ بھی موعودہ پہ وہ آئی کچھ بھی جو ختمیں جس کے وہ کھسکا باز دین جو ختمیں جس کے وہ کھسکا کھسکا کھسکا قبر پر رونی ہوئی جانی اور چھوڑا جس کی بھی نیت کر دنیا یا</p>
<p>ٹکڑے ہو ا دل داغ امام مدنی سے سورج پڑے پشت بین نیرے کی انی سے</p>	<p>اتنی تو سفارش کرو بیٹے سے ہمارے زینب کو نہیں پاس بلا لیتے ہو داری</p>
<p>۵۳</p> <p>اب حلت زینب کی ہو تو نہ تھی نجا کے ساتھ آئی وطن چوچ لگی خفا خانہ زینب میں جو بان جڑہ دن رات وہاں دلی تھی ہنسنا کی لہر</p>	<p>۵۴</p> <p>نیکو سے بی بی زینب کی نہ نصیب نہیں زینب کی نہ نصیب کی نہ نصیب بے داری اور نام لقب کی نہ نصیب نہیں زینب کی نہ نصیب کی نہ نصیب</p>
<p>مرتا تھا جوان بیٹا وطن میں جو کسی کا روئی تھی بیان کر کے وہ ہمشکل نبی کا</p>	<p>فرزند و نکی فرقت کا نہیں کچھ مجھ غم ہو حضرت کی اور اکبر کی جدائی کا الم ہے</p>
<p>۵۳</p> <p>دو لٹا کوئی بننا تھا نہ تھی تھی بیکر بن گیا جہان سے کیا ہے ہمارا اکبر نجا کوئی رہا تھا تو یاد آتا تھا اصغر سہمی تھی اب بھڑکے ہیں بیکر</p>	<p>۵۴</p> <p>انصاف زینب کی جدائی کی تھی یاد نجا کوئی رہا تھا تو یاد آتا تھا اصغر نجا کوئی رہا تھا تو یاد آتا تھا اصغر نجا کوئی رہا تھا تو یاد آتا تھا اصغر</p>
<p>قاسم کا سدا تہ زور بالاسے زبان تھا پہرہن او سے کہ اس کے رنڈے رکابیں تھا</p>	<p>وارث ہو یہ تیغ کم شیر خد کا اب تجھ سے عوض لیگا وہ خون شہد کا</p>

<p>۱۳۳ میرزا کا حکم تھا کہ سوار عابد کو گرفتار کر لیا جائے کہ اس کا بڑا بیٹا بھی اس وقت بھی سوار ہو گیا تھا اب اس کا حکم</p>	<p>۱۳۴ اس کا حکم تھا کہ سوار عابد کو گرفتار کر لیا جائے کہ اس کا بڑا بیٹا بھی اس وقت بھی سوار ہو گیا تھا اب اس کا حکم</p>
<p>کس بات پر ضرور وہ ابن شہین ہے کیا پہلی اسیری کا مزایا وہ نہیں ہے</p>	<p>عابد نے کہا تم تو جیلوڑ مجھے کیا ہے مظلوم کا فرزند تو راضی بھنا ہے</p>
<p>۱۳۵ یونان میں اس وقت بھی سوار کیا جاتا تھا کہ اس کا بیٹا بھی سوار ہو گیا تھا اب اس کا حکم</p>	<p>۱۳۶ یونان میں اس وقت بھی سوار کیا جاتا تھا کہ اس کا بیٹا بھی سوار ہو گیا تھا اب اس کا حکم</p>
<p>یہ جنگ ہو گیا فوج ابھی فتح کر آئے وہ آؤ گے تو آؤ گے نہیں بڑا بیٹا</p>	<p>گر کام نہیں اس سے تو کم و بیش ہو مل آؤں میں ہمیشہ حسین ابن علی سے</p>
<p>۱۳۷ اقلیدہ کو روانہ ہوا وارو جو دینہ میں ہوئی فتح بابر بابر کا بیٹا بھی اس وقت بھی</p>	<p>۱۳۸ اقلیدہ کو روانہ ہوا وارو جو دینہ میں ہوئی فتح بابر بابر کا بیٹا بھی اس وقت بھی</p>
<p>پایوس ہوا حلقہ زخمی و بار گردن میں بڑا طوق گلو گرو بار</p>	<p>ناچار ہیں کچھ زور ہمارا نہیں پیار ورنہ تو کسی نے تمہیں مارا نہیں پیار</p>

<p>۵۳۳ عابد کے کما بکھڑے غلام سلاطین اب جہیز میں تینہائی جو اور غلام کا زیر کی صد آئی تہ داری جو غلام زینب کے کما میں بھی باؤنگی زیارت</p>	<p>۵۳۴ عابد کے کما میں آپ خدا پہن لے تو چلوں تکوین جو غلام گواہ میں جس نے گردن لے لے مارا بائیں کون کھینچ لایا کجا کوں نجا</p>
<p>۵۳۵ جسد نے گئی جاتے ہو تو کو ساتھ پھو بھی کو منہ مجھ کو دکھانا ہے حسین ابن علی کو</p>	<p>۵۳۶ بہتر ہے یہی گھر میں پھو بھی جان ہو تم اس وقت میں باقر کی نگہبان رہو تم</p>
<p>۵۳۷ داری تری تنہائی میں جگا گوارا سکینہ جو قتل کیا کم تر نجا اور غلام کے جان میں تو طلب ہے ہلا پھر کھلون میں تو کھینچ کر دلا</p>	<p>۵۳۸ پیکلے برآمد ہوا وہ بکین نجا فریاد العینوں سے کیا روئے نجا اکدم سیکلے کرد اس سے کجا سہارا میں کھینچ کر دلا</p>
<p>۵۳۹ مقدوس راہ حسین ابن علی کا زینب کو وہاں سوگ بڑھانا ہوا نجا</p>	<p>۵۴۰ پابند مجھے راہ میں تم کیجیو یارو اور طوق بھی گردن میں پہنا کیجیو یارو</p>
<p>۵۴۱ نہیں بھی ساتھ لیا تھا چھواری پاب ہے درکار ہے محل غاری جہاں چلوں گی میں عنان تھا چھواری پہنچے جو تحقیق کوئی شہر چاری</p>	<p>۵۴۲ عابد کے کون کوئی خاطر میں لایا ناتھ پادشہ کیل سے کھینچ لایا اور در کھینچ کر دلا نکا کاہ پاک شخص نے عابد کو سنایا</p>
<p>۵۴۳ کنا کہ عزادار حسین ابن علی ہے ایک کپ پلا سوگ بڑھانے کو چلی ہے</p>	<p>۵۴۴ کیا بیٹھے ہونے پہ فدا دیکھو ادھر کو ہم شیر حسین آتی ہے کھوڑا ہو دھر کو</p>

<p>۱۵۵</p> <p>تجارت کی کیا نظر آتا ہے احوال میں دختر نے پنهان کیے بال جلالی ہے یقیناً مسل و کچھو ماحال قیدی ہو اسلئے اسے جانی کا چال</p>	<p>۱۵۶</p> <p>درا کر کیا نیپ کر اور عاشق باری جب کون جدیدین سے باز بھی ماری ادھر سے پوچھیں لہجہ باندھو گاری جنگل میں آئی تھی اور بھی تھاری</p>
<p>۱۵۷</p> <p>امت سے ذرا پوچھو تو کیا میری خطا ہو بن باپ کے فرزند کو پھر قید کیا ہے</p>	<p>۱۵۸</p> <p>تم قید ہوئے میرا نکلتا بھی بجا ہے کیا صبر مرا فاطمہ زہرا سو ہوا ہے</p>
<p>۱۵۹</p> <p>نیا جو کی دختر نے کیا کیا تھائی زمین اور کھلا حشر عابد کو خبر دیو چنی سر کو چھین بجھا سے زیب کر چھین</p>	<p>۱۶۰</p> <p>بیکلے نکل آیا وہ مجبور لاچار نوازا بیڑیوں سے لوگوں کو پھینکار دھم دیکھ کر وہ سب تڑپ کر رہے نہ کہنے نہ کوئی سخت عابد کو غور</p>
<p>۱۶۱</p> <p>مرد ہے سر راہ حسین ابن علی کا زمین کو وہاں سوگ بڑھا تا ہوا جی کا</p>	<p>۱۶۲</p> <p>بس قید تھے راہ میں تم کی جیو لوگو گردن میں مری طوق پہنا دیو لوگو</p>
<p>۱۶۳</p> <p>شہید بنے بھی محکوم کیا کئی باری میں نے دیکھا یہ مظلوم باری جیل میں رہا جو کوئی نہ ساری ظاہر ہے جوئی حال تحقیق ہے باری</p>	<p>۱۶۴</p> <p>لیکن کوئی اس کو قاضی نہ کیا جیل میں دیکھا تھا اسی طرح بھلیا دور سے زندہ اور دے پھر غولیا نالاہ بہ ایک شخص نے عابد کو سبلیا</p>
<p>۱۶۵</p> <p>گويا کہ عزادار حسین ابن علی ہوں میں کر رہا ہوں سوگ بڑھا نیکی چلی ہوں</p>	<p>۱۶۶</p> <p>اب انکھ اٹھا کر ذرا دیکھو تو ادھر کو زمین پر چلی آتی ہے کھوٹے ہوتا کو</p>

<p>۵۵۵ جنب و بخت کے دہری کی خوشام وار دہری کے بجاو خون متصل شام کرکے غنیمت کیلئے ہوئے جان بکام وہ رات ہی زینب کیلئے ہوئی پیار</p>	<p>۵۵۵ اوسن کر زینب ہی مشغول خانجات ناگہ کھینچ نہایان ہوئی آسبات بجا دے درو کے زینب کی بات نو کو مبارک ہو برادر کی ملاقات</p>
<p>۵۵۵ اللہ سے کتنی تھی وہ ہاتھ اپنے اوٹھا کر کیا شام کے بلوے کو مین پھر دیکھو گی جا کر</p>	<p>۵۵۵ کس درو سے کل پتھیں مشغول بکامین مقبول دعا ہو گئی درگاہ خدائین</p>
<p>۵۵۵ باب بھاس شب کی تونہ دکھانا پھر پھر سناں ملک مین بکھو پھانا پھر پھر شام کا وہج اوٹھنا پھر پھر شام کے ہو اتھا میرا آنا</p>	<p>۵۵۵ زینب کے کما صدقہ تونہ کو دیکھنا بان آج مین بکھو گئی جمال کینہ دہریہ راز گھر پر ہویدا عابث نے کہا اُسے مر و خوار مین لیا</p>
<p>۵۵۵ اب پیش نظر بھائی کی تصویر نہیں ہے آئی ہوں مین تنہا سر شیر نہیں ہے</p>	<p>۵۵۵ کہتے تھے بڑا غم ہے حسین ابن علی کو کل دو گی پر ویس مین تم اپنی پھو بھی کو</p>
<p>۵۵۵ پابانہ واسطہ شاہ مدنی کا صدقہ پسر فاطمہ کی بیٹی کا اور واسطہ عابد کی بیٹی کا صدقہ مستظلم کی تشریف دہی کا</p>	<p>۵۵۵ زینب کے آقا تصدین بکھو آیا پوت کا آتا پھر ایک نہیں لیا اب آگے جو بڑا خبرانے کھسکا اس بلے مین بجا خواہ آکر لکھا</p>
<p>۵۵۵ زینب کی طرف شاہ یہاں سرزدان ہو کل صبح ملاقات رام و جہان ہو</p>	<p>۵۵۵ گلشن کی روش پہلے سے کھو رہا تھا تھا باغ یہ وہ خار گلستان جفا تھا</p>

<p>۵۶۱ حال دے مٹا آند زینب کا جو سارا زینب کے قہقہے آباوہ میرم قضا کا بہشت پڑ زینب کے وہی لچکا ہوا اس ظلم کے واقعات نہیں کہنے کا یارا</p>	<p>۵۶۲ اگر گوشتیں عابد سے لایا تو غنیمت بخشوں کو وہ دیکھا تو روانہ نکلیا بجاد خیرین رو کے پانی دہان لایا زینب ان اشاروں سے عابد کو منمایا</p>
<p>۵۶۲ زینب نے کہا ہو گیا سامان قضا کا مشکل مری آسان ہوئی شکر خدا کا</p>	<p>۵۶۳ پانی نہیں پیئے کی مین گوشت نہ دہن ہون پیا سا بچے مرنے دو مین پیاسے کی ہن ہون</p>
<p>۵۶۳ قاتل کی طعن دیکھ کر زینب نے منمایا گرد و غبار کی کو عبت تو نے ستایا اگے بھی بچے نہ نہ دے قضا لگایا اس بچے کا ترسے ہاتھ سے کھایا</p>	<p>۵۶۴ یکے لکے تیکے اور ہاتھ بڑھائے عابد نے کہا کیا ہے تو لیلیٰ پٹ پٹے اصغر کو لے گود مین بجائی موی آنے ساتھ اپنے مین چھاپا علی اکبر کو آنے</p>
<p>۵۶۴ جب شہر کے دن شمر کی فریا کروں گی مین حق سے بیان تیری بھی پیدا کروں گی</p>	<p>۵۶۵ پھیلائی ہوں مین ہاتھ کہ چھاتی سے لگا لوں اصغر مری جانب کو تھکتا ہے بلا لوں</p>
<p>۵۶۵ پکتنی مٹی جو بوت کی تھی ہولی طاری عابد سے کہا لچکوں اگر گوشتیں ماری تو بیان چھپی کرتی ہو کہ وہی طاری اس شہر مری زینب کا وہی طاری</p>	<p>۵۶۶ یکے لکے چھاپا کلیر سے خلد ساری خاموشی پر اب کہہ تو قحط بھاری کہ عرض زینب سے کہو خاصہ ماری اس شہر چھاپا تباہوں مہ طاری</p>
<p>۵۶۶ روشنی ہے جا حال شہنشاہ زمین پر تھے زخم کئی سو مری پھائی کے بدن پر</p>	<p>۵۶۷ اکبر کا تصدق یہ کہو شاہ ام سے ہر دم بچے دل شاو کریں اپنے کرم سے</p>

رباعی
 توبہ جسے دنیا میں خدا دیتا ہے
 دل میں وہ فرشتہ کو جاتا ہے

کرتا ہے فی سبب ثناء آپ اپنی
 عطا کرتا ہے خدا تعالیٰ

رباعی
 نہ کہتے تھے عباس سامع و زما
 کیا انکے تھے کہ دل پہ چاہو زما

یکے سنت گئی تابتوان شعیب
 اوس ہاتھ سے کیا ہو جیکا بازو نہا

رباعی
 چو نہ کہم حضرت باری کا جو
 مقدور کے شکر گواہی کا جو

دی ہو خدا نے سفر زری کا جو
 خرم نہال خاکساری کا ہے

<p>۴۴</p> <p>مشرق کا شرف ہے بیابان کرلیا حاکم کا پردہ پوش جو امان کرلیا ہر صفحہ زمین پر ہے خرمیاں کرلیا ہر سجدہ گاہ میں سلیمان کرلیا</p>	<p>۴۵</p> <p>مہرِ خاطرِ اسدین زمان ہوئے بنائے دانے بجے کے طلعتِ نشان ہوئے سج چھپے زمین پر ستارِ عیان ہوئے نورِ سدا کے ارے کے نورِ سدا ہوئے</p>
<p>۴۶</p> <p>جسکی زمین ہے عرش یہ وہ آسان ہو اسکے لیکن کے زیرِ نگین ہر مکان ہے</p>	<p>۴۷</p> <p>مضمونِ خاکساری حیدر کے چھون گئے ذکرِ خدا کی واسطے تسبیح بن گئے</p>
<p>۴۸</p> <p>میرا ہے چشمِ شفا خاک پاک ہو صحت کو درودِ تودہ اخاک پاک ہو اور آفتابِ تابِ بقا خاک پاک ہو بُشْن ہے سب پر نورِ خدا پاک ہو</p>	<p>۴۹</p> <p>وہا کو جب صوفیہ دایم ہے مہرِ ثبات صوفیہ خاکِ دایم ہے کیا بخشش حسین علیہ السلام ہو میرا لٹ چکی ہے گرفتِ عالم ہو</p>
<p>۵۰</p> <p>اس خاک پر یہ رتبہ خدا کو پسند ہے مثلِ اذان نماز کا رتبہ بلند ہے</p>	<p>۵۱</p> <p>سب کو خزانے دولتِ ایمان کے مل گئے بے رنج و ترسے کچھ شہیدانِ کمل گئے</p>
<p>۵۲</p> <p>گلگونہ خاک پاک ہو خدا کی اسکو خانہِ غازیانِ خوش بایں اسکو آسیبِ عیسے و تھانِ شر اسکو جوانِ بچی بچی کو افشانِ اسکو</p>	<p>۵۳</p> <p>حق سدا دین کعبہ اسکو شرف کیا پیدا کی جازیں میں پیشِ شرف کیا پانیِ زمین کعبے کے چھپ گیا کھڑا ہو خزانہ کبریا اسکو کیا</p>
<p>۵۴</p> <p>کل آبروے زائرِ شاہِ زمین ہے یہ مرنے کے بعد شیعوں کو عمرِ کفر ہے</p>	<p>۵۵</p> <p>یکتا ہوں کائنات میں اور بے عدیل ہوں یعنی زمینِ خاتمِ رب جلیل ہوں</p>

<p>۴۸ پہنچا خطا بن کر تھی جو کچھ نہیں بہل کے نہیں ہیں چن منہ نہیں کیا کر کے رہی ہو جو کچھ نہیں اک ذرہ اس کے سلسلے میں نہیں</p>	<p>۴۹ لازم نہیں تھا کہ بلا نہ ہو واجب ہو خدشت یہی ہو بارگذاخت جو ایسا ہو جو خطا حسین جو کچھ نہیں</p>
<p>۴۹ یکتا وہ بارگاہ ملا یک پناہ ہو آرام جان فاطمہ کی جائیگاہ ہو</p>	<p>۴۹ گر کی برابری مرستہ کہ شہر ہو دو رخ مین ہر نگون تھی ڈالینگے قہر سے</p>
<p>۵۰ شاہ نجف کا مال جو نجف ہو معلوم کر لیا ہو کہ اس کا خدیو ہو میر کا بیگامی کا خدیو ہو پیرا شرف حرم جو حرم کا شرف ہو</p>	<p>۵۰ لوا حسین شرف کر لیا ہو صحت ہوئی کہ رتبہ خاں خدیو ہو کیسی بین از حرم کہ بکریا ہو دھو دھو از بین پریش خدیو ہو</p>
<p>۵۱ وان روشنی بنی کے ستارہ کی ہو سکی تربت ابو تراب کے پیاروں کی ہو سکی</p>	<p>۵۱ زندہ ہیں شاہ و رحمت پروردگار سے مرد و نگو بھی پناہ ملی ہے ستارے سے</p>
<p>۵۲ تو رہا کہ کعبہ اٹھائی تو رہا نہ رہا وہ ہوئی سر پرش کی خوش چل چل رہا نواہی کی آہوئی کہ اس کے کعبہ نہ رہا دیکھا پانی سوئی کے کعبہ نہ رہا</p>	<p>۵۲ روشن چیل چیل کی تو رہا نہ رہا نعلین تارے ہیں زار رہا نہ رہا نقل کلیم کہتے ہیں سب خار کا نو سوئی کا رہا نہ رہا</p>
<p>۵۳ لاکھوں پھر ہیں جو حلقہ سوزن تو تم نہ ہو دیر کا ہو وہ ظن کہ قطرہ بھی کم نہ ہو</p>	<p>۵۳ کرسی نشین فلک پر جو عیسی پاک ہیں اک وہ بھی کہ بلاے معلی کی خاک ہیں</p>

<p>۵۲۵</p> <p>جنت کے ساکن تھو کہ شہر علی ترکے ہیں زمین پر کے آسمان پر چکا تھا خاک میں ہر کا بوج کے تر پیا با خاک کی کیا جان</p>	<p>۵۲۴</p> <p>بار و بار دیکھ کر کا ایل مختور و نوری پائے زمین کا موت کے بدلے زخم بیکین بھریا</p>
<p>۵۲۶</p> <p>جولان سمند تھو بدن پاش پاش پر زمین نے بال کھولے تھو جانی کی لاش پر</p>	<p>۵۲۳</p> <p>جسکی لحد کے گوت سام انبیا پھرین سر اسکا پر چھپو نہ لئے اشقیا پھرین</p>
<p>۵۲۷</p> <p>دو کام حق و سونپوینا کی شہین آقا کا سوگ خدمت زوار شاہین زار کے ہو غلام کو نذر و عین نین سکام یہ خدا بین کتاب و قرین</p>	<p>۵۲۵</p> <p>یوں وہ ہیں کہ بے در سالان کھٹنے سے زیادہ بڑیاں ہر دم کے انقلاب حیران صاحب کرا شاہ و سیدان</p>
<p>۵۲۸</p> <p>داسن تو آپ گریہ کی دولت سچ ہیں اور زار و ن کے قلے کو نذر کر تو ہیں</p>	<p>۵۲۶</p> <p>کہتا ہے دل بلند کرو شور و شین کو تاکید ہے عمر کی نہ رو جاسین کو</p>
<p>۵۲۹</p> <p>سرسچہ کا وقت ہے مصیبت جبکی عدا کے گرد پھیرنے کے انبیا نہ ہے اپنے کے سر کی زیارت ہو جا نہ ہے ایک جہا لگائیں کتو سر پیا</p>	<p>۵۲۷</p> <p>سری گنج گشت کی پابند کیا رستہ کی دار و رات شاؤن کہ سرنگ شدت وہ دھوپ کی دیا جانی جانی کی موت اولیہ عیال کی</p>
<p>۵۳۰</p> <p>سرتاج عرش قبر کا جسکی غبار ہو پامال را ہوار سے وہ شہسوار ہو</p>	<p>۵۲۸</p> <p>شہر وں کھنچا کھنچا پھر اکنبہ امام کا کونے کے داخلہ میں لکھن یا کہ شام کا</p>

<p>۳۷ داغ جگر ناز و نین بانیل شاد و شاد باین و پھول سی و شان لب لعل و دایہ قدیم کے ہوا کی ریا تو کو و دایہ قدیم کے ہوا کی ریا تو کو</p>	<p>۳۷ کوئی تھی کوئی تھی تو ایسی جوانی بالک بھی ہے قصور میں ناغہ انہی تو غلام ہوئے ہیں اور خطا میں جہنم میں سیر کو میر غدا میں</p>
<p>جس کو نے کے امیر جناب امیر ہے اسی میں آلی پیر امیر</p>	<p>آدھا بدن ہے فاقہ سے ہر اک قریب پورا نہ کس طرح سے ہو لکھا نصیب کا</p>
<p>۳۸ فرانی ہیں میری سب کیں میں کو نے فیضان میں قریب اشارت از دیوانہ زکھا دیوانہ جھوٹوں نہ پوچھا کھا دیوانہ</p>	<p>۳۸ کوہین چھٹ کر جاہن کے پیر ابوہریرہ بن علی کے پیر پنجہ میں نے کے ہیں بلکہ صفا میں اتارنے کی مجال نہیں خطر میں</p>
<p>آیا نہ کوئی پرے کو بھی بھائی جان کے گویا گنا ہمارے سارے جہان کے</p>	<p>پیارو کی داغ تازے ہیں دیکھو کل پر ہے ہے غصہ کے قید میں پہلے پہل پڑی</p>
<p>۳۹ پروردگار و جلال و جلال کہہ دیتی تھیں کہو دیکھو درگم تھیں کہیں خیال نیا مصیبت کی تھیں ابد کی سبکدوشی یہ باجم شادی تھیں</p>	<p>۳۹ زندان میں تھی نہ رات و دن مسجد میں یا دھوم سے جانہ کا پیر غم و غم و غم و غم و غم و غم نازان کی جیسے اور کے بندہ پیر</p>
<p>غیر دیکھو بس میں کیے ذلیل و حقیر ہیں ہم تم اسیر جیسے ہیں یہ بھی اسیر ہیں</p>	<p>بہودہ گولے خطبے میں کھولا زبان کو گویا خدا کے گھر میں ملا بت جہان کو</p>

<p>۴۳ جسب طغیان آں خیال نبی حریف تھا وان اک محبت فاطمہ ابن عقیل تھا علی شہر اس جبابہ ام شریف تھا ہر پست و پو جوان تھان میں ضعیف تھا</p>	<p>۴۳ حقار کے حضور اپنے بیان کیا تھا اس خدا کا جس نے کہ حق کو بیان کیا بچنے علی کا چاند زمین میں فلان کیا ابن سعادہ کو امیر جان کیا</p>
<p>۴۴ مشتاق سیرِ فلد ہفت چشم امید سے برہمن کفن تھا نور کا سوے سفید سے</p>	<p>۴۴ دعویٰ کیا تھا مثل ہم پر عسکر کا کیا ہی مرزا حسین نے پایا فرج کا</p>
<p>۴۵ غنیہ جو کی اکھ میں غم شہر کی اک اکھ کو حل میں شارب علی کیا معدن میں ایک اکھ کو ضعیف میں کیا نہیں ایک تھا اکھ جاباں کیا</p>	<p>۴۵ اس فتح سے عرب میں کج چلتی راہ تلکھو خنجر پاک پوچھتی راہ تلکھو خنجر پاک پوچھتی دولت بوزار بس کی خاک پوچھتی</p>
<p>۴۶ آنکھوں کو کھوکھلے عین دت حصول کی خود پتلیاں یہ بنگین چشم بتول کی</p>	<p>۴۶ مکہ میں اور مدینہ میں بجلی گرائی ہے تلوار بوسہ گاہ بنی پر چھرائی ہے</p>
<p>۴۷ روشنی دال حسن کا املا ہو گیا اچھا ہو اگر دور یہ جب بار ہو گیا بیار اسیج خوش اطوار ہو گیا بچنے شہر حیدر کرار ہو گیا</p>	<p>۴۷ ایسے ہی اس نفی سے کہ کلمہ غور سرخ بن کر کہ در اکھ غور سرخ بن کر کہ در اکھ غور سرخ بن کر کہ در اکھ غور</p>
<p>۴۸ روشن ہے قدر اوج مسیحا جان پر علیٰ یہ آنکھ تھے سو گئے آسمان پر</p>	<p>۴۸ پٹو یہ دھیان کر کے مگر اس بیان پر وہ کیا سخن تھے جو نہیں آتے زبان پر</p>

<p>۱۲۱ چہرے کو عیش عشق اور عجب ملا اور عین رعب تک سے ذوق عجب ملا کھولے جو آنکھ اسکا صلیب عجب ملا بے عین عجب تک جو بول اسلم ملا</p>	<p>۱۲۰ یہ سرفراز راہ عقل خضر و شکر چلایا دوار گشت سجادے شکر بساں اک نخبی راہی خالمر اور شکر کز اب بوجہ تو علم بابا ترا میر</p>
<p>۱۲۲ بیٹا ہے وہ جو عارف اسرار غیبی جس آنکھ میں نہ ہو یہ ہنر عین عیبی</p>	<p>۱۱۹ حق پر دروہ پڑھ کے لکپاؤں تجہیں یہ آنکھ حق میں منہ سے تر و پھول کھیرا</p>
<p>۱۲۳ گل و چمن خیمہ تر باغیاں کا باغیاں و فغان گلے شکوہ و بلاں کا شہر ہے ان صلیب بود و کمال کا چہرہ بے عجب ہلال خیمہ ہلال کا</p>	<p>۱۱۸ تڑپے ہیں جنگی شانیں کج کلام ممبر آئی شانیں بے خطبہ بکلام مہرباں چہرہ غرض خدا نام کا نام شکر کر رہا ہے شاہ کربا کا نام</p>
<p>۱۲۴ مردم عبت ہیں آنکھوں کو ان شتیاق میں ہوسے انہیں چراغ مہ لو کے طاق میں</p>	<p>۱۱۷ بے مثل نیکوین جنہیں کبریا کے مجلس میں تو انہیں سر مہر پر رکھے</p>
<p>۱۲۵ آنکھوں کا اکو غدار بلو عین مذہا لیجے نہ کیا کہنے میں نہت کو بڑا یہ چشم کہ عجب آغ کا چہرہ و خوش عین جو عین میں تو نفس میں کیا</p>	<p>۱۱۶ لے تو ہی کہ عین عین کا کون چہرہ جان میں اس شہر بیک کون شہر عرا سکا کون وہ حور کا کون وارث نبی کے خطبہ و بیک کون</p>
<p>۱۲۶ فیہر شکن کے شیعوین یہ صفت شکن ہو خود شیر تھے سو چشم کے آہو ہرن ہو</p>	<p>۱۱۵ فوجوں نے مارا تیر و سناں حسین کو زخمی کیا ہے تو نے زبان سے حسین کو</p>

<p>۱۵۱ منبر و مکتبے پیران جو حضرت حسینؑ کو خانے عیان پہنچا گئی سر سے مسجد پناگان منبر کا اور وعظ کا پھونچا گان</p>	<p>۱۵۲ آخر نباد و وعظ بن کیا ہو غنا کیا تیرا حق آل عبا پر عین نبرد سے جس سے قربا ہو عین نزد و جب علی کا صلہ ہو عین</p>
<p>۱۵۳ نانا ادمر وہ نانا کا پیارا ادمر گرا خورشید اس طرف کو ستارہ ادمر گرا</p>	<p>قرآن کیا ہے مدح علی و قبول ہر ایمان کیا ہے الفت آل رسول ہر</p>
<p>۱۵۴ چلیا کے ہاتھ دور و نشانی کہیں کسی کہیں آگاہین زانہ چہی بے کجی چم لہ حسین یو چچا میں تو یوت تو پیرا گین</p>	<p>۱۵۵ کہیں کہیں تو اسے سر تیرا تاہو میرا سنا سنو تیرے سر گراتا ہو قرآن کو کیا جھکے سن کر داتا ہو</p>
<p>۱۵۶ آنکھیں نہ ڈبڈباؤ ہمیں رخ ہو توہین لو ہنس دو واہ شیر کہیں گر کو توہین</p>	<p>مرقد سے ننگے سر خدہ لولاک توہین سر پٹ کر نو اسے کر کھڑا توہین</p>
<p>۱۵۷ بھگین ملکے نانا سے شاد کیا نشانے گلے بن ڈالے اپنی کو نہیں بے بیہ بید دیکھے سر جو چکایا مگر غافل بنے ہو خوش کیا</p>	<p>۱۵۸ اولاد ہے ہمارے دافضاک کیا لین آج انتقام بی فاطمہ کیا بانی ہے کیا حسین و خالی ہو جانا چرا نام تیرے بچا شہرانا</p>
<p>۱۵۹ صدمہ ہوا اسکے صدمہ سے مین اسکرچین یار حسین مجھ سے ہرور میں حسین سے</p>	<p>۱۶۰ ہے ہے عوب کا صاحب شمشیر اٹھ گیا بیٹھا نیزہ تخت پر شیر اٹھ گیا</p>

<p>۴۵۵ لال ہو گیا پکارا جیسا کون ہے جو کتنا در حاکم نہ تھا مومن نے ہاتھ پیر کے چھوئے نہ</p>	<p>۴۵۴ سب سے پہلے ہی میں نے کیا حکم بولا کہ کیوں غور نہیں کیا حکم چھوٹا دریا بیان ہے نہ کر دیکھا حکم</p>
<p>۴۵۶ آگاہ ہو اسیل نجیب شریف ہوں اولطفہ حرام میں ابن عقیف ہوں</p>	<p>۴۵۵ بھائی بہن کو بات کوئی نہ آتی تھی کٹتا تھا پاں گلا وہاں زمین تابی تھی</p>
<p>۴۵۷ عبد ذلیل خاتون والا حرام ہیں اور کلمہ کے حضرت خیر الانام ہیں جو حق کا خانہ زاد ہی اس کا غلام ہیں ادنیٰ محبت فاطمہ نیک نام ہیں</p>	<p>۴۵۶ حاکم نے کہنے باب بن ابی بنی لاؤ جو گھر سے باز رکھو اس کا مین خطا بولا کوئی خطا ہی تو رہی اس کا مین خطا ہیں اکبر از بخت صدر اس کے بھتیجا</p>
<p>۴۵۸ برسوں کا خادم حسن نامدار ہوں پر آج کل حسین کا مین سو گوار ہوں</p>	<p>۴۵۷ باندھے گا کون ہاتھ وہ کیا زیر ہے مشکلا کشا کے شیون کا وان بند ہے</p>
<p>۴۵۹ اسے بسا دلون اشاد کیا کہ کیا لاؤ اسے حضور ہمارے شان ربوہ نو پر کیا خلعت نے ناگمان جس کی مدد کو آئے گئے حیدری جوان</p>	<p>۴۵۸ انقضہ دان کشا جی شان سلمان کہ بلکا کا سامان پھر عیان بیان بھی درست ہر غامض جوان ہوا علی تھا کہ بابے شیون میں جوان ہوا</p>
<p>۴۶۰ مسجد سے اپنے گھر یہ سعید ازل گیا بت رہ گیا خفیں حرم سے نکل گیا</p>	<p>۴۵۹ وان غم ہے شہ کے مزیکا اس سمت عید ہے وہ لشکر حسین یہم فوج یزید ہے</p>

<p>۱۰۱ غالب نے مقابلہ غیر کی کیا غالب فاکٹ کے مانتے گھر کیا مخصوصا بلایت کے مانتے گھر کیا درغور کر پاہ نے گھر کیا</p>	<p>۱۰۲ جین پیر کے ہنگام کیا والے ملک سے خالیوں کو کیا نہر سے نکال دے حاکم سے پوچھا کیا خدا سے جین ان جین کیا</p>
<p>۱۰۲ ابن عقیف شاد تھے اس اروت میں ناد علی زبان پہ تھی تسبیح ہاتھ میں</p>	<p>۱۰۳ بابا کو میرے نام پہ پیر چھوڑ دو قربان کر کے مرقد حیدر پہ چھوڑ دو</p>
<p>۱۰۳ کھا چکے تیرس بھائی گناہ جیسے سلیمہ ناشی شاہ و فاکٹ شاہ بھین ابو لمان لئے آئے ریاہ سہی ایک دوڑ کے لپٹا دے شاہ</p>	<p>۱۰۴ سکونین سر میں جاؤ تار دھنی علاں شکلات کو روک پکار دھنی بابا کے کام آؤ گی عقیلی سوار دھنی پلیچ پھری عین غور چھوچھو دھنی</p>
<p>۱۰۴ بھونے سے ہاتھ جوڑو ہو سکا تکتی تھی سکتا تھا مارے خوف کے کچھ کہ نسکتی تھی</p>	<p>۱۰۵ جاؤ جناب حضرت عباس کے لئے لشرا بن فاطمہ کی پیاس کے لئے</p>
<p>۱۰۵ آخر زبان سے نکلی ہنسیا صبا تیر کو جناب فاطمہ زہرا کا واسطہ کیا کس سے لڑو گے حال کی پیر کیا مفتزد و فون بکھوئی مروت کیا</p>	<p>۱۰۶ مانا نہ کوئی واسطہ آگے بڑھ گیا منہر کے منہ پہ ایک بولتی شاہ کیا شیر کی خانی جین لکھی کیا نست پیر کی آیت فی فون کیا</p>
<p>۱۰۶ گھر لوٹا اوپر انکے بچان کی راہ دو صدقمہ بنی گا باپ کو میری بیاہ دو</p>	<p>۱۰۷ کس کو بلاؤں بھر دواہ کیا کرؤں الشکر کیا کروں جسے الشکر کیا کرؤں</p>

۱۰
الفت پانچ بی بی کی رو باد و ملکیت
بولاکہ صبر سے لکھے بعد کائنات
اب سانس ہے موت کا آخر ہو گیا
ظلال اس کے باطن تباہوں کا

۱۱
خوش غلاف یک گل پی
خوش غلاف یک گل پی
خوش غلاف یک گل پی
خوش غلاف یک گل پی
خوش غلاف یک گل پی
خوش غلاف یک گل پی
خوش غلاف یک گل پی
خوش غلاف یک گل پی

مضطرب ہو کہ لطف خدا ہر شہر ہے
اٹھتا ہے میرا سایہ تو اللہ سر پہ ہے

یہ سر پہ تیغ مدنگہ اس گھڑی ہوئی
زندہوں کے سر پہ اوسکی قیام گھڑی ہوئی

۱۲
کیا اپنے شاہزاد کی تلو تلو نہیں
وہ تھا برس سکندریہ کو ہر اور نہیں
تم گھر میں ہو خوراد کی شہر گھر میں
اگر بوند پانی پینے کو دودھ نہیں

۱۳
خدا بن غلام کا آنکھ دہر نہیں
خدا بن غلام کا آنکھ دہر نہیں
خدا بن غلام کا آنکھ دہر نہیں
خدا بن غلام کا آنکھ دہر نہیں
خدا بن غلام کا آنکھ دہر نہیں
خدا بن غلام کا آنکھ دہر نہیں
خدا بن غلام کا آنکھ دہر نہیں
خدا بن غلام کا آنکھ دہر نہیں

لے ابا قریب لشکر ابن زیاد ہے
لاجلہ میری سیف یہ وقت جہاد ہے

کی آفتاب نے بھی نہ جو ہر سے چلا آنکھ
وان ایک آنکھ دیکھنے میں یان ہزار آنکھ

۱۴
آئی جو تیغ باغ میں باز و قوتی
آئی جو تیغ باغ میں باز و قوتی
آئی جو تیغ باغ میں باز و قوتی
آئی جو تیغ باغ میں باز و قوتی
آئی جو تیغ باغ میں باز و قوتی
آئی جو تیغ باغ میں باز و قوتی
آئی جو تیغ باغ میں باز و قوتی
آئی جو تیغ باغ میں باز و قوتی

۱۵
خوار تیغ قاتل قاتل نہیں
خوار تیغ قاتل قاتل نہیں
خوار تیغ قاتل قاتل نہیں
خوار تیغ قاتل قاتل نہیں
خوار تیغ قاتل قاتل نہیں
خوار تیغ قاتل قاتل نہیں
خوار تیغ قاتل قاتل نہیں
خوار تیغ قاتل قاتل نہیں

سینہ تنہا تو پشت خمیدہ بھی تن گئی
قدرت خدا کی ہمتی کہ کمان تیر بن گئی

غل تھا کہ تیغ اُنکے لئے رشع راہ ہے
روشن بغیر آنکھوں کے مدنگا ہ

<p>مرثیہ پہلوں میں شعلہ ہو تو جی کھم پہلوں میں شعلہ ہو تو جی کھم صفت نصف ہو گئی کہ دہان چو کھم پہلوں میں کجی ہوا فتنی شعلہ</p>	<p>مرثیہ لاشوں سے گھر تو دور سے دوزخ کا پھل مغیوں ہر ایک بیت میں اس نفع کا پھل پھولا پھولا غنائی کا پھل دیر پھل خالی چمن سے تھا کہ خون کا پھل</p>
<p>پہل راستی کا یا الف اعتبار تھا اسپر بنا سے اوج کا دار و مدار تھا</p>	<p>بولی زمین پہ پھل جو سوئے آسمان پھرا نہاں بہت تھے چھوڑ کے یہ میزبان پھرا</p>
<p>مرثیہ جو سر پر خاطر ہو کر آیا دنگ جس طرح سر سے سایہ کو عامل اقرار دان صف بگاڑ دالے تو کلو بھان پہر دیکھتے ہی بجائے ادا و ہوا</p>	<p>مرثیہ میشہ تازہ دم کو بچھ کر گئی اور شمع آفتاب کی نیلی دہ بن گئی قارون کے سر پہ چھتے یہ نقشہ مٹی رضہ پڑا زمین پہ تو یہ بھن مٹی</p>
<p>عارض کا سبب تیغ سے بد زب ہو گیا سبب اس الف کے وصل سے بد زب ہو گیا</p>	<p>بھلی نے پوچھا پانی میں کیوں لگ بھگی گاوز میں بکاری ارعہ بان میں بھگی</p>
<p>مرثیہ پڑھ پڑھ کے تو شمع تاباں تھی بار نوڈی تار قندہ ما جات بدستار اب دہنیا طرف ہیں لین اس بھو بار بہار کے آگے اور بہت پت پت بار</p>	<p>مرثیہ زخموں کی صفحہ شمع نورانی قندہ بین خود سے مساکر نیاہی ور سے نہ تیر دن نے خبر کجی اور چھوٹے ہی تیر نے خبر کجی</p>
<p>کوڑا کو گناہ دور ہو عارف کی شان نورنگہ تو بول رہا تھا زبان سے</p>	<p>زندوں کا لیں تھا کہ نہاں ہوں میں بہن تبعین الٹ الٹ کے چھپیں آستین میں</p>

<p>۴۵ غل تھا یہ جو صلہ تو کسی کو نہیں میر حسن بہ طین خاک کو نہیں بولی محبوب جواب کہ میر حسن نہیں بہر پر دیکھوں میر حسن نہیں</p>	<p>۴۶ کلیف ہو گی چند قدم گوں میں پاؤں میری پوچھنا پوچھنا میری پوچھنا اب جہاں سے میری پوچھنا</p>
<p>۴۷ ہمت مری نہ جو ہر شمشیر جانیو جو مجھ سے ہو کر امت پذیر جانیو</p>	<p>۴۸ سینے پہ تیر مارے ہیں نیز لگاؤ ہیں گھر چڑھ کے میرے پاس لڑکیوں کو ہیں</p>
<p>۴۹ ناگہ شش کی لاف آج آگام نہیں دکھائیں نہ وہی دارا روز وصال پھر کیا غرض اک بار اپنے چمکے کیا غرض</p>	<p>۵۰ چوچا نہ کوئی داد تو کیا کیا چھانے گھٹا کی طرح سے غلام باران سنگ سے تیر تھا چلور وہ میر پہلے سے آگے باجہ پہلے سے میر</p>
<p>۵۱ جلا دے جو گھیر لیا مرد ہیر کو بیٹی پکاری رو کے جناب امیر کو</p>	<p>۵۲ جو رہیں وقت عمر سکینہ بہ وقت تھا وہ اس کثیر شاہ مدینہ بہ وقت تھا</p>
<p>۵۳ نزدیک باجہ کبھی نہ تھی دیار و بام پہ کبھی نہ تھی مسا پو کو پکاری تھی یوں وہ دور کے زبیلے با تھا مرید</p>	<p>۵۴ آخر بہا یہ خون کہ تھوڑا سا پیکاز میں پہنچ کو پھر غلام نقص کو میری رکھ لیا وہ میر باجہ کس کثیر سکینہ مدینہ</p>
<p>۵۵ آگاہ ہو کہ آپکی طبیعت میں شرمین اس دم وہ قتل ہوتے ہیں تھوڑے شرمین</p>	<p>۵۶ ہے میرے مختاری مدد کو ہلاؤں میں پانی پیو تو پھر کے کٹو رائے و ان میں</p>

<p>۵۷۷ اپنے ہاں باہر کہ پاس کھلی ہوئی کھڑے کے ماکوں کو میں کیا نظر نہ لگا سو کھنچا ہاں پھر تادنا سے جاؤں گا تڑپے گی تو سب گرا سکا تادنا لگا</p>	<p>۵۷۸ بیٹی علی بکارتی بابا کدھر گئے لونڈی کو کھڑے میں چھوڑ کر تالکدھر بجان نثار حیدر وزیر کدھر گئے لے صاحب عصا و مصلے کدھر گئے</p>
<p>دنیا سے جسے عاری تھے نہان درک پیسے تھوین روز کے اور تین رات کے</p>	<p>سونہیا کے حضور نے مجھ دل ملو کو مڑ کر کہسا بد نے خواب بتول کو</p>
<p>۵۷۹ شہنشاہی بی بی گئی دینے نہ لگا اور بانہی کا خنچے ہو کر تھوین بیٹی زینت کا کپ کر کے تکی فغان میں بچارا سیر کر دو سیر کیر جان</p>	<p>۵۸۰ کافر کے آگے گئی سوچ نہ لگا منہ سے اٹھ کھڑا ہو نہ لگا کہنے لگا یہ شیعہ سے مروور و گار ہم کو ذلیل و خوار کیا شکر گار</p>
<p>ششک کشا سد ہارے ہماری جہاں سے ششکین ہماری کیون بندھیں لسیاں سے</p>	<p>کیون ذکر پھر کر وگے حسین شہید کا پھر نام لوگے بے ادبی سے یرید کا</p>
<p>۵۸۱ آہ کیا کہوں کہ ٹھٹھا جانا گجہ نہایت پریم ڈال دیا ششکین باہر سے عالم کے آگے کھڑے ہوئے خیر و شر جیسی کہ گھر کے اندر خیر و شر</p>	<p>۵۸۲ باقی چاہی تو سدا الفت حسین ششکین میں کام آیا پیر کا حسین چاہے کہ کیون ہو اعلیٰ عالم حسین جا بجا در در خرمی سے حسین</p>
<p>کہتے تھے شیعہ علی مرآتے یہ ہے پو شیعہ مرآتے کا ہوا مکی نزاریہ ہے</p>	<p>بڑھ بڑھ کے میرے سامنے اب تو نہیں ششکین قتاری شاہ خف کو تو نہیں</p>

<p>۱۹۰ ابن عقیف نے کہا اویا نے سب سے ترکین نہیں ہیں درندہ کھائی حکیم نہا ہی ہو گا اگر کی ہو شادی اب ہم جب علی بھی ہوئی ہو شیو کو دیکھو</p>	<p>۱۹۱ پیدا نہ ہو اٹھا کہ میری کیا پو برترین خلق کے باغوں کو نکاح خدا کہ آج کے گاہہ مسکا جبار نے شفی کو نہاد کی حلیا</p>
<p>۱۹۲ یہ ذائقہ تو مشہ کے مولیٰ سو پوچھ ابن حرام اس کو حلالی سو پوچھ</p>	<p>۱۹۳ نارا ان ہے یہ دلا سے شہ نامدار پر تنبیہ حلق کے لئے کھینچ اسکو دار پر</p>
<p>۱۹۴ بے دروازہ درد کا کس کو خیال زخم زخم کا مجھ کو لاں ہے بے سار کے دل کے کھائی کا خیال زہر کے دل کے کھائی کا خیال</p>	<p>۱۹۵ دار شاٹھا بر شیو کو شکر کیونکہ نہ بلبل سے بلبلوں یہ گلیا انگلے جبکہ قفس ہو ہو یہ عاشق گور و نعلین سو بھی نہ کیجئے یہ سیاہ</p>
<p>۱۹۶ باندھے گوہن آج ہی اس میں ٹا کر ہاتھ عاشور سے سن میں نیل عبا کو ہاتھ</p>	<p>۱۹۷ بیٹی بھی اسکی لاش پہ گریبان ہو گئی آئی نہ کہ روح قبول اسکو ہو گئی</p>
<p>۱۹۸ عاشق چہ میری شہینا و دریا کبکین نہ اب کبکینہ کو تو کھلے بھلا موجود ہوں میں تیغ و قلع پہ چلا تجربہ کو نہ کاٹو نہ اپنی بد گھلا</p>	<p>۱۹۹ دستِ مادی بر اٹھے قلبہ کی طرف ابن اکبر رہے ہیں غارِ اصف ابن عقیف کا بلو جس سے کہ یہ شہ ایسی بنی و بین بلبل لائی شہ</p>
<p>۲۰۰ کیا کیا نہ سچ آل ہمیں اٹھا چکے کو نہ سے کر بلا کو کھلے مر تو آپکے</p>	<p>۲۰۱ عصیان سے پاک معتقد نہیں بھین جو آج رو رہی ہیں ہر کل خندہ دل بھین</p>

۱۰۱۰ + ۱۰۱۰

<p>۴۱ کیا خلق میں تھا حسن و شہادت کیا خوب فضا میں تھی خوشبو و ناز سیر سجدہ حق میں تو قدم لگاؤ نہ فائدہ دل بادی خدا میں تو زبان کھول دین</p>	<p>۴۲ آکھوں کی سفیدی کیا تھی کون کی دیکھو سحر و شام تو میری بیوی ہو گیا تھا صاف کیا تھی سفیدی پر سیا</p>
<p>انکے لیے قرآن تھا وہ قرآن کی خاطر سینہ سپر حفظ تھا ایمان کی خاطر</p>	<p>دنیا میں جو کچھ ہوتا تھا ہر شام سوچ میں وہ حال شب روز تھا بس انکی نظر میں</p>
<p>۴۳ تو تیار نفس تھی اجزاء و شریعت بازو تھا ہر اک قوت بازو و طاقت منظوم نظر چشمی کو مردم پر عقاب اور دست کمر برابر کو دست و سخاوت</p>	<p>۴۴ دندان جو کچھ ہوتا تھا دین و سکون ہر نظر بھی ملک در شہادت سے تیز پیر و پستے تھے جو کچھ ہو و اکبر اور نیت ملک و خفا سے نکلنے لگے باجو</p>
<p>زقار نے یہ سہل کیا تھا رہ دین کو عنیک تھا ہر اک نقش قدم بل زمین کو</p>	<p>یا قوت ساہر لخت جگر سُرخ ہوا تھا اسوق دہن معدن یا قوت بنا تھا</p>
<p>۴۵ کھا چہ سیر یک ہی تاپا پستور حبوبی اچھی سے شا بہ خطادہ شیر اور منج و سفید آپ کا تھا رنگ و طہر گیدہ دن کی صفا فقر و خورشیدی تیز</p>	<p>۴۶ تھے نام حسن حسن میں چہرہ و اہلام شوق حیات اچھی ہوا یہ ہم اس خاصہ انداز کا اقام تھا حکیم بر خاص تھا اور عام کو سب کا کام</p>
<p>رخسار سے نسبت نہیں کچھ شمس قر کو اک شب کو شمار اسپہ کروں ایک سحر کو</p>	<p>آکھوں میں تھا زور ید اللہ بدن میں سوجو دتھے کیا کیا حسانات ایک حسن میں</p>

۸۵
 غفلت میں کھینٹے تھے بچوں کو
 دار و مدار سے ہٹا دیا
 بچوں کے بڑے کھوٹن کی بجائے
 نانا سے عجیب ناز و نواسے کی یاد

دو ہاتھوں سے پھیلا کے پکڑ لے کر
 اور دور سے پھرتے تھے حسن چاروں طرف کو

۸۶
 صحت پر نہیں تھے توجہ
 نانا ہمیں پکڑ کر تو عطا دیا
 حضرت بھی فرماتے تھے پکڑ کر تو خوش نہ
 جاتے ہو کہ ان کی پکڑ پڑ بچپن میں

نانا سے پر اسات کا اقرار کرو تم
 پکڑیں جو مٹھیں ہم تو ہمیں پکڑ دو تم

۸۷
 اللہ تعالیٰ پر تو دل اکٹھا کیا
 پھر دور سے کھو دینا تو اس کو ٹھکایا
 ہنس کر کہتا تھے بچپن بپا کہ نہ بابا
 وہ بولے کہ تو اب ہی گو دینا یا

بوسے دے حضرت تو نواسے کو دہن پر
 پھر سونے کے رونے لگے کچھ حال حسن پر

۸۸
 بچپن میں کج کھیلتے تھے بپا
 اندری تو انانی اور انکر ارادہ
 اور بپا نے بپا کی عالم کا خزانہ
 نانا خانہ محبوب کا رتبہ بپا

پایان عبادت ہی نہ کچھ ہو دیکھا ہی
 اس سے یہ زیادہ ہی تو وہ اس سے سوا

۸۹
 رب پر سوار تھے کاشانہ
 اکبا نظر آئے فخر آئے بپا
 مخدوم تھے اور کھاتے تھے کھانا
 حضرت کو جو دیکھا تو کہا آئی شاہ

کیا حکم ہے قربان شہ جن و بشر کے
 کھانا لگے کھانے میں گھوڑا سیر کے

۹۰
 جب کھا چکے کھانا لپکھ چلا
 بولا بے فیر نے وہ کو بچپن میں
 نہ سبکی طرح بیٹھ گیا
 محتاج کی شے بھی پیرا کر و فرما

مجاہدین مسکین غریب اور جاہلین
 تم آج قدم رنجہ کرو میرے کمالین

<p>۱۷۱ تہا بھنڈا سے اٹھا کر اسے اپنے گھر لے گیا مگر وہاں سے اسے اپنے گھر لے گیا مگر وہاں سے اسے اپنے گھر لے گیا</p>	<p>۱۷۲ کھانے کو پوری طرح سے کھا لیا مگر وہاں سے اسے اپنے گھر لے گیا مگر وہاں سے اسے اپنے گھر لے گیا</p>
<p>لذت وہ کہاں نعمت نیا و دنی میں ملتا ہے مزا جو تری شیریں سخنی میں</p>	<p>حضرت سے کہا صدقہ میں یا شاہ کھانا بندہ تو غذا کھائے گا ہمراہ کھانا</p>
<p>۱۷۳ آئے در مولیٰ پر سر شامہ تھانے کیا مٹا جو نہ کھلے تھے کھانا تھانے کیا اور سانسے ہر اک سے مگر نیکو</p>	<p>۱۷۴ اسطرح کو کھانا حضرت سے کھا لیا مگر وہاں سے اسے اپنے گھر لے گیا مگر وہاں سے اسے اپنے گھر لے گیا</p>
<p>وہ خوان گرم مثل فلک پیش نظر تھا جو ظرف تھا وہ غیرت خورشید فر تھا</p>	<p>ہمان نے جو دیکھا کہ غذا اور نہیں ہے تھوڑا سا نمک سوکھی ہوئی نان جوین</p>
<p>۱۷۵ وہ خوان تھا مثل فلک پیش نظر تھا جو ظرف تھا وہ غیرت خورشید فر تھا اور صرف ملات وہ عالم کا تھوڑا</p>	<p>۱۷۶ وہ ہونے کے لئے کھانا کھا لیا مگر وہاں سے اسے اپنے گھر لے گیا مگر وہاں سے اسے اپنے گھر لے گیا</p>
<p>باپا کا تو یہ حال تھا الطافِ محمد میں قاسم کو تو پانی نہ ملا کرے بلا میں</p>	<p>کھانا وہ تکلف کا اسے فقر ہے اسے بھائی ہماری بھی دنیا میں غذا</p>

۷۱
نہا نہ حسن کھانا غلاموں کی جو بہتر
معاذوں کو اپنی ہی کھانا دیا مقرر
اس نانا جو بن سے ہے نونہل پرورد
اکثر ہمیں یہ بھی نہیں جانتی تو میر

۷۲
ہنگام و منو جوتے تھے زراعت
غیر تھا مگر پائین دم طاعت
تھی عبیدناز دکنے خدائے ہی گفتار
موجود نہ سہ ساسی جیگر

لذت جو ہر اس میں وہ شانی نہیں جاتی
بُز آمل بنی اور سے کھائی نہیں جاتی

عقد و مرے حکمر مرے عصیان کمال
تو میرے گنہ اپنی نگوئی سے بدل کر

۷۳
بہ داد ماہر کو کراں کج بھی نہیں
پایا پوچھ نہیں تک بھی نہیں
روزے کو علی نے کیا ہے بن
کھتے ہیں حساب کجا بھی نہیں

۷۴
گھر آپ لٹا یا سو معنی نہیں
بال و زرد اسباب نہ باقی رہا نہ
اک عالم نفسد نے کھائے شہ ابرار
اسراف میں تو غیر نہیں کے اشدہ نبار

طالب ہوں ہر اک لحظہ غریبوں کی خوشی کا
غم کھاتا ہوں محتاجوں کی سین فاقہ کشی کا

حضرت نے کہا خیر میں اسراف نہیں ہے
اصراف سن ہے مجھے انصاف نہیں ہے

۷۵
کلیڑ و طعام اسکے لئے شہ نہیں لگایا
اشفاق سے الطاف سے ہمارا کو کھلایا
نہیں فیض کا اک چشمہ کسی نے بھی پایا
یہ رحم خدا داد نہیں تھے بین پایا

۷۶
اکثر یہ جی کرتے تھے اچھا نہیں
ایسا بھی بنے نیا میں کی صدا تو میر
نانا ابو جی جک پڑھا شہ شہ
واکسر کہ کوئی نہیں خبر تو میر

گو جسم بھی اللہ کی قدرت سے بنا تھا
اور دل تو فقط آپ کا رحمت سے بنا تھا

باعث مری زینت کے یہ و ماہ جین ہیں
ایسے کسی ناما کے نواسے تو نہیں ہیں

<p>۲۵ کھانجہ کی بجائے کھانجہ کی بجائے بہترین عبادت کی بجائے بہترین عبادت کی بجائے بہترین عبادت کی بجائے</p>	<p>۲۵ کھانجہ کی بجائے کھانجہ کی بجائے بہترین عبادت کی بجائے بہترین عبادت کی بجائے بہترین عبادت کی بجائے</p>
<p>بیمار کی بالین پہ نہیں روتے ہیں مادر اب کھرمین چلو تم کہ غی سوتے ہیں پیار</p>	<p>بیمار ہیں یا ان قد خوش اوقات ہمار کھو بچانے کو چلنے تھے غی ساتھ ہمار</p>
<p>۲۶ پھر پھر غنیمت کی بجائے پھر پھر غنیمت کی بجائے پھر پھر غنیمت کی بجائے پھر پھر غنیمت کی بجائے</p>	<p>۲۶ وہ شب شب یک تھی اور شیشی تھا دعا کا غل تھو بوبق دریشان عجاز سے پرکے تھو تھو تھو تھو ار نور تھا شعل کی طرح آگے لٹکایا</p>
<p>بیمار ہوں تب نے مجھے کم زور کیا ہے وسواس سے تلو بہنیں گودی میں لیا ہے</p>	<p>بارش کی بھی تکلیف سے محفوظ بدن تھا ایک ایک قدم ابر کرم سایہ فلک تھا</p>
<p>۲۷ پیارا بچا تم دونوں ہی فرشتے تھے پیارے جو غشاؤں بنو گئے تھے پیارے جو غشاؤں بنو گئے تھے پیارے جو غشاؤں بنو گئے تھے</p>	<p>۲۷ یوں گھر کھیر دینے تھے باجھم چاہ کے کرتے تھے تھے تھے تھے تھے وہ راہ بنائے دو جان بھولے گئے راہ اور بھولے گئے اک باغ میں رہ چکا</p>
<p>پہلے تو وہ رویا کے بالین سولی پر پھر پہلو میں وہ سو گئے نانا سی تھپ کر</p>	<p>وان سو گئے وہ طالع بیدار تھے رستے میں تھکے تھے جو وہ دلدار تھے</p>

<p>۳۱۲</p> <p>بان گھر میں خود جو کچھ لکھا پوچھا کہ کمان میں اس کی دیکھو بان آپ بھی بتائیے بان فاطمہ جان اس عرصے میں دیوڑھی ملے گی یا نہیں</p>	<p>۳۱۳</p> <p>دروازے سے نکلتے ہوئے بی بی فاطمہ اک رملہ اسے تین جور وشی طور وہ نور فقط لہ نامی پہنچا میں نور آئی بھی ملات غلب نور</p>
<p>۳۱۴</p> <p>کتنی تھی کہ آنے نہ دیا چوگا بنی سے پیاروں کو سلا رکھا رسولؐ بنی سے</p>	<p>۳۱۵</p> <p>دیکھو تو ذرا شان جناب حدی کو وہ نور اسی باغ میں لے آیا بنی کو</p>
<p>۳۱۶</p> <p>شیر کے اندوہ تو بین شہزادہ دیکھو تو شہنشاہ بھی پوری دنیا سکھ سانس میں لے لے لے لے لے بوجھ کر قرار حسن بنی سے</p>	<p>۳۱۷</p> <p>جب شہنشاہ آپ پہنچے غنیمت خود میدہ نور سون کو عجبان باران نور برساتا ہے اپنی نور سایہ کے لئے ایک کادمن بنی سے</p>
<p>۳۱۸</p> <p>بھوکے وہ بیان آئے تھو مان باپ گھر سے کیا جانے کس سمت گئے آپ کے گھر سے</p>	<p>۳۱۹</p> <p>شیر کا تھ ہاتھ ہے شیر کے گلے میں اور ہاتھ حسن کا ہے برادر کے گلے میں</p>
<p>۳۲۰</p> <p>گھر کے اسی شہنشاہ کا گھر اس آفت سے بھول گئے تھے بنی سے اور روتے رہے قلیہ بنی سے باب کمان سے لے کر بنی سے</p>	<p>۳۲۱</p> <p>اک بار یہ بھی بنی سے لکھا بنی سے لکھنے کو بنی سے لکھا اور قدرت اللہ سے بنی سے لکھا اک پہنچا بھجان بنی سے لکھا</p>
<p>۳۲۲</p> <p>آئے تھے محمدؐ کی عبادت کو نور سے ہے نعت مجھے شرم بتول عذرا سے</p>	<p>۳۲۳</p> <p>تکبر کہی احمد مرسل نے خوشی سے وہ مار کھارے ہوا آواز بنی سے</p>

<p>۱۰۰ چاروں طرف سے لگا کر لیا گیا اعجاز نبوت وہ فوراً ہوا گیا میں سبک ہوں خباثت کا اثر والا کہ آیہ قرآن کی تحقیق کو بھیجا</p>	<p>۱۰۱ حیرت کرنے کا جادو ہے روزانہ وہ دنیوی شہرت کی تلاش اور ہر روز غافل ہو کر جا رہا ہے صدقہ کیلئے کہ وہ دوزخ میں جا رہا ہے</p>
<p>۱۰۲ اس دم ہے فقط میرا گزرا کی جانب دل آپ کی جانب ہی نظر آپ کی جانب</p>	<p>۱۰۳ پرت سے ابھی صفت ہے شہرت بزرگو شیر کو تم سے چلو درجہ جس کو</p>
<p>۱۰۴ دار جو بولتا ہے نیکو آئی ایک بار کیون جاننا تو نے بین بیاں خود بخوار اس باغ میں سو ہیں اس وقت دلار فرزند دہشتے زہر کے خبردار خبردار</p>	<p>۱۰۵ حیرت میں لگا کر لیا گیا منہ نہ کھلی جاوے گا دوزخ کی آگ کچھ تو چاہئے کہ نہ بین بھرت کیا دوش تکی خوب ہے کچھ تھکا</p>
<p>۱۰۶ اس وقت تلک تابع مسلمان خدا ہیں گنجینہ زعفران کا نگہبان ہا ہوں</p>	<p>۱۰۷ شیر نے پوچھا کہ رہنا آپ کی کیا ہے وہ بولے وہی جو میری زکما ہے</p>
<p>۱۰۸ حضرت نے دُعا کی آیت بھیجا کا زہریہ نواسہ کو چپ رہ گیا اس شخص نے کھلے کھلے کہ حیدر کو بھیجا چہرہ چھپا کر کوزہ پر لٹے ہو گیا</p>	<p>۱۰۹ لے کر دینی شہرت کی تلاش اب یاد کرو عادیہ کی وہ بڑی شہرت وہ غلام و غبار ہے کہ وہ بڑی شہرت دوزخ میں لے لے رہے ہیں ابھی</p>
<p>۱۱۰ آگاہ کرو فاطمہ زہرا کی خبر سے وہ دھونڈھنے کو آگاہ تو مکی نہیں خبر سے</p>	<p>۱۱۱ کسان ہیں شہادت میں مصیبت میں ملین ہر مرتبہ محبت میں شجاعت میں ملین</p>

<p>۴۳۳ نقاد و متن تھے نہ مفلکوں کی یاد ملک کے ہوئے وہ درویش و سبط گو تھے رفیقوں کے نہیں تھے بائے گنتی میں تھے</p>	<p>۴۳۴ لکھا ہے مدین جہانے شہزاد ادھر سے نہ سبک نہ ساق جو گاہ جو دوست نہ تھا ہرینہ بچو بڑے نارت کو چھوئے خیمہ</p>
<p>۴۳۵ گر نیز لگے دل میں شہ تشہ دہن کے نظر تیروں کا برس ہے خازن چش کے</p>	<p>۴۳۶ بیت شکنی ایک طرف دشگنی کی مانی نہ کوئی بات امام بدلی کی</p>
<p>۴۳۷ شہزاد کے اندر تو بین شہزاد کیجو کہ شہنشاہ کیجو کہ کل سات کی تھی آج کل جو جانا بہانے گرفتار سن باپ کو</p>	<p>۴۳۸ کیونکہ شہزاد پیر نہ پیر تو غریب پیر کی طرح پیر کی جی جی پیر کی طرح پیر کی جی جی پیر کی طرح پیر کی جی جی</p>
<p>۴۳۹ جی بھر کے بھی مان کیلئے روئے نہ ہر گز جو ہو گئے بن باپ کے ماہ رمضان</p>	<p>۴۴۰ لی آ کے عباد و شہ سے شاہ دوسرے کے سجادہ تاک لیگئے حضرت کو گرا کے</p>
<p>۴۴۱ جب زینب تھبت امامت کے لئے اعدائے میں ہو آشورہ قتل کے دیندار تھے سلم اور بیت علی کے سے جو جہیز جاہ کی دیکھا</p>	<p>۴۴۲ ناموس شہنشاہ شہزاد کی زینب بہ صدادی تھی اور شہزاد جہان کی کتیر دیکھا تو تھک چکا کیا چھینوئے اب نہ تھک چکا</p>
<p>۴۴۳ شہزاد کے تو ساتھ بہتر رفا تھے دو چار بھی ایسے نہ یہاں اہل وفا تھے</p>	<p>۴۴۴ بہت درازی ہے شہزاد عرش شہزاد سجادہ ملک چھن گیا بیٹھے ہیں میں</p>

<p>۴۵</p> <p>نہایتی با اے زینب علیہا السلام دو مال کھانک دین شہر</p>	<p>۴۴</p> <p>والا کے فزون شاہان دین کیا کون جو کلمہ میں کھینک</p>
<p>کیا آج یہاں معرکہ کرب و بلا ہو کیا آج حسین ابن علی قتل ہو</p>	<p>قاتل کو نہ کچھ منہ سے کہا شاہ زمین پر قتل کیا اسکو رفیقان حسین</p>
<p>۴۶</p> <p>عجبین بنی شیبہ کی کوچا اور انت سے عجبہ طاعت کے گرو غنیب کو بن عبا جکو بنیاب اس کے گاندے کا عبا بنیاب</p>	<p>۴۷</p> <p>انقصہ دینہ بین جانشین گھر میں بنی سادات فرزند کو در کے دیار میں لڑا ہوا انکار</p>
<p>تم اسکو ستاؤ گے اگر نفیض مسد سے نانا کی مرے پیٹھ لگے گی نہ حد سے</p>	<p>ہوتا تھا جو صدمہ اثر نہ ہر کا جی پر جا جا کے تر پتے تھے حسن قبر بنی پر</p>
<p>۴۸</p> <p>گنج اکبر جو عجب شہید ناموس کو جان سے چھین لیا اس گل کے مددگار کے</p>	<p>۴۹</p> <p>نغار دیار ہر چہ مصلحت آریا آئندہ انجمن پانی میں لاس پائیا اس پانی کے پیچھے ہی ہوئے بنو کینا لو اس پہن تقدیر سے تم سے چھپا</p>
<p>چھپے تو حرم محل و ہونج میں نہاں ہو اور گھوڑیہ آگے شہر ابرار روان ہو</p>	<p>پانی تھا کہ آب دم شمشیر پیاسے پانی لے تو سو نہ کرے شہجے کو کیا ہو</p>

<p>۵۵۵ مکتوم سے فرمایا جاں نجات زینب کے کماٹنے کے حاضر ہو گیا فاسر سے یہ رو کر کہا اور بیان جاں نجات اپنے چاچا جان کو بلایا</p>	<p>۵۵۴ اتنے ہی گئے بجائی کے لڑنے لگے اور روئے کہا بغیر تعجب اور حیرت حضرت نے کہا خبر کیا کہ پوچھ کر نہیں چاہی بلکہ کہ نہ ہو کر</p>
<p>یہ حال سنا مانہ چچا جان کو اپنی پر پاک ذرا کر نو گریبان کو اپنی</p>	<p>زینب نے کہا سانسے اس شستہ کو دودھ دیکھو ہم سب مکروے ہیں فی کرب کے</p>
<p>۵۵۶ چشم نو علیا جانب شہید ہو گیا ان کے کشت کے سانسے زینب نے بولا حضرت نے کہا یاد میں ایک کو اب چشم نو علیا نے کہا کہ بھگتے گئے</p>	<p>۵۵۵ شہید ہونے کی آہ کچھ کو بیکر ناگہ نظر آ گیا وہ زبردست پیشانی کے رادے اٹھانے لگے نہیں کہ اس کو زور کہ نہ ہو کر</p>
<p>بہوش ہو ہو جاتے تھے اندر وہ دھن غش میں بھی لہو بہتا تھا حضرت دھن</p>	<p>سوچو تو شریعت میں کہ کیسی یہ قضا ہے اب کون میتوں کا مری تیرے سوا ہے</p>
<p>۵۵۷ ناگہ دھن میں نے گر گیا چشم نو علیا نے غش میں چھو کر زینب سے یہ فرما لئے کہ میں طہر شستہ چھاپا دوسرا زینب نے</p>	<p>۵۵۶ کس شوق شہادت پر گر دلوں کو تا بولتا تو کانپے یاد رکھا اٹھا دو چار برس کی بچی نے نہر ہاتھ سے اپنے مری میں</p>
<p>ہر چند مرے مرنے کا غم کھا لیگا شیر ان ٹکڑوں کو دیکھ لگا تو مر جائیگا شیر</p>	<p>جبریل نے جب محضر خون تکو دیا کس شوق سے مضمون شہادت کا پڑھا</p>

<p>۱۲۵ شہید کی شہادت کی یاد میں زہرا کی ہونے کے لئے کیونکہ وہ سب خیرات کے لئے کیونکہ وہ سب</p>	<p>۱۲۴ ہرگز تو ملا نہ ہو گا یہی جیسا کہ اور نہ ہو گا یہی جیسا کہ یہاں نہ ہو گا یہی جیسا کہ</p>
<p>۱۲۶ نواہل و فاضل صاحب تو قریب ہی نر زہرا فدہ شیر ہے بیٹی</p>	<p>۱۲۳ مر جاذن کا جب میں تو بہت رو گیا لاشے پہ تھارے نہ کوئی ہو گیا</p>
<p>۱۲۷ قاتل کو نہ تلافی دینا کہ جو ہاں رو دینا اس کی ہونے کے لئے تقصیر نہ کرنا اس کی ہونے کے لئے</p>	<p>۱۲۲ ہرگز تو ملا نہ ہو گا یہی جیسا کہ اور نہ ہو گا یہی جیسا کہ یہاں نہ ہو گا یہی جیسا کہ</p>
<p>۱۲۸ زہرا کی سخاوت ہے تو اس وقت عمل کر فقیر جو کہہ کی ہو حسن لئے وہ بھل کر</p>	<p>۱۲۱ پر مادر قاسم کو بڑی شرم چاہی اک کوئے میں بیٹھی ہوئی مشغول گئی</p>
<p>۱۲۹ وہ کہنے لگی آپ تو مصدق ہیں عصیان بھی ہیں آپ خطا سے بھی نافرمانی تو فرماؤ کہ میں نے بھی</p>	<p>۱۲۰ کہتی تھی کہ میں نے کشتہ تو خوار جانتے ہیں انکو جو ہیں غنی و اک غریبوں اس گھر میں نہیں</p>
<p>۱۳۰ نگو تو فقط سوگ نشین ہونا ہے بچے مرے کم سن ہیں ہیں دہاوی</p>	<p>۱۱۹ موت اپنی طلب کرتی ہی سہمہ فدا تم زہر سے مرتے ہو وہ عرق ہی جاسے</p>

<p>۱۰۱ شہزادہ کا کہنا کہ وہ بیگم کے ساتھ بہت کھانا کھا کر دوا داتا تھا اس کے کہنے سے قاسم نے بھی کھانا کھا کر دوا داتا تھا</p>	<p>۱۰۲ شہزادہ کا کہنا کہ وہ بیگم کے ساتھ بہت کھانا کھا کر دوا داتا تھا اس کے کہنے سے قاسم نے بھی کھانا کھا کر دوا داتا تھا</p>
<p>۱۰۳ بے حکم حسن مجھ سے یہ کس طرح عمل ہو مرستہ ہوے بھائی کی اطاعت میں حل ہو</p>	<p>۱۰۴ لکھ کر آئے دے جاؤں قسم کا لکھا ہے نہ پیش ابھی واقعہ اک اور بڑا ہے</p>
<p>۱۰۵ بہت کھانا کھا کر دوا داتا تھا اس کے کہنے سے قاسم نے بھی کھانا کھا کر دوا داتا تھا</p>	<p>۱۰۶ بہت کھانا کھا کر دوا داتا تھا اس کے کہنے سے قاسم نے بھی کھانا کھا کر دوا داتا تھا</p>
<p>۱۰۷ لکھنے میں جگر پھٹتا تھا پر غم میں بھی غم ہی وہ اس میں رقم ہے جو نقد میں رقم ہی</p>	<p>۱۰۸ تڑپوں کا لحد میں مجھ پر دانا نہ مر گیا یہ خط ہے بڑے کام کھونا نہ مرہ بھان</p>
<p>۱۰۹ بہت کھانا کھا کر دوا داتا تھا اس کے کہنے سے قاسم نے بھی کھانا کھا کر دوا داتا تھا</p>	<p>۱۱۰ بہت کھانا کھا کر دوا داتا تھا اس کے کہنے سے قاسم نے بھی کھانا کھا کر دوا داتا تھا</p>
<p>۱۱۱ اب تم تو مرے غم سے ہو فریاد بجا میں پڑھیم اسے مر کر کہ کر بلا میں</p>	<p>۱۱۲ پتھر سے زمین بننے کا بھائی بیگم ہے مغنونہ غضب کا کوئی اس خط میں لکھا ہے</p>

<p>علم نہایت کے لئے جو خط کو لاؤقت ہو طاری نہایت کے لئے جو خط کو لاؤقت ہو طاری نہایت کے لئے جو خط کو لاؤقت ہو طاری</p>	<p>علم نہایت کے لئے جو خط کو لاؤقت ہو طاری نہایت کے لئے جو خط کو لاؤقت ہو طاری نہایت کے لئے جو خط کو لاؤقت ہو طاری</p>
<p>شہنشاہی پر مضمون عیان کر نہیں سکتا نہ سن نہ سکو گی مین بیان کر نہیں سکتا</p>	<p>جب غسل و کفن کیلئے فرزند علی کو تا بوقت حسن لے کے چلے قبر بنی کو</p>
<p>علم نہایت کے لئے جو خط کو لاؤقت ہو طاری نہایت کے لئے جو خط کو لاؤقت ہو طاری نہایت کے لئے جو خط کو لاؤقت ہو طاری</p>	<p>علم نہایت کے لئے جو خط کو لاؤقت ہو طاری نہایت کے لئے جو خط کو لاؤقت ہو طاری نہایت کے لئے جو خط کو لاؤقت ہو طاری</p>
<p>قاسم کو یہ لکھا ہے مین قربان تھارے دہ کرنا کہ راضی ہوں چچا جان تھارے</p>	<p>کہنے تھے کہ ٹھہرو نہیں تلوار چلے گی اس روضہ مین تو قبر حسن کو نہ ملیگی</p>
<p>علم نہایت کے لئے جو خط کو لاؤقت ہو طاری نہایت کے لئے جو خط کو لاؤقت ہو طاری نہایت کے لئے جو خط کو لاؤقت ہو طاری</p>	<p>علم نہایت کے لئے جو خط کو لاؤقت ہو طاری نہایت کے لئے جو خط کو لاؤقت ہو طاری نہایت کے لئے جو خط کو لاؤقت ہو طاری</p>
<p>نالہ تھا جب در سے شاہ شہد کا تھرا تھا مردہ حسن سہر قبا کا</p>	<p>فرمایا کہ مین وارث پیغمبر دین ہوں تم دوست پیغمبر کے ہو مین فی نہیں ہوں</p>

<p>۱۷۷ مردن بنجا کو بھی دکر توڑ دیکو پتھر چب بچھیا باپ چار سکھو دی نہ کر کے نہ کھنکھار واللہ کہ میں بھی ہوں کسی کی پیا</p>	<p>۱۷۸ کر دھن لقمہ بین کرو دیکو انان کا بھی بلوئے نانا کا بھی نبت کبکے روضے کو بچا کر ناباں ہون نانا کہ نہیں کھنکھار</p>
<p>۱۷۹ غصے میں پرو لون گا اگر تیغ علی کو واللہ کہ باقی نہیں رکھنے کا کسی کو</p>	<p>۱۸۰ جی چاہتا ہے میں بھی کروں کہ وطن کو اُس روضے کے قابل کوئی سمجھا نہیں</p>
<p>۱۸۱ نہا کر رخسار سے کر غنیمت تاں ہم کا یہ عالم تھا کہ نظر از ہم روٹے پہ تکیا تھے شہنشاہ و عالم عباس یہ کہتے تھے کہ بدیہی غلام</p>	<p>۱۸۲ آواز ہوں قبر مجھے یہ پیا نبت پتھر جانی کی صدق ترانا ابن فتن میں جانی کے کہ نہ تکیا بچہ تیرے ہاتھ اڑی گا کون پیا</p>
<p>۱۸۳ زینب سے یہ نو داد کسی زوج کی تھی ڈیوڑھی پہ کھڑی سینہ و پیر پیر تھی</p>	<p>۱۸۴ نوبھائی کی میت کو حد میں چودھر گیا نانا بھی وہیں آکے انھیں پار کر گیا</p>
<p>۱۸۵ تا بوقت شہر صلائی کی گئی پتھر خدائے لئے کہ نانا لڑائی گرو بھی ہوا فتن تو گھر کی صفائی کجا پیرے پتھر کو نہ کر بالوں جانی</p>	<p>۱۸۶ کر دھن فتن کا کون انسا نہ پتھر میر میر و مامین او دیر پیر پتھر بے پوئی تیرے خنکھن میں چوڑو کراچی محبت میں عطا کجائی نہ</p>
<p>۱۸۷ عزت کی تباہی کا نہ سلمان کر دم قاسم کے نو پین کھیرت حیان کو تم</p>	<p>۱۸۸ بہتر ہے غلامی تری سو غوثی نہ کوشش مری باز ہے کشش تیر کی</p>

<p>۴۱ جب کہیں بستان پیر پناہ نقد صواب باب حیدر پناہ سیدان پناہ ہوین گھر پناہ سردار فن ہو گیا لشکر پناہ</p>	<p>۴۲ مزار چھو گئے کہ سعدی تمام ادو آ کے ابن سعد سے کر لیکے تمام جی پناہ ہے اب کہ شاہین جی نام باقی تیری صلح سے کا نام</p>
<p>۴۳ محبوس فوج میں حرم محترم ہو شب باش قتل گاہ میں اہل تم ہو</p>	<p>۴۴ تجھ سے شفی کا ساتھ دیا آہ کیا سید کا ماننے خون کیا آہ کیا</p>
<p>۴۵ کہتے ہیں راہبان جاہل پناہ اس شہین ہ جاہل گھر خان پناہ لشکر سے ابن سعد بولا بوقت تمام نقد ہر چین کہ سیدین ج پناہ</p>	<p>۴۶ وہ بولا کہ کچھ کہتے ہیں کیا اب کیا کہ بکا نام جی تو شاہ کیا بالفرض شکوہ سید پناہ</p>
<p>۴۷ اک خیمہ ایستادہ حضور بگاہ ہو شب باش اس میں آل سال پناہ ہو</p>	<p>۴۸ سیدانیوں سے آب طعام اب دور ہے بیجاری بیبیوں کا بھلا کیا قصو ہے</p>
<p>۴۹ اک خیمہ علیہ رندین جا پناہ اس میں جو نفیم پناہ اس شب کارا دیوں پناہ کجا با طعام پناہ</p>	<p>۵۰ پیر تم ہے و سبکی پناہ قوم عرب میں دتا ہو کا غریب کھانا اسے کھلا تے ہیں پناہ اور ماضی بھی پناہ</p>
<p>۵۱ آسائش سام تھی ہر بھال کو اور فاقہ تیسرا تھا محمدی آل کو</p>	<p>۵۲ بھوکا ہے تین روز سے کنبہ بول کا فاقہ نہ تو ٹا آج ہی آل رسول کا</p>

<p>۷۰ قولا عمر شریف تو جا بکسار چاہیں کا تو یہ کو کھانا پختہ دار اپنے کام میں ہے زیادہ ہوشیار زینب کے لئے ہے سب سے زیادہ پیار</p>	<p>۷۱ نہ تھے سب کو جاسم کی کلام زل زنجاری جو کہ تیرا نام کھانا دے دینے میں کھانا جاسم پیچھے در سب کو تیرا نام</p>
<p>۷۲ میں نے کیا شہید شہر مشرقین کو میں نے کیا پتھر مارا دینہ حسین کو</p>	<p>۷۳ آل نبی کے واسطے فکر خدا نہیں نیکو قسمت عرب اوسے حیا نہیں</p>
<p>۷۴ انکار کجیہ بلالہ بن ابی رباح جھڑو عمر شریف تو اے عمر شریف بولا یہ کھانا کچھ تو اے عمر شریف کرنا ساری عمر کس کو بت خدا شریف</p>	<p>۷۵ پڑ کر کھانا ایک غمزدار بان کچھ کھانا پختہ دار اس دم میں انکے تھے زور کھانا نہ تھی کسی ایک زور کھانا</p>
<p>۷۶ شوہر تیرا ہے نہ یہ شہر مشرقین کا دینا تو شہر بانو کو پر ساجدین کا</p>	<p>۷۷ مادر نے رو دیا تودہ بڑا سوں گوی آخر وہ کھانے کیلئے رو رو کر سوں گوی</p>
<p>۷۸ جاننے مستعد مولیٰ حبیب کس مہراہ لے سکے خواہیں اس کو جاسم باہم بھی ایک ہے چٹا آن سوں ساتھ اس کے جو ہیں تھیں پیادہ</p>	<p>۷۹ بولا یان سدا کہ لیا دے شہر کس چاہیں خوان کھانے کے اور شہر کس سب ایک ایک ہے عمر دیا جاسم کہ نہ تھے سب کے باہم دیا جاسم</p>
<p>۸۰ خوانوں کے گرد و پیش پیادہ تمام مشعل کی روشنی میں وہ خوان تمام</p>	<p>۸۱ پیاروں کو انکے سامنے تیرہ گاہین ہم اور عاضری بھی انکے لئے لیکے جاہین ہم</p>

<p>۱۰۰</p> <p>نہاں آئے تھے زلف و شہر آشوب بچہ بچہ مرم کے جو در ملک ہوا گدا کہیں کوئی بھی نہیں بین بانی ز دنیا کیجا کہ ایک بیٹھی اور دیو بھی پھار</p>	<p>۱۰۱</p> <p>تینچہ ہار گئے گنگے جھگڑا نہلائے ان بھون اچھا ہو سگایا خناس خدا ہم نہیں کر چکے کچھ دنیا یزدان بین بخاری سیر ہا کر لیا</p>
<p>۱۰۲</p> <p>بات لکے ہوئی ہے مشغول ہ میں اصغر ہے قتل گاہ میں مین خیمہ گاہ میں</p>	<p>۱۰۳</p> <p>اس بہرے نمہ بھار کے کسے منہ چاڑھا قرآن پڑھ میں ہے نہ ہم بھاگ جائیگے</p>
<p>۱۰۴</p> <p>شعل کا لکھنا پہ جڑ سے لگا بولی کہ نہ پوری پھینٹنے سپاہ کھڑا سطح پکاری ہوا ہے کیا نہ کوئی درد خدا کے غصے سے بچاؤ</p>	<p>۱۰۵</p> <p>بیات سسکے زلف و شہر آشوب پودہ اٹھائے خیمہ میں آئی وہ بایو جلاہ ساری زمین کی ہو میں کجا خزان طعام رکھنے خیمہ میں جا بجا</p>
<p>۱۰۶</p> <p>کوئی بھی پوچھتا نہیں اس دروات کو لوٹے ہو ورنہ کو لوٹنے آئے ہورات کو</p>	<p>۱۰۷</p> <p>سب عورتوں کی شکل تھی پہنان نقاب سے زینب سے نہر خجکا لیا اپنا حجاب سے</p>
<p>۱۰۸</p> <p>گراؤ پھوگیاں ہو تو کہ نہ ہو بجا کا نہیں ہے کوئی تھا رگہ کار بیجا کا نہیں ہے جا میں تھا رگہ کار اس تو ہم بھون کو زینب کی کیا</p>	<p>۱۰۹</p> <p>زینب بھرنی دل کو تو ہو گئی ان خداؤں میں زینب ہو نہیں سکتی ناگاہ بولی زینب صریحاً کہ زینب ہی سلام کر دے زینب کی کر تو</p>
<p>۱۱۰</p> <p>کل ہکو لوٹ لیجیو اب کیا ضرور ہے تے قیدی بھاگے جا ز میں صبر دور ہے</p>	<p>۱۱۱</p> <p>میں عاشق حسین کتیر قبول ہوں میں زویہ مراول سپار قبول ہوں</p>

۷۱
آری زبان زود تر بویو بکلام
نظمی کہ کھڑی ہوئی وہ خواہی کہ نام
بولی نہ حدی زود و عاری جانی بکلام
حق نشانی کرد و عیب کردی نام

۷۲
زینب کی سنت کی کہ کے بانو زکیا
اکبر کی مان ہی بینہ اکھا خاریا
ادرس کے ہونے رانی کو سیاہی
خانیہ زینب نہ قابل ہنسی

۷۳
پہلے خبر نہ تو نے کی زہر کی جانی کو
سہرنے آئی در پہ تری پیشوائی کو

۷۴
زینب کے ساتھ رو علی اکبر کیو
ہمراہ میرے رو علی اصغر کیو

۷۵
یہ کہے اسکو اپنے بابا بکلام
یہ کہے تھا جو زمانہ کے نام
یہ کہے کہ اس کے نام
یہ کہے کہ اس کے نام

۷۶
بجائے چہرے کے خواہی کہ نام
زینب نے بوجھ کوں فتنہ کیا
وہ بولی بین زینب ہون فتنہ کیا
بجائی یہ آپ مرا بجائی ہلو فتنہ

۷۷
وہ رو کے بولی نام نہ لو اس غلام کا
مین تکو دینے آئی ہوں پر سا امام کا

۷۸
زینب پکاری عاشق شاہ زین ہون
کلتوم ہے بن مری یا اک بن ہون

۷۹
بانو نے مری زود تر بویو بکلام
بہر دین تھاری ہون بکلام
بانو کی شکون کہ کے بولے
دانشور دل مین خود نہ ہی بکلام

۸۰
بجائی تو نہ ہون بکلام
میرہ اترا احوال ہی بکلام
بجائی کا دل تو چھوڑو
بکلام کے غم مین صبر بکلام

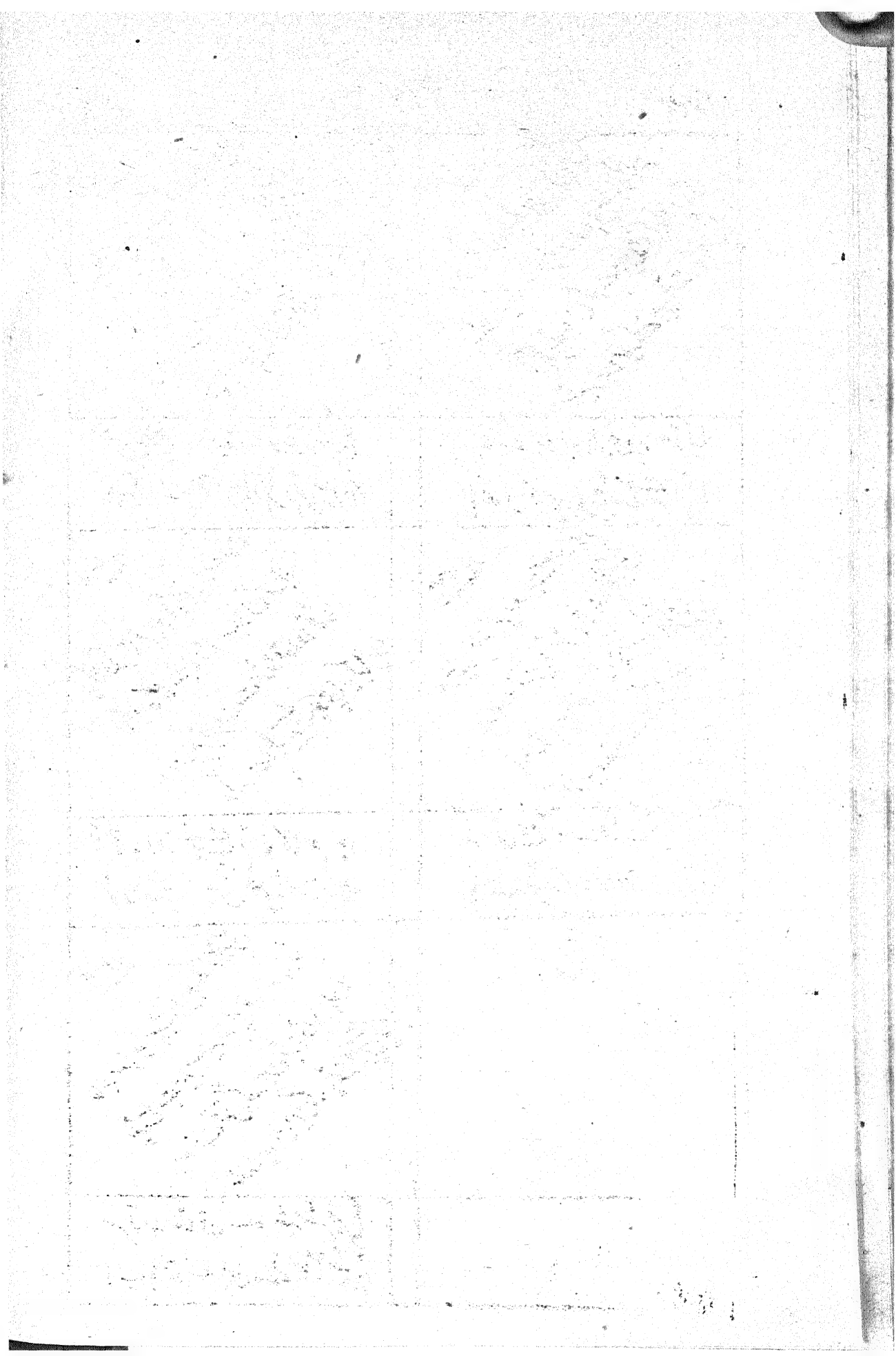
۸۱
اکبر تھا مال آب کا انعام سال کا
برسہ تو بھر سے بیٹے اس خوشنماں

۸۲
ہنستا ہے شمر سن کے مری آہ مری کو
اس سے بیان تو کیو بجائی کرد کو

<p>۴۵</p> <p>زینب کے زود بختی یہ ہو گیا بار و تھار سے آنیکا بان کیا بیٹا کی عرض نے فوری کی قسمت ہوئی بچے ہیں بن سکھ رہے غلام پندرا</p>	<p>۴۴</p> <p>انصاف کر تو پانی پون میں کاشتن نیش نظر سے بجائی کی سوئی تھی زبا پایا سو حسین کا فرزند نوجوان کیا ایسا بان جو نہ تھا اصغر علی اللان</p>
<p>۴۶</p> <p>کنے سے اس کے کھانے کے ہوا آئی ہوں یہ ماضی حسین کے مرنے کی لائی ہوں</p>	<p>۴۳</p> <p>جب تک قضا نہ آئے کی مجھ جو ہر کو رو و ن کی پیاسے بجائی کو لائے ہیں</p>
<p>۴۷</p> <p>سختی نام ماضی شاہین زینب کا سینہ لگ گیا تھ گیا بدن بولے کہ پاسے اور سے آجا بیٹن اس ماضی کو کھائیو بیٹن</p>	<p>۴۲</p> <p>دوبلی کوئی فرزند نہ آئے فلتے کے توڑنے کے لیے تو کھائے ان جھوکے پیاسے جو بیٹا بچ اگر اس حادثہ آئی کو کھلائے</p>
<p>۴۸</p> <p>دنیا میں یادگار ہوا سانحہ مرا تھلنے نہ پاتھ اٹھاکے دیا فاتحہ مرا</p>	<p>۴۱</p> <p>اب فاقہ تو زور و روح پھر کیوے پانی بھی پی لوساتی کو فر کیوے</p>
<p>۴۹</p> <p>پین کہ کر زود بختی سے کیا خطا کھانا تو لیکے آئی تھی پون فدا اب دیکھو مطلقاً نہیں تو کھلم کھلا کھا بیٹے غم غم غم غم غم غم غم</p>	<p>۴۰</p> <p>زینب کو تھا زود بختی کا کیا جاد کو بچا رہی ذرا اور میرا پاس ہنگام زنج تھے تھے بجائی جانیں پانی سے تو بھل جانا ہاں ہیں</p>
<p>۵۰</p> <p>ہم سب حسین پیاسے کے ماتم میں ڈرہیں گسکو کھلائیں بچے بھی اسوقت سو ڈرہیں</p>	<p>۳۹</p> <p>دو فاتحہ حسین کا پانی کے جام پر صد فرمیں انکی پیاس کے اور کون نام پر</p>

<p>۱۳۴ افشہ کا فاقہ زانی چھپو زینب نے کی دھڑا کر شہر چھوڑا شانہ بالا کے سکینہ کا یہ پانی پیا اٹھو یہ چھوٹی تھی پو خدا</p>	<p>۱۳۳ بانو باری کے تعلق سے پانی پو کر دے منہ کو پانی پیا داری چاکر کمان بن کر چھوڑا شانہ کے پے پے پانی پیا</p>
<p>جاگو ابھی تو واسطے پانی کر دتی تھیں کل تک تو اپنے باپ کے سینہ پوتی تھیں</p>	<p>ابھو پو یہ پانی ہے نذر امام کا اب فاقہ ہوا ہے شہر نیک نام کا</p>
<p>۱۳۵ پانی کا نام بابی سکینہ زینب کا اک بار تھیں ملتی اٹھی اور کیا پانی تو نہ بندھا کیونکہ تھیں ما کیا آبا بکر واسطہ دریا</p>	<p>۱۳۴ یکے لکے جام آب سکینہ کو چھپا وہ پی چکی تو جام کو زینب نے چھپا پانی وہ کھپ کر کسی نے پیا اور نہ پیا تھیں اٹھتے ہیں کھا نیکو چھپا</p>
<p>دن کو تو فوج گھیرے ہو تھی فوج کو پانی چھپا کے لائے ہیں عباس ات کو</p>	<p>اشرے فیض زینب عالی صفات کا توڑ دیا فاقہ جب حرم نیک ذات کا</p>
<p>۱۳۶ بوسہ ملا پتہ کھانے کا کھانا ہو گا وہ کھو چاہتے ہیں کہ سننے چاکر ہیں سرور چھپے ہوئی شکر ذرا لگا چھپو چھپو کہنے سے شہر کا احوال</p>	<p>۱۳۵ اسم جو حرم کا زینب پانی دیکھا تھیں کہ وہ کھو چھپو اور زینب نے چھپا کیونکہ تھیں زور وہ بولی تو نے فاقہ کو کھو چھپا</p>
<p>کدو نگی میں چھپے کہ تھیں بھائی نم جو جدار ہے تو چھپ چھپ جدار ہیں</p>	<p>۱۳۷ میں سن رہی ہوں یہی اک بی بی روئی دھو نہ صابر اک طرف تھیں معلوم ہوئی</p>

<p>۵۲۷</p> <p>زینبؓ بعد جوابت باہو کے بغیر جسدم تھا شمر سیدہ شہر سوار وقت سے بول کا مفضل میں گذار چھوٹا میں ان کا جان اب غمزار</p>	<p>۵۲۸</p> <p>اسم رسولؐ آئے ہیں میں کہتے ہیں سے فرشتہ وہ ہر سالانہ بڑا ہے باں کو سے میں یہی کی لاش شہر خدا میرے کہتے ہیں غمزدہ چاہیے</p>
<p>سنتی ہے جس ضعیفہ کے تو شور و شین کو زینبؓ کے ساتھ روتی ہو نہرا حسین کو</p>	<p>مرنے کے بعد سبط نبی پرستم کیا ہاتھوں کو میری بیٹے کے سر قلم کیا</p>
<p>۵۲۹</p> <p>گفتگو تمام ہوئی تھی نہ مطلقا ناگاہ کا اپنے لگا سیران کر بلا اور ہر طرف سے شور تھا وہ تھا تاجستہ اہلبیت پوچھا یہ کیا ہوا</p>	<p>۵۳۰</p> <p>ہر خدا و تمام روایت خیرین کا پراسے و میرا شہر غم میں اور آہ مومنوں کی ہر جمع تھا شہر کہ بہ دعا خدا سے ہر شہر</p>
<p>آگاہ و از غیب سے تم لا کلام ہو تم وارث حسینؑ علیہ السلام ہو</p>	<p>گردش میں گو سدا فلک کہنے جو ہے یارب علیؑ کے دوستوں کی برو ہے</p>
<p>۵۳۱</p> <p>عابد سر ناپٹ کر بولے کہ نبوت پیشیا ہے میرا سنیہ نہ پوچھو یہ میرا وقت قتل کہ میں بُرا خانہ ہوا نہتا ہوں میں کہہ ہاں علیؑ کی پہا</p>	<p>تمام شد</p>
<p>سر تو جدا تھا ق سے شہر مشرقین کا اب ہاتھ ساربان نے کام حسین کا</p>	



<p>۵۱</p> <p>جیب و خیم کی سکنی اٹھا سکی اور در در دل نہ خوف کے مارے نہ سکی کھائے کھا لے نہ شکر کے شیب کے کھا سکی نہ شکر خوار کہ بہت خوش رہا نہ لاسکی</p>	<p>۵۰</p> <p>جیب و خیم کی سکنی اٹھا سکی اور در در دل نہ خوف کے مارے نہ سکی کھائے کھا لے نہ شکر کے شیب کے کھا سکی نہ شکر خوار کہ بہت خوش رہا نہ لاسکی</p>
<p>رونی تو ظالموں نے بھابھے شمار کی آخر یہ جبر دیکھ کے موت اختیار کی</p>	<p>۵۰</p> <p>روم رکھے لگتا تھا تو رسن کھول دیتی تھی باہر جو شکر بولتا تو باندہ نہ لیتی تھی</p>
<p>۵۲</p> <p>گر آہ کی تو شکر بیکرا غموش ہو اور جیب و خیم کی سکنی اٹھا سکی نہ شکر خوار کہ بہت خوش رہا نہ لاسکی</p>	<p>۵۱</p> <p>قانون سے شکر نشہ لاغیر بن ہوا اکثر بن سے خون بھر کر آئینہ بکھلا آواز نہ ضعف سے نہ خیال سے کھلا تھا بویہ کی گل گل سے کھلا</p>
<p>سوئی جو آنسو پونچھ کے چشم پر آب سے ہے ہے حنین کہ کے وہ اٹھ بیٹھی خواہے</p>	<p>۵۱</p> <p>جاری تھے آنسو آنکھوں سے اور خون کان سے پیدا تھا شور ہا سے سینا زبان سے</p>
<p>۵۳</p> <p>دل میں آگیا تھا چو شمع زین کا ڈر سوئے میں چھٹی چھٹی چھٹی چھٹی نہ بیا چھٹیا ہے نہ بیا چھٹیا ہے</p>	<p>۵۲</p> <p>مرث و شرت ظالموں نے بار بار کہا بیکس نے سن لیا نہ کسی کو نہ کہا اللہ سے صبر نہ بھی نہ پوچھا کہ کیا ہو دیکھا فلک کو یاس سے اور غم سے</p>
<p>زینب چھو بھی مجھ کو کیجیو دھڑکتا ہے سجاد بھائی دیکھو وہ غولی گھڑکتا ہے</p>	<p>۵۳</p> <p>کیا کیا نہ خلق کلمے حقارت کے کہ گئی یہ بیکسی سے دیکھ کے منہ سب کا رہ گئی</p>

<p>۸۷ بن شمس و سوسو قوجی بر تہی گم رہنے کا کوئی شے نہ ہو سکتی دل غم کی کہ نہ کہ نہ بن شمس و سوسو</p>	<p>۸۸ کہا ہے ایک چکر کبھی تہی گم کل گنبدین جاؤ گلی اس گھر و بیجان روک روک پیچھے تہی کو تو کمان کمان درد از زمین تو قفل ہا ہا ہا</p>
<p>چلا کے رو نا شمر کی دہشت سے چھٹ گیا یا ناک گلابند ہا کہ دم آخر کو گھٹ گیا</p>	<p>یہ کتنی تہی کہ قفل لگا ہے تو کیا ہوا زند ان ہے بند روضہ رضوان کھلا ہوا</p>
<p>۸۹ جب پاپس گنتی بد کو چکا کو پارتی کہتے جو کان شاہ بد کو پارتی آتا نہ جب کوئی تو خدا کو پارتی جینے سے تنگ بد کو قضا کو پارتی</p>	<p>۹۰ زند ان سے کتنی تہی گم ہو جا گیا کل ایک راہ بیجان گم بیت کسی کی کلے گنتی صبا صبحدم بانو سے خطاب کبھی تھا چہ نیم</p>
<p>کتنی تہی نے چچا نہ امام امم رہے شمر لعین کی گھر گمان کھانے کو اہم رہے</p>	<p>اک تازہ موت ہو گی بنی کے گھرانے میں امان لٹو گی آج کی شب قید خانے میں</p>
<p>۹۱ حال شب فات سکینہ ہے یادگار گو یا کہ انجام گس تہی کینچ آشکار ملتی تہی شام سے وہ گھلے کچے بار بار مانی بلابین تہی تہی وہ مانگی کھار</p>	<p>۹۲ بانو پاری تو علی بن ابی طالب کیا ہو اور نام لٹنے کا تو حسین خدا گدہ جھپٹا کھانچے لگا کان لٹنے ہوا لٹنے سے میری کچا چور لٹنے ہوا</p>
<p>تسلیم کو پھو پھی کی کبھی سر جھکا تی تہی تھی بھٹا پے سب سے خطا بخشوا تی تہی</p>	<p>زینب کی پشت نوک سنان سے فگار ہوا پھر میری بھی لٹنے کی امید وار ہے</p>

<p>۱۷۱ اب کیا نیک مال خنیں زینین رہا آہ نہیں باعلیٰ اصغر نہیں رہا رہے کہ قید خانہ رہا گھر نہیں رہا باختور نہیں یہ جان نبی زینین رہا</p>	<p>۱۷۲ چند کہ بولی پائی جا پائی گمان کتابہ سر پائی آکفن گمان عالم خود زانہ نبی خوف جہان کسی کی کشتی ہی کچھ کالامان</p>
<p>دولت ہے کونسی جسے زندان میں کھو دنگی رونا تھا جسکو رو دچی اب کس کو رو دنگی</p>	<p>جیتے ہی جی خبر نہ لی مرے یہ لیرگا کون بابا ہی کو کفن نہ دیا ہم کو دیگا کون</p>
<p>۱۷۳ کہا تو ہم اور یہ بجا دانوان گر مجھ پہ تو نام ہے وہ نہ بولنا نفاق وہ بولی سب ہنسی کے سلاست نہیں جان مان نہ کہا خدا کرے اس کی خیر جان</p>	<p>۱۷۴ اب میری موت الیجی بار کہ سخطا مرے جی کچھ قید ہے کتبہ ہو رہا جاتا ہے بخار بار کا بے دوا منت کو ہم دران ہو تو پوچھو اتنا</p>
<p>وہ بولی کھل ہی جائیگا امان جو ہوے گا بابا کے روئے والی کو کل کتبہ روے گا</p>	<p>غل ہو سکیں گے کے بلا سب کی مر گئی حیدر کی پونی مشکین آسان کر گئی</p>
<p>۱۷۵ غم چھڑا سہ قید کا اور بے درانی کا آگے مرے نہ طور ہو کچھ بانی کا نکلا گلا دھوک سے سجا دھانی کا حاکم نہ سزا دے نہ کہ بانی کا</p>	<p>۱۷۶ عابد سے پھر کہا جو حجت کریں عین جانا پسند کرے کو خود قبر کی زمین پھر سوچے بابوں کی کیلے کی زمین ایسے مرنے والے کو سنبھل</p>
<p>عرصہ کفن بہننے میں اپنے بھی کیا رہا پر حیف سر بھو بھی گا مری بے ردار رہا</p>	<p>تکلیف تم نہ کرنا کہ حالت تغیر ہے بہر فن وہیں لے گا جہان کا خمیر ہے</p>

<p>۱۷۱</p> <p>یکے مانگی گو دی میں لیٹی وہ دگر کہو نون باب غائب میں آیا دین پور سکنے کو میں لال لال ب لومین تر سکنے کو میں مبارک سب بچ دوسر</p>	<p>۱۷۲</p> <p>و آخری سلام کرو جا کے کتاب جنت میں فاطمہ کی کیا تعین طلب وہ بولی پھر گئے نہ شائستہ عرب ذرا باقی کو دیا ہوں خاص میں</p>
<p>۱۷۳</p> <p>شہر گ کٹی ہوئی یہ کہ امت دکھائی ہے بیہم مردا سکنہ سکنہ کی آتی ہے</p>	<p>۱۷۴</p> <p>عزت سے باپ غلہ میں تجکو بلائے گا تن جائے گا تو سر ترے لینے کو آئے گا</p>
<p>۱۷۵</p> <p>کہہ سکتے صدائے خندان چچان کہہ سکتے کوا و بابا جان کہہ سکتے لپٹی کھانے کے بیان کہہ سکتے ہم طوطا کہہ سکتے شاہ بیان کہہ سکتے سب کچھ کہہ سکتے بے بیان</p>	<p>۱۷۶</p> <p>یہ ہم ہیں اور بچے ہیں غشتمین پڑے ہوئے اسنے کہا پھر بھی ہمیں تھے کھڑے ہوئے</p>
<p>۱۷۷</p> <p>اٹھو اونگی گلے کو میں ہاتھ لے لے باپ کے سو ہاتھ بھی نظر نہیں آتے میں آپ کے</p>	<p>۱۷۸</p> <p>یہ ہم ہیں اور بچے ہیں غشتمین پڑے ہوئے اسنے کہا پھر بھی ہمیں تھے کھڑے ہوئے</p>
<p>۱۷۹</p> <p>شکست کے لال کو ہاتھ کیا ہوئے میں نے سنا تھا دھڑکتے کہہ لال ہوئے میں نے سنا تھا دھڑکتے کہہ لال ہوئے میں نے سنا تھا دھڑکتے کہہ لال ہوئے</p>	<p>۱۸۰</p> <p>امان نشان غلط کہتی ہو نہیں سکتی جس نے پہنچا میں سوئی تھی میں نہیں سکتی شکر کا خون بنداجی میں نہیں سکتی جو کہہ سکتی اور تم میں نہیں سکتی</p>
<p>۱۸۱</p> <p>وعدے پہ سر دیا تھا ترے بابا جان نے اسے بیٹی ہاتھ کاٹ لیے ساربان نے</p>	<p>۱۸۲</p> <p>ہے ہے طبق نہ ارض سما کے اکٹ گئے سر تو کٹا تھا ہاتھ بھی بابا کے کٹ گئے</p>

<p>۵۷۷</p> <p>نثارِ حال ہو گیا سب کا تباہ حال سکینہ کی بے خبری سے بے حال کھوئے سب سے بے خبری سے بے حال منہ پیچے اس قدر کہ ہاشرِ زوال خوابِ اجل سے بے خبری سے بے حال</p>	<p>۵۷۸</p> <p>کہتی تھیں آن صبیحہ آفتاب امان چھپی کی روح سے جانی بے شمار کہیں سے کا نہ مجھ سے وہ مجھ سے بے شمار زیبا چہ جلالِ محرم ہوا آشکار</p>
<p>۵۷۹</p> <p>بولین خواہیں ہے یہ سببِ شورشین کا مان سے سکینہ مانگتی ہے سرِ حشیں کا</p>	<p>۵۸۰</p> <p>میری طرف سے فاتحہ سقے کا دیجیو ہشتم کو حاضری مرے سقے کی کیجیو</p>
<p>۵۸۱</p> <p>پیشکے غنیمت میں بچو لاشکسہ پیشکے کہنے کے لیے آیا پد رکاسہ رکھا گیا جو غنیمتِ طلافی زمین پر سرِ بوش کا اٹا سکینہ سے دور کر</p>	<p>۵۸۲</p> <p>پا لکے چھکا دیا شبِ سرِ بوش ادربولی جو تو نابِ شکر لاشکسہ اسے سرِ توبی کی موتی ختی کو پہل کر آئی اندکھڑے بین علی بھی حاضریو</p>
<p>۵۸۳</p> <p>حسرت سے باپ بیٹی نے باہم نگاہ کی سرنے بھی روکے آہ کی اسنے بھی آہ کی</p>	<p>۵۸۴</p> <p>سر کی حسین بہ ابی حسین دھڑکے رہ گئی لکھ پڑھا بلا لین لین اور مر کے رہ گئی</p>
<p>۵۸۵</p> <p>زلفِ بخت کو کھینچ کر گنگھی لاد مہمانِ مریاں سے بے خبری سے بے لاد لینے کو بابائے بینِ بخت کو بے لاد امان کفن کجاو سوری مری کجاو</p>	<p>۵۸۶</p> <p>جب گلِ بادِ بخت سے بے خبری سے بے لاد بغی سبکدہ سے بے خبری سے بے لاد دیکھو ستمِ بخت کو بے خبری سے بے لاد شہر کے سلام کو بے خبری سے بے لاد</p>
<p>۵۸۷</p> <p>قاسم بھی پیشوائی کو باکبر بھی آئے ہیں لودیکھو گھٹنوں علی اصغر بھی آئے ہیں</p>	<p>۵۸۸</p> <p>دنیا میں دادِ رس نہ ملا دادِ خیر کو جا کر نشانِ طمانچون کے دکھلاے شاہ کو</p>

<p>اسے غل پر سیکر عاشق کی قضا بافو نے بغض کی تیغ پیا نہ دم زرا چلائی غصہ کے جاؤں مجھ سے گئیں وفا انجانی نہ میری سنی آہ کیا کیا</p>	<p>اسے منڈھ جانے کا وقت پر پہنچا ہوا بابا کو برسے روتی ہوئیں جھپٹا چھپا کرتے سے منڈھ جانے پہلے پہلے امان کی مٹی امان کو آواز دینا</p>
<p>اصغر کو کچھ پیغام بھی میں نے دیا نہیں تم جیل بسین اور امان نے رخصت کیا نہیں</p>	<p>ما تم سدا یہ گھر تھا ترے میں کرنے سے زندہ ان سونا ہو گیا بی بی کے مرنے سے</p>
<p>اسے بابا کی پیاری لائی پناہ کھول لائی جوان پشتر سے میری پناہ کھول مان در بھی دیدہ گوہر شان کھول مہمان بندھو گھر سے بجا رہا کھول</p>	<p>اسے یاں کے کپکپاتے شکر بلانہیں بی بی کے ناز اٹھائی خالہ چاچا نہیں نادار امان کی بی بی نہیں اور غذا نہیں پر اب کھنچ کے واسطے جو رانہیں</p>
<p>دادھی کرٹھنی کی بی بی میں زلفین سنو اردو لواٹھو یہ پھٹا ہوا کرتا اتار دوں</p>	<p>امان کے پاس رہنے کی ایذا اٹھا چکین بی بی طمانچے کھا چکین گردن بندھا چکین</p>
<p>اسے اصغر کی بھولی باتیں نا ایشاوان اکبہ کو کر کے لاؤ شاران سیکی کا نیل کو دکھاؤ شاران بابا کو جا کے در پہ لاؤ شاران</p>	<p>اسے تم نے جو شام کو کمر انویہ سر دھرا میں بھیجی تھی کہ کان کا کچھ درد کم ہوا آئی ہے آج سو نیکو خود میری تھکا اس درد لا دو کی خبر تھی نہ ملتا تھا</p>
<p>ما تم کے غلغلے ہیں نہ رو نیکیے جوش ہیں بی بی جواب خموش ہیں تو سب خموش ہیں</p>	<p>آباد گود کی تھی مری خالی کرنے کو کیون بی بی آج سوئیں مرے پاس مرنے کو</p>

<p>۳۳۵ در پیش تھی بی بی کو ملک عدم کا ان روزوں کا کیا زیادہ موقوفہ کتنی تھی مجھ سے شام کو چھوٹی تم تیار بادرنہ عجوبہ آنا تھا اسے تو چشم</p>	<p>۳۳۶ اس کی پیچ رو یا نید اور یہی جا کر جو دم سے کہ اسے آل مصطفیٰ احسان چاہیے اب کہ درخت ویا سامان مجھ سے لیلو سکنیہ کے دفن کا</p>
<p>تجھ سے رفیق بیٹی مری آہ چھٹ گئی بچی یقین تم میں لٹ گئی والٹرٹ گئی</p>	<p>پردے میں شب کے سوپ دو اس نکلیات کو زہرا کی طرح دفن کرو اس کلمات کو</p>
<p>۳۳۷ اکبر جلوانہ ہوتے تھے بابا سی ایکدم اصغر تھے غم سے بہلتا تھا میر غم ابنا اسید ہو گئے دونوں طرف غم کھیا ری میرو کی کھیا ری گئی غم</p>	<p>۳۳۸ آئے کسی ملازم حاکم سو دم حاکم جو سنا تھا کہ سب ایک تکم زیب پکار رہی آل سولہ بن ہم غیرت تو دم کے ساتھ تھی کھیا ری غم</p>
<p>تقدیر کیسی ہو گئی مجھ سے حال کی وہ چھ مہینے کے لئے تم چار سال کی</p>	<p>عرصہ جو اسکے دفن میں ہو گا تو کیا ہوا بے گور باب بھی تو ہے ران میں پڑا ہوا</p>
<p>۳۳۹ بابو کے بین کے دم کو خجے شمار سکر پڑ غل پکارا نید سے شمار سکر پڑ غل پکارا نید سے شمار آغا خبر کر باب پچھنی ہوئی شمار</p>	<p>۳۴۰ مردہ کا پردہ کرتا جا اس بابی جنا مردہ جو دفن کیے ہو اس کا خانہ انھو جا گیا غم کی سیت کا اٹھایا چراغ شامیہ نہ زینت میں ذرا</p>
<p>ایسی کیسی موت منہ سے زما نے میں سید انی بے کفن ہے پڑی قید خانہ میں</p>	<p>خیرات کو نہ لعل نہ یا قوت چاہیے نخی سی قبر چھوٹا سا تابوت چاہیے</p>

<p>۵۴۷</p> <p>ابن قریب اسکے یہ توفیق ہو چکی ہو آیا ہے لوٹ میں جو جارا تبرکات مچھا دے اس میں سے علم کی افشاں اور وہ دراکہ اور بھی کھلی افشاں</p>	<p>۵۴۸</p> <p>آئی اندام سے تو سرنگین رسول اور پائنتی کو بال کھلے رونق تول ہیں اس میں جیب علی حسن سردیوں عرش کا ہے جگہ تول</p>
<p>۵۴۹</p> <p>نزدان سے اپنے گھر جو سکینہ روانہ ہو بس وہ رد الغن ہو علم شامیانہ ہو</p>	<p>۵۵۰</p> <p>بھرتی ہے گرد روح شہیدان کربلا قبر اس کی صاف کرتا ہے مہمان کربلا</p>
<p>۵۵۱</p> <p>جب یہ جام حاکم چمکے سنہ اسباب سے بھیجے باریاقت ہوئی پنا سادات میں دوبارہ قیامت ہوئی پنا کفایہ کے مردہ تھے سے ثابت میں پنا</p>	<p>۵۵۲</p> <p>اقلہ سنہ کے کو تکیہ علیہ السلام مانند شامیانے کے کھولے ہوئے حکم جب قبر سے شام سے ہو چکی حکم اور قبر میں وہ آواز آج حکم</p>
<p>۵۵۳</p> <p>زنجیر بننے اہل حرم اٹھ کھڑے ہوئے میت کے گرد آن کے چھوٹے بڑے ہوئے</p>	<p>۵۵۴</p> <p>بالا سے قبر اہل حرم روئے شور سے آواز آئی بچے کے رونے کی گور سے</p>
<p>۵۵۵</p> <p>کہا کہ نہ کہ ال کہ ثابت میں کیا جینا طوں کو جانی ہو یا سو کہ بلا بافو پکارا پٹ کی سیر ال مصطفیٰ تلا وہ حادثہ یہ نیا مجھ جی پٹا</p>	<p>۵۵۶</p> <p>جھک جھک کے دیکھا بیوہ نے تو نظر کیا بیچے ہوئے میں قبر میں سلطان کیا اصغر ہے اونکی کو دین غلام کو رو کیا زینب نے کے مر کر کو تھوڑا کیا</p>
<p>۵۵۷</p> <p>بائیں یہ یا کہ پائنتی کو خاک اڑاتی ہے مان سب طرح سے بیٹی کی میت اٹھاتی ہے</p>	<p>۵۵۸</p> <p>اپنی نشانی دختر خیر شکن سے لو لو بھائی جان اپنی امانت بہن سے لو</p>

<p>۱۷۷ بیچی کو تو بلایا مجھے کب بلاؤ گے یاد رکھو کہ مجھ کو دردِ دل چلاؤ گے کیا ایک منجھتی سرسبزیاں تھم چکاؤ گے بھاری سہجی سہجی سہجی سہجی</p>	<p>۱۷۸ بیچی کو میری خاک پر پونے کی تختی دو کہ چھوڑ دوں گا دیا کرو بد و صا دو کہ چھوڑ دوں گا دیا کرو بد و صا دو کہ چھوڑ دوں گا دیا کرو بد و صا دو</p>
<p>۱۷۹ آئی انداکہ قید کی مدت گزر چکی اب مخلصی ہے مرنا تھا جسکو وہ مر چکی</p>	<p>۱۸۰ روؤں تری غریبی کو یا سبے نصیبی کو مرنا بھی تھا تو شام میں مرنا تھا بی بی کو</p>
<p>۱۸۱ پینے کے بانو گریختن کھانے کے کیا اور بے دینیت معصوم کو کیا بانو کو ہوش آئے تو وہ کیسی ہو گیا باقی تو ترنہ خضر آ کر کیا تھا</p>	<p>۱۸۲ بجا جی کے عیدوں کی مین سیر کیا نہ تعب نہ سخت نہ دینہ نہ کیا سونے کو یہ مقام پسند آئے کیا اب تو عطا قریب ہو نہیں کیا</p>
<p>۱۸۳ بجلی قلق کی صبر کے خرمن پہ گریڑی بسمل کی طرح دوڑ کے خرمن پہ گریڑی</p>	<p>۱۸۴ بھر کیا کرونگی جھٹ کے جو شرب کو جاؤ گی آئی ندا سے فاطمہ میں روز آؤں گی</p>
<p>۱۸۵ روحِ طریق کے لئے دو ہائی ہے جس پر میری عمارت کی گئی ہے جس پر میری عمارت کی گئی ہے جس پر میری عمارت کی گئی ہے</p>	<p>۱۸۶ ناگاہ آئے شہرِ غصہ سے یہ کیا اب قید خانے کو چلاوے آلِ مصطفیٰ بس اڑ چکے ہزار سائیدہ بن چکا زینب بکری جیڑ کر ہر کیا</p>
<p>۱۸۷ مجھ سے نہ پوچھا تبسیر پہ تھکتے لگا دے کس نے یہ خاک میں مرے ارمان ملائے</p>	<p>۱۸۸ جانیں کہاں خواں ہمارے بجا نہیں مرقد پہ فاختہ بھی ابھی تو بڑھا نہیں</p>

<p>۴۴۵</p> <p>وہ بولائیں یہ سنو نہ مانو لگا نہ ہمار اٹھو تو اٹھو ورنہ سزا دو لگا بیٹھنا</p>	<p>۴۴۶</p> <p>لیکھ لائیں قبر کی بولی وہ دلفگار میں بات کا خوف نہ ہے اب ہر دیکھار</p>
<p>۴۴۷</p> <p>یاں شمر رہنے دیتا نہیں مجھ اسیر کو</p>	<p>۴۴۸</p> <p>بولی بی متکو سو پنا جناب امیر کو</p>
<p>۴۴۹</p> <p>مٹکو تھاری قبر کو اللہ کی پناہ بھراؤ بھی اگر مجھے آتا ہے گاہ</p>	<p>۴۵۰</p> <p>پہ لکھتے تھے غافل کی اتنی تھپتھپا سب سے دیر میں کس حال ہے تباہ</p>
<p>۴۵۱</p> <p>یوں بلمتی حضور خداؤ رسول ہو</p>	<p>۴۵۲</p> <p>یہ مرثیہ بحق سکینہ قبول ہو</p>

<p>۴۱</p> <p>جہنم میں جا کر کبھی نظر آئے شاہ شمس العالی سے بے سر نظر آئے گردن میں لاشا خضر نظر آئے</p>	<p>۴۰</p> <p>بے بن بنو گامین کی بنیادیں اندھائی کی چھائی ہے گردن بے بن چاندان کے ناموں کا سکین نوحہ راکر اخصین و ظالمین</p>
<p>۴۲</p> <p>کہتے ہیں کہ خواہر پر مری رحم کی جا ہے میں سر کا ہوں محتاج وہ محتاج رہا ہے</p>	<p>۳۹</p> <p>شیریں تھر شرمردان کی بھی نو ہے کل صبح نہ لشکر ہے نہ کشور ہے نہ تو ہے</p>
<p>۴۳</p> <p>جان نہیں کیا دفن شہ کرب و بلاء رنگے جو اہر ہے توبہ گورہ بھائی زندان میں بھی قتل میں بھی توفائی میاں تلمذہ رانے کبین داد نیائی</p>	<p>۳۸</p> <p>بیدار ہو خواب سے ذکر درہنگار وہ کیا ہو اسبیدار کہ نقشہ ہوا بیکار اور صبح ہوا خاک زار است در بار اٹھام رہائی حرم دید بایک بار</p>
<p>۴۴</p> <p>گردن مری معیت کے نہ کرنے پہ قلم کی اب کون سی تقصیر ہے قید حرم کی</p>	<p>۳۷</p> <p>پوچھا جو کسی نے سبب رحم شقی سے بولا میں ڈرا خواب میں فرزندانی سے</p>
<p>۴۵</p> <p>یہ ظلم کیا حکم کیوں کیا براز اسیر ہو جاؤں دربار کی اندھا جہنم کا حکم نہ قطع نہ جبر کیوں تھیں اخصین چھائی کی اندھا</p>	<p>۳۶</p> <p>اندان کو رہنما انبوہ زادان کھلنے لگے سب نفل دار غفلت کے دیوانہ کھینچے پوچھا پوچھا قید حرم کی کھینچے پوچھا پوچھا قید حرم کی</p>
<p>آخر کوئی پوچھے گا یہ بیدارستم بھی مختر بھی ہے اللہ بھی ہے تو بھی ہے ہم بھی</p>	<p>ایک ایک سے فرما تھے عابد کو سنا لو یا رد کوئی ہاتھوں سے مرے طوق اٹھا لو</p>

<p>۱۱</p> <p>انقصہ تمام گئے اسیر بن کر جا گیا ساتھ اپنے گھوڑے پہ سوار ہو گیا دھوئے حجامہ کر کے منہ دیکھ لیا چو خاک میں تھے دختر سر انور چلیا</p>	<p>۱۲</p> <p>اس کی کہانی کا کہہ دیتا ہوں ہیچا دیو اس نے طبع کی ریتیں عابد بنے کہا زینب کی بی بی لو انھو بیوی بچاں میں لے گیا</p>
<p>۱۲</p> <p>پانوں میں تو زنجیر ہے زنجیر پہ سر ہے او کو نہ رہا ہی نہ اسیروں کی خبر ہے</p>	<p>۱۳</p> <p>وہ اٹھ کے پکاری کہ امام ام آئے سر نے کہا زینب ترے لینے کو ہم آئے</p>
<p>۱۳</p> <p>آواز دی چاہتے کہ اسے دختر سر اب حکم پائی کا اس کو ہے چو نجا رو کر کہا زینب کے لال بھگیا کاہلی خنجر سے چو نجا بھگیا</p>	<p>۱۴</p> <p>آئے تو طبع میں تھا راز شہر شیر اور زینب پہ سلیمان پہنچے بے خبر در باب میں ہو چکے وہ صاحب تعلیم حاکم نے کھانٹتے پھرتے دلگیر</p>
<p>۱۴</p> <p>کیا چھلکے میں آج اپنے برادر سے ملوگی اکبر سے ملوگی طاعی اغفر سے ملوگی</p>	<p>۱۵</p> <p>کھڑے سر زنجیر تو سجاد کھڑے تھے اور منتظر احکام کے حد اکر کھڑے تھے</p>
<p>۱۵</p> <p>بان اچانک غصے سے بھگتی نیا وہ ساتھ سر نہ لے کر آیا بن گیا مڑے پیچھے جانی نہ چھوڑا میں چو روئی آنکھوں سے نہ دیکھا</p>	<p>۱۶</p> <p>اور فرق پہ کھڑا جو فرق شہر دلگیر کسی کی جگہ تھی تھی اسے شاہ کی مشیر ایک شہنشاہ ہوا حاکم بے خبر پہلے سے کھڑے تھے سجاد کی جگہ پر</p>
<p>۱۶</p> <p>لیکن مرا جانی جو بلائے تو جلون میں شہر کا سر لینے کو آئے تو جلون میں</p>	<p>۱۷</p> <p>آواز سنی سب نے سر شاہ امم کی آہستہ کہہ ہو سنا ہے زنجیر قدم کی</p>

<p>علاء اب کھو لوں گے وہ شہید کیا چار تاغیبا اس کا خاندان سے دو بار اور وہ دیکھتی تھی کیا اپنا چار</p>	<p>علاء وہ بولا کہ کچھ از شاد خارا یہ بولے مگر اسے نہیں اسباب عمار فی الفور کیا خاندان کو اسے انار اور اسے لگا لوٹ کا اسباب عمار</p>
<p>تو آپ گئے کھول دے بیوہ کو بلا کر وہ بولا نصیحت عقدہ کشائی کر دجا کر</p>	<p>عباس کے مرستے پہ وہ ہی جاہ و حشم تھا اس لوٹ کے اسباب میں بھی آگے علم تھا</p>
<p>علاء اس دم کہا تیرے کہ تجھے مرے بابا دم کشا ہے پہلے تو گلا کھول نہ بابا وہ بولا ختم چاہی سے لال خضر جا میں چہن سکتی تیرا گلا کھولو گلا ٹپا</p>	<p>علاء جب لوٹ کا اسباب ہو چھوٹ گیا عابد سے کہا حکم سید ہے کہ مول بلج پورہ نہ اتنی دیر ہوئی نہ ہار اگر مرے تیرا لوٹ کا اسباب حکم</p>
<p>بابا ترا زندہ ابھی اسے ماہ جبین ہے بیکس ہے سکینہ کہ پدر سر پہ نہیں ہے</p>	<p>گرتا کوئی آجلا سا سکینہ کو پہنھا دو زینب کی ردا دیکھ کے زینب کو آڑھا دو</p>
<p>علاء بیس تے سکینہ کی غرض وہ بونا شاہ نخاسا گلا کھول کے روئے گئے عباد زنجیر زنج سے کیا ایک کپ کو زار چوتھ پہلے آیا نصیحت کا علم عباد</p>	<p>علاء زینب یہ بیکاری کہ نہ اوروں کی منشا چار پیشیاں اور نصیحتیں میں اچھ نہیں نہار نثار و امیر سے کیا اب خود ہون میں نثار محتاج سرفج سے ہیں ابھی تیرا ہار</p>
<p>وہ بولے کہ کس طرح سے اے دشمن ہیں ہو بابا تو ہو بے گور پسر تخت نشین ہو</p>	<p>اب تک تو میں بے پردہ رہی تیرے حکم سے پر آج سے سرنگے ہوں شبیر کے حکم سے</p>

<p>۱۷۷</p> <p>نزدیک کھنڈی کا پتھر لگا دیا پتھر لگا دیا کھنڈی کا پتھر لگا دیا کھنڈی کا پتھر لگا دیا کھنڈی کا پتھر لگا دیا کھنڈی کا پتھر لگا دیا کھنڈی کا پتھر لگا دیا</p>	<p>۱۷۸</p> <p>بازنہ کھنڈی کا پتھر لگا دیا کھنڈی کا پتھر لگا دیا کھنڈی کا پتھر لگا دیا کھنڈی کا پتھر لگا دیا کھنڈی کا پتھر لگا دیا کھنڈی کا پتھر لگا دیا کھنڈی کا پتھر لگا دیا</p>
<p>چپ ہو مری بی بی کی صدا آتی ہے لوگو کچھ روح بتول اس گھڑی فرماتی ہے لوگو</p>	<p>پھر بولو یہ عابد سے ردالتو نہ اڑھا دو پہنا ہوا کرتا کوئی اصغر کو اٹھا دو</p>
<p>۱۷۹</p> <p>عاموش چو سب قصاصات آتی عابد سے بیٹے نے نہیں فرما پائی بی بی سے بیٹے کا کبر و اصغر کو بھائی اس بی بی کو سب کی دیر لگانی</p>	<p>۱۸۰</p> <p>جہان کے کتا علی اصغر کا چایا اصغر کی طرح اسکو کچھ سے لگایا کب نہ سیدل ماری الفت سے لگایا اور چون نہ بھی میں کب نہیں لگایا</p>
<p>اب تک کفن و گور کی تدبیر نہیں ہے کیا دفن کے قابل مرا شہید نہیں ہے</p>	<p>کرتے کو کیجے سے لگانے لگی بانو اور لوریان دے دے کوسلاؤ لگی بانو</p>
<p>۱۸۱</p> <p>حاکم کے حضور آج کے عابد ہو گیا تو نے بھی سنا فاطمہ نے مجھ سے کہا کیا بیٹا جو جو کہ کو تو نے پچھن کر زہرا اب دے غریب تو کو کھانے کا حاشا</p>	<p>۱۸۲</p> <p>حاکم کا طالب چو عابد بیمار اسباب تو یہ لوٹ کا منکرو دیکھا نہ کہ کی کامی کو جو لوٹا منکرو کھانا تو تیری منج سے طلق نہ لیا</p>
<p>گو عرش بھی زہرا کے ترپنے سے لے گا شہید کا سر تو نہ ملا ہے نہ لے گا</p>	<p>مانگے گی جو محشر میں بتول اپنی زبان سے کہہ دلت زہرا کو تو لا دے گا کمان سے</p>

<p>۱۵۷</p> <p>میں تو کھاتی تھی جو فکر سراسر اس کے لیے جو چین میں تھی ہوا آئندہ حکومت سے اگر ہو کوئی باہر عبرت کے لیے بھی بدولت نہیں کاہن</p>	<p>۱۵۸</p> <p>جن جنھیں گئے گاہ حاکم مغرور بہر مہیا یا جاؤ نہیں سو دنیا ہو منظور نہ ملو تو اجنبی اور چھوٹے بیابان میں عابد نے بھی سے کہا کیا اسقدر</p>
<p>۱۵۹</p> <p>نہ خون ہو لشکر کا نہ ضائع مرا ز رہو اس سر کے دکھانے سے ہم جنگ کی سر ہو</p>	<p>۱۶۰</p> <p>متھ لال ہوا عضو لڑنے لگے تن کے غصے سے کھڑے ہو گئے سب بال بدن کے</p>
<p>۱۶۱</p> <p>اگر کہا جاوے کہ کیا خوب ہے تہ تیغ عبرت کے لیے دفن ہو کر سو شہر پیر بجا ہر زرد لعل کے بھی نیکی تھی لا حول ولا ایا بھی عابد دیکھ</p>	<p>۱۶۲</p> <p>تھکر کہا سلیپین کا کھول تو دو بال زیادہ کا یہ وقت ہو اسے عالمہ کمال سراپ کا دیا نہیں بکریہ بہا فعال کس طرح ہو دفن چلا فاطمہ لال</p>
<p>۱۶۳</p> <p>میں صاحب عسرت ہوں نہیں طالب رہوں جو نہ یہ پیا سامو! میں ادسکا پس رہوں</p>	<p>۱۶۴</p> <p>بابا سے چھٹے بابا کے لشکر سے بھی چھوٹے سر پیٹنے کی جا ہے کہ اب سر سے بھی چھوٹے</p>
<p>۱۶۵</p> <p>عابد کا حکم کرے ظالم ظالم کہ شرم نہ کرے عیب کی ستم شہید ہوں میں نہ ہوں منہ بول کہاؤ نہیں لاکھ ہوں سر کاٹنے میں</p>	<p>۱۶۶</p> <p>اچھوٹا حکم کیا ہے لگا کھنڈہ بیمار اچھوٹا نہیں ہے شاہ کا مختار بچہ بین از بطور میں کیجا تو کرتا اب دیکھو میری حالت ہی خوب مر جاتا</p>
<p>۱۶۷</p> <p>سید انیاں مشتاق ہیں بچے ہیں قلق میں یان رو تا ہوں میں وان سر پیٹوں میں</p>	<p>۱۶۸</p> <p>تو بھی تو بھلا یا دکر سے تسبیہ میں جا کے یوں لڑتے ہیں بہار و داسیرال عبا کے</p>

<p>۱۳۷ جو ظلم شر کو دکھانا سو دکھا کے نیز ہے یہ کیدیں بھر انا بھول کے ہو تو یہ پھری پھری گناہوں کے رازد و نکو جانکے شان ہونے</p>	<p>۱۳۸ جب بیوہ کو کھول کر نیچ بکری کیون غصے پر اس میں بی بی تھاری اب اس کے اندر کی اس تھاری لٹ جائیگی جان بیکری اتیان لاری</p>
<p>۱۳۹ پر دس سر مول کو ملاؤن میں بدن سے گر یہ نہیں ہم سب کے بھی سر کاٹ لے تن سے</p>	<p>۱۴۰ کیا پھر یہ گلے بچوں کے بندھو اوگے پیاسے کیا پھر ہمیں زندان میں بھجواؤ گے پیارے</p>
<p>۱۴۱ سر کاٹا اور دنیا بھر تو بھجی کیا شوم اب میں بھی ان کو تو بھجی آتا ہی معلوم یہ لوٹ جو بھجی ہے اسے دوسرے قیوم دیکھو زمین کی کیا ہو صلاح</p>	<p>۱۴۲ زنجیر پھینک غصہ نہ آیا اس وقت تو توں سے لے لو توں کو جھکایا اور لوگوں کی محراب میں درون جھکایا صابر ہو کر نہ ہو اسباب تو پایا</p>
<p>۱۴۳ گر کہ اسی مظلوم کی ایک تیغ اور خالون سر کاٹ کے تیرا سر شاہ شہر لالون</p>	<p>۱۴۴ باقی رہا شیر کا سر وہ بھی سٹے گا حاکم ابھی غصے میں ہے پھر آپ ہی دیگا</p>
<p>۱۴۵ کہتے تھے اور غصے کی تکیہ بھی جاری دربار میں ایک تھی خازن لطاری سنگے دعا مانگتی تھیں بیان ساری سستی تھی فی کس کے خالق باری</p>	<p>۱۴۶ اسکے شہر فانی تیب کے سوا کس اسے وقت تباہی سے بچا بیان کس بھائی تو تھیں کس سے بچو سدا کس اب تم کے غصے سے بچو کس سے بچا کس</p>
<p>۱۴۷ اب ایک بہترین یہ غمخوار حرم ہے سو اس کا بھی اب طلق ہے اور تیغ ستم ہے</p>	<p>۱۴۸ مظلوم ہو تم غصہ نہ فرماؤ بلا لون ڈ لو رحم کرو ہم پہ چلے آؤ بلا لون ڈ</p>

<p>۱۱۱ نظر آتا ہو اس سے دم آریادہ بیمار اور بولا کہ یہ بکھو رہا ہوں نہیں کار زینب نے کہا خیر کیا ہے مجھے بھی اٹھار داری گئی ہے وہوں کے کوئی نہیں کار</p>	<p>۱۱۲ کس کو نہ پتا آتی ہوں کہ آؤ کو دیکھو افست ہے چھپی ہوئی ہے ٹھیکہ کو دیکھو اس وقت میری جان کے گھر اسے کو دیکھو ماکر ہے چھپی جان کے در جان کو دیکھو</p>
<p>۱۱۳ حاکم سے نہ سر مانگو نہ غصہ نہ خفا ہو راضی رہو اب اسے جو مرضی خدا ہو</p>	<p>۱۱۴ یان تو پھٹا کر تاپوہاں طشت طلا ہے فرمایے منظور نظر کون سی جا ہے</p>
<p>۱۱۵ بانو نے کہا دل پر آئی ہے بیات عاشق بھی کیسے بہت شاہ خاں کا زبان میں لادلی دلی تھی جرات دیواریہ آتا تھا دے سر پر ملاقات</p>	<p>۱۱۶ بابا تیرے صدقہ سے اکبر کے نقد بابا تیرے عیال اور کے نقد بابا تیرے چھوٹے بھائی کے نقد قاسم کے نقد علی اصغر کے نقد</p>
<p>۱۱۷ مختار نے میں بھی درد زبان ہاے سکینہ لینے کو سر شاہ کے اب جاے سکینہ</p>	<p>۱۱۸ بند آنکھیں کیے لیتی ہوں ہاتھ کو ٹھاکر لوریا با کلیجے سے لپٹ جاؤ تو اگر</p>
<p>۱۱۹ سب کے متعلق لفظ کہ اچھا جلائی سکینہ ہے بھی میری تن دوسری شہید کی جانب کو دیکھیا ہاتھ پر کھانچو لپٹا ہاتھ کر کیا جبرا</p>	<p>۱۲۰ ابغا تختہ بیکار کوئی بے خبر دکھلاؤ سر پہ لٹ کر رہا اس میں چلاؤ صدقہ کی لپٹ کے بندہ نہ نہ دلاؤ دل میں پڑتا ہوں سچے سے لپٹ جاؤ</p>
<p>۱۲۱ پھیلا کے پھٹی کرتی کو جلائی سکینہ بابا چلو لینے کے لیے آئی سکینہ</p>	<p>۱۲۲ جاؤ اگر آنا متعین منظور ہو بابا میں دور ہوں اس وقت نہ تم دور ہو بابا</p>

<p>۴۴۴ پہن سیکھنے کا کہ سر شاہ کا تریا سیرتیں لکھتے تھے شمس کے اقتدا معراج سر شاہ کو ہوئی قیام بال سر و سر شاہ آن کے پھر گئی ہرا</p>	<p>۴۴۵ کو لے لیا دار کا پیا آئی وہ ناچار ہر جا پہنچ کر شاہ کا گیا گو دین کیا پھر پناہ نہ دیت حیدر مہدی سلار پھر کھڑے کئے علی علیہ السلام</p>
<p>غل تھا کہ سر شاہ سرافراز کو دیکھو مفلوم کے معصوم کے اعجاز کو دیکھو</p>	<p>ہر کوچ مین تھی یاد حسین آل نبی کو سب روتے تھے ہر وقت حسین بن علی کو</p>
<p>۴۴۶ خاصات بلند تھے شاہ سیکھ لاریب سائید مینا سی سر چھٹیا کتاچہ کو فاذوہ مرید پھر کیا اندلس سے ورج پیر غلام زہرا</p>	<p>۴۴۷ فاشہ کو دربار نہیں تھریا مکان افلتیج کہ مجھ سے تھی ہر نشان اللہ کا ہاد سے جو در شاہ شہیدان پیر غرض کہ وہ سنہ مراد آن جان</p>
<p>گوارہ قدرت مین یہ ناز دئے چلے ہیں کچھ عرش پہ اللہ سے کہنے کو چلے ہیں</p>	<p>قلبی بفا اے پسر فاطمہ زہرا روحی بفا اے جگر فاطمہ زہرا</p>
<p>۴۴۸ تھا بیبیون مین غلامہ فقہ بہ بی بی تھے در شاہ شہیدان بہ بی بی تھے در شاہ شہیدان بہ بی بی تھے در شاہ شہیدان</p>	
<p>میں لائی کہ ہو گویا بکس پر آیا لو امان مبارک مری گودی مین سر آیا</p>	

<p>شیریں زاد میر جو عقلمند کی کیا حاجت بخا میں برادر شیریں زاد میر سودا جو سے دین قدر کس کی از غفلت میں بانو کو دیا قدر حسین علی بن</p>	<p>شیریں زاد میر فہرست ہوئی امانت کی جو شیریں یا قفس سے وہ ہوئی گریبا نوری شیریں آقا میں اس قسم اندر سی تو شیریں پیشہ پیشہ کی نوری ذرا غور با تقدیر</p>
<p>وہ ماہ نجم میں تو یہ خورشید عرب میں دو لون کا قرآن ہو گیا اک پر دہش میں</p>	<p>شیریں زاد میر تو گوہر سا شوہر ہے تو عابد سا خلف ہے تو گوہر دریا سے امامت کی صدف ہے</p>
<p>شیریں زاد میر اے سونو دیکھو تو ذرا قدرت لاندہ خشب کیمان اور کمان بانو سے بیجاہ کیا ذرے کو ہم پہلو سے خوش کیا وہ آگاہ ہیں اس ذرہ نوازی کی آگاہ</p>	<p>شیریں زاد میر کیون غم جو ذرہ کو نہیں میں پائے خانو جہان خواب میں جس بیجاہ کے اور خواب میں آوے تو ہو بیجاہ کے اعجاز سے ذرہ کو بلو کے بھلائے</p>
<p>وہ فخر عجم بانو سے اقلیم میا ہے یاں ز پرنگین خاتم تسلیم و رضا ہے</p>	<p>ادس رو پہ تجلی کا نہ کیوں خاتمہ ہوئی آب گل جنت سے جسے فاطمہ دھو وے</p>
<p>شیریں زاد میر یہ تقدیر بانو سے ذرا کیون تو شیریں وہ سب دین تھی تو غفلت کا شیریں وہ خاتم عصمت تو عفت کا شیریں</p>	<p>شیریں زاد میر یہ شرف عقد بانو کا بیجاہ ایک قصہ فلک تیرے قضا و قدر کا وہ ان جلوہ غائب تھی وہ حق اقبال وہ زنجیر ساری ساری شیریں اقبال</p>
<p>وان دولت و آسائش و تفریح و خوشی تھی یاں حکم میں سب کچھ تھا مگر فاقہ کشی تھی</p>	<p>شیریں زاد میر شیریں لب و شیریں دامن اہل جیا تھی بروانہ شمع حرم شیریں خدا تھی</p>

<p>۱۷ خوشی کی سانسے جا کونی تھی ماہ آئینہ ناز و محبت سے آئینہ سے آگاہ خاشاک سے کوئی چپکل نہیں تھی ماہ تھا شاد کش زلف بد قوت اللہ</p>	<p>۱۸ وہ خان تخت کا پاپے سر پہ کتنی ہی جلوہ دار سلیمان سے ہیں شہر وہ بی بی جلوس آئی ہے اسطر کا کیکہ صاحب چہرہ پیانے کی بیٹے کی مادر</p>
<p>۱۹ جب کہتا تھا کوئی یہ مجب غصت و خو ہے آئی تھی صدا صاف یہ نہرا کی بہو ہے</p>	<p>۲۰ کچھ اور پھر قدرت اللہ نہیں ہے سامان ہے شادی کا پہنوشاہ نہیں ہے</p>
<p>۲۱ گوہنچ روز و رات سب غلام کھل پیشہ تھا قیامت کا بھٹہ تھا کھل سید کے بدل شہین عرفان نامل پارسی پین وہ حلقہ تسلیم</p>	<p>۲۲ وہ تخت جو باتوں کے قریب آیا فضل تسب آپ کو قانون معظّم کے پکارا کسی پارسے باؤ بوبو کے پکارا افت کا اشارہ تھا قیامت کا اشارا</p>
<p>۲۳ ظہال کی آواز سے شرم اسکو بڑی تھی صفت وہاں ظہال کی جا باتوں بڑی تھی</p>	<p>۲۴ سراد سکار کھاسینہ اقدس پہ تھا کے ہاتھوں سے بلائیں لیں کیجے سے لگا کے</p>
<p>۲۵ اگر شب کو ہوتی تھی گزرتی تھا بیلہ کیا کہتی تھی خواب میں وہ عاشق غفار بالا سے زمین آیا سر پر خاک آٹار اگر بی بی کو اس تخت پہ چون غلام</p>	<p>۲۶ پیر زلف معنی پر بلا سکہ کا غنہ تھا بچہ رست اور سکا جوہر شانی سے بہتر بلجھا نے اور شانے کے گیسو سے مغنہ آغاز و یہ تھا کلام سے واسے تقدیر</p>
<p>۲۷ وہ تخت ہے یا بخت بلند اہل زمین کا خاتون معظّم ہے شرف عرش زمین کا</p>	<p>۲۸ اتھار دین سال آہ جو اکبر نے قضا کی تھی خاک اور تھین گیسو دن پر کرے بلان</p>

<p>۱۰۰ فاطمہ بی بی کا روضہ گلزارِ حیات کی زینت گل رو گلزارِ حیات کی زینت گل رو اور انور کے جو شمع زلفِ انور ہرگز نہ بجھیں</p>	<p>۱۰۱ شہنشاہِ عالم کی شان تاجِ کبریا کی شان تاجِ کبریا کی شان تاجِ کبریا کی شان تاجِ کبریا کی شان تاجِ کبریا کی شان</p>
<p>۱۰۲ سو کو فیون نے بغض شہنشاہِ زمین سے باندھا تھا انھیں بازو کو گھسے رس سے</p>	<p>۱۰۳ طالع تو کے بیدار ہیں گو خواب میں تھے تو صاحبِ معراج کی اولاد ہو سہ</p>
<p>۱۰۴ حیرانِ مہرِ خواجہ بین آفتابِ شمس طوار تسلیم کر کے کہنے لگی کہ تو اظہار شمعِ کبریا کی پیر کو نام نہاد بے شک و شک و شبہ و شک و شبہ</p>	<p>۱۰۵ کافی ہے کہ درویشِ عشاق درویشِ عشاق کی شان درویشِ عشاق کی شان درویشِ عشاق کی شان درویشِ عشاق کی شان درویشِ عشاق کی شان</p>
<p>۱۰۶ شانہ بھی کیا زلفون میں شادی و فرح سے لین تھے بلائیں مری مادرِ کی طرح سے</p>	<p>۱۰۷ پانی ہے جہانِ مہرین زہرا کے وہ ہے قطرہ نہ ملا اکبر و اصغر کو غضب ہے</p>
<p>۱۰۸ وہ بوجھتی تھیں تیرا نہیں معلوم تیرے فضائل کی شہرت کو معلوم تو زہرِ مظلوم ہے دینِ مظلوم تو زہرِ مظلوم ہے دینِ مظلوم</p>	<p>۱۰۹ سب خواجہ بین آفتابِ شمس طوار نام آگے نہ لگائے گا کہ اس کا کیا نام آگے نہ لگائے گا کہ اس کا کیا نام آگے نہ لگائے گا کہ اس کا کیا نام آگے نہ لگائے گا کہ اس کا کیا نام آگے نہ لگائے گا کہ اس کا کیا</p>
<p>۱۱۰ میں فاطمہ بی بی اور مرزا باب نبی ہے تو مادرِ ہشکل رسولِ عربی ہے</p>	<p>۱۱۱ ہر چند سب اولادِ علی نیک ہے بالوں پر ساری خدائی میں حسین ایک ہے بالوں</p>

<p>۱۰۱ گو اسم نویسی جو دستور اک جا بغیر کتب سلیمان ہے بیجا نویا ہے جان پہچانے نام عشیر زبانی یاد ہو جس سا</p>	<p>۱۰۲ یہ ذکر تھیلو جو بانو مونی ناگاہ دیکھانہ وہ بیچی نہ دے تھیلو خاک رو کر جی کہتی ہے کہ کین جی کہتی ہے رب کہیجے کہیجی کہیجی کہیجی</p>
<p>۱۰۳ ہے سبط نبی پر وہ دل و جان نبی ہے شہزادہ جبریل ہے فرزند علی ہے</p>	<p>۱۰۴ اس خواب کی امید پہ سویا ہی کر دنگی اور عالم رویا میں رو یا ہی کر دنگی</p>
<p>۱۰۵ جو قدرت حق بین ہے وہ ملک سکوا ہو فتنا رشتہ مستور ارض سما ہے مظلوم ہی اور وہی شاہ شہلا ہو مقتول تھا ہے وہی یوں قضا ہو</p>	<p>۱۰۶ اکھٹو جو دیکھا تھا کس کو نہ پایا اور دیکھتا تھا عشق وہ اکھٹو پایا زانو پہ رکھا سر پہ بھیجے پہ چھکایا کھانا کھجی کھانا کھجی کھانا کھجی</p>
<p>۱۰۷ ایسا کوئی ذی رتبہ نہ دیکھا نہ سنا ہے اب نسل میں آدم کی نہو گانہ ہوا ہے</p>	<p>۱۰۸ سینہ تھا ورق اور ہر انگشت قلم تھے اور شام و سحر نام شہر دین کے قلم تھے</p>
<p>۱۰۹ ذاتی صفاتی تھیں اس کی اصل محتاج ہے بیشک نہیں پہچاننا میلٹ یہ نانا کی ہے اور فرقہ آنا رکھ ہے جو رہن یعنی بیا در برا</p>	<p>۱۱۰ آخر اسی اندوہ سین کی آج گزرا اکھٹو بھڑا ہے ہی خواجہ جی سہیا یعنی سر کر ہی بانو پہ خوش ہو گیا نہا ہے سر کر ہی بانو پہ خوش ہو گیا</p>
<p>۱۱۱ بیشی کی مری خشک غذا نان جوین ہے یہ بھی ہے کبھی اور کبھی وہ بھی نہیں ہے</p>	<p>۱۱۲ کستی تھی کہ طاقت نہیں جواٹھ کو کھڑی ہو میں فرقت سپیر میں بیمار پڑی ہو</p>

<p>۵۱۵ اسے قافلہ فوج کی طرح سرگرداں کیجیو بہاؤ شاہ کی طرح سرگرداں کیجیو پیشوا کی طرح سرگرداں کیجیو گرہ میں فغان نفس سرگرداں کیجیو</p>	<p>۵۱۶ زبان کا کیا ہے درد کی تپیر بانو نے یہ کی عرض کشمیر کی تپیر اس کشمیر کا کیا ہے حق میں کی تپیر زبان کا کیا ہے بیان کی تپیر</p>
<p>جز نام حسین اور کوئی یاد نہیں ہے فریاد کہ اب طاقت فریاد نہیں ہے</p>	<p>نظارہ شیر بھی خوشنودی رہے منظوری اسلام پہ حاصل ابھی رہے</p>
<p>۵۱۷ نام اپنے جگمگاتے تو جگمگایا اک نام کی جگمگاتے تو جگمگایا یہ نام بھی جگمگاتے تو جگمگایا سورابین مردہ ہوئی سو جگمگایا</p>	<p>۵۱۸ یا تو دل جان سمجھتی اس وقت تک آکھٹے حجاب تک گیا اندر غم ہنگامہ قضا اور قدر کو ہو افسان یاں اب ہر شے پہ کھلا دلی</p>
<p>تقوید دل غمزدہ نام شہ دین ہے آکھونکی تسلی کو مگر کچھ بھی نہیں ہے</p>	<p>گو حسن ہے پوسف و سوا ابن علی کا دکھلا دے غریبی کہ یہ حصہ ہاسی کا</p>
<p>۵۱۹ ایسا کہنے کی بات تو باغی غافل اس کی بات ہوئی آگ کی حاصل یہ رسم کی سی کہ مگر کیا میل جست کی پستی میں پستی کی میل</p>	<p>۵۲۰ یاں غمزدہ بانو سے غافل طبیعت کی زبرد اس کی طبیعت کی بات ہوئی آگ کی حاصل بانو نے سوا اس سے جو کی جگمگایا دیکھا تو عجیب طرح سے غافل</p>
<p>کچھ وجہ بھی کیوں خادمہ کی یاد بھلا دی حضرت نے مجھے درد دیا اور نہ دوا دی</p>	<p>قامت تو ہے وہ جس کے لیے اصل علا ہے برسا پنچے میں منظر لومہ و غربت کو بھلا ہے</p>

<p>۱۳۵ آنکھوں کی جیسی کہ بے آثار بے یاد رہی اس کو جبار کے انوار جیسا کہ فاقہ کشی صاف انوار نہ دیکھیں بے اعضا سببیت غفار</p>	<p>۱۳۶ بانوں پہ شکل نہ مظلوم کو دیکھا نہ از غصی پاؤں زیادہ ہوئی شیدا بیاضہ اس عشق کا نعرہ کیا ایسا جو کھل گئی اس غم اجین ہر چہم</p>
<p>مخلوق جو کچھ درجہ غریبی کے کیے تھے وہ سب شہ مظلوم کو خالق نے دیے تھے</p>	<p>پایا شہ والا کو نہ پھر خیر النسا کو ہر سمت پھری دھونڈتی نقش کف پا کو</p>
<p>۱۳۷ بے نقل و حکمت غصی راہی کہ جو گئے چوچ اسے واہی راہی گیکو گیوان برہی نانت راہی دیکھی بہ وہ دینی گئی راہی</p>	<p>۱۳۸ نقش کف پائے میں کچھ بھی پایا شہ پو تو تھا بانوں کا عجائب پایا چھوڑ کر بانوں کے سر کو بھی پایا کہ آہ کی ایسی کہ زمین بھی پایا</p>
<p>تمنی انکو غرض عقدہ کشائی جہان سے موجود تھے بندھنے کے لیے چوب سان سے</p>	<p>رونا تھا بس اور نام حسینا بن علی تھا تسبیح میں ذکر میں ورد میں محف تھا</p>
<p>۱۳۹ کون کسب از خدا سنیہ شہید کون کسب از خدا قامت دم کسب پادشاہ کی جیسا قامت دم کسب شہید کی جیسا قامت دم کسب</p>	<p>۱۴۰ بند آنکھوں میں کون کسب دن رات اسی کے کون کسب کہ ایک دم میں تاتا تھا کون کسب کہ تھی کون کسب نے ذرا جا و سراہ</p>
<p>پانی کا نہ شربت کا نہ ہوں شیر کا شہ میں پیاس کا مشتاق ہوں شہ شیر کا شہ</p>	<p>دریافت کر دو دل مرا ناشاد خرن اس قافلے میں یوسف زہرا تو نہیں</p>

<p>۱۷۱ نبیوں کی جتنی خدمتیں تھیں ان کی ہر ایک سے بڑھ کر یہاں تک کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ فرمائی تھی وہ فاطمہ کلالہ پر معلوم اسی کو کہ جو خواب کی پیروی</p>	<p>۱۷۲ میں نے کی تھی وہ ہر ایک سے بڑھ کر میں نے کی تھی وہ ہر ایک سے بڑھ کر خط کے گزیر کیا تھیں یہاں تک شہزادی کے گزیر کیا تھیں یہاں تک سب سے پہلے تو جانی ہو چکا</p>
<p>گو خلق میں اب یوسف و یعقوب نہیں ہے ایسا بھی خدا کا کوئی محبوب نہیں ہے</p>	<p>خود نکلون محققین صوفیہ نے کو نصیر اب ہے نہ ہر کی ہو ہونے کا پر جب کو ادب ہے</p>
<p>۱۷۳ خوشی ہو تا تھا عیان صبح کے ہنگام پوشیدہ میں غور شد ادا کے وہ کام پیوستہ دوری ہوئی جاتی تھی سلیم کچھ سکھ کر رہی تھی تھی تھی تھی</p>	<p>۱۷۴ پاشاہ بوا اور راست کے نقد محبوب خدا شاہ دلالت کے نقد محتاجی خاتون قیامت کے نقد ارادہ اپنی ہی مظلومی غریب کے نقد</p>
<p>آگاہ نہ تھی شکو جھپکنے سے پلک کے تا صبح گنا کرتی تھی تارے ہی فلک کے</p>	<p>کچھ ایسا سبب کر تو ہم اپنی دعا سے آنکھیں ملون جا کر قدم آل عباس سے</p>
<p>۱۷۵ کہنی تھی خیال شدہ الامین کے آقا آگے تھی میں بدین تھیں پیر تیار رہا ہے شرف لانا سبب سبب رہا ہے شرف لانا سبب سبب</p>	<p>۱۷۶ کیا عقداں تھی پیر فاطمہ کا نام ناگاہ دین میں تھی پیر فاطمہ کا نام رہا ہے شرف لانا سبب سبب رہا ہے شرف لانا سبب سبب</p>
<p>ہاں سچ ہے نہیں قابل لطف شہ دین ہوں شہزادی ہوں بیشک میں بنی زادی نہیں ہوں</p>	<p>بالوں کے محل میں بھی عجب لوٹ پڑی تھی در بند کے حجرے کے حیران کھڑی تھی</p>

<p>۵۱ افقہ حبیبی کے فائز ہوئے بلطون ملاسل کر لیا ابو جعفر اس محل شہر سے کر لیا اسوا پہلے جو ہوئی قیدی تھی تھیں مار</p>	<p>۵۰ نہر سے جو سن پایا تھا نام شہر اس کو دین و عمارت کی بنیاد کتنی تھی علی سومری شل کرو آسان آئی تھی صد افاغہ نے ہر جہان</p>
<p>آخر کی اسیری تو قیامت تھی بلا تھی تافے پہ نہ ہو دج تھانہ بانو پہ ردا تھی</p>	<p>اللہ سے اعجاز حسین ابن علی کا بانو کی طرف ہاتھ نہ اٹھتا تھا کسی کا</p>
<p>۵۲ تین تین جی جی جی جی بانو کی تین تین تین تین تین تین بی بی بی بی بی بی بی بی بی بی بانو نے کہا تھو اسلام سے اس سے</p>	<p>۵۳ نہر و بانو سے اپنے اپنے اور تھوڑے سے بھی تھوڑا اور ملا یعنی کہ تھوڑی اور جدا اسکا ہر کس کا و کا کیا پس سلمانوں نے کیا کیا</p>
<p>۵۴ بانو یہ چلین ہاتھ کھلے ساتھ تھا ہے گریہ نہیں تو باز نہ لو تم ہاتھ ہمارے</p>	<p>۵۵ وہ کہا کہ گو تھے رسول عربی کے ٹوٹا تھا اسی بانو کو جنے میں بنی کے</p>
<p>۵۶ نہر سے تھوڑی اور جی جی جی جی بانو کی تین تین تین تین تین تین اللہ سے لطف کر دم لافے خوش ذات کھلا دے ہاتھ اپنی تین تین جی جی</p>	<p>۵۷ اسلام جی بانو کا جی جی جی جی جی جی پاپن جی جی جی جی جی جی جی جی جی نہر کی ہو کر بلا میں جی جی جی جی جی شہر تھوڑے اور سپر جی جی جی جی جی</p>
<p>۵۸ میتاب ہوئی ہوئی کیسے روح بدن میں کبر او سکینہ جو بندھی ہوں گی رسن میں</p>	<p>۵۹ کچھ لکھو نے کو بنی کا نہ ادب تھا زور کے لیے تیرے لگاتے تھے غنیمت تھا</p>

<p>۱۵۴ دنیا دار سیر کو لیے خرم و غم شیرین سبب سے قطع ناز و نیاز سجدہ میں سیر کیا وہاں تھیں جس کا ابوجہ جوں سے کہیں</p>	<p>۱۵۵ حاضر فیضیجان عجب کی تقریر سجدہ میں سیر کیا وہاں تھیں جس کا ابوجہ جوں سے کہیں</p>
<p>۱۵۶ اس بات میں کمزور ہر اک فہم قوی تھا حاضر نہ وہاں باب علوم نبوی تھا</p>	<p>۱۵۷ سب رتین انصار و ہاجر کی دہن تھیں حلقہ کے بانویہ کینیزان حسین تھیں</p>
<p>۱۵۸ الہام علی کو تو ناگاہ کہ سجاد زبیر کی بیوی جو سجدہ میں جا کر دکھاؤ شہید کیودہ وہود غنی جو جا کر دکھاؤ سجدہ میں اور سجدہ میں خاص بن جاؤ</p>	<p>۱۵۹ اور بانو کے اندام میں غصہ تھا سجدہ سجدہ میں سجدہ میں سجدہ میں سجدہ سجدہ میں سجدہ میں سجدہ میں سجدہ سجدہ میں سجدہ میں سجدہ میں سجدہ</p>
<p>۱۶۰ مردہ بھی مری فاطمہ کا شب کو لوٹھا ہے بلوے میں ہوا وہ اسکی ہے کب یہ دوا ہے</p>	<p>۱۶۱ مسجد یہ بنی کی یہ مدینہ ہے بنی کا زندہ مجھے پیوند کرے کوئی زمین کا</p>
<p>۱۶۲ سجدہ میں علم لدنی جو در آیا حاکم کو خطا با تو کی تقریر سے آیا تباہی ہے ان نقطوں کے سجدہ میں آیا بانو کو سلمان کیا اور یہ آیا</p>	<p>۱۶۳ حاکم نے ارادہ کیا دیکھنے کے لیے تباہی ہے ان نقطوں کے سجدہ میں آیا تباہی ہے ان نقطوں کے سجدہ میں آیا تباہی ہے ان نقطوں کے سجدہ میں آیا</p>
<p>۱۶۴ بس تمکو ہدایت سے شکر ہے بی بی اب عقد کی لپٹے تو ہی مختار ہے بی بی</p>	<p>۱۶۵ نامحرموں سے سامنا ہی پردہ نشین کا زندہ مجھے پیوند کرے کوئی زمین کا</p>

۷۵۷
 بانو کے کاغذ نظر کے رخ شاہ
 یوسف دریا کل در شہید کی آئند
 پیر کا رخا شہید جو در دوست ہاگاہ
 بانو نے اچھین سے پہچان آہ

حید سے کہا آپ کا محبوب یہی ہے
 مقصود یہی ہے مرا مطلوب یہی ہے

۷۵۸
 پھر تمام دست حسین مل جانے
 بانو پیرا لدی شاہ دوسرے
 پھر بانو بدایا عقدہ کشانے
 پیر مبارک ہو نادای چلانے

کیا مہرین بانو کے ہوئی مہر خدا کی
 باقی جو کچھ نسل امامت سوعطا کی

۷۵۹
 کھڑے کیے جانے کو چہر حید کرار
 سب زین و سوخت حیدین جو جلاؤ
 اور ہمسراک سست کثیر ان خوش طوا
 خود رخ توال کے ذرا ہوئی تھی ہار

بجای کب جو آنے کی خوشی ادسکو بڑی تھی
 زینب بیان دروازے پر مشتاق کھڑی تھی

۷۵۹
 داخل حشر حسین ہوئی بانو فی جگہ
 زینب نے باہرین بین بصد حسرت جاگہ
 چو دیکھئے سب پیرا پیرا گئی آہ
 امان مری تھکوں نے چھین آہ

مرتے ہوئے حسرت جو اوجھن تھی تو یہی تھی
 اس دوزگی کیسی مری امان کو خوشی تھی

۷۶۰
 افسوس کی تینا
 جی ہوئی تھی گئی اور ہوئی تھی
 اس مری تھی کہ راحت دوا
 دیکھوین جو کچھ بھی سہرا دیکھا

اب گھر میں ہوائی ہے خالق کی مدد سے
 امان کو میں کس طرح اٹھا لاؤں لحد سے

۷۶۱
 متا ز جو بانو کی عقدہ شہیدین
 بانو تھی شہزادہ جبریل میں سے
 خصلت میں شاہجہانی شہزادین
 مظلومی غریب تھی حیاں جہین سے

ہر دھن میں ہم رہتہ شاہ شہدا تھی
 کیا زہدہ شیر بھی مقبول خدا تھی

<p>۱۱۱ یون اوئی شیرین خن کی تہلے ارشاد بانو کی کنیزین میں غمیت شاد کتنی تھی کہ پیدا ہوئے حبیب تاج نیرین سوا سب کو کیا اپنے آزاد</p>	<p>۱۱۲ بانو نے ناحیہ کل نام نہ ابرار شیرین ہو چارادوس خن تقدے دنیا اور اپنے پیچھے کا دیا خلعت زرار تہ بن جو خطا خلعت و گرانبار</p>
<p>۱۱۳ مشہور ہے شیرین بختی شاہ ہدا کی شیرین کی بھی اکدن لب شیرین شمس کی</p>	<p>۱۱۴ کتنے تھے کہ لے خون جہنم کا بھی کیا ہے آزاد تھے مالک جنت نے کیا ہے</p>
<p>۱۱۴ بانو نے سوار ادا دیا شیرین خود یور و بلبلو چا اوسے اپنا بیش نہ دین لاسے اوسے بولی آغا موج ہے شیرین اوسے چن شیرین</p>	<p>۱۱۵ خفت کما لوندیان کو سب کی بانو بخین کیوں نہ غصہ عیبی وہ بولی باوق جو میں آگے داری وہ لوندیان بخین میری لوندی جواری</p>
<p>۱۱۵ جیسے مری طاعت میں اسے عذر نہیں ہے بانو بھی یوہین دل سے کنیز شہ دین ہے</p>	<p>۱۱۶ ان بکور باد ختر کسری نے کیا ہے آزاد اسے دلبر زہرا نے کیا ہے</p>
<p>۱۱۶ شیرین غلام جو جاری ہو انو کتنے گئے کہ جو جکا کر شہ و شفو توزیب کلمہ کی تو زینت پہلو میر تیرا قبول ہو کر نہ کو</p>	<p>۱۱۷ کہ شیرین بولی چلی تیار انکھ سے اتھائی خن شہ ابرار پہر اپنے لگی کھجور کا وہ دھادار شہ نے کہا کیوں نہ ہو جلد کر لہا</p>
<p>۱۱۷ تو نے دیا اور میں نے لیا اس کو خوشی سے ہم نے گر آزاد کیا اس کو خوشی سے</p>	<p>۱۱۸ غیر دن ہم کرم کرتا ہوں اپنوں سے میں ہوا جو انگنا ہوا انگ سے جو گنا ہو کہہ نے</p>

<p>۱۷۱ شیرین کے کما شان و بانی مجھے جانا دروغی سے نہ لو دیکھو جلدانا اور یہ ہیں آکر مجھے پہلے بلانا نہ کہ گھر سے توجا پو آنا</p>	<p>۱۷۰ کتنا ہے اودی کہ پھر ملنا کا بائیں ہوں سرِ حجب سے بیا رستہ وہ قریب تھا سکوہ ہو بیا خاکِ ایت دی کا دران سکنا</p>
<p>۱۷۲ پر ہم بھی تو اب جائیں گے یان سے کہیں شیرین اک دہر میں آئینگے گھر میں ترے شیرین</p>	<p>۱۶۹ تو ریت کا حافظ تھا عزیز اوس کا لقب تھا وہ قریب جو تھا حکم میں اوس شخص کے سب تھا</p>
<p>۱۷۳ شیرین کے کما کب تک آئے تھیں بیا دروغی سے نہ لو دیکھو جلدانا اور یہ ہیں آکر مجھے پہلے بلانا نہ کہ گھر سے توجا پو آنا</p>	<p>۱۷۴ قبیل شیرین کے بواخت ہے ناگاہ ترے بن بنی ہوئی عورتیں بیا کتنے ہیں کلہر میں سے ناگاہ ہو ناگاہ مردین مجھ میں کہیں جو جی ایت</p>
<p>۱۷۵ کچھ آل بنی ہدیہ و ستھ ترا لین گے ادھم تجھے کھانے کی بھی تکلیف نہینگے</p>	<p>۱۷۶ موسیٰ نے عیان اوس پر رہ دین خدا کی اور دولت اسلام محمد نے عطا کی</p>
<p>۱۷۷ شیرین کے کما آئے دعوین بنیں کیا دروغی سے نہ لو دیکھو جلدانا اور یہ ہیں آکر مجھے پہلے بلانا نہ کہ گھر سے توجا پو آنا</p>	<p>۱۷۸ چھوڑا میں سے چھوڑے گیا ترے بن بنی ہوئی عورتیں بیا کتنے ہیں کلہر میں سے ناگاہ ہو ناگاہ مردین مجھ میں کہیں جو جی ایت</p>
<p>۱۷۹ ستے بن قلق تھا سخن شاہ ام سے شیرین کو حیات اپنی غرض تلخ تھی غم سے</p>	<p>۱۸۰ بج کو خط آزادی دوزخ دیا اہم سے اور اوس کو بھی آزاد کیا شاہ ام سے</p>

<p>بولا بے غم نے شوق آدم و حوا سب کا ارشاد کیا دل سے پیر پیار حسین کے سے ہی جاکوین نہیں ہے یہ کچھ بیکر بھگے بولگا</p>	<p>پیر کا سر آئیگا یان اور سرم بھی زہرا بھی حسن بھی اسد اللہ بھی ہم بھی</p>
<p>جوانی بے خبر نہ لگا نہ بزمین باجر سے سیریا کھینچ کر دودھ کین اور سر پر تبتیر پونچھ کر دھوین نہیں ہے یہ کچھ بیکر بھگے بولگا</p>	<p>مجاو بھی قلع سے ترے اندوہ دلی ہے کیا کچھ خبر بد مرے آقا کی سنی ہے</p>
<p>دہ بولا لاذا جوت کی کون نا جو سرم کوئی جانی ہے کون نا جو بارگاہ کو نہ من ہے کون نا جو نہیں ہے یہ کچھ بیکر بھگے بولگا</p>	<p>بے غم ہو جا صبح سے ناگشہ خاد یان گھر سے گیا ہے کو شیرین پایہ اور بد نعلی اپنے گھر آرا دے بیکر تقاضا دلین کے کو عدہ سر</p>
<p>کونے سے بھی اور شام سے بھی فوج چلی ہے تسطور تیا ہی حسین ابن علی ہے</p>	<p>بن یادمین زلف درخ سلطان عرب کی شب صبح کی اور صبح اوسی یادمین شب کی</p>
<p>پہننے ہی زدی خنجر چھالی پھر بولی خبر چینی نے اورانی پہننے ہی است نہیں کرنے کی لڑائی چھوٹا نواسا ہے یہ شہر خدا کی</p>	<p>شہر سے پہنچ گیا کرنی خنجر لینا ہوا ہو خبر آد کین پھیر اٹھ کر سے جلد سا ہو کین پھیر آئے یہ عفت پر صاحب پھیر</p>
<p>کلمہ پڑھین گے دم بھی محبت کا بھرنیگا اور خون بھی احمد کے نواسے کا کر سینگے</p>	<p>تو دیکھ چکا خواب میں تصویر بنی ہے اب دیکھو اکبر کو کہ بالکل یہ وہی ہے</p>

<p>۵۵۵ یاد تو بگو غلامیوں نے کھائے زینب کی راجہ چین کی چھوٹ لائے اور شہت پہلو کے قہقہے جی لگائے اور دست بجا دست سر در پادشاہ لگائے</p>	<p>۵۵۶ یاد تو کیا سنگین عکس نے پانی اکدن خبر جس عورت سے پانی پوچھی ہم راہ جسم کی لگائی شہ پر چادر کی لگائی</p>
<p>جہر تھے بہت پیار حسین ابن علی کے نیلے ہوئے رخسار طماچون سے اسی کے</p>	<p>دریا کو تو سب ظالموں نے چھین لیا ہے پانی سپر فاطمہ پر بند کیا ہے</p>
<p>۵۵۷ سور کر کیا اونٹ پر شہزادہ بن کر میشل میں دکھایا شہزادہ کو نہنے نہایا جانی کے لاشے پہن کر</p>	<p>۵۵۸ عجیب کو گزشتہ نصیب کی خبر یاد کر کہ بلا میں جو گرفتار بلا ہے جس روز سے دار دیو نے اس لکڑی گر زرق غلابانی کا گئے زعفران</p>
<p>خاقان نے جسے عہد امت کا دیا ہوتا اعدائے شتر بان او سے جو ز کیا تھا</p>	<p>آفت کا ہر اک ن تھا ہر اک ظلم کی شب سب ایتن تو عین پر شب عاشوہ غضب حق</p>
<p>۵۵۹ نیکر صادق نہ کوئی بھگتا تھا اک عہد تھا شیریں اور اک حق تھا اور نیکر صادق نہ کیا و عہد غفار بن پاؤں چلے جاب شہزادہ</p>	<p>۵۶۰ ہر دم عاشوہ راہ کی جاتی دوسرے کو سب لگتی ہر گاتی ماہر غصہ و غصہ شہزادہ نیکر صادق نہ کوئی بھگتا تھا</p>
<p>لاشا تھا کہین ہاتھ کہین پاؤں کہین تھے لیکن قدم نیرے سے راہی شہزادہ تھے</p>	<p>بس عمر کے تو وقت کٹا سر شہزادہ کا اور شام ملک لٹ گیا سب گھر شہزادہ کا</p>

<p>۷۷</p> <p>مقتل شد مظلوم کا جہاں سنا تھا جو شہید تھا خراج اس کی کیا تھا ایک ایک طلبہ کا قصاص نہ ہوا تھا رستے میں غرض کیسے کو قوت ہوا تھا</p>	<p>۷۸</p> <p>آک لی لی باؤ نہ پوچھتی تھی بات شیریں تو بین تھانوی کی کیمیا بات نہ خلق نہ خاطر نہ تواضع نہ مدارات کیا اپنی بین شیریں اور مدارات</p>
<p>بستی میں نہ لیکر نہ اُترتے تھے حرم کو تاشیعہ نہ لیجا میں اور نہیں مار کے ہم کو</p>	<p>بانو کی کچھ عزت و توقیر نہیں ہے ہاں سچ ہے وہ ہو خواہر شیر نہیں ہے</p>
<p>۷۹</p> <p>شب بستی کی فوج وہاں آئے قضا شب بستی کی عمارت تھی لارا جب چلی شیریں کی عمارت کو اوارا سنگین سے قلعہ اسیر دن کو اوارا باورِ حفاظت پہ لشکر اوارا</p>	<p>۸۰</p> <p>شیریں آٹھی اور خواب نہ ہو کر بھگایا اور خواب بھون تمام کے کھلایا وہ دلا ہی خواب بھون نے دکھلایا کہتے تھے نبی اکھڑ کر دلا سارا</p>
<p>نیرے تھے کُڑے نوکون پہ سر تھے شہر کے اور اُن کے تے سر تھے کھلے آل عبا کے</p>	<p>سب کینہ تہ قلعہ مراروتا ہے بھائی اور چین سے اس بات کو تو سوتا ہے بھائی</p>
<p>۸۱</p> <p>شیریں بھی سوتی تھی غور کیا شیریں قلعہ پر اک نور ہے بیا آہو فرشتوں کی بین رہا ہے فلک وا شیریں کو کہہ بان دیکھ لو ال کو پ</p>	<p>۸۲</p> <p>یہ کہتے قافلہ دار تو پوچھ گیا لاغ سا ہر شخص سقا قافلہ بیا بوجھا کہ قافلہ سالار ہے تیار عابد نے اشارہ کیا سو سیرا</p>
<p>ہاں قدیو اس کشتہ شیر کو روؤ مظلوم کو روؤ مرے شیر کو روؤ</p>	<p>سر زلف بندھا نیرے جو خون میں تر ہے ہم قیدیوں کے قافلہ سالار کا سر ہے</p>

۹۹۱
وہ بدلا کچھ نام نہ کر کے کہ شہزاد بابر
بگڑا شہزاد کے کہوئے لب تقدیر
نہیں بے غری زہی کے تعلق تقدیر
کراس سے حسین کیسے اور کب تک

۹۹۲
اقرار کے عجب اب بے غری نہیں بان
کھانا تو کھائیں گے گریہ چکے بان
نہا تھیں منظور تھانوں اور سلطان
دعوت کے غول بے بان نہر کا بیان

ہستی نے نہ اُست نے نہ دینا نے وفا کی
پر وعدے پر بکتے تھے آقا نے وفا کی

اب حاضری آقا میں تھے مرنے کی لاؤں
دعوت میں ہی تیرے بیٹوں کو کھلاؤں

۹۹۳
کرت گوارا آقا کہاں شہزاد بابر
شہزاد کے چھپے چلتی تھی کیا
چلائی کہ عدول پہن مارے آقا
حاضر ہو لڑائی مرے سید مرولا

۹۹۴
پھر نہیں گئی جان کو کھولی
اور پہلے ملی خاک کے نہیں چھوڑی
آج چھوڑا ستر کیسے نہیں چھوڑی
آج لڑائی چلی کر کے ہو کر دینی

لکنت جو زبان کرنی ہو کیا تشنہ دہان ہو
آقا مر اجمار می تسلیم کسان ہو

چونکہ اوستی ہو ہر بار پدر لکے زبان سے
وہ کہتی تھی لاؤں تو سے آیا کو کہاں سے

۹۹۵
نہیں نظر آیا سید ابراہیم
نہیں کیسے پٹی تھری تھی بار
دو کچھ کہے باقا اور ملائین کی بار
نہ نہ تھا ہر طرف احمد خوار

۹۹۶
چچا ابھی نہیں پہنچا ابھی اسکو
مٹا کے ترن مٹا کے سہا دیکھ کر دھو
بانو بختین خانوں قیامت کی ہو ہو
بانو نے سہا دیکھ کر بھول گئی ہو

نہیں ہو کیا وعدہ وفا آپ نے مر کر
اب گھر میں بھی میرے چلو نیزیے اور کر

بانو وہی ہوں پر وہ حقیقت نہیں اب ہے
فیدی تو مر نام ہو اور بیوہ لقب ہے

<p>۹۹۹ اکدن و تھانہ نے بیوہ بی بیایا اکدن و کرند سا کہی کے پھلچایا سر پانویں رکھ شیرین کے شورچایا سکاپا کے براوت مری بی بیایا</p>	<p>۱۰۰۰ تیرے گزرتے ہیں جی جی جی تیرے شیرین کی خوشی میں پوچھا کہ تیرے کبھی جھکے ہیں وہ بولی کہ سب کچھ جھکے ہیں تو انہی جھکے جھکے ہیں</p>
<p>یا تو وہ شہ دولت و زلف تھاکت اور پر یا ایسی ہو محتاج کہ چار و نہین سر پر</p>	<p>پر شرم ہے یہ سبط پیمبر کیا مارا جیتی ہو بہن اور برادر کیا مارا</p>
<p>۱۰۰۱ پھر بولی کہ عدل نہ جان شہزادی کے گھر میں تیرے بیٹے بلوں میں چھپا کرے یا کرتے بیٹے وہ بولی کہ کیا حال ہو بیٹے</p>	<p>۱۰۰۲ بانجائی کا لاشہ مر گئے ہو یا مال بکھلتے ہیں کوئی خدا جانے جاں دم توڑ کے زانو پوسے دونوں سر مال اور لاشہ اکبر پیر میں کھول جائے</p>
<p>پھان یہ پھٹے گئے میں میرا تو بدن ہے بھائی چھ مہینے کا تو محتاج کفن ہے</p>	<p>کافور کے لیے بھی تھا مقام اسپہ ترس کا مارا اُسے اُمت نے براٹھا ابرس کا</p>
<p>۱۰۰۳ شیرین زکما نے غضب کی مانی ناگاہ صدائی کہ جو مہر سے بھائی گردن میں شیریں پر اس سست بھائی بانو نے کہا روتی ہو ہر اک بھائی</p>	<p>۱۰۰۴ شیرین ہی تیرے سوا اور بھی عورت بان تو ہیں گھر میں تیرے بھائی بھائی کیلئے رولوں بھلا تیری بھائی میں تو کہے بنی زاد ہی کوئی بھائی</p>
<p>شیرین کہا اذن کے میں صدقہ وہ کہاں ہیں بانو نے کہا دیکھ کے مجھ کو وہ نہان ہیں</p>	<p>اک شب تو بھلا تو کہہ کر گن شاہ ام پر وہ ہر اک صدائی یہ احسان ہے ہم پر</p>

<p>سید شیرین نے بلایا اسیر کو اکابر شہر سے سنگ بجیجے سرخی خلعت زبار دیکر سعد کو چھوڑ دی وہ اجار تو بھڑک کر غلط اک بات کی بونہیں</p>	<p>سید آقا مرزا جان ادا بی بیو آؤ اور طور مجھے مری کی دھوکے تباؤ کالی سرفنی لاکے مجھے جلد چھپاؤ اس نو کیو کا کاغذ اور رب آؤ</p>
<p>اک شب کے لیے تو سر شاہ شہد آدا جانے کی مرے گھر میں اسیر و نکو رضاے</p>	<p>رورو کے ہی کہتی تھی زینب یہ حرم سے اتنا بھی ادا حق ہوا بھائی کا ہم سے</p>
<p>سید راخی و سعد ہوا سنکے پیہر چمکے چمکے چلی عاشق پیہر شیرین کا سر چمکے صاحب پیہر جہاز پیادہ حرم گھر میں پائی تھی</p>	<p>سید سجاد پیر کھدیا شیرین پھر اس نے سیدانیوں کے ساتھ کیا دنیا بیا مان بابو نے سکینے سے کہا اسے مری دان و جتنا بھین و باپوین دلو میں جان</p>
<p>گھر سے جسے شیرین نے آزاد کیا ہے سیدانیوں سے اوس نے سلوک آج کیا ہے</p>	<p>رونے کی رضا شام کے لشکر میں نہیں ہو بکیں نے کہا شمر تو اس گھر میں نہیں ہے</p>
<p>سید سب تکی عجب نیند نہی ہوئی تین دو بار پہنچا تین تو پھر پیر تین پوچھا کہ یہ سب کئے کہا نے اوپر تین وہ بولی بنی زادیان لونڈی کی تین</p>	<p>سید شیرین سر نہی تھی کھول کچھ تو مری دعوت کو اس وقت پذیر بولاسر شیرین اگر ہے یہ ملوئے سکینہ کو مری پانی و راسا</p>
<p>شیرین کے بیان شاہ ائم آئے ہیں لوگو گھر میں مرے زینب کے قدم آئے ہیں لوگو</p>	<p>دعوت کو نہیں رو کسی نہمان نے کیا ہو پانی جو پیا اوس نے وہی میں نے پیا ہے</p>

<p>۱۰۰</p> <p>شیرین نے سیکڑی بانی کا ساغر سراغ تو لیا تھا سے پریشاں کئے نہ</p>	<p>ہر گشت لگتی دھوڑھنے کی یکے دہ مضطر کیا ہو گئے بھیا علی صفر علی صفر</p>
<p>پانی ہے تو اب تم نہیں ہر ہر مرے بھائی</p>	<p>جب تم تھے تو پانی نہ تھا خالق کی دہائی</p>
<p>۱۰۱</p> <p>اب صبح کے حالات پیر آگے کہوں کیا شیرین نے رواں دین مگر گئے اعدا</p>	<p>کہیں ہر مرے باب میں کہا دیتے آقا واللہ سو آپ کے کوئی نہیں بے</p>
<p>پڑھو ایسے عرضی مری اللہ احد کو</p>	<p>بھجوائیے عباس کو تہ مدد کو</p>
<p>تمام شد</p>	

Handwritten text, possibly a signature or initials, located in the upper left corner of the page.

<p>شیریں کس شیریں کی پناہ ہے رنگین چمن کا پناہ ہے رنگین چمن کا پناہ ہے رنگین چمن کا پناہ ہے</p>	<p>خود فتنہ دشمن ہے فتنہ خیز کتنے ہیں نا اعلیٰ العینیب دیہ جان عزیزین غیر مکان کی کین غیر خیز گریخ فوج زار تا تھا کوئی طبع</p>
<p>شمش یکن دیکھ کے جیڈر کے پسر کو جبریل رزاتے ہیں سمیٹے ہوئے پر کو</p>	<p>سکتے ہیں فلک خوف سے مانند زمین ہے جز طالع اعدا کوئی گردش بن نہیں ہے</p>
<p>عین بن یون کو سکتے ہواڑے آبیدار سے تاج ہاشا بون کے سر سے خجہ بھر کے سحر سے بجا عوں کے پارہ بے رخ و زلف فتنہ دہر سے</p>	<p>جھکا کے منہ خود زلف کی عصا کو یکانہ سے جھک پٹ پٹ دیا کو عین کے سر سے بجا حکیم و جادو پارہ بے رخ و زلف فتنہ دہر سے</p>
<p>خورشید دمہ رونے کہا چرخ برین پر اب کھول کے رکھ دو سپرد تیغ زمین پر</p>	<p>گھر لوٹ لے بغض مسد و کذب و ریا کا سر کاٹ لے کر وحد و طمع و دغا کا</p>
<p>ایک سے تین قافلہ کا در بند جلاد فلک ہی نظر آئے نظربند دور کر چرخ سے جڑا کا کرب ایک سے تین قافلہ کا در بند</p>	<p>ہند بھلا قبرین ستم کے کفن کا اور چرخ پڑھنے لگا ہر کم کا تھا بویں چمن کو زانیہ سپردین کا نام اور پیاؤن سے سلاطین کا</p>
<p>زنگت پہ عطار دے قلم چھوٹ پڑا ہے خورشید کے پنچہ سے علم چھوٹ پڑا ہے</p>	<p>جس شیر نے شیروں سے سدا پنچہ کیا ہے جنگاہ میں آج اس نے قدم پنچہ کیا ہے</p>

<p>۷۷</p> <p>پیش کے سودور ان خوش کاوا دنیا کے سداوردان کو یہ خطاوا پیغمبر کی عینا سے علادا ان کی قدرت پر چیل بن خطاوا</p>	<p>۷۸</p> <p>کھا ہر سوئے سر کی دولاد ہفت ہر سوئے سر کی دولاد زمین کی زمین کی زمین کی زمین کی زمین کی زمین کی</p>
<p>طاؤس پر سیاہ پر عنقا ہے ہوا ہے و آہو ہے فرشتہ ہے پری ہے کہ ہا ہے</p>	<p>حاضر یہ جلو فوج تھی ڈنگا تھا نشان تھا جاگیر کے لینے کو سوئے شام روان تھا</p>
<p>۷۹</p> <p>اس بخش کو عباس نے بنائے کوسین ملک بچائے بنائے ایک تنج گد سب پر لگائے بنائے یکمیر سے سو کو جو گائے بنائے</p>	<p>۸۰</p> <p>تھاپو اسکو شبہم ہلائی خلوت میں عمر نے اپنے بات سنائی سادات کو دیش میں جی ہے گرائی وان چن چن چن چن چن چن چن</p>
<p>کھینچے ہوئے غصے سے ہر ارد کی کمان کو اورتانے ہوئے پکونکی ایک ایک سانکو</p>	<p>ہم کو تو نہ اکبر کا نہ شیر کا ڈر ہے دولاکھ کو اللہ کی شیر کا ڈر ہے</p>
<p>۸۱</p> <p>ناگاہ ہوا غل کہ ملاد وہ آیا سخت جگر سدا وہ آیا غصہ خضر جبار وہ آیا فرزند پیکر کا وہ آیا</p>	<p>۸۲</p> <p>بولادہ لرز کر کہ ہوا جگو جی لوس شمشیر خدا کوں عمر بولا کہ عباس وہ بولا کہ چرخ کی سونہ کی عباس یہ بولا کہ دور در سے عباس</p>
<p>ابجاؤن کے بچنے کا کوئی طور نہیں ہے عباس ہے عباس کوئی اور نہیں ہے</p>	<p>ہم بھی ہیں سپاہی نہیں ملتے ہیں کسی سے پر روح لرزتی ہے تو عباس علی سے</p>

<p>۵۴</p> <p>پو کر تھوڑے شہر میدان میں آیا اوس کو چیکے سے لگنے پہنچایا انڈیہ تھا جس پر کالے دیکھ آیا اوس پر نہ فوج کی جانب سے چلایا</p>	<p>۵۵</p> <p>نیز کو بلایا کہ جی چاہی کبھی آرا پوڑ پڑھ کے رہی فضا کو کھلا عالم کے کئی شیش کے درون کو کھلا لولا مری بہت فرج کو کھلا</p>
<p>۵۶</p> <p>ویکھا تو لہر زکر کما اوسن اہل جفا سے بندے سے لڑا تا ہے ویا قہر خدا سے</p>	<p>۵۷</p> <p>اُم پیچہ نہ رستم ہے نہ سہراب نہ میرا مرحب بن عبد القمرا القاب ہے میرا</p>
<p>۵۸</p> <p>کچھ بھی گادہ گبر سنگار اوپر ایک اہل آیا کہ تر تہی تیار ننگہ دیا نہ دیکھنے کو اور بھی سہار نکل اوس مر مر</p>	<p>۵۹</p> <p>فرا کہ میں سزا دھنا بولیں کا بچہ میں سزا چھپوں شیر زبا کا نظارہ دلا چھپے مر شاخ فسا کا اس فدیہ وہ سزا فلاں بن فلا کا</p>
<p>۶۰</p> <p>نصے کی حرارت تھی عجب طبع لعین میں جو بیٹھتے ہی آگ لگی خسانہ زین میں</p>	<p>۶۱</p> <p>جو جو تھے بلان کہن اس ذرہ نو میں تن ادا لکے نہ خاک میں سر میری جلو میں</p>
<p>۶۲</p> <p>اس خطے میں بیتاب نہ ہو گیا جو سیکہ بھی ساتھ سے اس کے خزا گرد و غبار میں نہ ہو گیا تو دیکھ کر کچھ نہ ہو گیا</p>	<p>۶۳</p> <p>انسان کا کیا حیلہ جو ہے کہ جگ جہاں کو رخ کو کھینچ کر لے لگا ہنگامہ فدا ہو خاک میں ہو گیا اک دوزخ میں نہ ہو گیا</p>
<p>۶۴</p> <p>زندہ بھی ہے سیر نہ کچھ زن میں کھڑے تھے سرموہ زن کی تیر نہ تماشے کو بیٹھے تھے</p>	<p>۶۵</p> <p>بہمن کو میں اور گیو کو ہون مورا سمجھتا میں اوسم ستان کو کہہ لکھتا سمجھتا</p>

<p>۱۹ بیاں سیف زبان سیف لہجہ علم کی نویاں پر سے لگے یہ نقشہ اس کی گر نہ سے کیا کچھ تو زبان صاف ظہور کی سوزیخ بگردن می درازا پیغمبر کی</p>	<p>۲۰ محب بر تو ہم صحت جاتی ہے کشمیر اندر کشتی سے بین اور اندر کشتی از در کشتی سے بین تو کشتی سے کشتی خیبر کشتی سے بین تو کشتی سے کشتی</p>
<p>طاقت ہے ہماری اسد اللہ کی طاقت پہنچے ہیں ہمارے یہ اللہ کی طاقت</p>	<p>لشکر کے ہرند سے ہیں تو شمشیر خدا ہیں شمشیر خدا ہیں سپہر آل عباس ہیں</p>
<p>۲۱ تو یہ تو خدا جانتا ہے شمشیر شمشیر چشم بین زلالت کو اور اس شمشیر ہم چاہیں تو سبز کر دین شمشیر معلوم مرغا قلہ ہے ہرچیز دیشیر</p>	<p>۲۲ ظہور کا طعن آتی حال کو دیا ہے ہو جامل شمع کس کو دیا ہے خدا کی یہ قلعہ کس کو دیا ہے اس خیر و خفا کلمہ کس کو دیا ہے</p>
<p>جب قبلے کو ہمے رخ اسید پھرایا شرق کی طرف شام کو خورشید پھرایا</p>	<p>کیا جانے یہ تو سب شرف آل عباس ہیں وہ ہیں نہ جدا ہم سے نہ ہم ادھ سے جدا ہیں</p>
<p>۲۳ عابد قمر خس کا تو دل بیکر جلیب عابد چاند علی ہون چھوٹی چھوٹی تو کفری مینا دین ہون چھوٹی چھوٹی پہنچاں کفر دین ہون چھوٹی چھوٹی</p>	<p>۲۴ اسنا عی کو غار کی بنیاد کیا ہون چھوٹی چھوٹی ہون چھوٹی چھوٹی گویا کہ تفر سے عمر عبدود کیا اولاد زین الدین حبیب بھی کیا</p>
<p>تو غول بیابان میں سلیمان علی ہون تو رویہ ہے مین شیر نیستان علی ہون</p>	<p>نقرین میسر نے کی عسین عمر نے مجر کیا عباس کو یان فتح و ظفر نے</p>

<p>۵۷۰ غل تھا کہ دل آن عیا توڑ گیا مر حب بندگی شہید خدا توڑ گیا مر حب ادب از دست شاه خد توڑ گیا مر حب مرد توڑ گیا مر حب</p>	<p>۵۷۱ پیکر گئے غنیمتیں جس سبب سے بنوں سے کہا اکو عیا توڑ گیا مر حب مر حب سے کہا اکو عیا توڑ گیا مر حب سبب سے کہا اکو عیا توڑ گیا مر حب</p>
<p>۵۷۲ یہ خار وہ گل ہے یہ خزان ہے وہ چمن ہے وہ چاندیہ مقرب ہے وہ سورج یہ گمن ہے</p>	<p>۵۷۳ یہ غم نہ دکھانا تو شہنشاہ امم کو مر حب پہ ظفر دیکھو سقاے سرم کو</p>
<p>۵۷۳ یون بڑھ کے لکھنؤن شہنشاہ کو بھلا یون بڑھ کے رست ز برکت خارا اب دیکھتا ہے رست او جی جانی مارا کوس خے ہزار کا ہے تن پہ آرا</p>	<p>۵۷۴ اس عرصے میں جلی کے مر حب بڑا بھلا ایک بجلی میں بھٹی بڑا بھلا آری ہوئی تلوار و ناری ہو اٹھلا پکا ہوا اسکا ہر ایک بڑا بھلا</p>
<p>۵۷۴ آفت کا ہو اسامنا عباس علی سے اب تک نہیں بچھیرا ہے مر حب نے کسی سے</p>	<p>۵۷۵ تب تیغ کو بھینچا کے رخ پاک پہ کھینچا تھرا کے یہ اوٹھا تو الف خاک پہ کھینچا</p>
<p>۵۷۵ خدا نے کیا رنج علی اتنی نہ ہوگی کیا رنج حسن نے جلائی نہ ہوگی جنت میں خیر عالمی نے پائی نہ ہوگی کیا رنج بنی خلد میں گھبراہٹ نہ ہوگی</p>	<p>۵۷۶ تلوار جو عاری ہوئی قوت کی بجا غلام نے لیا خیر بندگی کو کمرے خیر کو دھڑ سے چلا تلوار دھڑ سے موت ہوا آئے کسی بچا دھڑ سے</p>
<p>۵۷۶ اعد اپو عیان زور خدا کوستے ہیں عباس سن لینا ابھی جنگ میں کیا کرتے ہیں عباس</p>	<p>۵۷۷ اسوار کے سر پر جو پڑی بانپ کے بیٹھا تھرا کے یہ اٹھے تو فرس کانپ کے بیٹھا</p>

<p>۱۰۱ ہوش و شعور کی طرح بکھر کر غل و غبار کی طرح بکھر کر غل و غبار کی طرح بکھر کر غل و غبار کی طرح بکھر کر</p>	<p>۱۰۲ غازی کا بیوی کی فتنہ و تھکان کیا جانے الیہ و جان کی فتنہ و تھکان کیا جانے الیہ و جان کی فتنہ و تھکان کیا جانے الیہ و جان کی فتنہ و تھکان</p>
<p>ناری نے نہ پھر نہ تو اس سنبھالی ایک ہاتھ سے سر ایک سے دستار سنبھالی</p>	<p>یان تیغ کو دہشت سے کیا میان نے خالی وان قالب اعدا کو کیا جان نے خالی</p>
<p>۱۰۳ اک دامن میں اس سست سست کا کو کا خود زہ و بکتر و تھکان کو کا بندہ کے کیا سوسے کے بے ارادہ کو کا اس شوہر اور سے کیا بار کو کا</p>	<p>۱۰۴ خود زہ و بکتر و تھکان کو کا بندہ کے کیا سوسے کے بے ارادہ کو کا اس شوہر اور سے کیا بار کو کا اس شوہر اور سے کیا بار کو کا</p>
<p>خزمن پہ جفا کار کے کیا آگلی بکلی یہ کوندی کہ بے پیر کو بس کھا گئی بکلی</p>	<p>تھی صدر و کمر پر تو وہ تھی دامن زین پر تھی دامن زین پر تو نہ گھوڑا تھا زمین پر</p>
<p>۱۰۵ بکلی بکلی بکلی بکلی بکلی بکلی بکلی بکلی بکلی بکلی بکلی بکلی بکلی بکلی بکلی بکلی بکلی بکلی بکلی بکلی بکلی بکلی بکلی بکلی</p>	<p>۱۰۶ دو کوئی بکلی بکلی بکلی بکلی روح صفت بکلی بکلی بکلی بکلی بکلی بکلی بکلی بکلی بکلی بکلی بکلی بکلی بکلی بکلی بکلی بکلی</p>
<p>بہرہ نہ کیا سامنے سورج کی چمک نے خود و انتوں سے تار دن کی زمین پکڑی فلک نے</p>	<p>دم سینے میں کافر کے رکاوڑ یہ الگ تھی دوہو کے دہ دہ سمیت لڑا لڑیہ الگ تھی</p>

<p>۱۳۵ اس برنج چو رنگ سقاٹ کیا تھا ہر قاف میں گھر بیچنے سے قاف کیا تھا منصف نے عجب کھانا اوصاف کیا تھا مطلع نے پور شہر علی خان کیا تھا</p>	<p>۱۳۶ ایمان اچھل کر گناہ کو مارا ورنہ سنا بی بی بے یہ ہے فرخارا قدرت نے صدی کی یہ جزو ہارا حیدر نے کہا یہ میری بی بی کا ہے تارا</p>
<p>۱۳۷ جب خون میں ڈوبی ہوئی ابنوہ سے نکلی تھا شور کہ وہ لال پری کوہ سے نکلی</p>	<p>۱۳۸ پروانہ شمع رخ تابان ہوئی زہرا محسن کو لیے گود میں قربان ہوئی زہرا</p>
<p>۱۳۹ لڑکا ہوا دریا میں دلا در جو در آیا دی فخر نے آواز علی کا پیر آیا دو بیابان ہوا شور کہ عالی گھر آیا تھیں دھوم ترائی میں کہ وہ شیر آیا</p>	<p>۱۴۰ اصف گری نہ بیخ و بن گری مارا سید گری کی پیر قاف کی پیر مارا بہت کر دے مارا تو پیر کی پیر مارا پوچھا دے مارا کہ گھٹ کر دے مارا</p>
<p>۱۴۱ سکتے یہ ہوا خضر کو الیاس نے دیکھا پانی کو اتر گھوڑے سے عباس نے دیکھا</p>	<p>۱۴۲ ابن دری صفائی کہ ذرا خون نہ بھرا تھا یہ کاٹ کے نکلی بھی تو سرتن پہ دھرا تھا</p>
<p>۱۴۳ سو کچے ہوئے اشکیں کا پھر کھولا دمانہ ادھر نے لگا جھکے وہ ستارچہ زمانہ اگلے کیا دور سے تیرن کا شانہ ادھر چو میرا حیدر کرار نے شانہ</p>	<p>۱۴۴ تو بچ کر کینچن چلی ہون ہون ہون تو بچ کر کینچن چلی ہون ہون ہون تو بچ کر کینچن چلی ہون ہون ہون تو بچ کر کینچن چلی ہون ہون ہون</p>
<p>۱۴۵ فرمایا کہ کیا کیا مجھے خوش کرتے ہو عباس پانی مرے پوتے کے لیے بھرتے ہو عباس</p>	<p>۱۴۶ گھوڑے نے کہا لا شو گھو میں روند کے کلون شمشیر پکاری میں کہ دھر کو ند کے کلون</p>

<p>۳۵۵</p> <p>دریا سے جو کلاوہ یہ اللہ کا جانی غل غل کی یاد اب کہہ لے چلیا بانی سقا کی سکینہ کی یہی مرید دانی سیران کے سب نوٹ پیرے چلے گئے</p>	<p>۳۵۴</p> <p>دی سیکیں کو نوا وقت مدرسہ پاشاہ عربیہ نوا وقت مدرسہ دنیا سے بیجا بننا بظا وقت مدرسہ اور روح سعادت کی جا وقت مدرسہ</p>
<p>۳۵۶</p> <p>قبر بنی وحید روز ہرا کی ہلا دینا سب بچھیون کی نوکین گلچے سے ملا دین</p>	<p>۳۵۳</p> <p>یا سبط رسول الثقلین آئیے جلدی فدوی ہے سر راہ حسین آئیے جلدی</p>
<p>۳۵۷</p> <p>واحت و در کسچ پیچنے آگے اک گز رنگا کہ چلے فوٹین نہا کہ پساختہ دیکھا جو درخیزے پیکر زینچے کہا باغ کو قبلہ آٹھا کہ</p>	<p>۳۵۲</p> <p>اس قدر کی آواز نے دل شکا ہلایا ٹماٹے کو ایسے سراقہ سے گدایا رور کے قدم جانب عجاہ بڑھایا اس طرح سے رور کے تلبا کو بنایا</p>
<p>۳۵۸</p> <p>اے رب ہدا شہ کی فدائی کو بچانا شہ نے کہا یا رب مرے محبائی کو بچانا</p>	<p>۳۵۱</p> <p>نوماہ نبی ہاشمی آئے ہیں ادھر کو گھیرا ہے کسی شخص ستاروں نے قمر کو</p>
<p>۳۵۹</p> <p>وان خستہ پڑ گئے بازو سے علدا گدنگ ہوا سنبل گیو سے علدا نہیں تھے آئے تھے غدو کو علدا تھکے ہوئے آئینہ پہلو سے علدا</p>	<p>۳۵۰</p> <p>چلانی اسکینہ کھنڈارا اسے لوگو تبلانہ زمین کا یا را اسے لوگو بابا کو ابھی کھنڈے پکارا اسے لوگو کرا میرے بچا جان کو مارا اسے لوگو</p>
<p>۳۶۰</p> <p>تھے شیر ترانی کی طر پھر پڑے عباس یا حیدر کمرار کہا گر پڑے عباس</p>	<p>۳۴۹</p> <p>لنگون تو خفا ہوتے ہوتے آئیے بابا سرنگے مجھ دیکھو کے جھنجھلائیے بابا</p>

<p>۵۴</p> <p>مظہر موم ہوتی مارو جانیں بائیں صورت کی نہ ظلم و ستم کی نہ بائیں آئین جو حسین بن علی آئے نہ بائیں غنی چین غم کے مہجانی نہ بائیں</p>	<p>۵۵</p> <p>جنگ جگ کے کھانقہ خضر کی کھیا فون پوچھ کے بارے دلدار کھینچا پہلو سے علمدار دیکھ کر کھینچا مگر رخ دلبر حبیب کھینچا</p>
<p>مہلت کوئی دم شہ کے فدا کی کو ندینا بان کاٹ کے سر بھائی کا بھائی کو ندینا</p>	<p>تارے کیے خیر نے غازی سے لپٹ کر منہ منہ سے ملا خوب غازی سے لپٹ کر</p>
<p>۵۶</p> <p>کے تارے کے تارے کے تارے کے تارے کے تارے کے تارے کے تارے کے تارے</p>	<p>۵۷</p> <p>لہٹے پر دھار تھوڑی بن دلی نے چچاں لیا شہ کو سعید ازلی نے ہنسکے کہا فقر عباس علی نے ممتاز کیا سبط رسول عباسی نے</p>
<p>بند آنکھیں کیے یکسر بے یاس کو دیکھا غشتمین شہ مظلوم نے عباس کو دیکھا</p>	<p>عباس شہنشاہ غازی کے تصدق اس پیار کے اس بندہ غازی کے تصدق</p>
<p>۵۸</p> <p>دیکھا کہ حسین گریہ کیا پہلو میں چھپی رہا کہ کینہ کی دھجی شہید ہوا کہ شہید ہوا کہ شہید ہوا</p>	<p>۵۹</p> <p>کہتے ہیں کہ ستر گئے عباس شہید ہوئے کہ پہلے کہتے عباس کہتے ہیں کہ ستر گئے عباس</p>
<p>ترے لیے تو عمار غنیا لاشہ دینے منہ چھیر کے پھر تیرا لاشہ دینے</p>	<p>کیا کیا نہ قلق دل پہ خیالت سے سہو لگا پوچھ لگی تو کیا خیمے میں بھاج سے کو لگا</p>

<p>۵۵۱ یہ کہتے تھے لاشہ علی گڑھ گشتار جو نوہ سنار و عیاس کا آکبار اسے پیچ رہا لاشہ کا جو رگڑیہ غل گیا اسے لاشہ کا لاشہ علی گڑھ</p>	<p>۵۵۰ فتنہ کنی روتی ہوئی اور پیتی آمی خالی بچہ بکری کر دو دہائی ہو دہائی سلیمین مارا گیا شہید کا عجبائی حیدر کو بکری بکری کی ہوئی ج صوفائی</p>
<p>دریا پر جواب ہاے برادر کی صدا ہے شہ روتے ہیں والی کو مرے قتل کیا ہے</p>	<p>ہر سمت نظر لشکر عزم آتا ہے لوگو عباس نہ آئینے عزم آتا ہے لوگو</p>
<p>۵۵۲ میں رائد ہوئی دل مراد نیا گوی بریں بن آئی سے بکری تیا جی یک دو دم سے دو لاکھ سیاہی سرسبز لاشہ دے بغیر غام امی</p>	<p>۵۵۱ ہر کوئی عجبائی کر رہا ہے کا باغ بڑے کیلئے تکیا بڑے عالم عباس کے شہیدین عجبائی کر رہا ہے زمین بان بکری بکری کر رہا ہے</p>
<p>جہاں سے پہو کوہ عزم جانکاہ گرا ہے بامشک چھری با علم شاہ گرا ہے</p>	<p>پردیس میں عمو سے چھٹی ہاے سکینہ تماموں اسے ایسا نہو مر جائے سکینہ</p>
<p>۵۵۳ فتنہ سے کہا بڑا اسوت بکری صیان بچے سے روئے ہیں لاشہ بچہ بچان بچے سے لاشہ کا نظر آتا ہے لاشہ سے دلی کی خبر تیرا تو کیا</p>	<p>۵۵۲ پیش لگ گیا بالو کا ہوا حال مکہ بکری لاشہ بکری لاشہ سے چادر لاشہ کا عجبائی کر رہا ہے بچے سے لاشہ کا نظر آتا ہے</p>
<p>دریا پہ ہیں یا شام کی بدنی میں نہان ہیں دیکھ آگے سکینہ کو چچا جان کسان میں</p>	<p>سقاے سکینہ مہتابان مہشتی بجاوے ترے عدتے ترے قربان مہشتی</p>

<p>۵۷۱ اس حال سے مانوس سکینہ کو دیکھا سہل حال اور کبھی اپنے کو بیٹھا مادر سے یہ کہہ کر کہاد اور دنیا امان کو منسوب ہے کیا جاؤ گدرا</p>	<p>۵۷۲ ڈیوڑھی چھبکا کر اور غریب بن گیا سہل حال اور کبھی اپنے کو بیٹھا مادر سے یہ کہہ کر کہاد اور دنیا امان کو منسوب ہے کیا جاؤ گدرا</p>
<p>۵۷۲ اکبر کی قسم تمکو سفر کر گئے عباس بانو نے کہا پیٹ کے سرم گئے عباس</p>	<p>۵۷۳ بیات سے رہے پانی نہ بیابان پر جا کے صدقے تری سقا لیکے قربان وفا کے</p>
<p>۵۷۳ جاگہ علم سے کھینچتا ہوا آیا ماتم تھا کہ بیچہ بھی لیکتا ہوا آیا لشکر کی بیچہ بانی کا نکلتا ہوا آیا اور خون پیر سے نکلتا ہوا آیا</p>	<p>۵۷۴ ناشاد سکینہ کا حجاب تھا غم سے بان تھا مٹی اور ریشمی تھی علم سے آنکھوں کو جلائے ہو سلطان کی ہم حلیوں تھی زیا چھبٹ کی ہم</p>
<p>۵۷۴ لشکر کی جو زینب کو فضا لوٹ گئی تھی صدے سے علم کی بھی کمر لوٹ گئی تھی</p>	<p>۵۷۵ یہ تشنہ جگر قابل تغیر ہے لوگوں کا کیوں بانی کو بھیجا مری تقصیر ہے لوگوں کا</p>
<p>۵۷۵ غام سے ہو و امان علم سلجھتا ہے خون منقہ لے جا کے کیا جان لے داس کی سنہا لے جو حلیوں سے کبر عزم کد فدا تاج ہوئی یہ علم کا</p>	<p>۵۷۶ اب کون سے کام کا لگا لگا ہو کون سے کام لگا لگا ہو کیا جانتی تھی تھی یہ بجا لگا ہو و د باجواوین یہ علم لگا ہو</p>
<p>۵۷۶ عمو پہ قاضی ہوئی اس جاہ و شہم کی بس آخری ہے آج زیارت بھی علم کی</p>	<p>۵۷۷ رو کو نہ کوئی واسطے دیتی ہوں خدا کے اب جا کے بین سپہ نشوونگی لاشہ پہ چپا کے</p>

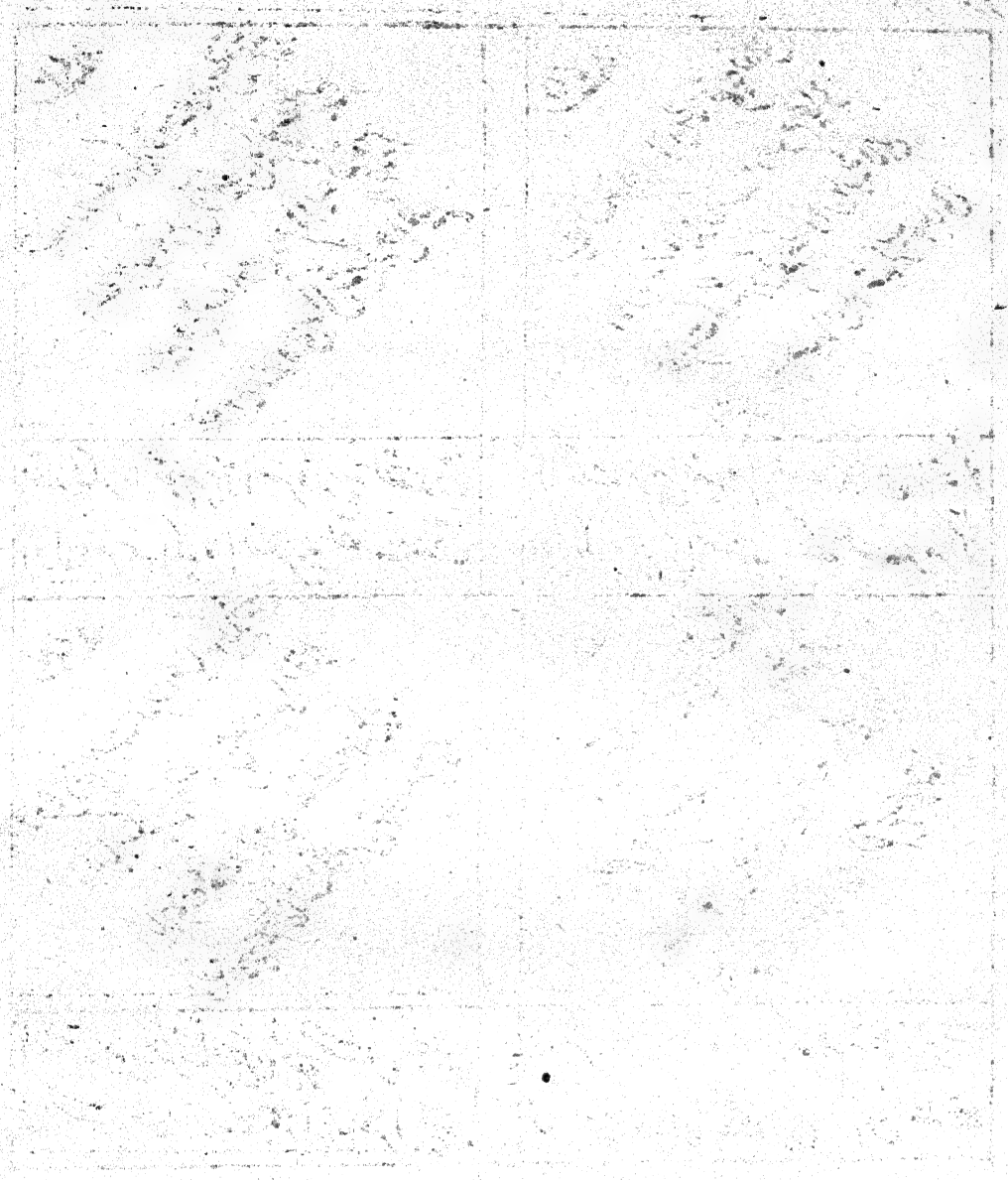
<p>۵۳۵ اوش تو دین زینب کے کشتے کی جاو اب زیر علم جو عباس کے لاش کو بلاو زینب کے کباباؤ کے سیکس کو بلاو پیلے جو مناسب ہو تو زینب سالہ بچاؤ</p>	<p>۵۳۶ چکر چکر گیلے دیکھنے دیکھیں ناچار معاویہ اوصاف کے لاش عمار زینب کے لاش عمار زینب کے لاش عمار</p>
<p>۵۳۷ تقدیر سے لوٹا اوسے آفت کے سفر میں اک دن تھا کہ یہ بنکے دو لہن آئی تھی گھر میں</p>	<p>۵۳۸ طاقت یہ نہ پائی کہ گرے جا کے علم پر غش ہو گئے سر رکھ کے سکینہ کے قدم پر</p>
<p>۵۳۹ معاذ اللہ سیدیاں کرتی مونی داری جلانی سکینہ چچا جان میں داری سکینہ تو زرخون بھری شکر چاری وہ زیر علم خاک پر گر کر رہ پکاری</p>	<p>۵۴۰ چرخش سے در اوشن جو اس میں کھلی آیا زینب سے اوسے در کے چچا تھے بلایا شہید پر تب خواہاں سیکس کو بلایا اور کان میں آستہ یہ اور رو کو بلایا</p>
<p>۵۴۱ مشکیزہ تو دیکھا پر تن پاش کمان ہے بتلاؤ کہ وارث کی مرے لاش کمان ہے</p>	<p>۵۴۲ بیوہ ہے زیادہ اسے پڑا تھی ہوز زینب زند سالہ کا جوڑا نہیں پہنائی ہوز زینب</p>
<p>۵۴۳ ہے سیکس اوشی خاک سے روئے ہو کمر کو مسند پر لٹایا علم اور ڈال دی چادر بجائے سے فخر کیا کہ ہے سیکس مضطر محبوب تھا دیکھ سے نہیں لانا میں پیر</p>	<p>۵۴۴ زینب جوڑ سالہ کو چور کیا ستانام وشتہ ہو علم سے گلے کا نینچا اندام زند سالہ بھلاؤ کی جفت وہ سر کام سادت سے روئے ہو فخر نہیں لانا میں پیر</p>
<p>۵۴۵ لاش نہ اٹھانا یہ وصیت تھی اخی کی اڑ تجھ کو کہ یہی لاش ہے عباس علی کی</p>	<p>۵۴۶ سب کہتے تھے مٹا ہے نشان آج علی کا فرزند زبردست ہے احمد کے وصی کا</p>

<p>۵۷۷ جب روئے کی ازوج عباس غنیمت اسے پیچھے نہ تھیں تو نہیں بانو غنیمت سایہ سپہ اس پر ماب کی پیر بیون صدوی سال شہید کیون گیم</p>	<p>۵۷۸ جنگ خداداد خون ثامن گمانی اور بائے علم ایک اور صوم مجانی حضرت گوگرد کی کے واثق لانی تقر چلی میدان کوثر کبر و بلانی</p>
<p>۵۷۹ صد شکر کہ شوہر ہو اس رو پر تصدق اولاد مری اکبر و اصغر پر تصدق</p>	<p>۵۸۰ طاقت نہ رہی ضبط کی سلطان ام کو اللہ نگہبان کیا شہر کے حرم کو</p>
<p>۵۸۱ روئی تھی بہت حضرت عباس کی فکر فرمایا سکینہ نے بہن مسیہ انقدر آیا ہے غم دونوں کے نصیب ہے تو نہ بکھراں لگا بین سے منجھ</p>	<p>۵۸۲ خاموش رہا کہ نہیں طاقت گشتار موجع بر حسب سہ سلک در شہار بہ نسل کوئی شہید نیست و بکار خون علمدار سے تقر چلی شہار</p>
<p>۵۸۳ آفت میں گرفتار ہیں مجبوس بلا ہیں عباس علمدار کے ہم اہل عزاء ہیں</p>	<p>۵۸۴ روشن ہے یہ سب پر کرم شاہ زمین سے کیا گوہر مضمون نکلتے ہیں دہن سے</p>
<p>تمام شد</p>	

1115

529

1116



Small, faint text or markings at the bottom center of the page.

Small, faint text or markings along the bottom edge of the page.

<p>۴۱ میں نے یہ سید کی طرح کیا ہے بہرین میں صغیران کے سوا کسی اور اور جو بزرگان کے سوا کسی اور وہ جو بزرگان کے سوا کسی اور نہیں ہوں کی جان نہ پہچانوں کسی اور</p>	<p>۴۲ فخ و نظیر و نصرت و شہرت و سیر نور اجل و عجب و شہرت و سیر مولانا کی سیر اور فلک و شہرت و سیر افضل خدا اور نظر فیض و شہرت و سیر</p>
<p>جن سیر کو فلک تھے یہ رستی کے ٹرے ہیں پروہ کی طرح ہوش سلیمان کے اڑے ہیں</p>	<p>ہمیت ہے یہ بندے کی ویاخون خدا ہے سرخود سے دل سینے سے جان تن سے جلا ہے</p>
<p>۴۳ مطلع چانی ہے آہ فانہ سیر کی خبر و صفد کر کے آہ رہیں تیری صفت پر سیر کی خبر و آہ صفت و شرف و فخر کے سیر کی خبر و آہ فانہ سیر کی خبر و صفد کر کے آہ</p>	<p>۴۴ نہ چنچ خبر و شرف کس اسرار و قلم دو سیر کی خبر و شرف کس اسرار و قلم بوجہ و شرف کس اسرار و قلم صبر و شرف کس اسرار و قلم</p>
<p>بیشانی جنات و ملک فرش زمین ہے چتر سرا قدس پر جبریل ایں ہے</p>	<p>خالی ہیں رگین خون سے اور خون رگون سے ناموں کے حروف اڑتے ہیں مہر و مکے رگون سے</p>
<p>۴۵ نوشہ ہر دیکھو نہ نوشہ ہر دیکھو افغانی کے سیر و شرف کس اسرار و قلم پانی ہونے کی خبر و شرف کس اسرار و قلم کے سیر و شرف کس اسرار و قلم</p>	<p>۴۶ دیتی ہے فقط خبری کی خبر آہ پان شہر و بان غل و شرف کس اسرار و قلم بالا سے شرف کس اسرار و قلم اس سیر و شرف کس اسرار و قلم</p>
<p>ثابت ہو کہ سیارہ ہر اک ماند ہوا ہے سیارے ہیں کیا شہر بدر چاند ہوا ہے</p>	<p>ہر تن کو ہے دشوار بچانا دل و جان کا آناشہ والا کا ہے جانا دل و جان کا</p>

<p>۵ جسکے داغِ اعلیٰ پہ نورِ خدیج آوازِ انا العرش کی پیداوار میں ہے پرونیاقوش و فرشتوں کی حبیبی ہے الفت ہے قدمِ گامِ شیش میں ہے</p>	<p>۶ آرام ہے یہ دہلیش کا بیان ہے آرام ہے کمان میں کمان کمان ہے تجربہ ہے سب قافلہ درخ کو روان ہے دفع کی غدا ہے یہ بیان جو روان ہے</p>
<p>۷ ظلمت کو اگر پائون پھسل جائیں بجا ہے پانی کے عوض نور کا چھڑکا ہوا ہے</p>	<p>۸ اب نقل کمان ہوش کمان فوج لعین میں سب گرد ہو کے راہِ سمندرِ شمشیر میں</p>
<p>۹ اس میں کون کون سے نور کے ہیں سوچ کی رن کا ہے کی گئی ہے نور اد جاپہ جانی کی گئی ہے نور یسوزی سے آتا ہے جانا ہو اسید</p>	<p>۱۰ ابنِ کربان فتنہ در شکرِ کباب میں دیباچہ میں کون کون سے نور پیشہ دین میں پائی ہیں نور</p>
<p>۱۱ اگر اسے ہے راستہ مجیب کی صورت پہرہ میں نہ گھر باندھی ہے جاروب کی صورت</p>	<p>۱۲ سب تیر جفا کیش ہیں پر ہل نہیں سکتے سوفاریہ ٹالان ہیں کہ پر ہل نہیں سکتے</p>
<p>۱۳ وہ گرم ہے سر پہننے کا ہے نور عدا شد ادا کے کیا سب کو برابر اک خطبہ ہے اک سکہ ہے اک شمشیر اک حکم ہے اک مرہاں شمشیر</p>	<p>۱۴ اقبال جلو دار ہے تقدیر جلو دار چار آئینہ جو گرد ہے شمشیر جلو دار نیش کا فادہ فکس ہے جلو دار سکھ ہے کادور شمشیر جلو دار</p>
<p>۱۵ ہے دو تون جہان میں یہ امامِ انقلاب بسطِ رخ خدا ایک ہے اس طرح حسین ایک</p>	<p>۱۶ اور لہجہ پر حسرت کی نگاہیں ہیں حرم کی تہائی میں یہ فوج ہے سلطانِ اہم کی</p>

<p>۱۷۱ تو سجدہ تہران ہو کہ چلن جو گرد چو کہے ملا دیتا ہے کوہ سقارون غفا جو نشان سحر کا باطل جاوے شہرون بین یلیلی و سیاہ زونمیں</p>	<p>۱۷۲ سیاہ تہیں کن کی شامی سے تھیں جاوے سب کس ہو کابی سے تھیں سرخ شمس کا دستا سکا کی تھیں خون شہر لکھن نضامی سے تھیں</p>
<p>۱۷۳ منہ پر کبھی سوچ کے کبھی چاند کے دوڑا گم غرش پہ گردون کا محل بچاند کے دوڑا</p>	<p>۱۷۴ ہر جزو بدن پر زسے ہے ہر عضو جدا ہے دفتر میں شہادت کے مگر نام لکھا ہے</p>
<p>۱۷۵ ہے رعد صلیب تو ہے کبریا عین پہنچ ہے دریا عین یہ کجی جی عین یہ تو ہے نزد سسین بلقیس عین آج کل کا پدین تو جو شیر و غامین</p>	<p>۱۷۶ یہ جس کا عالم نہ کبھی نے دیکھا یہ نور نہ موسیٰ نے نہ ہے طور دیکھا انسان نہ ایسا ملک و کشور دیکھا دیکھا تو فقط خالق جو ہر جو دیکھا</p>
<p>۱۷۷ دل سپہ سلیمان کا پروا نہ ہوا ہے کیسے جو پری کتا ہے دیوانہ ہوا ہے</p>	<p>۱۷۸ قابیل کو ہابیل نے جو قتل کیا ہے نعم البدل آدم کو یہ خالق نے دیا ہے</p>
<p>۱۷۹ کیا نسبت شہزادے ہوئے ہوئے وہ شہزادے ہیں ابلیس ایم تم ہوئے یہ کسی کی رقت وہی ہے جو ہر ہر چاند و خلقت وہی ہے جو ہر ہر</p>	<p>۱۸۰ جہنم میں قوت و خلاق دو عالم جہنم میں ہے اس کا کل قوت و خلاق علیہ سجن و نسط طہارت میں ہے ادب و روح مسیحی جان بخش کا آدم</p>
<p>۱۸۱ اس درخش کے منہ پر کوئی دن چڑھ نہیں سکتا چلنے میں یہ سرعت ہے کہ سن بڑھ نہیں سکتا</p>	<p>۱۸۲ ہر صنعت حق اک رخ روشن سے عیان ہے جان قابل آئینہ میں اس روسیہ روان ہے</p>

<p>۱۰ اس کا بندہ کہ کلمہ ہو خطا اس کا بندہ کہ کلمہ ہو خطا اس کا بندہ کہ کلمہ ہو خطا اس کا بندہ کہ کلمہ ہو خطا</p>	<p>۱۱ کیا غفلت کہ یہ سب اوٹھے ہیں کیا غفلت کہ یہ سب اوٹھے ہیں کیا غفلت کہ یہ سب اوٹھے ہیں کیا غفلت کہ یہ سب اوٹھے ہیں</p>
<p>۱۲ ہلکوں کا یہ احسان ہے ہر بندہ مسق پر ہلکوں کا یہ احسان ہے ہر بندہ مسق پر ہلکوں کا یہ احسان ہے ہر بندہ مسق پر ہلکوں کا یہ احسان ہے ہر بندہ مسق پر</p>	<p>۱۳ ابر کا رخ صاف میں پر تو نظر آیا ابر کا رخ صاف میں پر تو نظر آیا ابر کا رخ صاف میں پر تو نظر آیا ابر کا رخ صاف میں پر تو نظر آیا</p>
<p>۱۴ برجہ حق سے میں اس شکر کو کھلیا برجہ حق سے میں اس شکر کو کھلیا برجہ حق سے میں اس شکر کو کھلیا برجہ حق سے میں اس شکر کو کھلیا</p>	<p>۱۵ شکر کے پتے چاہیے خالق میں شکر شکر کے پتے چاہیے خالق میں شکر شکر کے پتے چاہیے خالق میں شکر شکر کے پتے چاہیے خالق میں شکر</p>
<p>۱۶ سرمہ کی سلاخی اسے دکا رہنیں ہے سرمہ کی سلاخی اسے دکا رہنیں ہے سرمہ کی سلاخی اسے دکا رہنیں ہے سرمہ کی سلاخی اسے دکا رہنیں ہے</p>	<p>۱۷ بڑھ کر رخ روشن سے یہ گاندھے پہ پہنچا بڑھ کر رخ روشن سے یہ گاندھے پہ پہنچا بڑھ کر رخ روشن سے یہ گاندھے پہ پہنچا بڑھ کر رخ روشن سے یہ گاندھے پہ پہنچا</p>
<p>۱۸ گوشتی ادھر کرتے ہیں احکام کہی گوشتی ادھر کرتے ہیں احکام کہی گوشتی ادھر کرتے ہیں احکام کہی گوشتی ادھر کرتے ہیں احکام کہی</p>	<p>۱۹ انسان کہیں کہیں کہیں کہیں کہیں انسان کہیں کہیں کہیں کہیں کہیں انسان کہیں کہیں کہیں کہیں کہیں انسان کہیں کہیں کہیں کہیں کہیں</p>
<p>۲۰ یا ذکر ہے یا شکر اسے رب ہد کا یا ذکر ہے یا شکر اسے رب ہد کا یا ذکر ہے یا شکر اسے رب ہد کا یا ذکر ہے یا شکر اسے رب ہد کا</p>	<p>۲۱ آئینہ ہے گم رنگ کا یہ رنگ نہیں ہے آئینہ ہے گم رنگ کا یہ رنگ نہیں ہے آئینہ ہے گم رنگ کا یہ رنگ نہیں ہے آئینہ ہے گم رنگ کا یہ رنگ نہیں ہے</p>

<p>۵۱۱ بانو چک حاکم حسن بن زکریا زعفرانی پند بزرگ قدس بن زکریا پند ہے بیان خط کامل فتح بابان ثابت ہوا آیا ہے خجین بن زکریا</p>	<p>۵۱۲ شیرین قوس نام لیس کا جلاب اکٹھا کر اور ایک نے باقوت لکھا ہے باقوت کا لکھا اگر انس ہے بجا ہے باقوت ہے بھلے کی کوئی نغرا ہے</p>
<p>۵۱۲ تازہ ہے یونق چشمہ امید کے مانند یک رو ہے بدونیک و خوشید کے مانند</p>	<p>۵۱۳ چوسا ہے یلب شل رطب حق کے مٹی باقوت کا بوسہ یا کس روز مٹی نے</p>
<p>۵۱۳ لکھ دوزخ آگ و آتش کا صلہ ہے بنو زقطہ کو اگر آگ کا صلہ ہے گروہ ہے آگ سے کسی کے دوزخ کو صلہ ہے زندان و لب پاک میں کیا رطب و جلاب</p>	<p>۵۱۴ بھڑکنے والی تری نغون بادام ہے بھڑکنے والی تری نغون بادام ہے بھڑکنے والی تری نغون بادام ہے بھڑکنے والی تری نغون بادام ہے</p>
<p>۵۱۴ ان سو تیونگے ہستی میں باقوت اگر میں یہ فعل وہ ہیں بنکی قرابت میں گھر ہیں</p>	<p>۵۱۵ ہر بونڈے اک شیشہ امید نکالا ہزار نے عطر گل خوشید نکالا</p>
<p>۵۱۵ اس کے تازہ ہرگز نہ سکنا پیا جیسے نہ مراد بن نصیری کو جلاب جان بخشی اسات کا تو پیا پیا ہر دم روح القدس کا لکھ آیا</p>	<p>۵۱۶ تیرے صفین جاتی ہیں دریا کی تار دیا ہے پیر سے تیرے تیرے تار ایک ایک کو تیرے تیرے تار عیاں در تیرے سوز تار</p>
<p>۵۱۶ یہ ان ہونٹوں پہ تصویر سخن وقت بیان ہے باقوت ہے جیسے رنگ باقوت عیاں ہے</p>	<p>۵۱۷ آب زن میں یکس موک آداسی ہے آمد وہ کتا ہے عباس کے آتاسی ہے آمد</p>

<p>۳۸۵ اب جو بھولتی نہ تھی تھی بابائے غیاب علی اگر بھی نہ تھی سلطان الوافق سے آئی تھی اب نور خدا گرم ہو غنیمت سے تھی</p>	<p>۳۸۶ بیدم ہوے جاتے ہو یہ رب شہ دین ہے شہیر ہے انسان ملک الموت نہیں ہے</p>
<p>۳۸۷ نہا گاہ پہ بلا سر سدا کہ گویا جاننا نہ تھی کہ بازی تھی کونہ تھی بان سحر کو داند زونی کو بیکار سب کے کسی جیکہ کا اب حال سنو</p>	<p>۳۸۸ وہ بوسے کہ خود چھوے میں پڑ جائیگا ظالم یہ نور خدا جا لون میں کب آئیگا ظالم</p>
<p>۳۸۹ کرب جال میں گھر گلیا یہ دریا سنا طمانہ رنگ چین ال عبا پیکت عطر گل تسلیم ضایہ پہل خفاطل خفاطل خفاطل</p>	<p>۳۹۰ چھو قتل ہے آسان پسر غنیمت حق کا شہیر کا تو کشتہ ہے بہترے قلع کا</p>

<p>۵۱۱</p> <p>نشانے لگا دو چلائے میں آجائیں چکر کر کے چکر کر کے چکر کر کے اور چائیں فلک پر تھاک ساجائیں اس غنڈے کے کاش دیکھیں ساجائیں</p>	<p>۵۱۲</p> <p>اڑنے لگا تپے بوجھاؤں میں چاری انا کہہ میں ساوت سو تورت چاری گنقا میں پوندہ مارو میں چاری ان پوندہ مارو میں چاری</p>
<p>۵۱۳</p> <p>وان تیخ دوسرے کی یان فوت کرینگے کیا مسرکہ میں آن بڑی موت مرینگے</p>	<p>۵۱۴</p> <p>لیکن ابھی میں جو گرام پڑا ہے اک کوڑے میں پوشیدہ وان پر بھی کھڑا ہے</p>
<p>۵۱۵</p> <p>کس پیکر تلے میں دراج آریا عالم نے بلایا اس کان جھکایا دی اوسے دھار میں خبر نہیں لایا چلا کے کوٹھار میں خبر نہیں لایا</p>	<p>۵۱۶</p> <p>میں کیا کہوں کی خبر نہیں لایا وہ چھو میں جابا وہ پتہ نہیں لایا وہ ایک کے بعد ایک خبر نہیں لایا وہ باؤں کا جھار وہ پتہ نہیں لایا</p>
<p>۵۱۷</p> <p>لاتے ہیں خبر دل کی یہ ہے کام ہمارا لے آپ بھی سنگو ایسے انسلم ہمارا</p>	<p>۵۱۸</p> <p>میں جانتا تھا ہوگی قیامت کوئی دم میں اتنی گئی جب سند شیر سرم میں</p>
<p>۵۱۹</p> <p>ابچین سے چھٹا رہا میں کیا جانو اس کو یہ ہے حکم کیا کیا جانو یہ سب کو یہ ہے حکم کیا کیا جانو یہ سب کو یہ ہے حکم کیا کیا جانو</p>	<p>۵۲۰</p> <p>ماں شہر میں جو قضا ہے سلائی یہ سب کو یہ ہے حکم کیا کیا جانو یہ سب کو یہ ہے حکم کیا کیا جانو یہ سب کو یہ ہے حکم کیا کیا جانو</p>
<p>۵۲۱</p> <p>کے کیسا کہ لائے بیان جانو کے پڑے ہیں ہم کو رہیں مسکائے ہوتے پاؤں کھرو ہیں</p>	<p>۵۲۲</p> <p>دم توڑا جو اکبر نے تو اب نہ تسلی تھا زنیہ کے نکل آنے سے شہر شاہ کافی تھا</p>

<p>۵۵</p> <p>گونا گونا گویا کرتے تھے گونا گونا گویا کرتے تھے گونا گونا گویا کرتے تھے گونا گونا گویا کرتے تھے</p>	<p>۵۵</p> <p>اتنا گونا گونا گویا کرتے تھے اتنا گونا گونا گویا کرتے تھے اتنا گونا گونا گویا کرتے تھے اتنا گونا گونا گویا کرتے تھے</p>
<p>۵۵</p> <p>چٹ پٹ کے سیکھ کر شاہ ام سے ہر بار پٹ جاتی تھی گھوڑے کے قدم سے</p>	<p>۵۵</p> <p>شانوں سے گئے ہاتھ ملا جائیگے دادا حضرت کے برادر کو بلا جائیگے دادا</p>
<p>۵۵</p> <p>دور کے فغان اوتھتی تھی اس کا کج دور کے فغان اوتھتی تھی اس کا کج دور کے فغان اوتھتی تھی اس کا کج دور کے فغان اوتھتی تھی اس کا کج</p>	<p>۵۵</p> <p>آگ سے دور دروازہ گھنٹا بے رحم آگ سے دور دروازہ گھنٹا بے رحم آگ سے دور دروازہ گھنٹا بے رحم آگ سے دور دروازہ گھنٹا بے رحم</p>
<p>۵۵</p> <p>روٹے ہیں بھی سے مجھے تم قدمو پیہ دادا لہر سے تبتہ دھبہ کو منادو</p>	<p>۵۵</p> <p>برنم سے یہ رشتہ تھا تو اسی کو بنی کی جو تھا می نہ باقی تھی رکاب ابن علی کی</p>
<p>۵۵</p> <p>پہلو ہوتا تھا کہ تھی تہ نہ دانی سراوے کے علمدار سے گنگا ناخانی کیا جانتی تھی نہ تہ نہ دانی کیا جانتی تھی نہ تہ نہ دانی</p>	<p>۵۵</p> <p>پہلو ہوتا تھا کہ تھی تہ نہ دانی پہلو ہوتا تھا کہ تھی تہ نہ دانی پہلو ہوتا تھا کہ تھی تہ نہ دانی پہلو ہوتا تھا کہ تھی تہ نہ دانی</p>
<p>۵۵</p> <p>رجا دنگی ہر کم نہ کرن پسار کو اپنے کیوں روٹے ہیں لین مجھے علمدار کو اپنے</p>	<p>۵۵</p> <p>اب بھر بھی سواری شہ ابراہیم ہے گی حضرت نے کہا حلق پہ تلوار بھرے گی</p>

<p>۴۵۱</p> <p>جہاں نہیں آجیکہ بن لایا تھا ہے آنا تعظیم اپنے لئے کوشاں ہے چار یاد میری سکینہ کو چاہئے کوئی ہمارے</p>	<p>۴۵۲</p> <p>ہمارے ایک شایہ نظر آیا جہاں پر وہ منہ سے آئی نظر آیا نہاں سفید عیاد سیاہی نظر آیا ہوا وہ دست رس وہاں نظر آیا</p>
<p>وہ بولی تھل دم بیدار کردن گی پریا تو تم آؤ گے تو سر یاو کردن گی</p>	<p>فعل سہم تو سن سے شرارے ہو کردن رن برج فلک بنگیا آ رہے ہو کردن</p>
<p>۴۵۳</p> <p>خاہت نمود ویکہ آید کا تزیین جہاں علی دیبہ شایہ ناتہ بین سوار آئے ہیں شایہ جہاں کون پر کا تزیین</p>	<p>۴۵۴</p> <p>رکنا شہ دین نہ فرسح ہوا مہر الیا ستر تاج سلیمان ہوا اور چاروں طرف دیانہ اہل خفا نہیب جو خدا کے ہو جو خدا کے</p>
<p>ہمزیر سحر رفت کن پنے ہوئے ہیں زندانہ اچھین جان کفن پنے ہوئے ہیں</p>	<p>فردوس کی رغبت نہ جہنم سے حذر ہے اسے بے خبر و تلو بھلا کچھ بھی خبر ہے</p>
<p>۴۵۵</p> <p>نکاح سے نہ کہہ دیکھا مارا اقبال حال اسکا پوچھو کہ ہے کچھ بوجھال باقی جو حال ہے جو خدایہ کھو حال کچھ بہت خوب ہے بوجھال</p>	<p>۴۵۶</p> <p>نوریت میں نہاں خالق عادل جہاں سے محبت ہو پوچھو کہ حال کس طرح سے وہ دنیا میں ہے جو خدایہ چو کہ کون کر کے پوچھو کہ حال</p>
<p>حق یہ ہے کہ رگ روئیے میں ڈر پیچ گیا ہے کیا پاؤں اٹھیں رن کہ کچھ پیچ گیا ہے</p>	<p>تنہا ہے مرقہ کی سکونت کا یقین ہے کیوں خلق کی الفت سے وہ بیزار نہیں ہے</p>

<p>۵۵</p> <p>دنیای فانی خاک کہ نامہ را مانو اس خاک کے خاکہ کیچہ مر اچیانو جذب غمی اور کد باد ہی جانو بیکر خان مگر ایک دم میں جانو</p>	<p>۵۵</p> <p>زخم جو سون پریشہ کی گئے بیکر خان زخمیر لا تم آگئے گدہ گدہ راہ یو دہے جی گئے الشد کو سب جان گئے جیکر گئے</p>
<p>کیا کیا مہ وغور شنید لگا ہوں سے نہان ہوں جو صبح مرے پاس تھے اسوقت کہان ہوں</p>	<p>ہر شرک کے طوفان رُکے اپنے قدم سے بت خاک پر سجدے کو جھکے اپنے قدم سے</p>
<p>۵۵</p> <p>بھگتین اچا بدو عالم کا شیب چاہتین تو بکے نور سے نیم جا ناما کہ پیہر را نانی ہے خدیب شیب شیب حق نے ہے اور کجا بھگتیا</p>	<p>۵۵</p> <p>کشتا تھا کہ چکر اس کیلئے تبدادیا سیکو پیو اب اور یہ خلا ہے پتھ ہے یہ باطل ہے بیت چہ نور عمران نے کوئی تو بیتا بت علبے</p>
<p>بیوند ہوں میں تاج سہا ل عبا کا دل بند ہوں میں دست زہر دست خدا کا</p>	<p>آخر یہی نانا فاطمہ کے بال کھلین گئے چندر اس کے تھین مشرکے دن حال کھلین گئے</p>
<p>۵۵</p> <p>گدہ لاکھ بس جہنم کے گندہ گردان ہمسایہ کین جانہ سپید کر غم میں قیس دن اس راہ کیسیا پور سیارہ فطرت پر کیجے ہیں سلطان</p>	<p>۵۵</p> <p>ترا تا ہے جو بزمین و حق کا دی کون فراہیگا زمین کی بھلا اور سی کون پوچھنیکی نیکین خدا کون نیک کون ملتا ہے ان شکو کو غیر نیک کون</p>
<p>ہر مصحف حق میں ہے بیان ابن علی کا میں طرح مشرک کہ نام بنی کا</p>	<p>پرستش میں اماموں کی علی چکے رہیں گے تقابل جو ہا رہے ہیں یہ وہ آپ کہیں گے</p>

<p>۱۰۱ دل نواز خاک مرئی خاک شعلہ جان ہون چو کبک در شعلہ آئینہ خاطرین صوفی صفا تجربہ ہم جو بد عکس کن کردار</p>	<p>۱۰۲ خوشنما کما چہ در بادوس کی تقصیر مرد و پیل و سواد کی شمشیر بودن عین ناموس کس کی تقصیر اوپر آؤدینم زمین</p>
<p>۱۰۳ تختگو مناسب مرا گھر صاف کرو تم دین ہنیں کچھ کتا ہوں انصاف کرو تم</p>	<p>۱۰۴ لو دور ہو تیغ دوزبان کھینچتی ہے رن میں جان ہوگی بدن میں نذر بان ہوگی دہن میں</p>
<p>۱۰۵ بشرم چکار کہ یہ جانتے ہیں ہم خوش کبک در شعلہ کبک در شعلہ پران کبک در شعلہ کبک در شعلہ رنج علی کبک در شعلہ کبک در شعلہ</p>	<p>۱۰۶ تلا ریا پہل چل گیا شعلہ کبک در شعلہ تقصیر نعلی اکھ کبک در شعلہ یون نکلا سب کبک در شعلہ کبک در شعلہ کبک در شعلہ</p>
<p>۱۰۷ گلزار علی ہم نے جو تاراج کیا ہے کچھ کچھ یہ قصاص احد و بدر لیا ہے</p>	<p>۱۰۸ چلائی شکست اور گھٹا فوج عمر کا لو حوصلہ نکا وہ دل مشغ و ظفر کا</p>
<p>۱۰۹ کبک در شعلہ کبک در شعلہ کبک در شعلہ کبک در شعلہ کبک در شعلہ کبک در شعلہ کبک در شعلہ کبک در شعلہ</p>	<p>۱۱۰ تلا ریا پہل چل گیا شعلہ کبک در شعلہ تقصیر نعلی اکھ کبک در شعلہ یون نکلا سب کبک در شعلہ کبک در شعلہ کبک در شعلہ</p>
<p>۱۱۱ سرسنگ ہیں اور زیر بان پانویں چڑی ہیں سیدان و بار خلیفہ میں کھڑی ہیں</p>	<p>۱۱۲ اس حسن کا شعلہ نہ کبھی طور سے نکلا ظلمت سے سکندر بھی نہ اس نور سے نکلا</p>

<p>۱۰ دہ تیغ کی سجدہ تیغ کی جلاوت مشرقی طور سے لگاوت شربت کوئی سے نہ کوئی نابوت مشرقی طالب استقامت ہی لگاوت</p>	<p>۱۱ اس مجمع میں نہ جلاوت مشرقی طور سے لگاوت شربت کوئی سے نہ کوئی نابوت مشرقی طالب استقامت ہی لگاوت</p>
<p>۱۲ سب تیغ دوسرے دیکھ کے بیہوش پڑے تھے کھولے ہوئے شہر ملک الموت کھڑے تھے</p>	<p>۱۳ پانی نہ تھا دم خوف سے تیغین یہ کٹی ہیں تیغین نہ کوئی نصین یا سون کی چھٹی ہیں</p>
<p>۱۴ فطرت کی تیغ شہر دوسرے تیغ کی گواہی بھی لگاوت لاکھ ہیں بنی اور علی ارض سما کے دوسرے ہیں والدہ ایک نوحہ لگاوت</p>	<p>۱۵ مجموعہ میں کج تیغ کیا خوبان شہر دوسرے جاری ہی ہزاروں یہ وہ اک تیغ پوچھ کلی تیغ لگاوت ہیں ناخن کے بارے</p>
<p>۱۶ وہ گوہر گنجینہ حیات توں زمین ہیں دولال ہمسیر کے حیثین اور حسن ہیں</p>	<p>۱۷ برکت سے جبریل تک جان گئے تھے اس تیغ کے لوہے کو ملک مان گئے تھے</p>
<p>۱۸ دہ تیغ میں کج تیغ نصرت کے خاتمہ میں خاتمہ نصرت کے خاتمہ میں خاتمہ نصرت کے خاتمہ میں خاتمہ</p>	<p>۱۹ سب تیغ کی شہر دوسرے جاری ہی ہزاروں یہ وہ اک تیغ پوچھ کلی تیغ لگاوت ہیں ناخن کے بارے</p>
<p>۲۰ دل میں کسی سے لاگت بھی نہیں لگتی مرکز کا جو نام آئے کی ہیں نہیں لگتی</p>	<p>۲۱ جی دینے میں بید نہیں نے سمجھا مضر اپنا ہر کافر تاوان تھے کیا سہر اپنا</p>

<p>۱۷۷ اس تاقی نے چلائی پتی دکھائی سستی میں رشتے میں بغینے کی سانی نقد زخون پہ پھیلا ہے ہے سر جھپائی دھانوں کی طرح پیچھے دھانوں جھپائی</p>	<p>۱۷۸ جی میں کی سنا کر کرب چلو دیات دل سنا تھا آبیگا دارن مال کمان طالب تھا دارن کا کوئی شاہ وہ جان ہر دین جو تھا نہ نکلنا تھا دارن</p>
<p>خود دہتہ تھا ہر تیرہ رشتہ رتی تھی انگڑائی کا لینا بھی کمان بھول گئی تھی</p>	<p>۱۷۹ لہوار کا یہ کاٹ سنا تھا نہ کسی سے سربازوں نہ تھا بات کا بھی تیغ علی سے</p>
<p>۱۸۰ گر شمشیر لکھن میں تھی سر جین میں ہے جین میں تھی ناندہ ہوا سن میں سے تھی سر دین میں چھی اور دین میں تھی</p>	<p>۱۸۱ کیا ضرب لگائی تھی دم و جب چھام پڑا تھا دل کفر چھی سکڑا سوام خضون نہ چلا نقدیات سپہ نام مرا فاعل صاف یہ کتا تھا عوام</p>
<p>باندھی وہ ہوا جس سے تنگاہوے ناری شرائے جلے آگ بگولا ہوئے ناری</p>	<p>۱۸۲ کوڑا نہ کھرا کچھ سر بازار بھنے گا اب نار میں ہر قلب کا دنیا رہنے گا</p>
<p>۱۸۳ خلفے سے نہ تھی صرف پگڑائی چار تینہ دین کش پٹن میں تھی پیشہ میں پٹن میں تھی نقد دیکھ چلائی میں تھی</p>	<p>۱۸۴ کبھی دین پگڑائی ہوئی تھی ان میں کبھی بانی ہوئی تھی دھانوں کبھی کبھی ہوئی تھی پیشہ کبھی کبھی ہوئی تھی</p>
<p>قالب نہ زرو میں تھا نہ دم اہل ستم میں دم بھاگنے کے واسطے ٹھہرا تھا قدم میں</p>	<p>۱۸۵ گلگون تھا فقط خون کی افشاں مانتھا قبضے کے بھی ہر ٹھونہ لکھوٹا سا جانتھا</p>

<p>۵۹</p> <p>نعمتی سدا گر می تازد شکر دو رخ کا مزاج آن کج تیغ کا مخاک که سینه سے ملک درم ناساز نکلی تیرا جان چو در بند و پیر</p>	<p>۶۰</p> <p>جل جل کے بدن و صوب کا بھی ڈھیر ہوا تھا اس تیغ کے پر کا اون سے اندھیر ہوا تھا</p>
<p>۶۱</p> <p>ابن شکر و دلچسپ آب کو چیل پیرا بن و در آن کا چل پیش و چل تھا چین کا تقریبی بند کبھی چل جلانی زمین اب زمین چل</p>	<p>۶۲</p> <p>جلانی زمین اب زمین چل جلانی زمین اب زمین چل جلانی زمین اب زمین چل جلانی زمین اب زمین چل</p>
<p>۶۳</p> <p>موت کا چلتا ہوا اجر یاے کفن ہو وہ باگ چھٹی باگ کی رو باہر ہرن ہو</p>	<p>۶۴</p> <p>جلانی زمین اب زمین چل جلانی زمین اب زمین چل جلانی زمین اب زمین چل جلانی زمین اب زمین چل</p>
<p>۶۵</p> <p>موت کا چلتا ہوا اجر یاے کفن ہو وہ باگ چھٹی باگ کی رو باہر ہرن ہو</p>	<p>۶۶</p> <p>جلانی زمین اب زمین چل جلانی زمین اب زمین چل جلانی زمین اب زمین چل جلانی زمین اب زمین چل</p>
<p>۶۷</p> <p>جلانی زمین اب زمین چل جلانی زمین اب زمین چل جلانی زمین اب زمین چل جلانی زمین اب زمین چل</p>	<p>۶۸</p> <p>جلانی زمین اب زمین چل جلانی زمین اب زمین چل جلانی زمین اب زمین چل جلانی زمین اب زمین چل</p>
<p>۶۹</p> <p>جلانی زمین اب زمین چل جلانی زمین اب زمین چل جلانی زمین اب زمین چل جلانی زمین اب زمین چل</p>	<p>۷۰</p> <p>جلانی زمین اب زمین چل جلانی زمین اب زمین چل جلانی زمین اب زمین چل جلانی زمین اب زمین چل</p>
<p>۷۱</p> <p>جلانی زمین اب زمین چل جلانی زمین اب زمین چل جلانی زمین اب زمین چل جلانی زمین اب زمین چل</p>	<p>۷۲</p> <p>جلانی زمین اب زمین چل جلانی زمین اب زمین چل جلانی زمین اب زمین چل جلانی زمین اب زمین چل</p>
<p>۷۳</p> <p>جلانی زمین اب زمین چل جلانی زمین اب زمین چل جلانی زمین اب زمین چل جلانی زمین اب زمین چل</p>	<p>۷۴</p> <p>جلانی زمین اب زمین چل جلانی زمین اب زمین چل جلانی زمین اب زمین چل جلانی زمین اب زمین چل</p>
<p>۷۵</p> <p>جلانی زمین اب زمین چل جلانی زمین اب زمین چل جلانی زمین اب زمین چل جلانی زمین اب زمین چل</p>	<p>۷۶</p> <p>جلانی زمین اب زمین چل جلانی زمین اب زمین چل جلانی زمین اب زمین چل جلانی زمین اب زمین چل</p>
<p>۷۷</p> <p>جلانی زمین اب زمین چل جلانی زمین اب زمین چل جلانی زمین اب زمین چل جلانی زمین اب زمین چل</p>	<p>۷۸</p> <p>جلانی زمین اب زمین چل جلانی زمین اب زمین چل جلانی زمین اب زمین چل جلانی زمین اب زمین چل</p>
<p>۷۹</p> <p>جلانی زمین اب زمین چل جلانی زمین اب زمین چل جلانی زمین اب زمین چل جلانی زمین اب زمین چل</p>	<p>۸۰</p> <p>جلانی زمین اب زمین چل جلانی زمین اب زمین چل جلانی زمین اب زمین چل جلانی زمین اب زمین چل</p>

<p>۱۹۱ تیرے ہونے سے تو دنیا ہی تیرے نہ ہونے سے تو دنیا ہی تیرے ہونے سے تو دنیا ہی تیرے نہ ہونے سے تو دنیا ہی</p>	<p>۱۹۲ تیرے ہونے سے تو دنیا ہی تیرے نہ ہونے سے تو دنیا ہی تیرے ہونے سے تو دنیا ہی تیرے نہ ہونے سے تو دنیا ہی</p>
<p>اب رکن ترے عرش کے قائم نہیں گے اب فاطمہ کے دودھ کے غوارے نہیں گے</p>	<p>دیتی ہوں تجھے واسطہ زہرا دہنی کا مجھ پر گھرے خون حسین ابن علی کا</p>
<p>۱۹۳ اس قدر تیرے زینت سے اوصاف کہ جس سے کہو اس کو کیا ہے کہ جس سے کہو اس کو کیا ہے کہ جس سے کہو اس کو کیا ہے</p>	<p>۱۹۴ آواز دی تیرے لہری ارض مولا کہ جس سے کہو اس کو کیا ہے کہ جس سے کہو اس کو کیا ہے کہ جس سے کہو اس کو کیا ہے</p>
<p>بہن اس امر کا طر ہی ازام بڑے ہیں ٹوٹی ہوئی سید اینڈ کے پھول پڑے ہیں</p>	<p>واقف ہے تو کیا شاہ شہیدان کے ادب سے اللہ سمجھتا ہے زیادہ انھیں سب سے</p>
<p>۱۹۵ تیرے ہونے سے تو دنیا ہی تیرے نہ ہونے سے تو دنیا ہی تیرے ہونے سے تو دنیا ہی تیرے نہ ہونے سے تو دنیا ہی</p>	<p>۱۹۶ تیرے ہونے سے تو دنیا ہی تیرے نہ ہونے سے تو دنیا ہی تیرے ہونے سے تو دنیا ہی تیرے نہ ہونے سے تو دنیا ہی</p>
<p>تیرے ہونے سے تو دنیا ہی تیرے نہ ہونے سے تو دنیا ہی</p>	<p>تیرے ہونے سے تو دنیا ہی تیرے نہ ہونے سے تو دنیا ہی</p>

<p>۱۰۰ یہ خون نہیں دودم و سبب خزا کا یہ خون جو حیدر کا و محبوب خزا کا سرخون اگر خاک پر شاہ نشین کا بانی نہ کہہ لگا میں نشان افواج کا</p>	<p>۱۰۱ بے پر علی اکبر علی اکبر علی اکبر سیدھی چوکی کو گناہ سے برادر پر دست نجات سے خالق اکبر پر کھینچے ہی قدسین پیا پیا</p>
<p>۱۰۲ مکن نہیں پھر گاؤ زمین ہوش میں آئے یہ کجی کا لہو بھی نہ کہیں جوش میں آئے</p>	<p>۱۰۳ چلائے یہ خلقت بنی آدم سے جدا ہے دیکھو کہ بنی زرا دے کا کیا حال کیا ہے</p>
<p>۱۰۳ دارودہ لاکھ پستہ پستہ پرب کہ درویش تھانہ درین نار سے زبان لگتی تھی خنک مچل جھپٹتے تھے جھپٹتے</p>	<p>۱۰۴ کھنک خنک شاہ کو زخمی لگا کھنک خنک شاہ کو زخمی لگا کھنک خنک شاہ کو زخمی لگا کھنک خنک شاہ کو زخمی لگا</p>
<p>۱۰۴ نہ خون کو نہ پوچھو وہ نہ اردن سے سواتھے نورانی ہن زریب کہ ستاروں سے سواتھے</p>	<p>۱۰۵ مخشر نہ کہیں عرش منظم کے تلے ہو امان سے نہ کہنا جو یہاں دیکھ چلے ہو</p>
<p>۱۰۵ لہ</p>	<p>۱۰۶ وہ شیشہ جو رکھے گئے قصر شدہ دین میں بو پھیل گئی خون کی فردوس بر بن میں</p>
<p>۱۰۶ تھا ضعیف عیان آکھ کی بنیائی جدا تھی گہر بند تھی نہ گس کی کلی اور کبھی دا تھی</p>	<p>۱۰۷ وہ شیشہ جو رکھے گئے قصر شدہ دین میں بو پھیل گئی خون کی فردوس بر بن میں</p>

<p>۵۷۱</p> <p>اندکے لیے سلاوت سے یادوں خانہ کو میں خضر کی قسم کی یادوں روخاں کو یادوں میں یادوں کی یادوں بہنہ یادوں سے یادوں کی یادوں</p>	<p>۵۷۲</p> <p>یہ کہیں کہیں سے یادوں کی یادوں اس صدمہ نے دل کو یادوں کی یادوں یہ کہیں کہیں سے یادوں کی یادوں یہ کہیں کہیں سے یادوں کی یادوں</p>
<p>مخہ چوم کے سرانجام میں قدموں پہ دھرونگی جو پیار کیا تھا نہ کبھی آج کرونگی</p>	<p>پتھری ہوئی مان سے تو گلے ملتا ہے داری پیرا سے کیجیہ ترا کیوں ہوتا ہے داری</p>
<p>۵۷۳</p> <p>پہنتی تھیں شمس کے بقیہ میں کیا کھوٹے ہوئے کو کھلا آتا شمس اک بچہ بچہ چھاتی کے گلا دو دھڑکتا شور سے صراحتی اور ان اور اجرا</p>	<p>۵۷۴</p> <p>شام شمس اعلیٰ ہے پتھر کی یادوں انت کے فلک کو یادوں کی یادوں پتھر کی یادوں کی یادوں کی یادوں دل جاتا ہے کیجیہ کیجیہ کیجیہ</p>
<p>حضرت کے غلاموں کو جہنم سے بچا با ندوی نے یہ سرخبر اظلم سے بچا یا</p>	<p>اک صدمہ یہ خوش جو ہوا شہنہ لبی سے قاتل مرے سینے پہ پڑھا ہے ادبی سے</p>
<p>۵۷۵</p> <p>وہ بولی میں کی مظلوم مسکین خون اب بھی جاری مظلوم مسکین کیا غم میں کاری مظلوم مسکین لے عاشق باری مظلوم مسکین</p>	<p>۵۷۶</p> <p>پیارے جو گرتا ہے صبا صبا یادوں کی یادوں کی یادوں کی یادوں نجات ملے گی یادوں کی یادوں سہا آجی حالت تھی چلی چلی چلی</p>
<p>تقدیر سے آگاہ نہ یہ کو کھر جلی تھی تم ہو گے بے سر میں پچانے کو جلی تھی</p>	<p>دو ٹکڑے جدا دوسرے کیجیہ کے ہو گے ہیں اصغر بھی موا ہے علی اکبر بھی موا ہیں</p>

<p>حلالہ اس وقت حضور اپنے چچے پر فدا ہیں فدائی کے لئے ہیں غلام بکارت بالکے چچے ابھی باپ سے جدا ہیں نہا نے کہا ادا کے قتل سے پہلے</p>	<p>حلالہ کس سے کہیں نشاں تمام عیاں وہاں کس سے کہیں بیکس کی وجہ سے تمام کس سے کہیں است کو چاہی ہوئی تو کون کس سے کہیں اٹھارہ بجی فاطمہ کا خون دینا</p>
<p>اب حال کو بہنوں کا کیا ان پہ نبی ہے سر پر کوئی وارث نہیں اور بے وطنی ہے</p>	<p>آتی ہے صد کان میں جلاتی ہے زرب لہ بال کھلے بلو میں اب جاتی ہے زرب</p>
<p>حلالہ دارماری زرب کی کہا چھوڑ کر آئے پیام عجبی کہ میں نہیں جانتے بولان بیکر کہ خدا کو کیا ہے کیا حال ہیں کا نہیں نہیں کیا ہے</p>	<p>حلالہ پیشے غیبت گئی امجد کو کہیں خانوں دیار تلخ ہو چکے ہیں سکھول کے خور و زینت نے کیے ہیں خان سے جا لگ لگ سی فکریاں</p>
<p>بلو سے میں بہن آج ہماری گئی امان چادر سر زرب سے امان دی گئی امان</p>	<p>مشرین مجھے رتبہ سحر لوح ہو یا رب نعلین ید اللہ کی سحر لوح ہو یا رب</p>
<p></p>	<p></p>

<p>۴۰ روانہ نہ دین پر شہر خداویر زبان رکھانے کے گونے تیرا پنا تیرا پنا تھوڑی خط سے کھڑا مندان ہوا وہ چلے گا پنا</p>	<p>۴۱ کو تھیں ادا در تنہے ہوں ایک لکھ اشد و صلیط ہوں نہیں کوئی و نطلو کر ہوں تھا و قاسم شاہ کی چاہوں</p>
<p>۴۲ ادھر تو شاہ کو یہ حد نہ سگر ہو پنا ادھر دینہ سے صغرا کا نامہ پر ہو پنا</p>	<p>۴۳ جواب و دہدر نامہ ادا کبر ہو جناب حضرت عباس کے برادر ہو</p>
<p>۴۴ لو بن غنیمت سے کھڑا ہو بہ کی بنی گنیمت کھڑا ہو سو جھانچا داسن آوا جھانچا سخت کی فکر نہ تھوڑے کو چھوڑا</p>	<p>۴۵ بن آہ کی نیب کھینچو دین بن سچا کوئی کی علی بن صغرا کا کوئی تھا سالانہ برادر ناچ کے کا و صغرا</p>
<p>۴۶ یہ حال دیکھتے قاسم کی آس ٹوٹ گئی ہوا یہ رشتہ کہ فوراً ہمارا چھوٹ گئی</p>	<p>۴۷ ظہیر اور حبیب آپ کے مصاحب ہیں جناب عون محمد کے مامو مصاحب ہیں</p>
<p>۴۸ تو کہ تھوڑے صاحب ہو گیا لایا گر صاحب بن جویش کے فرمایا وہ نہ تو تار تار اور اصل لایا نکاح ایسی تھوڑے کیکی ہو گیا</p>	<p>۴۹ سین کے بھڑا سوڑے کیکی ہو گیا ایک لکھ تین تو ہوں کہان علم لایا کمان بن اکبر و قاسم کہان علم لایا نہا کہ تھوڑے کیکی ہو گیا</p>
<p>۵۰ قرار و وجہ میں بقیراد ہوتا ہوں حسین جان کے تہہ منشا ہوتا ہوں</p>	<p>۵۱ سپاہ ظہیر نے تھما سمجھ کے گھیرا ہے ہزاروں تیغین ہیں ہا و ایک مطلق ہیرا ہے</p>

<p>۴۰ وطن سے فاضلہ انورین آیا بیان صغیرت گردن پہ کھایا گلے سے لاش کو شہید نہ لگایا سلام کہنے فاضلہ سر کھجایا</p>	<p>۴۱ شاہد و کمان میں کمر کا ابھی باز ہوا گلے میں کمر کا شاہد و کمان میں کمر کا ابھی باز ہوا گلے میں کمر کا</p>
<p>وہ پوچھتا ہے کہ اُس آپ کی یہ توڑ گئے حسین کہتے ہیں اکبر بھی ہکو چھڑ گئے</p>	<p>جوشیر غور کی جبکہ تلاش ہے بھائی یہ دیکھ نے مرے ہاتھوں پہ لاش ہے بھائی</p>
<p>۴۲ ٹہائی چڑھنے کے خون چھوٹی تیار سینہ زوت کا تار سے پھانسی لگا کر بیکار عمار کی آنکھوں پر پھونک دیا کھی ہا فاطمہ دیکھ دوسری آنکھ</p>	<p>۴۳ شہسوار بیکار آ کر آہ داؤد کا حسین فاطمہ فدوی فاضلہ کا نشان اوتارے دیا تھا جد جلیلا ام کو چھوڑ کر و نصیر دیا</p>
<p>گواہ رہیو کہ فاقہ سے جھومتا ہے حسین اور انکے بھائی کی آنکھوں کو جھومتا ہے حسین</p>	<p>ایا حسین نے ہاتھوں پہ لاش اصفہر کا عریضہ ہاتھوں پہ رکھا مریض و شہر کا</p>
<p>۴۴ نیالوں نغمی تھی تیرا کسی نے نہیں تو بیچوں بیچوں سے لاش پہ تو بیچوں بیچوں سے لاش پہ تو بیچوں بیچوں سے لاش پہ</p>	<p>۴۵ لگا ہاتھ شہید نے وہ خط پہ فاضلہ کا کبھی لکھا ہے کبھی لکھا ہے کبھی شہسوار کا شہد و کمان میں کمر کا ابھی باز ہوا گلے میں کمر کا</p>
<p>زمین قبر کی خاطر پسند کرنے لگے مزار کھود کے نامے بلند کرنے لگے</p>	<p>جواب کون لکھے گا پھر نوم تا ہے اب اک بناب صغیر حسین کرتا ہے</p>

<p>۱۰ کے ہیں جن کے ہاتھوں میں ہے کے ہیں جن کے ہاتھوں میں ہے کے ہیں جن کے ہاتھوں میں ہے کے ہیں جن کے ہاتھوں میں ہے</p>	<p>۱۱ کے ہیں جن کے ہاتھوں میں ہے کے ہیں جن کے ہاتھوں میں ہے کے ہیں جن کے ہاتھوں میں ہے کے ہیں جن کے ہاتھوں میں ہے</p>
<p>خطاب اور نکاح جو ان مرگ اس دیار میں ہے بہن کھڑی ہوئی وان در بہ انتظار میں ہے</p>	<p>یہ کیا غضب ہے غلیفہ نیرید ہوتا ہے رسول حق کا نواسہ شہید ہوتا ہے</p>
<p>۱۲ یہ چھپا کہ عدو طرف کا زاری ہے بند جوارف شکر گریہ دار ہے</p>	<p>۱۳ بیان نبی غوی کا شکر ہے کما ام ایسے ہیں کیسے آواز قاصد</p>
<p>نکل کے فونڈیان کہنے لگیں دہائی ہے کہ چار لاکھ کی اک جان پر چڑھائی ہے</p>	<p>تو جانتا ہے کہ ہم بکسی سے مرتے ہیں سفر سے امت جد کی رٹائی کرتے ہیں</p>
<p>۱۴ کے ہیں جن کے ہاتھوں میں ہے کے ہیں جن کے ہاتھوں میں ہے</p>	<p>۱۵ کے ہیں جن کے ہاتھوں میں ہے کے ہیں جن کے ہاتھوں میں ہے</p>
<p>رہے شرف کہ مدد گاری حسین کر دن شہید ہو گئے ابد تک جہان میں چین کر دن</p>	<p>جو نیک ہیں تری مظلومیت پر روئیں گے جو بدگمان ہیں وہ قائل کبھی نہ ہوئیں گے</p>

<p>۵۴۷ مین جانی مین کہ کعبین فریب نام گرو خدین ہو جسے جو بری مین ہم علی کی تیغ و شجاعت کی رگی کھا دین ہم تھارے تمام اور مین قہقہہ ہم</p>	<p>۵۴۸ بکاری تیغ تحسین کی کربانی ہم جلال حقہ و قابل مصطفیٰ کی ہم شکوہ و درد بدشاہ لاف کی ہم نصین و فاشیہ لاف کر باکی ہم</p>
<p>عیان ہے مرتبہ رب حبیل پر سیا پڑا ہے سکے پر حیرتیں پر سیا</p>	<p>پتھ کتی تھی جو حکم کبریا ہو سیا انجل کے قبضہ کف شاہین مین جا ہو سیا</p>
<p>۵۴۹ مین بولے گا کاشیہ سیا تمام صبر و جلال و کیش سیا زل سے ہم مین شکیں سیا کہ مین مجاہد غازی مین خدایا</p>	<p>۵۵۰ لیا نام سے جب مرضی الہی سے سبب تیغ کا پیا ہو سیا نقیب نے کہا لیک خیر الہی سے گریبان سے پوشش مین الہی سے</p>
<p>بر اسے نام نہ جرات نہ صبر کرتے مین خدا کے واسطے لڑتے مین اور مین</p>	<p>ہلال تیغ جو ابر سیاہ سے نکلا اٹھا وہ مغور کہ یوسف وہ چاہ سے نکلا</p>
<p>۵۵۱ یہ واقعی کہ باغہ بوز کھلا مگر کھلا بھی تو کسی سے نہ بھلا اوجھن کی سائے درہ تبول نہایا تیغ و شجاعت کی نظر نہ کھلا</p>	<p>۵۵۲ فلک نہفت سیکھتی تھی شاہ زمان پھر دستہ داغوش مین جو گردان کمان دکھا کے کہا کشتان مین تو شہاب کی نظر کیے تیرے نشان</p>
<p>جلال مین مین زہرا کالال آئے کا کہ خود اجلال سے وعدہ ہے مرنے کا</p>	<p>نظر جو مرنے کی شاہ کی جلالت پر کرن کے تارون سے باندھی کراطاعت پر</p>

<p>۳۱</p> <p>جہاں دین تہن حرفِ حق نشاں کہ حکمِ گویا بس لے ضعیف پائیں نفاذِ نجات پیرِ پیرِ دستانِ نرس جہاں کھڑی ہوئی رومیؒ کی مکتبیں</p>	<p>۳۲</p> <p>یہ کہتے تھے کہ بڑی نجاتِ شکیا ہو ابامِ عرش نشین گوگرد دیا ہے علیگار سے پیٹ کے خبثت میں انبیاء گرواں سے محبوب کبریا ہے</p>
<p>لوگو! سلطنتِ حشر و تاجِ عقبا لو لوگو! نانا کی امت لو ہم سے بخشا لو</p>	<p>بن حسین کے چہرے پر خاک ملتی ہے چھری یکجہہ پر غیر انسا کے چلتی ہے</p>
<p>۳۳</p> <p>لیکھو گنجِ شہیدان پھر رام پڑا قدیم کو جو ہم سے قاصد پکارا صل یہ قدرت آئی کہ صفے میں تھی پورا جہاں بے گدین آج قتلِ گویا</p>	<p>۳۴</p> <p>غضب سے شمعِ حسین چمکا چکا فلکِ صہبیا بھی دستِ بجا میں تاجِ خدا وینچا ہے کہ پوچھا جو وہ عدد سے خدا کہ حسین قاصد سے جانتا بی جا</p>
<p>جواب عاشقِ حق نے یہ بید رنگ دیا جب دس نے صبر دیا تھا اپنے ہنگامہ</p>	<p>یہ تیغ سر سے یہ زانو سے فاطمہ قاصد تو جان لے کہ ہوا میرا خاتمہ و قاصد</p>
<p>۳۵</p> <p>پھلِ بکشا قاصدِ پورے کھاؤں میں اور انچا امان کے زانو پہ سرِ فلک میں نبی کے سامنے بے حیاں ہو جاؤں میں اور اپنے نانا کی امت کو نبیوں میں</p>	<p>۳۶</p> <p>یہ کھٹے غش ہوا وہاں تب جہاں ہے اور آہِ سینہ پھر دم کے قاصد دیکھ گیا تھا جہاں قدم آگے قاصد دیکھ جو فعل اٹھا کر انسان پوچھا شہید</p>
<p>جو ذبحِ سجدے میں ہوں دکھا دے عاقل خدا کرے کہ زبان سے خدا خدا نکلے</p>	<p>گلے کے کہتے ہی پا مال لاش ہونے لگی پسر کے مردے سے زہر الپٹ کے روڑ لگی</p>

<p>۴۳ رسول راویان ری نعل پین باجر طمانچہ منہ بگاتی تھی زینب منظر پکارتی تھی کہ دھر دھر حسین بھائی گھر تھارا لنبہ تھین دھونڈتا ہے گھر</p>	<p>۴۴ پینکے پینکے ددنی تبول کی جانی بیل کے لاشے سے بیٹا تھو پکارتی غیب بھائی اٹھو بے وطن بن جانی ہیں دھونڈتا ہے گھر</p>
<p>۴۵ پکارو ہین اکبر کی روح کا صدقہ جواب دو علی اصغر کی روح کا صدقہ</p>	<p>۴۶ حسین بھائی مری اس تم بھی توڑ گئے اسیر ہونے کی خاطر ہین کو چھوڑ گئے</p>
<p>۴۷ بناؤ گو گو کمان لاش شاہ دلا ہے کمان کلچیر مایان کا کاٹ ڈالا ہے کمان دہ بھائی پوزیب کو خیمہ پالا ہے کہہ دے میرا گلابی عامر دلا ہے</p>	<p>۴۸ بوقت دہی ہین کو نیا دیا گلے گلے کے ہین کو گلا دے گویا پیکے خشت جانی خشت کا لایا رہے گا بکرا غار کا نکل آیا</p>
<p>۴۹ زمین سے بوجھو کہ سلطان کیسا ہوا تیرا کوہ قرات سے ممان کیسا ہوا تیرا</p>	<p>۵۰ دعا یہ مانگ کہ شیون کو چین ہوا رب ہر ایک گھوڑین غزا سے حسین ہوا رب</p>
<p>۵۱ لاش کرتی تھی خشت کی لاش مندم جو ایک لاش پر سیر کیے گری کلندوم پکارتی اسے ہین آؤ لے شہر مظلوم نیکو کے کردے کٹ گیا مظلوم</p>	<p>۵۲ یاد آگئی خیر کے تلے جب زینب کی شہنشاہان تھے چچی اہ زینب پیارے ہین ایسی کہ مرے مرے دیار کا شاہ نہ زینب زینب</p>
<p>۵۳ فغان ہا سہ سینا بلند ہوتی ہے یہ ہے لاش سپر پتبول ہوتی ہے</p>	<p>۵۴ تمام شہر</p>

<p>۴۰ ہرگز نہ ہو کہ میں نے اپنے دل سے کسی کو بے جا کھینچا ہو نہ کسی کو دھوکا دیا ہو نہ کسی کو غم کیا ہو نہ کسی کو ہرگز نہ ہو کہ میں نے اپنے دل سے کسی کو بے جا کھینچا ہو نہ کسی کو دھوکا دیا ہو نہ کسی کو غم کیا ہو نہ کسی کو</p>	<p>۴۱ ہرگز نہ ہو کہ میں نے اپنے دل سے کسی کو بے جا کھینچا ہو نہ کسی کو دھوکا دیا ہو نہ کسی کو غم کیا ہو نہ کسی کو ہرگز نہ ہو کہ میں نے اپنے دل سے کسی کو بے جا کھینچا ہو نہ کسی کو دھوکا دیا ہو نہ کسی کو غم کیا ہو نہ کسی کو</p>
<p>۴۲ کہتی تھی کیا کروں میں وہابی حسین کی پتلی پھری ہے آج مرے نور عین کی</p>	<p>۴۳ منت کے طوق بڑھ چکے پروان چڑھ چکے یسین کا وقت آگیا قرآن چڑھ چکے</p>
<p>۴۴ تیرا دامن بے جا نہ ہو کہ میں نے اپنے دل سے کسی کو بے جا کھینچا ہو نہ کسی کو دھوکا دیا ہو نہ کسی کو غم کیا ہو نہ کسی کو ہرگز نہ ہو کہ میں نے اپنے دل سے کسی کو بے جا کھینچا ہو نہ کسی کو دھوکا دیا ہو نہ کسی کو غم کیا ہو نہ کسی کو</p>	<p>۴۵ اب کیسے کیسے کیسے کیسے کیسے کیسے کیسے کیسے کیسے کیسے کیسے کیسے</p>
<p>۴۶ تیرے کھلے کو آنکھ کھولی تھی اب کھولتے نہیں روتے نہیں کہتے نہیں بولتے نہیں</p>	<p>۴۷ باقی جو اس پیاس سے معصوم کے نہیں منہ میں آگے لیتے ہیں درجہ سے نہیں</p>
<p>۴۸ ہرگز نہ ہو کہ میں نے اپنے دل سے کسی کو بے جا کھینچا ہو نہ کسی کو دھوکا دیا ہو نہ کسی کو غم کیا ہو نہ کسی کو ہرگز نہ ہو کہ میں نے اپنے دل سے کسی کو بے جا کھینچا ہو نہ کسی کو دھوکا دیا ہو نہ کسی کو غم کیا ہو نہ کسی کو</p>	<p>۴۹ ہرگز نہ ہو کہ میں نے اپنے دل سے کسی کو بے جا کھینچا ہو نہ کسی کو دھوکا دیا ہو نہ کسی کو غم کیا ہو نہ کسی کو ہرگز نہ ہو کہ میں نے اپنے دل سے کسی کو بے جا کھینچا ہو نہ کسی کو دھوکا دیا ہو نہ کسی کو غم کیا ہو نہ کسی کو</p>
<p>۵۰ اصغر کا پاترا بے جا ہو اکر سدھارے ہیں کیا خاک میں ملا نیو میرے ہی پیار ہیں</p>	<p>۵۱ کو دھتی ہیں اتان آنکھ کو تم کھولتے نہیں اللہ ہم پکارتے ہیں بولتے نہیں</p>

<p>۱۰ ہرگز نہ ہو کہ کبھی ہرگز نہ ہو کہ کبھی ہرگز نہ ہو کہ کبھی ہرگز نہ ہو کہ کبھی</p>	<p>۱۰ ہرگز نہ ہو کہ کبھی ہرگز نہ ہو کہ کبھی ہرگز نہ ہو کہ کبھی ہرگز نہ ہو کہ کبھی</p>
<p>قرآن کی ہو ابھی گھر کے دیتے ہیں بانو کو دیکھتے ہیں تو منہ پھیر لیتے ہیں</p>	<p>رو کر کہا کہ سانس فقط آشکار ہے سوا بکا کیا حساب کہ دم کا شمار ہے</p>
<p>۱۱ لاؤ خدا کے واسطے لاؤ امام میں نے زبان کا حال دیکھا امام</p>	<p>۱۱ ہرگز نہ ہو کہ کبھی ہرگز نہ ہو کہ کبھی ہرگز نہ ہو کہ کبھی ہرگز نہ ہو کہ کبھی</p>
<p>اکبر کی لاش لیکے ہیں قتل گاہ میں کوئی پکار لو وہ ابھی ہونگے راہ میں</p>	<p>ہولی سیکندہ بابائے مشکل کشائی کی امان مبارک آنکھ کھلی میری بھائی کی</p>
<p>۱۲ ہرگز نہ ہو کہ کبھی ہرگز نہ ہو کہ کبھی ہرگز نہ ہو کہ کبھی ہرگز نہ ہو کہ کبھی</p>	<p>۱۲ ہرگز نہ ہو کہ کبھی ہرگز نہ ہو کہ کبھی ہرگز نہ ہو کہ کبھی ہرگز نہ ہو کہ کبھی</p>
<p>ہم خمیہ کہ میں جالتے ہیں صغریٰ زین او کو بھی لا کے پاس تھارے سلا تو ہیں</p>	<p>لب پر تبسم آنکھوں نے شہ کے نظارے میں ہم تم کوئی نہیں انھیں بابا ہی پیار ہیں</p>

<p>علم کے ہر حرف میں ہے کمال کے ہر حرف میں ہے کمال کے ہر حرف میں ہے کمال کے ہر حرف میں ہے کمال</p>	<p>علم کے ہر حرف میں ہے کمال کے ہر حرف میں ہے کمال کے ہر حرف میں ہے کمال کے ہر حرف میں ہے کمال</p>
<p>چلتے ہو پہلوے علی اکبر میں سونے کو آتے ہو میرے شیونہ قربان ہونیکو</p>	<p>شہ بوئے انگوشیوں سے پیارا کروگی تم جھوٹے میں موت آئیگی تو کیا کروگی تم</p>
<p>علم کے ہر حرف میں ہے کمال کے ہر حرف میں ہے کمال کے ہر حرف میں ہے کمال کے ہر حرف میں ہے کمال</p>	<p>علم کے ہر حرف میں ہے کمال کے ہر حرف میں ہے کمال کے ہر حرف میں ہے کمال کے ہر حرف میں ہے کمال</p>
<p>یہ شکے میری گو دین جھوڑے آدھ میں مقتل کو شوق تیر میں منہ کو پھرا دیں</p>	<p>بندے کا کچھ نہ زور نہ کچھ اختیار ہے مختار موت و زلیست کا پروردگار ہے</p>
<p>علم کے ہر حرف میں ہے کمال کے ہر حرف میں ہے کمال کے ہر حرف میں ہے کمال کے ہر حرف میں ہے کمال</p>	<p>علم کے ہر حرف میں ہے کمال کے ہر حرف میں ہے کمال کے ہر حرف میں ہے کمال کے ہر حرف میں ہے کمال</p>
<p>خاطر سے انکی پانی کے سائل بھی ہو سینگے انجام کا ریم ہے کہ ہم انکو رو سینگے</p>	<p>دیکھوں پھر آن کب تمہیں گو دین قہقہے ہوں اللہ و نجش کی ضمانت میں دیتی ہوں</p>

۴۱
لوگوں کو کہہ دیجئے کہ جو شخص
میرے پاس آئے گا میں اس کو
بہت سی نعمتیں بخشوں گا

۴۲
لوگوں کو کہہ دیجئے کہ جو شخص
میرے پاس آئے گا میں اس کو
بہت سی نعمتیں بخشوں گا

لوگوں کو کہہ دیجئے کہ جو شخص
میرے پاس آئے گا میں اس کو
بہت سی نعمتیں بخشوں گا

لوگوں کو کہہ دیجئے کہ جو شخص
میرے پاس آئے گا میں اس کو
بہت سی نعمتیں بخشوں گا

۴۳
لوگوں کو کہہ دیجئے کہ جو شخص
میرے پاس آئے گا میں اس کو
بہت سی نعمتیں بخشوں گا

۴۴
لوگوں کو کہہ دیجئے کہ جو شخص
میرے پاس آئے گا میں اس کو
بہت سی نعمتیں بخشوں گا

۴۵
لوگوں کو کہہ دیجئے کہ جو شخص
میرے پاس آئے گا میں اس کو
بہت سی نعمتیں بخشوں گا

۴۶
لوگوں کو کہہ دیجئے کہ جو شخص
میرے پاس آئے گا میں اس کو
بہت سی نعمتیں بخشوں گا

۴۷
لوگوں کو کہہ دیجئے کہ جو شخص
میرے پاس آئے گا میں اس کو
بہت سی نعمتیں بخشوں گا

۴۸
لوگوں کو کہہ دیجئے کہ جو شخص
میرے پاس آئے گا میں اس کو
بہت سی نعمتیں بخشوں گا

۴۹
لوگوں کو کہہ دیجئے کہ جو شخص
میرے پاس آئے گا میں اس کو
بہت سی نعمتیں بخشوں گا

۵۰
لوگوں کو کہہ دیجئے کہ جو شخص
میرے پاس آئے گا میں اس کو
بہت سی نعمتیں بخشوں گا

۵۱

<p>۴۴ منہ آسمان سے دیکھا کہ باخلق ہے بجیب کبھی کبھی بجیب کبھی کبھی بجیب کبھی کبھی بجیب کبھی کبھی</p>	<p>۴۴ بجیب کبھی کبھی بجیب کبھی کبھی بجیب کبھی کبھی بجیب کبھی کبھی بجیب کبھی کبھی بجیب کبھی کبھی</p>
<p>۴۵ آنکھیں بھرائے دیتے ہیں تیور بدلتے ہیں آگے تو دو دو اُگلے تھے اب ان اُگلے ہیں</p>	<p>۴۵ دل ساتھ کھلاڑتا ہے کیونکہ اکرون بسویں کے لٹاؤں کہاں آہ کیا کروں</p>
<p>۴۶ کہا کہ بھینچ کر کیوں ایوان پر کہا کہ بھینچ کر کیوں ایوان پر</p>	<p>۴۶ ناگہ صدای آئی کہ درمیں دیا تھے بہن بدستوں کو باغیاں میں جگمگا</p>
<p>۴۷ ثابت علی کے پوتے کی تنہ خطانہ کی تنہ ہمارے لائیک بھی کچھ سیانہ کی</p>	<p>۴۷ ایوانے گرنے پوتے کے کام آئے فاطمہ داری کھڑی ہے گود کو پھیلائے فاطمہ</p>
<p>۴۸ بجیب کبھی کبھی بجیب کبھی کبھی بجیب کبھی کبھی بجیب کبھی کبھی بجیب کبھی کبھی بجیب کبھی کبھی</p>	<p>۴۸ بجیب کبھی کبھی بجیب کبھی کبھی بجیب کبھی کبھی بجیب کبھی کبھی بجیب کبھی کبھی بجیب کبھی کبھی</p>
<p>۴۹ ہوٹو نہ پہ شہ کے ہوٹھ ملے اور گزر گئے اک بوسہ مسکرا کے لیا اور مر گئے</p>	<p>۴۹ قربان ذوالجنان شہ دین پناہ پر غصہ تو مجھے آیا یہ پہلے سیاہ پر</p>

<p>میں نے جو غمناک دیکھا ہے میں نے جو غمناک دیکھا ہے میں نے جو غمناک دیکھا ہے میں نے جو غمناک دیکھا ہے</p>	<p>میں نے جو غمناک دیکھا ہے میں نے جو غمناک دیکھا ہے میں نے جو غمناک دیکھا ہے میں نے جو غمناک دیکھا ہے</p>
<p>حیرت کی شکل خوف نے جو ملک بنے دوپانوں بھاگنے کو زمین فلک بنے</p>	<p>سینہ میں صوف آلی تھی اور سامانی تھی انداز دم کی آمد و شد کا دکھاتی تھی</p>
<p>میں نے جو غمناک دیکھا ہے میں نے جو غمناک دیکھا ہے میں نے جو غمناک دیکھا ہے میں نے جو غمناک دیکھا ہے</p>	<p>میں نے جو غمناک دیکھا ہے میں نے جو غمناک دیکھا ہے میں نے جو غمناک دیکھا ہے میں نے جو غمناک دیکھا ہے</p>
<p>یاں موزہ وان علاحدہ دستار ہو گئی آمد ہی میں یہ فوج کی رفتار ہو گئی</p>	<p>رہنیں میں تو کا فروغ فقط خلق پر پھری پر مشرور میں بانو نہ مثل خبر پھرنی</p>
<p>میں نے جو غمناک دیکھا ہے میں نے جو غمناک دیکھا ہے میں نے جو غمناک دیکھا ہے میں نے جو غمناک دیکھا ہے</p>	<p>میں نے جو غمناک دیکھا ہے میں نے جو غمناک دیکھا ہے میں نے جو غمناک دیکھا ہے میں نے جو غمناک دیکھا ہے</p>
<p>تلوار تھی کہ تیر خداوند پاک کا طوفان ہوا کا آگ کا پانی کا خاک کا</p>	<p>جہدم تری نہ پشت پہ باقی رہا کوئی جیسے پلٹ کے چوٹ کوسے اڑد ہا کوئی</p>

ناگاہ شوق غلبہ کے دیدار کا ہوا
اور وصلہ نیرگون کے دیدار کا ہوا
ایمان و اداجلال کے دیدار کا ہوا
مگر خیال دیدار کا ہوا

اور آرزو غیب مرغ غریب کا ہوا
بہر تعلق و تعلق کا ہوا
بہر تعلق و تعلق کا ہوا
بہر تعلق و تعلق کا ہوا

کی تیغ میان میں تو وہ بولی دہائی ہو
اب حشر تک علی کے پسر سے جدائی ہو

خبر خلق کا فاطمہ کے دل پہ پھر گیا
زہرا کا چاند فوج کے بادل میں گھر گیا

بکھرا ہوا شوق کا منہ سلوک لال
بکھرا ہوا شوق کا منہ سلوک لال
بکھرا ہوا شوق کا منہ سلوک لال
بکھرا ہوا شوق کا منہ سلوک لال

نہ گزرا شوق کا منہ سلوک لال
نہ گزرا شوق کا منہ سلوک لال
نہ گزرا شوق کا منہ سلوک لال
نہ گزرا شوق کا منہ سلوک لال

بخشنہ قطار شتر کا جو پوتا ہے
وہ اونٹ کھینچ کھینچ کے بیروش ہوتا ہے

اب تک محب سید عالی تباہ ہیں
والی ہوا شہید رمواں تباہ ہیں

اگر کہ تم بھی غیب قبول کیے
اگر کہ تم بھی غیب قبول کیے
اگر کہ تم بھی غیب قبول کیے
اگر کہ تم بھی غیب قبول کیے

اگر کہ تم بھی غیب قبول کیے
اگر کہ تم بھی غیب قبول کیے
اگر کہ تم بھی غیب قبول کیے
اگر کہ تم بھی غیب قبول کیے

بابا کے سیدہ نانا کی امت عزیز ہے
اسے نہ گھر نہ کنبہ نہ حرمت عزیز ہے

اکبر نہ تھے جلو میں نہ عباس پاس تھے
مظلوم بیچ میں تھا عدو آس پاس تھے

<p>۱۵۵ سینہ پہ لکھنے کو لاکھ حسین کو جی جھکے ظالموں کے تباہ حسین کو گینے پہ خاک تودہ بنا با حسین کو پتھلم کی بھدھر کر لاکھ حسین کو</p>	<p>۱۵۶ بولام کر رک و خیر کا سنا اس ظلم سے بیل دی جی نہ بیکار دم آج غول کے خیر کے کٹھن اودا خندہ کو سنا جی جھکے کو بیکار</p>
<p>۱۵۷ پر دیکھو غواص تہن شاہ نیک کے سجدے میں سر جھکا دیا ہاتھ کو ٹیک کے</p>	<p>۱۵۸ مقتل کو وہ برضی ہی کہ چلا کے آہ کی لکٹی تھی بوسہ گاہ رسالت پناہ کی</p>
<p>۱۵۹ آبا سر خنج بخت شہر دہلیہ بولام کہ دینا ہوں چیر کی بوسہ گاہ دل نہ کرایہ سینہ ہی گنجیہ آد بیٹھا وہ اوس گلہ زین کا بکرا</p>	<p>۱۶۰ زینب کے بال کو کے رن کو قدم چھکا سیدنا یان میں ساخہ چپین گنہین چھکا زینب کی کاری نام سے بانی جان ہے بھیا پکارو یہ ہیں کسوں کو ہے</p>
<p>۱۶۱ اس ظلم تو سے چرخ کہن کا بننے لگا ایسا حسین تڑپے کہ رن کا بننے لگا</p>	<p>۱۶۲ بھون گئے تلاش کو رب میرے مر گئے آنکھیں بہن کی دھونڈتی ہیں تم کہ مر گئے</p>
<p>۱۶۳ دیکھو مٹی پر آئے سب مہاراجا چوڑی بیان کر کوئی مسلمان یا نہیں چلائی چٹ پٹ پر کہ زینب فرین بیٹھا کس پر کہ سینہ پہ لین</p>	<p>۱۶۴ کتنی تھیں دکان کی گین ان چھکا ریتی پوٹ پوٹ کو بولی نہ دیکھ ب ای آسمان کہاں حسین چھک بجا آج آفتاب کیا ہو اتر کا کہ تباہ</p>
<p>۱۶۵ اے بن سعد سن کہ بنی تیرا روتا ہے تو دیکھتا ہو بھائی مرا قتل ہوتا ہے</p>	<p>۱۶۶ کہاے فرات پراسو کا سلطان کہ مر گیا اے کر بلا بتا تر افسان کہ مر گیا</p>

<p>۵۴ بارگاہی کی طرح شام نفس کی ندامتوں کے ساتھ تمام دکان پرستی نہ جاوے گی عاشق جو پیغم جہ سے لڑتا ہے لڑا لڑا لڑا</p>	<p>۵۵ اگر کا صدف اتنی بے کام ہے مخمس اس گھر سے کام آئے لوں گے بال کھو کے بیوہ بنائے جیاجی حسن دلی چاہیں</p>
<p>۵۶ ہو بوقشق ہو سنے دم ذبح بھائی پر وہ سب کے سب گزر گئے زہر کی جانی پر</p>	<p>۵۷ رند سالہ میں طلب نہیں کرتی جناب سو مخروم تو نہ رکھے عزا کے ذاب سے</p>
<p>۵۸ برنی بال کھو ہو سناں تالی تھی پر بھوچرین کو چو بن تالی تھی جب کھڑے کیلئے کھڑا تھا تالی تھی سکھائی زینت میں سوچے وہ کھڑا تالی تھی</p>	<p>۵۹ زینت کا پر آگے سے گارون میں اگر دو صحن بنایا ہو وہ بناو نہیں آؤ جہین چنگ لون تھوڑا ناو نہیں گھوڑا مار میں پھٹے اور ساو نہیں</p>
<p>۶۰ چھریان سی پھر رہی ہیں دل پاش پاش پر ایک آہ آسمان پہ تھی ایک لاش پر</p>	<p>۶۱ ہے ہے پھر کے گور کنارے گئے حسین جیتی ہوں اور یہ سستی ہوں مارے گئے حسین</p>
<p>۶۲ آخرت پر خشت زینت کی دی صدا اکلک وہ تھا کہ جنت ہو قافا میں سا جنت میں تین لٹریں کیں تین لٹریں گر نہ دھا اور چو لٹریں کیں تین</p>	<p>۶۳ بیس ادبیریں کہ پیشان ہو کمال کھلتے ہیں شانہ زادی لیں کے کے بال بہشت طبع پیچہ جو ہم نام و سلال شکوہ و گریہ کیا پیشان ہو کمال</p>
<p>۶۴ عاشق جو مجھ کو یا شبہ مشرقین کا دکھلا دیا جبال جناب حسین کا</p>	<p>۶۵ برکس ہے کوئی تو کوئی برکس ہے آئینہ دل اپنا ہر اک رو سے پاک ہے</p>

<p>۴۷ وہ کون تو سنا ہے کہ کفار و طغیان وہ کون دیکھتا ہے کہ کفار و طغیان وہ کون دیکھتا ہے کہ کفار و طغیان وہ کون دیکھتا ہے کہ کفار و طغیان</p>	<p>۴۸ وہ کون ہے وہ بابر نامہ کا نعلین کی جوتے تھے پادشاہ پادشاہ کی جوتے تھے پادشاہ پادشاہ کی جوتے تھے پادشاہ</p>
<p>۴۹ وہ کون دو بیس ہیں کہ خسر و جہان ہیں وہ کون کے دو لاشہ ہیں کہ دریائیں ہیں</p>	<p>۵۰ رہ سکتے ہیں جنگ میں نہ آسکتے ہیں ہیں مثل مہر شرب و روز مسقر ہیں</p>
<p>۵۱ وہ کون مضطرب کوئی مجاہد تباہ حادثہ کی طرح ہے جہیز و جہیز وہ کون سنا ہے کہ کفار و طغیان پہن کون وہ صاحب فغان ہے</p>	<p>۵۲ ان دونوں میں کون ہے صاحب فغان بابا و حیران کون ہے صاحب فغان پہن کون وہ صاحب فغان ہے پہن کون وہ صاحب فغان ہے</p>
<p>۵۳ وہ کون دو تھان کہ حیدریت میں سفر میں جنگی کہ صیافت ہوئی جلا کے گھر میں</p>	<p>۵۴ کیونکر بیان حیدر کے تواسے گئے مارے ہر یا سے صدا آئی کہ پیاسے گئے مارے</p>
<p>۵۵ وہ کون بلا لاشہ کون سی فتنہ قال کوئے حیرت میں شک و جہل یا صبح کھڑا رکھا اخیل نہ جانی اور سے گیا دیکھتے ہیں</p>	<p>۵۶ جس کوئے نامہ پوری فتنہ پہن کون وہ صاحب فغان ہے پہن کون وہ صاحب فغان ہے پہن کون وہ صاحب فغان ہے</p>
<p>۵۷ نعلین تک بھی نہ پہنے دی سقی نے صاف نوکروں گھر سے نکالا کسی نے</p>	<p>۵۸ تقدیر میں کراہیں اب کوئی جہان کا قسمت نے کفن قطع کیا اب روان کا</p>

<p>۵۳ ادولت بزم کی آن پر بظلم دریا پہ قتل عدلیہ کی ہے زنجی موتی زلفوں کو نشانی ہے</p>	<p>۵۴ بیاہر کو تیرا جانی ہو چھوڑ گیا بیاہر کو تیرا جانی ہو چھوڑ گیا بیاہر کو تیرا جانی ہو چھوڑ گیا بیاہر کو تیرا جانی ہو چھوڑ گیا</p>
<p>۵۵ میر جم کرتا ہے ہر اک ماہ لفت کو ڈر کے بہ کرتے ہیں کلام اہل جفا کو</p>	<p>۵۶ سن حال غریبوں کا خدا کیلے دم لے اب ہم ترے گھر میں کبھی آئیں تو قسم لے</p>
<p>۵۷ جلا کر بس بن رہی مظلوم کا اک بھین بن رہی مظلوم کا اک بھین بن رہی مظلوم کا اک بھین بن رہی مظلوم کا</p>	<p>۵۸ کبھی میں تیرے چین میں رہا ہوں خودائے نہیں کی تری اندوختہ بنا تو راہی فقط پانی سو فاقہ کی دن کا جو چین ادا کی ہے فقط ماحول</p>
<p>۵۹ کرتے ہی تر پکیر یہ نہیں چھوٹتے ہیں بال کرتے کبھی پھٹتے ہیں کبھی توٹتے ہیں بال</p>	<p>۶۰ لڑ شکستہ تو بیہوش کا نہ دلی گمراہ تقصیر کوئی سہمے ہوئی ہو لو بکل کرڑا</p>
<p>۶۱ بچا کر کتنے کا نہیں بن رہی مظلوم عارت جو ذرا ہی ہو مظلوم کا کاشٹے ہیں گری تون میں مظلوم کا اب نسوئی جا لکے جا کر مظلوم کا</p>	<p>۶۲ سننا نہیں مظلوم کی بات شکر دینے ہیں باز درجہ عارت کو وہ خط یہ جا کر تو تم نہ کبھی آتے تیرے گھر وہاں تو ملو اپنے کو چاہی نہیں کر</p>
<p>۶۳ گر کر پڑے ہیں چھوٹے سے عامہ بھی مرے مظلوم اوٹھائے نہیں بیرحم کے درمے</p>	<p>۶۴ چھڑوا دے کہ پکڑے ہو کو لقون کو عدوی امان نہیں بابا نہیں جو کچھ ہی ہو تو ہی</p>

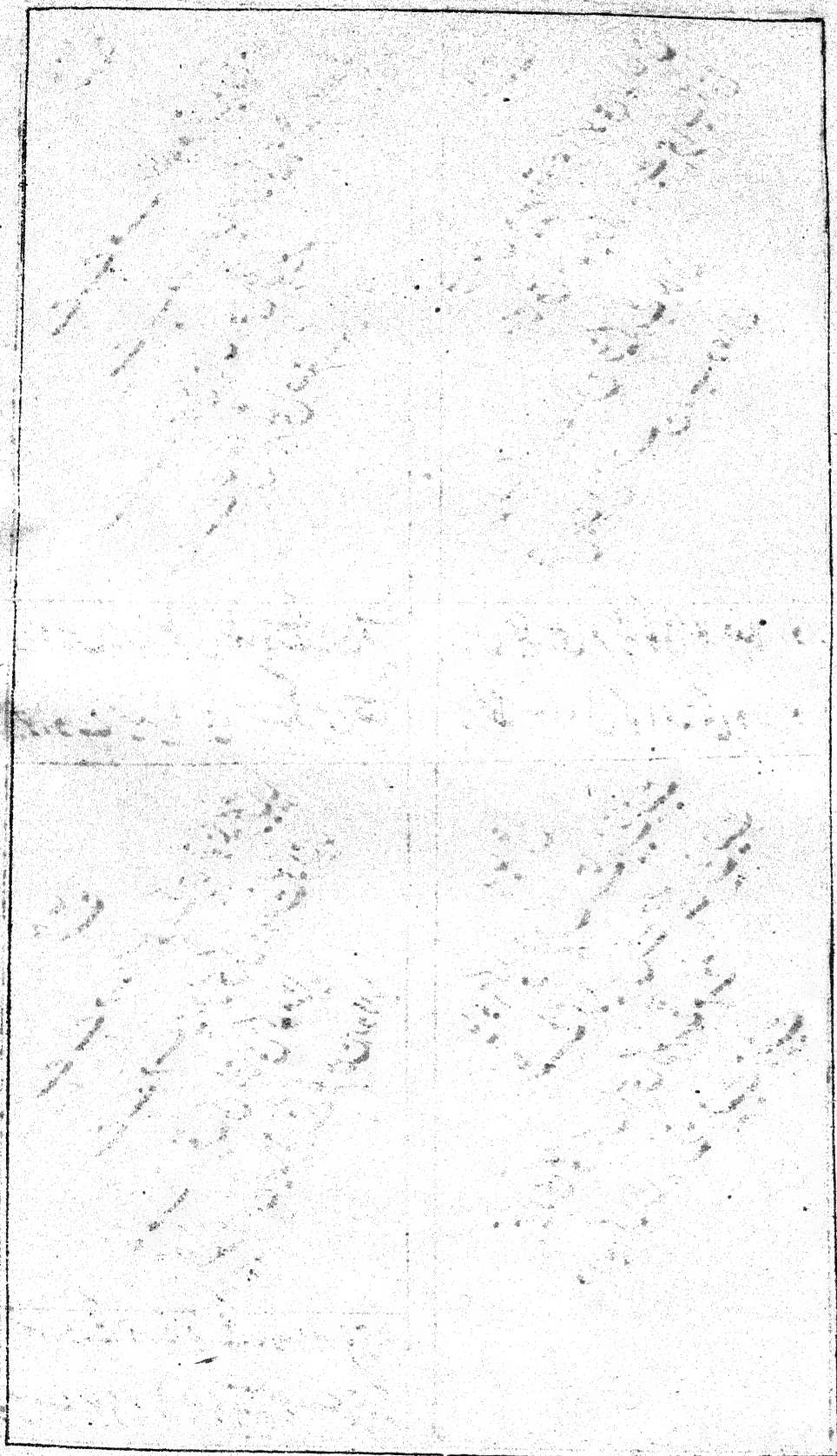
<p>۷۷ دہ بیل والی کا سر کیٹھلے عالم یاد آئی کہ کب کی جوانی اس دم جانی سناسق سے انجا مہینم لہیا جوانی میں ثبت ناچنم</p>	<p>۷۷ باؤ کو کچھ پوچھو وہ دوشہ ہے شا مظلو کو ظلو اس کی خوشی کی خوشی گمہ باؤ کو پوچھو کہ کب کی جوانی سہنی ہو خدا کیلے کب کی جوانی</p>
<p>طاقت بھی ہے قدرت بھی ہر مشکل نبی کو برہہ تو نہیں قتل کیا کرتے کسی کو</p>	<p>بس بس کہ زمین اقبال عاتی ہے ظالم نہراں مجھے سرسنگے نظر آتی ہے ظالم</p>
<p>۷۷ بولادہ کا کبھی غریب نہیں ہے روکھیا بات نہیں ہے اس کو ہوا سب جانیوں میں میں ہم کی گویاں ہیں کیا دخل حضور انکس کوئی ہم کو ہوا</p>	<p>۷۷ جید کے نام کو غضب لانا تو ہے سید انجیل کو کھو کر تو لانا تو ہے قافون بچان دو کو کھانا تو ہے اور کچھ بولنا تو نہیں آج تو ہے</p>
<p>ہم گھوٹوں عباس کے سینہ پہ چلے ہیں ہم زینب و کلثوم کی گودی میں پلے ہیں</p>	<p>دُور سے ترے معصوموں کے دندان لگائے اغلب سے بچنے سے شہر مردان لگائے</p>
<p>۷۷ میں نے ہی گدے کا حق کا وہ شہید عربا میں اگر اتنے نیک کرب دریا اللہ کی رحمت میں ہوا فرق سراپا حاشا کہ اس کا حق یہ ہے تھا تو دیا</p>	<p>۷۷ فرزند کو دی حاشا بلوچ لکھو اور بول لاکھان و قلعہ کاک کاک دو کو کوئے سا کہ بچا کے وہ شہید حاشا کہ اس کا حق یہ ہے تھا تو دیا</p>
<p>حاشا تو پدر گسکا شمع ازلی ہے مان فاطمہ ہے مومنوں کی باب علی ہے</p>	<p>اوسے کہا کیا دیکھتے ہو سیر قضاہ بابا نے مرے قتل کا فرمان دیا ہے</p>

<p>۴۹ وہ دیکھ کر نہ رہا کہ میں دیکھ رہا تھا ظالم نے کہا جابو نہیں خوف پیر کے تیغ تلخے دونوں کو بھلا لیا</p>	<p>۵۰ یارو یہ روایت کا تھی جو ہلاک مردوں کی تیغوں کی حالت گمراہ خوت گئی یہ روایت کو ابن خلدون کے ہی پاس تھا</p>
<p>گردن کو نہ جھکنے دیا سجدے کو خدا کے سر کاٹا بڑے بھائی کو چھوٹے کو دکھا کے</p>	<p>بولاکہ برا ہو ترا کیا قسم خدا ہے پوچھا بھی نہ مجھ سے اور انھیں مار لیا ہے</p>
<p>۵۱ کسی طرح اس کو دریا میں بہا دیا جانی کے لئے کا جو اونچا کہ پاپا افت سوار کا اوچے میں تپا تیب جو کسے باؤ اور اس کے قتل کیا</p>	<p>۵۲ تھیں نہ سفید گئے مسکریا اب کچھ سو گئے ہیں چپکے پاس اجازت نہ دے نہ بولے طلحے میں مار نیلے چانچوں میں نہ خفا نہ مار</p>
<p>پوچھوں یہ لوگ نے سے تلوار چھکا دے نوٹوں بڑے بھائی کے امین جو رضادے</p>	<p>دو مرتبہ حاکم نے کہا ماتھون کو ملکر اسے کا شیکے جاتے نہ یہ زندان سے نکلے</p>
<p>۵۳ تار غضب جلیش سے حاکم یہ بکارا بیل شیکے اٹھ کر سکاٹوں تھا اٹھ بیٹھا کہا اچھا کاکاٹ ہار سکاٹ کی دسیا میں عین دارا قضا</p>	<p>۵۴ حالت کی کہانی تو گھر میں بھی وہ لائق ان کے پہچانے کہان حاکم نے کہا جبکہ قتل کا سانچہ کچھ نہیں کہہ دوں تو بولا وہ بیچارہ</p>
<p>مردے نے کہا پورے ہوئے دیکھ ادا دے اسے نہر مجھے بھائی کے لاشے سے لادے</p>	<p>کہنے کا کہان ہوش تھادل کا نہ رہا تھا وہ بولا بھلا تو نے کچھ اس وقت کہا تھا</p>

<p>۵۴ کہ یہ ہوا حالت کہ یہ کی دولتوں کا گناہ کہ شہنشاہ جو ایسا ہی نور کا ہی طلبکار وہ تو تو اس وقت میں چلے آئے بانہار اللہ نے چاہا تو بہت بولنے خیر</p>	<p>۵۵ بیستے ہی حاکم نے شہنشاہ کی کراہت اعلیٰ ہی سے کہ تو تیرے ہی باپ کو چلو کاغذ پر دھڑکتا ہوا کہ کہ نہیں تو نہ ہی تم ہی ہم جو اس پر بھی کیا ہو</p>
<p>۵۶ پوچھے کوئی مالک کو تو ہم اپنا بتانا ہم دونوں یتیموں کو غلام اپنا بتانا</p>	<p>۵۷ سو گند سنی میں نے نبی کی نہ حسد کی وہ متین کرتے رہے اور میں جفا لی</p>
<p>۵۸ حاکم نے کہا تو نے اس کو کوئی گناہ بولا کہ مسلمان بھی انھیں نہیں جانا حاکم نے اشارہ کیا کہ وہ فرسائے بولا کہ اس ملک کا یہ خیر خوں سنا</p>	<p>۵۹ حادثہ کو حاکم نے صلا کچھ دیا سلطنت کی کھل دیا اسی نہیں مٹا پانی کیا مٹا داری نہ پید کیا مظلوموں کے لئے سے تھا عجیب مٹا دیا</p>
<p>۶۰ اس کلمہ سے تو میرے بھی آنسو نکل آئے جنت سے نبی کھولے کیسو نکل آئے</p>	<p>۶۱ سرنگے صفین مردم آبی کی کھڑی تھیں اور مچھلیاں لکھی ہوئی ریتی پہ بڑی تھیں</p>
<p>۶۲ وہ کامیاب ہوئے تو ان آخر کا نام جہنم پہ ہمارے نظر نہ کر رہا ہم بالفرض تیرے گئے مسلمان بھی نہیں ہم کہ آمان کا دم کہتے ہیں پوچھنا</p>	<p>۶۳ کہتے ہیں کہ اگر وہ ہوئی شام چھیلے تو اہل شاعت نہ لے سب نہ رہ دیکھا اک قافلہ تباہی سخت ہی ہو گیا میں عورت و مرد و بچہ سب ہو گیا</p>
<p>۶۴ غربت پہ صغیری پہ یتیمی پہ نظر کر پردیسوں کو چھوڑ دے اللہ سے دُکھ</p>	<p>۶۵ اور آگے ملک چاک گریبان کے ہیں کاغذ ہو نہ علم کا لے پھر روں کے لئے ہیں</p>

<p>۱۵ برای طوطی کہتی بن وین بن وین بہشت جا قبولی تو آئی کھل سر برگم کہ مہر جاتا ہے وہ قافلہ جگر آئی تو آواز خوش گنجید</p>	<p>۱۶ تہ در تہ جب سے کھلے سب جوان ناکھلا اندر سے لاشے کھلے جبد کہ کھلے سے وہ مرد کھلے اگر شہنشاہی خود و من کھلے</p>
<p>۱۷ گا ہے تو شیون ہی کہ حیدر کو غشہ آیا گا ہے یہ صدا ہے کہ پیمبر کو غشہ آیا</p>	<p>۱۸ یو لے کہ فدا مامون پسر تنہ کیچین لوہنویہ خلعت نہیں زہرانے دیے ہیں</p>
<p>۱۹ سب آہان قتل و قتل و قتل نوکریا دیسیہ پیر اندر وہ دیگے اک شہید جانا قافلہ غلے ایں سر کمان این کو غلو لوائے</p>	<p>۲۰ ان مردوں کے مقوم بچہ سنایا کیا بچہ کفن پائے پایا نہ پایا حیدر کے کما آگوشی اک طہ چھایا بابا بھی تھاری نہیں دیکھ لایا</p>
<p>۲۱ بچہ میں بہت روح ہی ابھی کی ولی کی اسے نہر علی کو تو امانت دے علی کی</p>	<p>۲۲ دو طرفہ دوس نو اسون کو پنہا کے زہرا سے کہا کھول دوسر دو نو پنہ آ کے</p>
<p>۲۳ اک شہر پارس کی کھن دو آخر پارس کے بلبلین وہ نہ یوسف حیدر اسے نہر سے پارس کی دیکھو کے فدیہ کجیج اور کس فدیہ صنف</p>	<p>۲۴ یہ کہنا علی کا نہ بواہ عجب حال سب اہل فرار کے چھین وہ لال کی فوج دونوں کے جین طبع لال لاشوں پہ کھڑی کو کیشان بال</p>
<p>۲۵ ان دونوں کی فرقت میں نہیں صبر ہی میں اک کدو سے دامن میں اک آنخوش ہی میں</p>	<p>۲۶ چلائی کہ ہے ہے شہم مردان کے نو اسو ہے ہے مہر پر دیو ہے ہے مہر سیا سو</p>

<p>۴۲۴</p> <p>بے جا ہے مگر منظر غم غمیں کل مقدار بے جا ہے اس عبادت کی شکر کا دبر بے جا ہے نہ ہونی خاک وین کیو بیسم بے جا ہے علی اگر علی صفی کے بار</p>	<p>۴۲۵</p> <p>تا عشق و بیعت و آہونی رسانی مشتاق و عاشق کہ جانبِ عرب آئی کہ لب کرے پر روح شکر کہ لب بلانی قبل یقین دل حسن رب دعائی</p>
<p>پر دیں مین سلم کی شہادت کے مین صدقے جو روئے تمھیں اسکی محبت کی مین صدقے</p>	<p>بس محکوی ہی مرثیہ گوئی کا صلا ہو ہر لحظہ سوا دل کو ائمہ کی ولا ہو</p>
<p>۴۲۶</p> <p>بے جا ہے اس سلم کے چاروں کو چھوٹا بے جا ہے اس سلم کی دولت کو ٹاپا بے جا ہے اس سلم کی دولت کو ٹاپا بے جا ہے اس سلم کی دولت کو ٹاپا</p>	<p>۴۲۷</p> <p>یاد آگئی غنیمت کے تلے حبیب زینب شہ نے کہا میں سے چھوٹا چھوٹا پیارے مٹی بن ایسی کہ مرے مرے دوبارہ کہا شاہ نے زینب زینب</p>
<p>تلواروں کے اور فاقوں کے مارے ہوئے ہوئے پیاسے موی جانی موی پیاسے ہوئے</p>	



<p>مرثیہ خداوند کی طرح غلامین آباد ہو جاوے اس جہنم کی آگ سے کیا شاد ہو جاوے سکھان ہوا بوجہ تو اس قدر ہو جاوے</p>	<p>مرثیہ پیکار ختم ہو گیا تو شاد حال شاد اس کے ہونے سے پکار و نکال ہو جاوے حکیم کی طرح کچھ کچھ کچھ ہو جاوے</p>
<p>مولائے اے لشکرِ اعظم سے نکالا منتہار کو گویا کہ جہنم سے نکالا</p>	<p>پیکا تو نہیں دل نوک میں نیز و نکے جگر ہون مخرج بدن ہون قدم شاہ پہ سر ہون</p>
<p>مرثیہ جہنم کی آگ سے جہنم کی آگ سے یون شاد ہوئے جہنم کی آگ سے یون شاد ہوئے جہنم کی آگ سے</p>	<p>مرثیہ یون شاد ہوئے جہنم کی آگ سے یون شاد ہوئے جہنم کی آگ سے یون شاد ہوئے جہنم کی آگ سے</p>
<p>کوثر کے کنارے بہشتی عمل آیا مانند خلیل آگ سے باہر نکل آیا</p>	<p>اس موت میں جینے کا مزا مل گیا حر کو شہیر سے ملنے خدا مل گیا حر کو</p>
<p>مرثیہ جہنم کی آگ سے جہنم کی آگ سے یون شاد ہوئے جہنم کی آگ سے یون شاد ہوئے جہنم کی آگ سے</p>	<p>مرثیہ یون شاد ہوئے جہنم کی آگ سے یون شاد ہوئے جہنم کی آگ سے یون شاد ہوئے جہنم کی آگ سے</p>
<p>دیکھا کہ ہرا دل کا بدن خومین تر ہو جنت میں قدم زانوئی شہیر یہ سر ہو</p>	<p>کیا خوب دم جنگ نصیب اس کا رہا ہے یہ مردہ ہے یا چودہوین کا چاند پڑا ہے</p>

۴۰
کیا تھمت چمن زخم کھلے ہیں
اب اچھوت شہادت کی کھلے ہیں
ریا کی شکوہ ہیں قاف کو کھلے ہیں

جو مرد ہیں وہ نام پہ سردیتے ہیں پیارو
سردیتے ہیں اور تاج شرف لیتے ہیں پیارو

۴۱
اور یوں غلامی سے تھمت کا بچھا یا
افسوان سے باغ خان نذر کھایا
کون سے شہزادے نذرہ لیکے سنایا

شانے تن بچان کے نہیں ملتے ہیں پیارو
یہ شیر خدا کے گلے ملتے ہیں پیارو

۴۲
اوسکے سپہ سالار کی جڑی
ان کی عورتیں دینی بانی بر مختاری
پہنچانے لکھا پرورش آقا کی جڑی

سردار ہیں حورو ملک جن و بشر کے
بندے ہیں یہ مختار ہیں اللہ کے گھر کے

۴۳
چاہیں تو زمین کو زخم کھلے ہیں
دنی کو کھلے ہیں کھلے ہیں
دنی کو کھلے ہیں کھلے ہیں

شبنم کو گھر خار کو گلشن کرین شہیر
غنجہ کو چمن دانہ کو خرمن کرین شہیر

۴۴
یہ تھمت کی شہادت کھلے ہیں
یہ تھمت کی شہادت کھلے ہیں
یہ تھمت کی شہادت کھلے ہیں

گو عام ہے بخشش پسر شیر خدا کی
یراسے وفا کی توشہ دین فر عطا کی

۴۵
یہ تھمت کی شہادت کھلے ہیں
یہ تھمت کی شہادت کھلے ہیں
یہ تھمت کی شہادت کھلے ہیں

سب جنس شہادت کے لیے لڑتے ہیں پیارو
تیغونہ خریدار گرے پڑتے ہیں پیارو

<p>۴۱ تر صاحتی اندھا اور تافا کجا وہ چھوڑ کے سب کچھ بوا جنت کا ملک کجا جسے کون تھا اور جو زمین مسخر شدہ اس بین ہون کہ نہ ہون میں ہی ہے جہنم</p>	<p>۴۰ دکھاؤ تنہا و تنہا و تنہا اب تیرا بچہ نہ دکھانا تو خطا ہی شہ قلعہ خاسل و دیہ میاں و نامی اک دم میں تو یوں غارتہ آں عیاں</p>
<p>۴۲ بھائی مرا مڑتا ہے میں کیا جی کے کرفنگی اللہ نے چاہا تو میں ساتھ اون کے مرفنگی</p>	<p>۳۹ اب نیزہ ہر اور سینہ اکبر ہے دو ہائی اب تیرے اور گردن اصغر ہے دو ہائی</p>
<p>۴۳ کس دن کیلے کیلے چائے نیک لانا سوچ بھی بلا کسی شامی پڑھنا کیا بھول گئے تیرے نشانے پکھنا اسوں کے تیغوں کا کوئی جانشنا</p>	<p>۳۸ پینٹے دکھنے کے غیت میں لڑکے بسن اللہ صاحب کرمین چھوڑ کر کیا پ کے ارشد سے فدی ہو یا ہر کیا ہو چکا نہ یا اکھٹے سے لے کر</p>
<p>۴۴ چورنگ لگاتے تھے ہر اک روز وطن میں اک دو کو بھی چورنگ نہ تھے کیا ان میں</p>	<p>۳۷ آقا جو رضا دین تو وفا اپنی دکھاؤں تیغوں سے گلے پر چھوٹے سے سینے ملاؤں</p>
<p>۴۵ کیا پوچھوں میں اگر کوئی کہہ دے کیا شاگردوں کو انچہ پی تھیں کیا بایا تو تھاری کھوٹاں کیا صاحب کیا تھیں تیرے میں تو تھیں</p>	<p>۳۶ غصہ نہ تو تنہا سے کٹواؤں کیا زنجیر حیدر کی قسم کھانی میں کیا دنیا سے پریشان چلے جائے میں کیا سید ان نہ لگا بھی بن کیا</p>
<p>اولاد سے گر چہ یو نہیں شاد کر لگا کاہیہ کو کوئی خواہش اولاد کر لگا</p>	<p>حضرت نہ تھا ہوں نہ تھا ہوں نہ تھا ہوں لو دودھ نہ تم خشیو گر ہم نہ فدا ہوں</p>

<p>۵۵ تیا پوکی موت ایش شجاعت کا دیو کھڑو سے پانی نیچے بن آیا ہم سین مردان کی جاگ پر اؤ غلہ زین نیچون کی چپ چاؤن کی اور دھوئی</p>	<p>۵۶ پیر گنجی خیمینا وغینہ شتر حید اسباب بیک رکے لالہ کن بار بوسہ دہم چاؤن بوسیدہ پوسکہ باد آیا اوسے پیپ اور بھی باد</p>
<p>دل اپنا کفن اور جنازے سے غنی ہے تلموت روان گھوڑے میں جوشن کفن ہے</p>	<p>پوشاک جو منظور تھی اوس میں سے اوتھائی زہر کی روا کی شہ مردان نے عبائی</p>
<p>۵۷ زنجی ہون جو سرور تہ جبر کمر شلسہ کو کین باہر لگے تیر جعفر وندان ہون شکستہ تو لے ارشاد ہون چاک بو سینے تو دل غلہ زین</p>	<p>۵۸ پیر گنجی کے دو غنیمین خفہ کیہ بار فواکد ہان سایہ کو زہر دیکھے اور فرز عود کو بیانی ہون میں جبک کا تیر الشد کے تیغون چلن میں عیون</p>
<p>کیون امان ایسے ہین کہ جو موت سی ڈر جائیں نیچون میں لگے نیچون سے کاٹ کے مر جائیں</p>	<p>مقتل سے جو ملنے کو یہ حید کے گلے جائیں فردوس تلک تیغون کے سایہ میں چلے جائیں</p>
<p>۵۹ ماسون کو بلا قیلہ کہ عبد بن ہمار اکثر تو غلامون ہیں شرمین سار شدیون غرض ہو کوئی جان ہی کار ہنسکہ کہ زہر تہبہ دین تو بان تھار</p>	<p>۶۰ دو کو پھر دوش کی زہر کی ردا دو حصہ کی حید و صفہ کی عبا کے وہ پاپو دونوں غرض اک اک اٹھکا فواکد بان شیر تو شیر خدا کے</p>
<p>الشد ہو خوش تم سے مجھے خوش کیا تم نے جو جو مر دل میں تھا وہ سب کہہ دیا تم نے</p>	<p>اعدائے زوشہ یہ قدام کے مروتم دوہرے تھیں خلوت دیے اور کام کرو تم</p>

<p>۴۱</p> <p>باندھی جو کعبہ بنو اسبند بہت سرور رکھا خود ہوا جس کو نفرت برسانے لگا ابرزدہ نور شادست موزوں طرح پائون پیری خج و بیج</p>	<p>۴۰</p> <p>پہنا کے آٹھویں کیا دونوں کیلیا کہن سب گویا کین بھی بالیہ خند جیسے سبق ناد علی پٹھان ابا جان گردن میں جال کوں دو جھول کر</p>
<p>باندھی سپر و تیغ تو جب لوہ ہوا گھیرین خورشید تھی شان و پنہ نہ نو تھے کمرین</p>	<p>غل تھا کہ دو مانی ستم چرخ کہن سے اس طرح دووٹا ہرین محسوسم دووٹھن سے</p>
<p>۴۲</p> <p>چار آفتابوں میں دو لو کا طوبہ دو جانا کا بسن لہنتے ہی حال کھلا شہت خانا کا نھا لہنتے فرس ہر گونہ کانا کا دل و لطف کھینچتی تھا خود کانا کا</p>	<p>۴۳</p> <p>کنگھی زینب نے کھڑی کھڑکیوں میں کی پریشانی کھادی نہیں اڑدہ کھڑکیوں پر چھوٹے مادی منہ جو دیا کھڑکیوں کے ابل کو دیا</p>
<p>تھا سنبیلہ میں چاند کہ جوشن میں بدن تھے ترکش تھے وہ نور شید کی پانکے کرن تھے</p>	<p>حاضر میں ہمیر کے علمدار کے پوے تھے تیار ہوئے جعفر طیار کے پوے تھے</p>
<p>۴۴</p> <p>پھر غرق ہو اہل ان پاس کو کوا کباب بنامائے باقوت کو اور تو بنو کوا کباب ایرو پیچ جو بنین وہ الما رضی کباب اور کیہ درخت جلد کرار</p>	<p>۴۵</p> <p>ای موت انھیں تو کرسی گیار کمر کی کمر دیسیو کوا کباب تلاو کا پانی کمر پاس کو کوا کباب زینب کی دلورن کی کمر پاس کو کباب</p>
<p>کہتی تھیں کہ انہیں لال لعل لعل اور فاطمہ کے لال یہ لال لعل لعل</p>	<p>در بار خدائین انھیں جانا ہو مبارک جیتے ہوئے پھر گھر میں نہ آنا ہو مبارک</p>

<p>۱۳۱ یہ کلمہ شہیدین کو بلا جھجکا پکار فصیح ہے لکھنوی آئی سی بار آئینہ کلمہ بینا وہ واقف المار زینب کے کہانیوں اب آگاہ باچار</p>	<p>۱۳۲ زینب کو زینب کی کلمہ لکھنا باشاہ جغتو نے جغتو کی کلمہ سندھ دیار جغتو جغتو کی کلمہ محتاج تھی تو اس میں شہادت کی کلمہ</p>
<p>۱۳۳ خیمہ میں شہ کرب و ملائی نہیں آتے کس پر تھیں صدقے کروں بھائی نہیں آتے</p>	<p>۱۳۴ کیا تھر ہے بیٹے مرے مقبول ہو وین سب کلمہ ہو مقبول یہ مقبول نہ ہو وین</p>
<p>۱۳۵ فصیح لکھنے ملا نام لیا تھا بمشیر بلاتی ہے جانی کی کلمہ لیا تھا کیونکہ آیتان خیر کی کام انھیں لیا تھا کیا ابن حسن کی کلمہ لیا تھا</p>	<p>۱۳۶ چھپو کی کلمہ جغتو تھر آؤ پوٹو کی سفارش کرو اعجاز دکھاؤ مقتل میں حسین ابن علی کو یہ سنناؤ صدقے لکھنے میں تھیں تھیں آؤ</p>
<p>۱۳۷ کیا چھپو بلوگ شہ جن دلشیر سے بھائی نہیں آسکتے یہاں درد کر سے</p>	<p>۱۳۸ پیر یہ جو پذیرا نہ ہوا روتی ہے زینب لیلو یہ تصدق کہ سبک ہوتی ہے زینب</p>
<p>۱۳۹ فصیح لکھنا خبر ہے خیر لکھنا سب کلمہ لکھنا خیر لکھنا آئے تھر وہ کلمہ لکھنا خیر لکھنا زینب کے کہانیوں لکھنا خیر لکھنا</p>	<p>۱۴۰ بیشون کلمہ لکھنا خیر لکھنا گر بھائی نہیں آتے خیر لکھنا نہ ہونہ لکھنا خیر لکھنا چھپو لکھنا خیر لکھنا</p>
<p>۱۴۱ سن ہو گیا کم اپنا کہ نو درجے بھی کم ہیں مامونہ فدا ہونے کے قابل نہیں کم ہیں</p>	<p>۱۴۲ کہدوں گی کہ آفت میں حسین ابن علی ہی بھائی کا تصدق یہ بہن لے کے چلی ہے</p>

<p>۵۵۵ زینبے کہا عون دھوکے پر نہ مامون نہیں تھے تو نہ تکلیف ددا کو تم حضرت عباس کو میدان کو بلاؤ ساتھ اسے ہیں کرو جو کتنا ہو سکو</p>	<p>۵۵۵ رو کر کہا زینبے کہ قابو نہیں دل پر تم آئے پہلے کو میں چلی تھی بھی اندر کیون میرے بلانے سے نہ کھڑی ہو مکان مرا اگر کیا ہے عذر لاؤ</p>
<p>۵۵۶ اس وقت سب اسرار خفی اپنے چلی ہیں امداد کو جعفر ہیں سفارش کو علی ہیں</p>	<p>۵۵۶ بالآخر من بخر میری نمودہ لینے کو اسے پر اساتو بچے حر کا بھلاوینے کو آئے</p>
<p>۵۵۷ حاتون قیامت کی صدا آئی میں لاری نانی بھی تو موجود سفارش کو تقاری زینبے کہا فضیلتے بابا کو دراری عباس کو محل آئیں کل ہجاری</p>	<p>۵۵۷ عباس نے رو کر کہا اس وقت نہ ہر بن شے خوں تباہی حواد کو سبیل لاشے پھیل آئیں دیاجائی کو سبیل کس کے گم ہو کر آئیں نہ دال</p>
<p>۵۵۸ گھر میں نہ حسین آئے تو گھبرائی ہو زینب تم آؤ تو آؤ نہیں اب آتی ہو زینب</p>	<p>۵۵۸ زہرا کے بھرے گھر میں قضا لوٹ پری ہو اس باغ میں تو چار طرف لوٹ پڑی ہو</p>
<p>۵۵۹ عباس کو فضیلتے یہ پیغام آ گیا سنتے ہی روز ابست آ گیا تھا کہ تم خیمہ میں نشیف جولایا زینب کو سب کھڑا ڈھکی پٹایا</p>	<p>۵۵۹ جاتی مری احباب کے لاشے کو غلاوین یامر سے غریزون کو برابر وں ٹھانین پاسبین کو بڑے کو وہ دبیدم دین دودن ہو پیرا پیرا کسان دین جانین</p>
<p>۵۶۰ عباس نے کی عرض کہ تم سکی نہی ہو وہ سامنے پشیر ہیں اور دہ پر کھڑی ہو</p>	<p>۵۶۰ اک جان ہو اور سارو زمانے کی بلاء ہو پر اسید بھی امت کے لیے شکر خدا ہو</p>

<p>۱۵۵ باقی زنداکی کہ اغنین غلادو دیر کی صدائی شہید آنگو نابادو جکڑنے بکار کہ رو خلد رکھادو جھوٹے کہا بان کتر شیر دیکو ضادو</p>	<p>۱۵۶ پھر جانب میلن جلو و فہر فہر شیردن کا امو کو گھیا آنگھ پھلی تر شیر فلک کا وزین و جدین آکر دھڑکھ کے لکھ لکے آوارین ب</p>
<p>۱۵۷ ایسے تو کہین بھانجے ہوتے ہین شیر کیا صدتے کے قابل مری پوتے ہین شیر</p>	<p>۱۵۸ رُوبا ہونگی اب موت ہی جلد آکر کہ دیر آئے لو شیردن کے شیر آکر دیردن کے دیر آئے</p>
<p>۱۵۹ زینبے وہان باکو کوید تابشائی مقبول خدا ہو سب میری کلائی ابو مراد بنیدیر آکرین بجاتی بورج بزرگوں کی سفارش کو جاتی</p>	<p>۱۶۰ سبطین شافقہ شمن آتے ہین جان سراج شجاعان دین آتے ہین جان اللہ کی قدر ہے جہن آتے ہین جان عمر اکھتیلان و شمس آتے ہین جان</p>
<p>۱۶۱ جھوٹے ہین جتہ بھی ہین درخیر سنا بھی گردون سے چلے آتے ہین رشاد خد بھی</p>	<p>۱۶۲ حیران بشرن دین ملک چرخ برین پر ہے آج قران و مہ و خورشید دین پر</p>
<p>۱۶۳ یان شہ کو خیر و رضا کچھ آتے ہین دو نو تار کتی با جلیجے سے لگایا گو دین اوٹھا کر اغنین تمھوڑو چھپایا ان دونوں سے تھار دیکو کا ویجایا</p>	<p>۱۶۴ درد یوسف بازار رضا آتے ہین جان دنگہ ہر دیا و فغا آتے ہین جان سبطین شہ عقدہ کشا آتے ہین جان حکیم و دوزخ و شہ آتے ہین جان</p>
<p>۱۶۵ مامون کے اور اکبر کے پھری گرد خوشی سو اور ناد علی کرنے لگے ورن خوشی سو</p>	<p>۱۶۶ شان اسد اللہ سے توسن پر چڑھیں ہستیا کہ زینب کے پسرین پر چڑھیں</p>

۵۵
غل کر کہ نیت شد در آن کر پیرین
در بایست نیتش آه جفا کر گم پیرین
پرتغ کی خوشبخت ایمان کی پیرین
بینب جوئی ہو اسی کی پیرین

۵۵
گھبرائے کما شد نے کہ ہو خیر خدایا
نظر کے کما کفر نے ایمان میں لایا
جلائے کما لوگوں نے خوشتر وہ آیا
نیرائے کما زور کیوں حق بھلایا

۵۵
دس گیارہ برس سے رسوا جانواں کو
ہر فاقہ میں چوبیس پر گزرے میں انکو

۵۵
فرعون کے مانند ہوا غرق بجا ظلم
پڑھتا ہوا تو برکی دعا بھاگ کیا ظلم

۵۵
سابقین روشن زمین چو گریا
پھر نیچے حضور اسکے سید دھوکو بچایا
پسایا وہاں دھوپ نچلی دھوپ بچایا
تو جسے زمین نے کما کیوں بار بچایا

۵۵
آوازہ طبل خشم عم پر تھا ایمان
نوبت ہوئی اب نہ سکند نہ سلیمان
تھی مومن محمد کی نہ اب سید ایمان
کیوں ایسا ہی تھا بد بو کشتان

۵۵
سایا ہے قمر ترقا کہتے ہیں ان کو
خوشید کے ہمراہ قمر پھر تا ہو دن کو

۵۵
شاہان سلف صاحب تو قیر ہوئے ہیں
بمیر تو کو قیر فدیر سپر ہوئے ہیں

۵۵
کیا غلغلہ کیا زلزلہ آئے دے دکھایا
اس غلغلہ نے غلغلہ صور بھلایا
اس زلزلہ نے زلزلہ کور شہ تباہ
خمنہ کو ہوا سکند قیامت کو شہ تباہ

۵۵
ہو حوں اتی تو کموں عوں کا قشتا
اور فضل محمد سے محمد کا سلاہ
پانچ میں کہ آئینہ طاق دل نہرا
سرا نہا انھیں آئینہ میں شہ تباہ

۵۵
غافل ہے جواب ظالم و مظلوم سے محشر
کیا اے کہ خود رفتہ ہر اس صومہ محشر

۵۵
باہم نگران یہ ہیں تو حیران کہ وہ ہیں
اسل مینہ میں وہ میں اسل مینہ میں یہ ہیں

<p>۱۷۱ اب نقل میں قلم اسجد قدرت اور نقش نگاہ میں حسن لطافت کھینچے ہیں یہ اللہ کے نواسہ علی حجت سکون ہر افسین صدونوں کو بہر حجت</p>	<p>۱۷۲ جو بر گل ثبت میں یہ رضا نہیں ہو ابن میں تجلی ہے یہ دیدار نہیں ہو قد کھنکھارے طوبیہ زقار نہیں ہو نہیں لب کو شیر یہ گھار نہیں ہو</p>
<p>۱۷۳ تختہ بہ مرقع اسد اللہ کو دین گے کونین جو نعمت میں کوئی دیکھ نہ لینگے</p>	<p>۱۷۴ آئینہ میں روم ہو یہ خطا نہر کمان ہے غنیہ کے دہن ہو نہ زبان ہے نہ بیان ہے</p>
<p>۱۷۵ تو نور خدا داد کو دیکھو نور خدا را دروغ کے پنج باب کا فرماؤ نظار نور شید بیان درہ وہاں بدستار یہ خار ہر گل وہاں طویر کیا را</p>	<p>۱۷۶ کیا عون کو عارض کی غالی چلی لاکر نور شید کو عارض کو صدا عارضہ تیار یہ در سے حسن ہو دل جس سے ضیا پاو پہنچی بھی بیان سونہ والی کو بجاو</p>
<p>۱۷۷ درہ ہو شمارا سپہ تو نور شید میں ہو ہر دوا نہ پھرے گرد تو جبریل امین ہو</p>	<p>۱۷۸ یہ ہمیشہ کہ روشن گرا شائے جہان ہے اس مریخہ نور کا اک شمشیر جوان ہے</p>
<p>۱۷۹ رو داری نور شید پر نور نہیں کھنکھاتا ابو نہ نور کھنکھاتا ہے رو نہیں کھنکھاتا قد کھنکھاتا ہو طوبیہ پر یہ گیسو نہیں کھنکھاتا سنبھل کے ہیں یہ قدر جو نہیں کھنکھاتا</p>	<p>۱۸۰ یہ خطا خطا خزانہ بوز کا کیا ہے اس خط کو جو کہیے خط بیان تو کیا ہے یہ خط قلم کا بت قدرت نے کھا ہے سکون صلیب و خطا پر کیا غلام تھا ہے</p>
<p>۱۸۱ گرا نکھ ہے نرگس کی پہینی نہیں ہے غنیہ کے دہن ہو یہ گویا نہیں ہے</p>	<p>۱۸۲ خطا نے ہی مریخ کو چلے آتے ہیں ہارے یہ خط طلبی آیا ہے درگاہ خدا سے</p>

<p>۱۷۷۰ بحر حال رخ معون دیا غنبارا بر آبل غل غنبارا بجان سارا اور رو سے محمد کا ہر وہ حال رخ جن حال سے نزدیک بر بخار سارا</p>	<p>۱۷۷۱ اے کلون کو بجا میں غل غنبارا دوشیزا میں کھنڈہ گیسو ترکھو نے بھی پردہ میں نظر بند کیا ہر باد ہر آن آہو تو کیجیہ ابرو</p>
<p>۱۷۷۲ اس حال میں پورا رخ پر نور کا گھر ہے لودرون میں غور شید تار وینن فرور</p>	<p>۱۷۷۳ ان شیر و کا مسکن ہے دل شیر احسن سعدین کا ان سے ہر قرآن ہر اسدین</p>
<p>۱۷۷۳ عشقکشان لب عون میں جانا طوطی کی زبان پر بند بکورا کا رتبہ لب شیرین محمد کا کون کیا ہر جان جو شیرین وہ جان کا ہر گویا</p>	<p>۱۷۷۴ در شاہ خجک تو زینب خجک میں زمان خوش آب و آسے باز و خجک میں ہر صبح روان ماہرین اور کان خجک میں در باد زمان کیچے کانہ کجک میں</p>
<p>۱۷۷۴ داہو جو دہن اس لب شیرین کو سخن میں پھر نیشکر انگشت تحریر دہن میں</p>	<p>۱۷۷۵ قیمت شکنی رہیں یہ دندان دہن سے دندان شکنی کرتے ہیں اعدا کے دہن سے</p>
<p>۱۷۷۵ چاہہ دقن دن کا کیا وطنکین ہم کعبہ میں حیات اسکی ہر جابی جہنم ہر چاہہ زخمان محمد کا دوا عالم ہر نہ کا چشمہ بیان آنظرہ شہنم</p>	<p>۱۷۷۶ چار آئینہ کے حسن شش شش میں چار آئینہ میں چار پر شہنم چار آئینہ میں کب یہ جلوہ صفائی انکسین روشن کی کرمت نظر آتی</p>
<p>۱۷۷۶ اس چاہ سے نسبت دون تو بھجاتا ہر کوثر جنت سے ابھی عرش پر بھجاتا ہے کوثر</p>	<p>۱۷۷۷ چار آئینہ دیتا ہے ہر وجہ حسن سے آنکسین میں عیان چار عناصر کوہ حسن</p>

<p>۱۰۰ ابوسف بدو حالو کا کرنا تو بھگت چہ بہ سپہ عون و پاسا یہ تقدیر گر خجراتش ہو دیا برتن کی نشانیہ اصلاً نہ تھی یہ پہلے کیستی بد</p>	<p>۱۰۰ ان شہزادی شہین میں نا تو غفار بیجان میں خوابیدہ اجل غفلت بیدار یہ مطلع آقبال ہے یہ مطلع اوج بار دن کو دہلال آج دکھا دیکر کیا بار</p>
<p>خوش تیغ و سپہ باندھ کے یہ رنک ہم شیشہ مرہ نو ہے شب عید محسوس ہو</p>	<p>تینہن میں کہ شوق القمرا حمد نے کیا ہو ایک ٹکڑا انہن ایک بھین حق دیا ہو</p>
<p>۱۰۰ جلو کرین محمد کے سپہ بکا خوب جس سے کرکین مسلمان کا جو خوب بالا سے درہ دیکھو اس دھال کی خوب پیوہ یوسف ہو یہ دافع مل خوب</p>	<p>۱۰۰ ہر خوش واپا یہ غلام و عمر میں کوتاہ مخ فرس عون میں کیا قطع کر دہا گرماہ گزشتہ کی طوط جاے یہ ناگاہ نویاہ گزشتہ سے بھی بڑھ جا کر ناگاہ</p>
<p>پر یہ بھی ہے تاویل میں سچ کدوں کی گاہ سمجھو نہ پسر شانے پہ زینب کی دعا ہو</p>	<p>یہ عمر کی تیزی ہو نہ جلدی یہ اجل کی لاتا ہو خبر دم میں ابد اور ازل کی</p>
<p>۱۰۰ جہیل محکم پر کے پتیا خان خبر بین سہی میں پاسے سلطان رہے یہ کجا بہ پردہ تو ہو شایان سگ تو بیخ علی رہی نہ اس قدر شایان</p>	<p>۱۰۰ وہ خوش و خوش فلک کے پر زمین ہر گاہ چہ گاہ اور خوش ہون دریا دم قطرہ زنی اور کوہ پیمین ہزار رخ و جہی حرکات ملک بین</p>
<p>ہوئی نہ سپر بہ تو نہ گنتے سہ پرا و سکے پر حیف کہ پر مٹے نہ بزیر سپر اسکے</p>	<p>ہر چہ کہ آتش ہے غذا البک دی کی پر گرمی و شو جی کمان اس شک پ کی</p>

<p>۷۵</p> <p>نہد ز خاک سائے آنکے کریا بین نہ تیرے نہیں سحری ہو آنکھوں میں وہ خوشی کہ نہ تیرے چہی ہو سایہ پر جا نقش نہ کر سکتی ہو</p>	<p>۷۴</p> <p>کیونٹن میں نہ تیرے خوشی ہو کیونٹن میں نہ تیرے خوشی ہو کیونٹن میں نہ تیرے خوشی ہو کیونٹن میں نہ تیرے خوشی ہو</p>
<p>اس بخش کو گرم نرم روی مد نظر ہو آنکھوں میں بھرے اور نہ مردم کو خبر ہو</p>	<p>۷۳</p> <p>ہشیا راجل سے ہو خبر دار قضا سے نہشیر کہن آتے ہیں جید کو نواسے</p>
<p>۷۶</p> <p>اور اب محمدی کر افکار تھوڑا کیا گشت کرے نہشت میں نہ ہوا نص اگر ہم کہ حلقے سے آقا تہذبات بہر قصد ہو کیا جگہ ہو نہ سب گشت</p>	<p>۷۷</p> <p>دیکھا جو جلال نکا تو کہنے لگا تگر نوا آمدیوسف دوسلیمان دوسکندر دو ماہم دو دھڑو دو جیدر و صفدر دو جھپٹیاں دو عباس دلاور</p>
<p>جائے تو کمان جائے اور آتو کمان آکر پہرنے کے لیے اسکے کوئی اور جہان لار</p>	<p>۷۸</p> <p>گہرا کے نظر بعضوں نے کی عرش پرین پر ہیں تیش و قمر آج فلک پر کر زمین پر</p>
<p>۷۹</p> <p>گرد قدم اس گھوڑی کو شریاب اس گڑ کے جلوہ پر آکر دیو شتاب نہ اسکا ہی نہ تیرے کیلئے قیلا رباب اور نعل پر آہوی خطا کیلئے حراب</p>	<p>۸۰</p> <p>آتشے خطاب نہ کیا آتے باب کس بچ سے تم جاہلو کس جگر گور اس عزم کیا ایسی صبیحی نہ تیرے نہ تیرے کھنڈ کو جو جگر شانی نہ تیرے</p>
<p>قطرے یوسف کے نہیں تیرے نقش قدم سجدہ کہ باد صبا سے</p>	<p>۸۱</p> <p>کس مان کی کمانی کو ٹٹائی کے ہو آئے کس باپ کا تم نام مٹانے کو بر آئے</p>

<p>۵۵۵</p> <p>تو کہ کھلا کہہ دو نونہلی ہو رہے کے لیے آوی ہو کہ کوئی غمی ہو سادات عرب باشتی و خجینی ہو سج کہ پیوستنی ہو کہ کیم حسنی ہو</p>	<p>۵۵۵</p> <p>گر دھوپ غلبت تجھیں کیا پیری ہو ایسا نہ سمجھان نہ در بات تھائی وزیر جزا بسا پادشہ جو سوہناری شہین بن قریب کپڑے بوجاری</p>
<p>۵۵۶</p> <p>بانو کے ہو فرزند کہ باجو کے خلف ہو والدہ ہر ایک رشتہ میں درخف ہو</p>	<p>۵۵۶</p> <p>تقریر ہی میں فوج کو تم گھر کے پیارو لو کہتی ہوں ہو ٹوٹو نہ زبان پھیرو پیارو</p>
<p>۵۵۷</p> <p>بت نشتر ہر اس کے جھوٹو شیر اوپر چم کے ہاتھ نیلے تو بیک شیر یوں ناگہ ظالمی کا زبردست ہو جزیر یوں پادشہ کو منہ پھیر کجا بک دیکھ پھیر</p>	<p>۵۵۷</p> <p>یان مکی بننے لگے پاسو پانگین فرمایا یہ دونوں نے ہر ایک منہ چلک یہ ستر کو غلام اپنا بھلا دیا ہر کج یہی غلامی ہو حسین اور شمس</p>
<p>۵۵۸</p> <p>زینب کے کماؤ و شرف برستے ہیں لوگو سینو سے فرزند رجز پڑھتے ہیں لوگو</p>	<p>۵۵۸</p> <p>انہار قرابت کے قرون عود و شرف میں ہم دونوں غلام پھر شاہ خجست ہیں</p>
<p>۵۵۹</p> <p>یہ تو کہ سودا کی کرنتی سناؤ ظفر میں تصویر بزرگوں کی رکھاؤ مادہ کہ نشتر غلام سناؤ پا پا کرنتی حسین تو بکھڑاؤ</p>	<p>۵۵۹</p> <p>آقا بی مالک سی سلطان بی ہو قلبی کہی بی قرآن بی ہو ہم نہ فدا ہوں سینا داران بی ہو سازو بیو بیاد تو ابیان بی ہو</p>
<p>۵۶۰</p> <p>آداب امامت نہ مگر ہاتھ سے دینا بھائی کام سے نام سمجھ بوجھ کے لینا</p>	<p>۵۶۰</p> <p>تم کیا ہو کہینگی بی حیدر کے نواسی مقدین نکیرین سو محشر میں خدا سی</p>

<p>۱۹۰ لاہور میں تین تین سال کی عمر اور تین تین چھوٹا سا بچہ میر نے بہک کر اور یہ بچے کو خواب کی کیفیت میں لے کر لیا</p>	<p>۱۹۱ اس گھر کی بنیادی و بنیادیں یکساں طور پر دو بارانہ جلا بدلتی کا بعلی شکستہ نہ جلا کلمہ پر چھاپا نام میر نے دست اور</p>
<p>۱۹۲ برگاہ نہ بھی جو شہ کی رفاقت میں ہوئے ہیں الدرد بھی کے وہ عزیز آج ہوئے ہیں</p>	<p>۱۹۳ تسبیح امامت کی یہ بیہات نہ توڑو رشتہ ہو جی سے دل سادات نہ توڑو</p>
<p>۱۹۳ نہ توڑی جارس علی کبر علی صغیر مان باپ پیار علی کبر علی صغیر نیکو شاد علی کبر علی صغیر وہ پائیں مارو علی کبر علی صغیر</p>	<p>۱۹۴ ہم نے تین تین جعفر کے تفسیر دیار ایمان کے طواف اربعہ کے طواف عباس کے گاندھو علی کبر علی صغیر داد کے بھی سر چاہی تھا</p>
<p>۱۹۴ سجاد کو شیر کے سجادہ نشین ہیں ابا کو شیر بنی کے وہ بجاو شہ دین ہیں</p>	<p>۱۹۵ شانے جو کٹا کے تو ہر دست صلیہ میں دو پر جد امجد کو زہر حد کے لے ہیں</p>
<p>۱۹۵ خجندیہ نکات جو چھلنے میں آرد جانب بکارت میں دودن کے پرن تین ہی ہے اپنے چھلنے میں سرور ہر اکا پر تین تین اور ج</p>	<p>۱۹۶ نانا وہ جو جہل کو نصیر کہو جلا خاندن کیا کھڑو بھی کھڑ جلا سکھ جی نہ توڑو آفت کے جلا تین تین جی نہ دانس لاکھو جلا</p>
<p>۱۹۶ ارادہ کے میں سائل امرا بھی فقرا بھی طشابے اسی گھر میں میر بھی خدا بھی</p>	<p>۱۹۷ گر اب بھی نہ بالین یہ علی جلوہ نما ہو وہا میں دیدار ہو کوئی اور فنا ہو</p>

<p>۴۴۵ دل دل فرشتہ دلی غلطی اختیار اور دوس میں میرا ہے یہ اللہ کا منبر مولدہ ہو سب بوجہ صبر کرنے چھک یونہی وہ ہو مظلوم جان نجات ہو گویم</p>	<p>۴۴۶ اغدا نے کہا نام نہ لو اسکا دلیر نہیں تھی وہ بہنیں ہیں کیم کے دلیر فرشتے لڑنے لگے اور دلیر وہ نہ ہو یہاں مومن میں نام نہیں لینی ہے جو</p>
<p>۴۴۷ تیرہ وہ ہو جہات کا خون چٹا ہو جسے تلوار وہ جبریل کا پر کاٹا ہے جسے</p>	<p>۴۴۸ بھائی کو کئی بہنوں کا وہ شاہ فرستے سب کنبہ ہیں پر ایک حیل ایک ہیں ہے</p>
<p>۴۴۹ نان کی وہ ہو قدر کا قائل ہے بھائی تفیشہ قدر ہی حمد کی وہ بھائی جو قدر ناس نکا ہو اقدار بانی یعنی شب قدر اسکو مقل تھرائی</p>	<p>۴۵۰ زینب نے سنا خیم کی ٹوٹی ہوئی سوچا چلائی فدا و دلون کی غمت بیدار کیا یہاں مومن میں نام نہیں لیتے ہو بھائی سرتے چھوٹی بھائی راج کو ہو بھائی</p>
<p>۴۵۱ اس تہ بہ ظلم وستم امت کے اٹھائے پہلوی شکستہ گئیں کے خدا کے</p>	<p>۴۵۲ بھائی تو ریب مجھ کو کفار کہیں گے دکھائے ہوئے ہاتھ گناہ کہیں گے</p>
<p>۴۵۳ لال دیکھی تھی میں ہم قتلوان جیکے درندان پہ لگا ظلم کا پتھر وہ مان ہی جائی کہ ہی ہو چادر کلیغ ادب ہو اور شریف ملک</p>	<p>۴۵۴ وہ شہید نعر زمان سکوت رازی مخوفی والدہ صاحبہ کی ہاری تین تین الفاظ وہ سب فوج پاری لو جو میں آگیا فوج پتھاری</p>
<p>۴۵۵ تو بہ کمان ہم اور کمان غوث شرف کے ہم دونوں غلام اُنکے میں کبر خلف کے</p>	<p>۴۵۶ پروردہ رہے زینب کا وہ دیر کردہ لو بلکہ جسدا اب سر شیر کردہ</p>

[illegible]

<p>۹۱۰ جلا و خاک جاک گریخ کین سوچنے غلامی پر کیا بھی کر بتی کو جو آن دینو یہ سب کیا رہا خوار چھا خون تار کھنکھن</p>	<p>۹۱۱ ناگاہ صف کار سو چلنے کے تھر بان باغی کی وقت پر او چلنے کی تھر ازد کر چلے اگر او چلے گئے تھر ان نہ کر تھلکے تھے تھر</p>
<p>زردون کا نہ مجموعہ فقط زبر و زبر تھا مردون کے بدن پر بھی تہ خاک نہ تھا</p>	<p>تیر آب شان سے ہم تن مشن مان تھے یہ سارے پانی کے گرشلہ شان تھے</p>
<p>۹۱۲ سیر کا کسی جہ پر او چل کر فار خود سرگردن و سرخ و سرخ کیا گر نے میں غلامی چھوڑی تھی چلو اک جہلی زود کیا اور چھوڑی</p>	<p>۹۱۳ کیا خون ویر کا نہ تیرا کون لہا اک نقطہ بھی بھجج عود او بیکار سراسر شان اپنے کرند و قضا کھینے او سرور و قضا تیرا</p>
<p>دو ہونے سے تو ایک ایک چار آدھ تھانیں شہد رخے مگر چار عناصر مٹی بنیں</p>	<p>نیز کی بلا فوج جھاجیل ہی مٹی نیز وہ نہ تھا سر پہ قضا کیل ہی مٹی</p>
<p>۹۱۴ کیا کیا کہیں چلنے چلنے کی کیا اکچال تھی حال تھی کی کیا ملو این تار و تھیں اگر خلیہ و کیا کینچے تھے جیسے کہیں کیا کیا</p>	<p>۹۱۵ برصت میں غلامی غلامی کیا ہے ماشا نہیں تیرا کون قطع ہے ہو اس غضب شدہ کا اک قضا ہے مقدار غصہ جلد باغی بن گیا ہے</p>
<p>وہ تھیں اور اک ہاتھ نیا ربط بیان ہو قبضہ میں یرالد کے تیغ و زبان ہو</p>	<p>غصہ میں ہیں دو برندا وشت ستمین ہاں ناگوار مان باندھ کو قرآن علمین</p>

<p>صلیٰ سب کو عمر سونے بڑھو دیا کھولا دین سکر کو اولیوں کو گویا غنی باپ کی امت پیدا فاطمہ برا اس قتل کی زینب کو خبر پہنچا دیا</p>	<p>صلیٰ بڑی بیکم شرفا بین و عالی اس کی نہ جوت نہ ساخت کیانی زینب کیا پانی پیر پر ششہ دانی وہ بولے کہ بن مامون ہے تیری پانی</p>
<p>عادت ہے کریمی کی جیمی کا چلن ہے مظلومہ کی بی بی ہے وہ صابر کی بہن ہے</p>	<p>دارا پنہ کیا کوئی کہ کیا جانے کہ کیا مین اکا شیر خدا تو نہیں دوشیر خدا مین</p>
<p>صلیٰ حاشا غلام اسکا بھارا اسکو جا کر شہید کرنا رو فریاد زینب کی دو بائی کلہ گور ہو کر پاد جیلر کے نو سوچ نہ بائی کہ تیری پاد</p>	<p>صلیٰ زینب سے سنتے ہی کیا خبیث چلچ امت ہوئی بیا غیب کیا لکھو میکھو کے چلانے لگی زن کی طرح سب میں مڑ شیر و مری یا کو مریا</p>
<p>سنا ہوں وہ عاشق ہے شہ جن و لشکر کی زینب کو قسم دینا تو شیر کے سر کی</p>	<p>جانے دو دشمن بھرت پشیر کی سو گند اب ہاتھ اٹھاؤ نہ مرے شیر کی سو گند</p>
<p>صلیٰ چھپ کر دو غلام آپسو و خیمہ لا چلیا رو بائی تری اسے دختر ہوا جیلر کے نو سوچ تو شیر کی پاد امت تو بنانا کی نہیں چینی کی پاد</p>	<p>صلیٰ میں دو دو نہ خشت کی جا بیا گیا اس تو کھلا دیا یہ بھینجے کیا گیا سکھنے میں آؤ تکی عوا بیا تو اٹھایا امت چکر نا کی چھو نہ آیا</p>
<p>یہ تیک ہے یا بد ہے مگر امت بد ہے اے شافع محشر کی بہن وقت مدد ہے</p>	<p>گھرا مان تے انکے لئے جلو او یا پنا میں سے گلا یا اتے بندھو او یا پنا</p>

<p>۱۲۱۱ سن کو نہ کہنے ہو ذرا دلچسپی یہ یوں مین محبوب خدائے حکیم کو زبان زد نانا کی امت پیکر نام کی امت کی دعا کرتے تھے</p>	<p>۱۲۱۲ وہ دو چوہیدار بھی کرتے تھے جو جام اجل باپ سانی تقدیر اکبر کے اور اس کے جو فیض و کرم اس چچی کی سیل اور اس کے ہر فیض</p>
<p>۱۲۱۳ برجی سے لڑے کو تو مین نہ کہا تھا بابا کو بھی امت قاصد پاس ہاتھا</p>	<p>۱۲۱۴ گھوڑ و نہ جنگیم ہوسے پیار سے دونوں اور ساتھ گرسے خاک پر ہوا رسد دونوں</p>
<p>۱۲۱۵ زینب کی صدا کا نہیں ہو کر جانی بیکر کے دونوں کی فوج کی فوج اور دونوں نے بیات محرم کی اپنی تو خونی نہیں تھی بولی</p>	<p>۱۲۱۶ بالائی زمین کے یہ طالع و غنائ جب وقت مدراس کے پیکر بولاس بان فوج سے نکلا عمر و زباں کچھ بیکر کے پون اور بیکر</p>
<p>۱۲۱۷ اب کیجئے وہ کام کہ جو عفو خطا ہو امت پر خدا ہو شہر بیکر خدا ہو</p>	<p>۱۲۱۸ زخمون کی نہ پردا ہے نہ کچھ خوش نصیب ہنسنے میں وہ لینے ہوئے اور شکر خدا ہو</p>
<p>۱۲۱۹ ان شیر و شکار کا کہ نہ جلا نہ کرے پھر کو نہ صاحب جنگا کہ نہ جلا نہ کرے چلائے سوئے جب کہ اس راہ و جلا چلائے تو واقف ہوئے تھے بیکر</p>	<p>۱۲۲۰ کہنے لگا مظلوم و مستور کہ جو وہ جان منہ سے کا بیکر وقت کے تم کو بوجان وہ بولے اسی وقت کا تو تھا بیکر مسکرتے ہوئے مظلوم و مستور کہ</p>
<p>۱۲۲۱ دکھلا چکے ہم فوج کو شمشیر کا جلوہ اب دیکھئے مظلومی شمشیر کا جلوہ</p>	<p>۱۲۲۲ حق ہو گیا آمان کا ادا اس کی خوشی ہے ابد خوشی ہے ہوا اس کی خوشی ہے</p>

<p>۱۱۱۱ وہ بول لاکھ کر لڑائی کا پھوٹا مردوں کی مود کا بوسہ بیچا جان بخشی است کا اسے رادوان پن فوج میں تھی تو بچا چلا پورے</p>	<p>۱۱۱۱ جس کے چلائے فوٹ لائی یہی ہوتی تھی بنی بکلی جانی بالا خیمہ منظم تھی دیکھی تھی ایک کو کوئی بیری خدای کی لکلی</p>
<p>۱۱۱۱ لاش کو تھاری کمین سایہ میں صر ونگا اور زحمن کا خوبچہ و مرہم میں کرونگا</p>	<p>۱۱۱۱ زمین کے کہا قتل ہوئے لالی تھارے بنی پاپے ہوئے صاحب قبال تھارے</p>
<p>۱۱۱۱ وہ بولے نہ ہم ہائیکے کیا بجا ہوگا ان غنوں کا مرہم تو جو خالق نامہ پرتل شہید کو اب بیکہ لند چاک دل نہ ہوا نہ پہلجا بجا دوسر</p>	<p>۱۱۱۱ زمین کے کہا فضا میں ختم ہوگا مان کوں پس کے کیا کرتی ہوگا انسان کو لازم ہے کچھ کرے کشتار سیانوی آگے ہو کر بجا رادار</p>
<p>۱۱۱۱ اسن سوپ میں اپنے لیے سایہ ہو خدا کا اور فرش ہے خاتون قیامت کی ردا کا</p>	<p>۱۱۱۱ یہ بات سمجھے کہنی مناسب روا ہے میرا کوئی بیٹا علی کبر کے سوا ہے</p>
<p>۱۱۱۱ کہتے کہیں جگر بادشاہ کا گراہ اور طبع نشی رن میں جلیا گیا خواہ کھاسی آقا رن کی سنتے ہی صداہ انہوں کے گھوڑے گرے بید جاہ</p>	<p>۱۱۱۱ اور قبل ہو جوں متحد ہوئے کیا دونوں لڑا دودھ سیا تھا بنایا تھا میرا جی کچھ ہے نہ دے ہی اسکا اچھا ملے میں رن شکر خدا کا</p>
<p>۱۱۱۱ تار یک ہوئے دونوں جہان متہ کی نظر میں اک عینہ میں نامور پر ایک جگر میں</p>	<p>۱۱۱۱ اب قبر میں ہو گی بہت چین سے نہی فارغ ہوئی اس وقت ی دین نہی</p>

قصہ
اور غم جو ہے کہیں نہ کہیں
تو کہیں نہ کہیں نہ کہیں نہ کہیں
تو کہیں نہ کہیں نہ کہیں نہ کہیں
تو کہیں نہ کہیں نہ کہیں نہ کہیں

قصہ
کہا کہیں نہ کہیں نہ کہیں نہ کہیں
کہا کہیں نہ کہیں نہ کہیں نہ کہیں
کہا کہیں نہ کہیں نہ کہیں نہ کہیں
کہا کہیں نہ کہیں نہ کہیں نہ کہیں

تکوارین لکین نیز ہے پس تیرے میں
اور ہم نہیں دل کھول کے اسے لڑے ہیں

بھائی کی تباہی سے نہیں ہوش بجا رہی
رو لونی میں فرزند کو جلدی ایسی کیا رہی

قصہ
اس غم کے صدر سے کہیں نہ کہیں
اس غم کے صدر سے کہیں نہ کہیں
اس غم کے صدر سے کہیں نہ کہیں
اس غم کے صدر سے کہیں نہ کہیں

قصہ
اگاہ صد آتی ہے کہیں نہ کہیں
اگاہ صد آتی ہے کہیں نہ کہیں
اگاہ صد آتی ہے کہیں نہ کہیں
اگاہ صد آتی ہے کہیں نہ کہیں

تعمیم کسی بیٹے کی مان نے نہیں کی ہے
پر آج یہ عزت تھیں اللہ نے دی ہے

تہنا میں ہوا سو کو نہیں روتی ہوں نہیں
پرسا دون کے باپ ہی دونوں کا وطن میں

قصہ
کہا کہیں نہ کہیں نہ کہیں نہ کہیں
کہا کہیں نہ کہیں نہ کہیں نہ کہیں
کہا کہیں نہ کہیں نہ کہیں نہ کہیں
کہا کہیں نہ کہیں نہ کہیں نہ کہیں

قصہ
کہا کہیں نہ کہیں نہ کہیں نہ کہیں
کہا کہیں نہ کہیں نہ کہیں نہ کہیں
کہا کہیں نہ کہیں نہ کہیں نہ کہیں
کہا کہیں نہ کہیں نہ کہیں نہ کہیں

کس حیاں میں ہو رو نیکی زنی کو رضا دو
لاشوں کے سر ہلنے پھینک کے بھا دو

زنی کے کہا تم کو صد ادب سے گی زنی سے
دم توڑنے جب یہ تو بلا لیںوے گی زنی سے

رونی

<p>مرثیہ زینب کو توڑے تین شیر مرے جلو بے نھا لو بیچون کو ہٹا دو علی اکبر کو بلالو</p>	<p>مرثیہ ایوت یہ دونی بین یہ پیشکلی نی ایوت یہ دونی بین یہ پیشکلی نی</p>
<p>مرثیہ دم توڑے تین شیر مرے جلو بے نھا لو بیچون کو ہٹا دو علی اکبر کو بلالو</p>	<p>مرثیہ ایوت یہ زخمی بین یہ بھوک بین یہ پیاس ایوت یہ بین حیدر دزہرا کے نواس</p>
<p>مرثیہ زینب کو توڑے تین شیر مرے جلو بے نھا لو بیچون کو ہٹا دو علی اکبر کو بلالو</p>	<p>مرثیہ ایوت یہ زخمی بین یہ بھوک بین یہ پیاس ایوت یہ بین حیدر دزہرا کے نواس</p>
<p>مرثیہ کھرام جو ہر جینے میں محبوب خدا کے دم توڑے تین بھانجے شاہ شہد کے</p>	<p>مرثیہ غربت میں صیغنی بین مرا ہاتھ نہ چھوڑو ساتھ آئی ہوں شرب سے مرا ساتھ چھوڑو</p>
<p>مرثیہ زینب کو توڑے تین شیر مرے جلو بے نھا لو بیچون کو ہٹا دو علی اکبر کو بلالو</p>	<p>مرثیہ ایوت یہ زخمی بین یہ بھوک بین یہ پیاس ایوت یہ بین حیدر دزہرا کے نواس</p>
<p>مرثیہ ایسا نہو صدمہ تو کوئی اونکو دکھا جاے یوں آگے مرے پیارونکو اک نیند سی اجاے</p>	<p>مرثیہ ناپخیر ہے مان خیر نہ لپٹاؤ گلے سے مامون تھیں دڑ میں لپٹ جاؤ گلے سے</p>

اے دل کو تو بھلا کر
بھلا کر دے دے دے دے
بھلا کر دے دے دے دے
بھلا کر دے دے دے دے

اے دل کو تو بھلا کر
بھلا کر دے دے دے دے
بھلا کر دے دے دے دے
بھلا کر دے دے دے دے

پوچھے جو خدا سے عبادت مری کیا کی
کہنا ترے شیر پہ جان اپنی خدا کی

اب مرد و نکو آغوش میں مارنے لیا ہے
اس مہرہ میں بنے تھیں یہ پیار کیا ہے

ایمان کی تم کو تیرا تیرا
بھلا کر دے دے دے دے
بھلا کر دے دے دے دے
بھلا کر دے دے دے دے

ایمان کی تم کو تیرا تیرا
بھلا کر دے دے دے دے
بھلا کر دے دے دے دے
بھلا کر دے دے دے دے

بن گیا ہے پر ارمان چلے اماں گھر سے
بیادوں کا کوئی دین نہ اترام سے

جب تم نہ ہو دنیا میں تو کیا جیکے کو نہیں
تسے مرے دو شیر میں اور نہ مرن میں

یہ دانا ہے یہ دانا
بھلا کر دے دے دے دے
بھلا کر دے دے دے دے
بھلا کر دے دے دے دے

یہ دانا ہے یہ دانا
بھلا کر دے دے دے دے
بھلا کر دے دے دے دے
بھلا کر دے دے دے دے

نے ملنے کو آئے تھے نہ سمجھا نیکو میرے
باندھے ہو رہا تھا آؤ ہو دکھلا نیکو میرے

لکھوں سہر قہ یہ زیارت کا مکان ہے
دو بیٹے ہیں بن بیاہو اور اک دل جلی مان ہے

بیماری

<p>عالم یونان تو جو زمین بقا دیو کر تو غفلت جہ غلاب سے میں گونیشہ مر تو زمین کی ایک منہ چھوڑ کر ایک کرون کیا کر کرون کیا کر</p>	<p>عالم رواز سے یہ دنیا چلے لاشوں کو اٹھا کر سیدانیوں نے پودوں کو قتل کر کے اس خفیہ طیارہ میں اس حیدر صفدار</p>
<p>تو نیک دل اس کو کرون مرز جگر اس کو پٹاؤں گلے سے ادھر اس کو ادھر اس کو</p>	<p>ممتازیہ لاشے ہوئے ہفتاد و دو تن میں قبروں کی جگہ جھاڑتی ہر فاطمہ رن میں</p>
<p>عالم سب لوگ بھینچے خاتونیں کیا ہے مان پڑی دنیا میں زیارت ہو کر بے غریب و نیاز ہو کر</p>	<p>عالم خاتونیں دیو کر ایک تڑپت حیدر کے نواسوں یہ عرض بنست اس خلیق میں حامی ہو اور اس گلشن بنست</p>
<p>یون ہاتھ مرا تھام کہ پھر ہاتھ چھوئے مان بیٹو نکا اب حشر ملک ساتھ چھوئے</p>	<p>ای کل کے خورادور ہو تم میری مدد میں اک نزع میں ہونے رہو اک گنج لحد میں</p>
<p>عالم کے بے تاب کون ہوا شہر قریات سب کچھ کچھ کی جگہ کی جگہ کی جگہ کے بے تاب کون ہوا شہر قریات</p>	<p>عالم نہیں دوزخ سے بے تاب کیا کیا کے بے تاب کون ہوا شہر قریات کے بے تاب کون ہوا شہر قریات</p>
<p>شہر بولے بہن موقع تسلیم و رضا ہے لاشوں سے صدا آتی یہی شکر کی جا ہے</p>	<p>تمام مشد</p>

[illegible]

<p>مرثیہ مرزا دہر جیو پریشان چوئی سو لگی جانی ہر نازی کی پریشان چوئی سو لگی جانی ہر نازی کی پریشان چوئی سو لگی جانی ہر نازی کی پریشان چوئی سو لگی جانی</p>	<p>مرثیہ مرزا دہر جیو پریشان چوئی سو لگی جانی ہر نازی کی پریشان چوئی سو لگی جانی ہر نازی کی پریشان چوئی سو لگی جانی ہر نازی کی پریشان چوئی سو لگی جانی</p>
<p>غل ہو اسکو امام دو جہان کہتے ہیں تیغوں کے سایہ میں شیر اذان کتر ہیں</p>	<p>قدر دان ارکامین ہوں میرا شلہا ہے کیوں نہ ہو میرے محل کا نواسا ہے یہ</p>
<p>مرثیہ مرزا دہر جیو پریشان چوئی سو لگی جانی ہر نازی کی پریشان چوئی سو لگی جانی ہر نازی کی پریشان چوئی سو لگی جانی ہر نازی کی پریشان چوئی سو لگی جانی</p>	<p>مرثیہ مرزا دہر جیو پریشان چوئی سو لگی جانی ہر نازی کی پریشان چوئی سو لگی جانی ہر نازی کی پریشان چوئی سو لگی جانی ہر نازی کی پریشان چوئی سو لگی جانی</p>
<p>کیوں نمازی بھی کوئی ایسا کہیں دیکھا ہے اک زبان سب یہ پکارے کہ نہیں کیا ہے</p>	<p>ہم نماز کے جنازی کی جو پڑھوا دینگے تم بھی جانا کہ رسولان سلف جاوینگے</p>
<p>مرثیہ مرزا دہر جیو پریشان چوئی سو لگی جانی ہر نازی کی پریشان چوئی سو لگی جانی ہر نازی کی پریشان چوئی سو لگی جانی ہر نازی کی پریشان چوئی سو لگی جانی</p>	<p>مرثیہ مرزا دہر جیو پریشان چوئی سو لگی جانی ہر نازی کی پریشان چوئی سو لگی جانی ہر نازی کی پریشان چوئی سو لگی جانی ہر نازی کی پریشان چوئی سو لگی جانی</p>
<p>آج تک سنے کیا عرش عطا پر سجدہ اب سوئے گعبہ کرین خاک شفا پر سجدہ</p>	<p>سورہ حمد نبی زادہ پڑھا چاہتا تھا شمر خنجر لیے سینہ پڑھا چاہتا تھا</p>

میں نے اپنے دل سے کہا کہ
میں نے اپنے دل سے کہا کہ
میں نے اپنے دل سے کہا کہ
میں نے اپنے دل سے کہا کہ

میں نے اپنے دل سے کہا کہ
میں نے اپنے دل سے کہا کہ
میں نے اپنے دل سے کہا کہ
میں نے اپنے دل سے کہا کہ

واجب القتل کو ہر آب و غذا کی ملت
جان نہ ہر اکو نہیں حرص خدا کی ملت

دیکھ سہنگے ہر اک حور منان آتی ہے
ابھی سینہ پہ نہ چڑھنا میری مان آتی ہو

میں نے اپنے دل سے کہا کہ
میں نے اپنے دل سے کہا کہ
میں نے اپنے دل سے کہا کہ
میں نے اپنے دل سے کہا کہ

میں نے اپنے دل سے کہا کہ
میں نے اپنے دل سے کہا کہ
میں نے اپنے دل سے کہا کہ
میں نے اپنے دل سے کہا کہ

قصہ سجدے کا ادھر مبتکر دین کرتا ہے
نیت زنج اور ہر شہر یمن کرتا ہے

قتل گے کو ابھی جنت سے جوہن آتی تھی
حور اک ننھے سے لاشہ کو لیے جاتی تھی

میں نے اپنے دل سے کہا کہ
میں نے اپنے دل سے کہا کہ
میں نے اپنے دل سے کہا کہ
میں نے اپنے دل سے کہا کہ

میں نے اپنے دل سے کہا کہ
میں نے اپنے دل سے کہا کہ
میں نے اپنے دل سے کہا کہ
میں نے اپنے دل سے کہا کہ

شیخ قائل نے کہا طلق کے خاطر ہوئیں
شہ نے فرمایا کہ تقدیر پہ شا کر ہوئیں

تعل اس بانگے بے پھوٹے بھلے کتے ہیں
اتلاک صبح سے یا سونے لگے کتے ہیں

کوفہ

<p>۷۷۷ قافلہ لکھیا امان مرا شک نہ کیا جد مجھ کی نشانی علی اکبر نہ کیا رہ گیا در کمر با سے برادر نہ کیا اب خبر آپ نے کی گھر کی کجی نہ کیا</p>	<p>۷۷۷ وہ چکاری نظری نہ نہیں چاہی پتی چھٹی پر خیمہ میں کھلے نہیں گھر سے اٹھنے چلی تیری باہر نہ کیا رہ گیا ہی لو کہ ہے نہیں کسی غواہ نہ کیا</p>
<p>ایک مین ہوں سو مجھے فرج کی متانی ہو ہوسہ گاہ نبوی کٹے کو اب باقی ہو</p>	<p>حلق دھردگی تو بخون و خطر کا ٹون کا ایک خنجر سے بن بھائی کا سر کا ٹون کا</p>
<p>۷۷۷ نرم فرج پور سے مراد امان کرنا لکچے گود میں خلا پر مجھے فریان کرنا میرے لاشہ پہ نقطہ نالہ و افغان کرنا عرش کو نیچے نہ بولوں کو پریشان کرنا</p>	<p>۷۷۷ آئی زہر کی صدا شمر تو بانیہ در پہ زینب نہیں بالین پر گزیرا ہے ارے میرے خطا میرے سپر کی سیما ہے تیرے تین دہائی جو کین چھو کیون پیرا ہے</p>
<p>قلم قہر خدا خوش بین گہرا دیگا امت جد کا سینہ ابھی بہ جاویگا</p>	<p>کیا اسے پالا تھا میں نے نر و خنجر کیلے میرے بچے کو نکر و زنجیر میرے کیلے</p>
<p>۷۷۷ گفتگو مادر و فرزند میں ہوئی تھی آہ رقی تھی فاطمہ شاق نہ تھی شاہ آہن میں غصے سے عالم نے چھائی ناگاہ قہر جلا پیر کی شاہ نے سر کے لگا ہ</p>	<p>۷۷۷ نوازندہ زانہ نہ زہر کھتا ہو بیکسی کی یہ راست نہ نظر کھتا ہو فرج بجاں ہوئی اک دنیا یہ میرے کھتا ہو جان سافر نہ بسا یہ نہ گھر کھتا ہو</p>
<p>سمر نے پوچھا کوئی عذر تھیں تو نہیں بولے شہ و کھلے در و در پر زینب نہیں</p>	<p>اسکے بعد اہل و عیال اسکے کہہ رہے تھے اسکے مرنے سے بنی فاطمہ مرجا مینے</p>

<p>۱۹ بہشتاں خیز اور حلقہ خیز بیکہ ہر اسے کلاضک مگر پیر کھا بوسہ شکر پر دیا تو پھر سر کھا اور داناں کھنکھنایا کھا</p>	<p>۲۰ مگر یہ مسیحا کو بجا و لکھ کے مسلمان کچھ انصاف تو آؤ لکھ کو فیو پانی زبیر بویا و کھ چم سیرانی کے فرزند پیر کھا</p>
<p>۲۱ درد دل سے جگر فاطمہ شوق ہونے لگا گودین محسن معصوم جو تھارونے لگا</p>	<p>۲۲ ترس لگو انہیں یہ پستہ قتادہ ہی آخرا کے لوگو مسلمان ہی بنی زادہ ہی</p>
<p>۲۳ دیکھو حلقہ خیز خیز جاک پوٹ لٹی سب کچھ زہرا گئے نالان حلقہ سوسے خیز گئے تھی خیف کو یہ کچھ خیز</p>	<p>۲۴ مستفاد اسل حلقہ سے لاد کوئی اوستوا اس خطا ہر شا کوئی لطف و بخلوین حلقہ کو لاد کوئی اسکی خفت کر کے زبیر کو لاد کوئی</p>
<p>۲۵ داد رس کوئی نہیں یہ چلتی تھیں یا علی یا علی آؤ میں ملے جاتی تھیں</p>	<p>۲۶ خود امام اور پیر کھا کالوا سا ہے یہ پانی دو سا توین تارنج ہے پیاسا ہی یہ</p>
<p>۲۷ سچے سچے چلتی تھی آ کر تیر دیکھو خیز تھے پانوں آ کر تیر استغاثہ کیجی کہتی تھی آ کر تیر دیکھو آ کر تیر کشتا ہی کشتا ہی</p>	<p>۲۸ ہو چا خیزین چو شوق فغان ہوا آئے درد و اندیشہ سب خرد و کلاں ہوا رہن بین آریا تہ نظر راحت جان ہوا کھا خیز کشتا ہی کشتا ہی</p>
<p>۲۹ حاکم وقت کی خاطر یہ زبون ہوتا ہے بگینہ ایک بنی زادے کا خون ہوتا ہے</p>	<p>۳۰ امان گے رونے پر اسہم مرادل چلتا ہی اسے بنی زادہ یو تہ کا کلا کشتا ہے</p>

<p>۵۳۸ لکے بیخت ہر اسان بچوں انکے بے تامل کیا کاغذ ہے پر سیکند کو سوار اور کیا تپہ بین صد قزیری انبا پشدار پوچھ چکے آفسو دیکو دیکو تو او دلدار</p>	<p>۵۳۷ یان تو اتھام دامنست کو چھوٹا بیٹھا تھا کرسی زربین پیکر سے گروہ درار سے سب نذیرین انجا پشدار پردہ کھتا تھا بھی لنگانہ نذران</p>
<p>۵۳۹ حیدر کرتے ہیں کہ امت کو دعا کرتے ہیں بھائی صاحب مرزا اس فوج میں کیا کرتے ہیں</p>	<p>۵۳۶ ٹھہرو ٹھہرو میں ذرا ستر کو خلعت دیوں نذر پہلے سر فرزند میرے لے لوں</p>
<p>۵۴۰ غما سنیادھا باجو کیو میدان چھینک کر ٹوپی کیا ہاسے مر با با جان بانہ چلائی تباخیر تو ہے اسے نادان پیکر سر وہ چاری کرد و بالی تان</p>	<p>۵۳۹ غما یہ سامان کر آیا وہاں خیر کفر خجراک باختر میں اک اٹھ بن چیر کاسہ جھوم کر فر سے کھتا تھا یہ وہ بد اختر شہنشاہان حب میں کوئی تیر کاسہ</p>
<p>۵۴۱ کاکلین پیکر سر پانگ لئے جاتا ہے میرے بابا کو کوئی زوج کیے جاتا ہے</p>	<p>۵۳۸ میں نے اس شیر کے فرزند کے سر کو کاٹا جسکی نمیشترے جبر میں کے بد کو کاٹا</p>
<p>۵۴۲ ناگمان نہیں ٹھانل وہ چوٹ میں لوٹ لو جاوہر و عمامہ شاہ کو میں خاک پر بیٹھ کے سید انبان کرے گلین بندہ پانوں کے ملی خاک بھٹیو جان</p>	<p>۵۴۱ بادشاہ ملک شہنشاہ و شیر کو مارا حاکم انجمن و شیر کو مارا میں نے مشکل میں سے پیکر کو مارا جسکو بحر ان ہولی اسکے پیکر کو مارا</p>
<p>۵۴۳ ماتم شاہ جو برپا کیا باہم سنے پہلے بال اپنے پریشان کچھ رہنے</p>	<p>۵۴۰ سید شیع کر کے میں زہر کا جگر لایا ہوں کاٹ کر پختن پاک کا سر لایا ہوں</p>

<p>۱۳۱ آفرین کنکے اٹھا کر سی زینچ عمر اور کیا با مقصدین انہی سر بن حیدر سیر مظلومی و غریب جو کی انتظار دیکھا رخسار پہ انگلی زلی کا تر</p>	<p>۱۳۲ مہین دودیکے وہ کیا مہینہ چنگ کو تو غلہ کا اقرار بھی فرمایا کی فوج آج تار با بین اور وہ چلایا کی کمان تین با جو حسینا کی صلیا کی</p>
<p>۱۳۲ شمر سے پوچھا کہ جب فوج یہ ہوتے ہونگے ہے یقین اکبر ناشاد کو روتے ہونگے</p>	<p>۱۳۳ بولا وہ کون یہ غمخوار شہر والا تھی سر شیریں پکارا مری مان زہرا تھی</p>
<p>۱۳۳ وہ پکارا کہ نہیں یہ تو مجھ کو معلوم رنج کے وقت یہ کہتی تھے امام مظلوم با سے بے پردگی زینب و ام کلثوم شاہ نور تھے اور کاشا تھانین</p>	<p>۱۳۴ اے دیار بہ دعا مانگے اے دیار نام زینب و آفاق بین ملک آفاق نام قلعہ عالمیان شاہ زبان و جہ نام شہزادہ رزمین با شکوت و اغر نام</p>
<p>۱۳۴ نہ کیا شاہ سے آنی نہ مروت آنی ایک روداد یہ لیکن مجھے رقت آنی</p>	<p>۱۳۵ چہ شہر پر نور سے یہ قدرت باری دیکھیں حضرت مہدی ہادی کی سواری دیکھیں</p>
<p>۱۳۵ حبیبو سینہ سپار نہ خیر آیا چھو حلقہ سے کھینچو تلو از نہ خیر آیا چھو شہر پہ کیا کیا شہر ابر نہ خیر آیا چھو مہین باقی کواد و بار نہ خیر آیا چھو</p>	<p>۱۳۶ تمام شد</p>
<p>۱۳۶ برہراک ضرب پہ چھائی تری پھٹ جاتی تھی کوئی بی بی مر سے خنجر سے لپٹ جاتی تھی</p>	

<p>۴۵</p> <p>میں ہے میرے بھی قبول کو درجہ سوا ملا بابا اوستے رسول ساخیر الود ملا بیٹا میرے سنیدہ کبریا ملا شوہر ملا تو خلق کا عہدہ کشا ملا</p>	<p>۴۵</p> <p>لخت دل نبی ہو قبول فلک خطاب شاخ چغت کو لکھ سمی کا ہو خطاب خامل ہر دان بھی خون سون فلک کباب ہٹا زبان ہو دیکھ ہی ہو تو تراب</p>
<p>۴۵</p> <p>ہر ایک اپنے مرتبے میں انتخاب ہو ہر ایک بے نظر علی لا جواب ہو</p>	<p>عصمت میں کوئی ثانی خیر النساءین شوہر بھی پر علی سا کسی کو ملا نہیں</p>
<p>۴۵</p> <p>دونوں میں ازبگ گلستان مصطفیٰ اک روح مصطفیٰ ہو اور اک جان مصطفیٰ اے ہوتی ہر زینت ایمان مصطفیٰ دونوں میں نوریدہ ایمان مصطفیٰ</p>	<p>۴۵</p> <p>گر تیغ سے دیکھ دو فرق مر تھی پہلو شکتہ فاطمہ ہر اکا بھی ہو حلقہ سین کا خلق علی میں اگر پڑا ہو تاویز فاطمہ کے ہاتھ پر لگا</p>
<p>۴۵</p> <p>ہر ایک فوت نبی کائنات ہے وہ رشتہ نفس ہے یہ تار حیات ہے</p>	<p>۴۵</p> <p>زہر اسبابہ پوش اگر کعبہ دار ہے جیدر بزرگ قبلہ منابے قرار ہے</p>
<p>۴۵</p> <p>وصف علی فاطمہ ہے نظم خلق ضرور یہ بھی خدا کا نور ہے وہ بھی خدا کا نور زب دہو اسے تھی ابھی آدم کی خانہ ور اس نور پاک تھا تو عیب میں بیہود</p>	<p>۴۵</p> <p>پہنچی اگر فاطمہ ہر اے آسیا پانی علی نے باغون میں بھیج کر کیا سب جاننے میں کہتے تھے نور انسا شوہر ہر غلام نورانی مر قضا</p>
<p>یہ خاصگان حضرت رب و روبرین انکے بیٹے و روبریہ ہر روبر و روبرین</p>	<p>لازم ہے وصف انکا ہر ابر بیان ہو پیدا بزرگ خامہ اگر دوزبان ہو</p>

۴۵
تزوج فاطمہ کا منہ حال یکے حکم
دو نوید خدا نے کے کس طرح ہم
کھولا کلید خاتمہ سے قفل درگاہ حکم
بار و چھڑاؤ آئینہ دل سے رنگ حکم

۴۶
یون درفتان باج بوخارینیا
کیون اور ویدیاں سچے نہشت ہوا
روح الامین سے کہے ہوا سوتلیا
بولو وہ آپ پیری مانع جان خدا

ہوتا ہے عقد فاطمہ سے بو تراب کا
کس ماہتاب سے ہے قران آفتاب کا

کیا بجوہ اطلاع ہے پر اب شاد کیجئے
بھیسے مراد وحی کو اور شاد کیجئے

۴۷
میں راویان معبر القول کہہ گئے
انتخاص جواب کا بد قوم تشریش تھے
کرتے تھے خواستگار کی زہرا رسول
کننے تھے مصطفیٰ کے نینوں دخل سے بیچ

۴۸
بوسے رسول حق ہی بیجا کہہ گیا
ہے آج زین عرش مری کونوی گیا
منہ کیا ہے عقد علی و بتول کا
نابہ بین باب لا کو تخریب

نہرا اکثر حضرت پروردگار ہے
تزوج فاطمہ میں ادھی اختیار ہے

منظور ہی جہان کو خوشی اب حصول ہو
دنیا میں آج عقد علی و بتول ہو

۴۹
سزا ہی یون بیان ابن بد کلک ب
بیٹھا تھا آئین بین حضور رسول ب
نظارہ کر رہا تھا نبی کا لہذا ادب
پیش بگنہ تھا ماہ رخ سید عرب

۵۰
مضون خاص معنی سے پایا بوشمار
چند زمان ہولی عرب جان میں تیار
چو شبنم علی شکر گئے روئے زار
اور دوستو سے باغ میں تپتی ہوا

ماگاہ شاہ شاد رسول زمان ہوئے
آثار وحی چہرہ کے اوپر عیان ہوئے

علی تھا کہ آج عقد علی و بتول ہی
سر سبز لوستان جناب رسول ہی

<p>۱۱۱ سجین صبح ہو گئے صاحب با وفا نہیں جلوہ گر ہو سکے محبوب کیا اور خطبہ پہنچ جو خدا پر چھا پھر حاضرین سب جاؤں گے کیا</p>	<p>۱۱۱ حاضر ہوئے سب کے زہرا و فخر صیفی نکاح کا بی پاک کا پڑھا دست قبول دست بداندین با ادب و نعت ابدیہ ہو و نور انبیا</p>
<p>ارشاد ہے رسول کو رب تقدیر کا کر عقد فاطمہ سے جناب امیر کا</p>	<p>ہو چکا ہم جہیرۃ اور کچھ رسول کو دی مصطفیٰ نے دولت ایمان قبول کو</p>
<p>۱۱۲ شیر خوار میں زمران کا امیر بین بادشاہ دین ہوں وہ پیر فریبی کنہی میں جسکو خوش علی کا سریر ہر سامان نور کا بدریں ہے</p>	<p>۱۱۲ ہوئے لکھنؤ داغ جو بینا نعت النسا بے اختیار روئے لکھی نیت مصطفیٰ فرمایا مصطفیٰ نے کہ اسے میرے دل با پہنچو نعتی کی جا کر کہ نشو و نما</p>
<p>بے سایہ تھے بدن جو رسول اکو کا جانو علی کو سایہ رسالت پناہ کا</p>	<p>یکتا سے روزگار یہ جاہ دشمن میں ہے مشہور اسکی تیغ عرب اور عجم میں ہے</p>
<p>۱۱۳ بعد از بیان مرثیہ شاہ ذوالفقار میر کے احوال حضرت محبوب کرگار دولت ملکہ میں آئے رسول ملک قار اور عرف و نعت ہوا وہ نقشہ ہمار</p>	<p>۱۱۳ نگاہیں نہو علی کو تو تھاج جا کر ہو جاؤ گے سب کو یہ سلطان مجرب اور وہ مسکے غریب تو ابھی تو جوید سب چھوڑ لیکر جہیز میں جسکو نہ مال و زر</p>
<p>منظور آج عقد پر ان کا رسول کو لاؤ خدا کے شیر کو لاؤ قبول کو</p>	<p>محتاج ہوں غریب ہوں سینہ نگار ہوں بیٹی میں تیری منہ سے بہت شرمسا ہوں</p>

<p>۱۰</p> <p>کی عرض فاطمہ کے کہ میں نے پیغمبر محتاجی علی سے نہیں جو نہیں تیار میں بلکہ نہ کرنے ہوں ایشاہ نامدار زوجیت علی میں ہر دہر کو اختیار</p>	<p>۱۱</p> <p>کہ پھر اپنے نام نہ کیا اپنے خیال مشہور ملک ملک صاحب چو چال بابائے نو عقد میں ایشاہ خوشحال جکے پر کے گھڑی میں چو چال</p>
<p>کچھ اور وجہ سے نہیں نالائین ہوتی ہوں برآپ کی جدائی سے اس وقت ہوتی ہوں</p>	<p>ہے فخر کیا رسول مریدہ کیواسطے محتاج میں وہ نان شبینہ کیواسطے</p>
<p>۱۲</p> <p>افقہ گھڑی آئین بد اللہ تبول اک نور چشم کہ زچہ دفتر رسول پیدا اصول آئے جہت کا ہر نزل اسکا نزل آئے جہت کا ہر نزل</p>	<p>۱۳</p> <p>دفتری قبول جو کرتے ایام دینا جہت میں زرد مال نیابین تمام شہ نے کہا بودی سے اپنی راہ تھام محبوب کبریا کا اختیار ہے تمام</p>
<p>ہر جا پہ نور قدرت حق جلوہ گر ہوا روشن تو تھا ترا و رہی روشن گھڑا</p>	<p>سب بلند مرتبہ حیرا لہنا ہوا عزیز خدا پہ نام ہے اسکا لکھا ہوا</p>
<p>۱۴</p> <p>راوی نے روضہ شہداء میں لکھا بعد از نکاح دفتر سلطان بنیا طعنہ علی کو ایک بودی نے پیدا باشہ یہ تھے ویدہ و دانستہ کیا</p>	<p>۱۵</p> <p>شاہ بخلف کو اہل غلیج نے دیا کہ اس بودی سے اس شہر کیا دیکھے اٹھا کے سورت آسمان را شہ نے کہا بودی سے گزرتو اٹھا</p>
<p>مٹنے کیا جو عقد جناب تبول سے کیئے ملا جہنم میں کیا کیا رسول سے</p>	<p>سوے فلک یہود نے جہدم نگاہ کی قدرت ہر اک طرف نظر آئی آہ کی</p>

<p>۲۴۵ کیا دیکھتا ہو قدرت خلاق نامدار ہوا شکر کی عین شکر کا قطار روز شمار کی عین حال کا شمار اور چلوں میں عین رقبہ آشکار</p>	<p>۲۴۶ محتاجی قبول ہے تو ہونے طعنہ زن خوار دولت و جہان پر خوشہ من اگر وہ چرخِ تجہیں بے ذوالعن ہر جس کے لب عشق کی شکر و جہن</p>
<p>۲۴۷ نورانی نائے انہرین صندوق نور کے اور ہے محاربا تھون میں غلمان دھور کے</p>	<p>۲۴۸ عقد علی میں نبت محمد جو آئی ہے واللہ اسنے دولت کو نین پائی ہے</p>
<p>۲۴۹ مستور قلم سے نور ہے یہ کھکا ہوا گنجینہ جو اہر تاب ہے بھرا جبرت ہوئی یہ سود کوہ ماجرا کر کیا تب عشق و الجلال کیا آئندہ</p>	<p>۲۵۰ فہرست اس کلام کی جو ہو لکھو د کے لیے نام فاطمہ ہے لکھو د دولت میں اس کی ہے شہادت باخود زہرا نے شکر و جہن کی ہے جود</p>
<p>۲۵۱ بازار جلس رتبہ زہرا کا تیسرہ ہے یہ دفتر رسول خدا کا چہرہ ہے</p>	<p>۲۵۲ غم تھا فلک بول کی تسلیم کے لیے دام زسورل اوٹھتے تھے تعظیم کے لیے</p>
<p>۲۵۳ اوسکا یہ ہی جو ہے شرف النساء اوسکا یہ ہی جو ہے فائقہ سدا اوسکا یہ ہی جو ہے مبارک ہی آسیا غایت عین پر جس کے سر پر کوا</p>	<p>۲۵۴ کیونکہ تو شہناشرف شرف النساء یہ قدر فاطمہ ہے بدر کا کبریا اب کی شہناشرف شرف النساء یہ قدر فاطمہ ہے بدر کا کبریا</p>
<p>۲۵۵ تیری نگاہ میں جو نہایت حقیر ہے سودہ کینز خاص خدا لے قدیر ہے</p>	<p>۲۵۶ بھائی کے غم سے غم کم مرتضیٰ ہوئی بن باپ کی جان میں زہرا کسٹا ہوئی</p>

<p>اسے دیکھئے جو رسول خدا کا نام عالم سے اچھلے جیسا کہ یہ عالم رزق بھی جیسا کہ یہ عالم غلہ بھی جیسا کہ یہ عالم چوں کہ یہ عالم ہے جیسا کہ یہ عالم</p>	<p>۳۲ وہ جیسا کہ گزشتہ عالم خلقت اس طرح ہے جیسا کہ یہ عالم مہربان سے نکلتا ہے جیسا کہ یہ عالم سچے گزشتہ عالم</p>
<p>۳۳ کہہ دھونڈے جیسا کہ یہ عالم پر حریف ہے کہ ایک رسول خدا نہیں</p>	<p>۳۴ کہہ دھونڈے جیسا کہ یہ عالم پر حریف ہے کہ ایک رسول خدا نہیں</p>
<p>۳۵ کہہ دھونڈے جیسا کہ یہ عالم پر حریف ہے کہ ایک رسول خدا نہیں</p>	<p>۳۶ کہہ دھونڈے جیسا کہ یہ عالم پر حریف ہے کہ ایک رسول خدا نہیں</p>
<p>۳۷ کہہ دھونڈے جیسا کہ یہ عالم پر حریف ہے کہ ایک رسول خدا نہیں</p>	<p>۳۸ کہہ دھونڈے جیسا کہ یہ عالم پر حریف ہے کہ ایک رسول خدا نہیں</p>
<p>۳۹ کہہ دھونڈے جیسا کہ یہ عالم پر حریف ہے کہ ایک رسول خدا نہیں</p>	<p>۴۰ کہہ دھونڈے جیسا کہ یہ عالم پر حریف ہے کہ ایک رسول خدا نہیں</p>

<p>۵۴۴ انقصه عارضہ کو کھینچا طوں جی سیاب نہ کہوں جان آنکھ کھری تھی جی جیاب ہر دور غم سے جاتی تھی مانند آفتاب چون خلیج ہم آبدیدہ تھی لاکھوں وہ جیاب</p>	<p>۵۴۳ پیشانی کھینچی وہ چشم پر آب کو آہستہ تھی یہ علی سے دو دیکھتو خاموشی میرا حال یہ اسے شاہ دیکھو دن بھر ہی یوں روئے تھے میں سے فو کو</p>
<p>اپنی محلہ مضطرب الحال ہوتے تھے اپنے گھروں میں شیون نہ ہر سے روتے تھے</p>	<p>دوری مصطفیٰ سے ہر رنگ زرد ہے پہلو کا درد کیا کہ گلیجہ میں درد ہے</p>
<p>۵۴۵ جب خوب کائنات میں بیہوش ہوں جید کے دل سے کب کیا تفریق ہوں بالاتفاق غم کی اسے وارث قبول کہتے ہیں ایک غم کو دیکھ کر قبول</p>	<p>۵۴۶ نقصہ جی کو ایک غم در جیاب نقصہ جی کو ایک غم در جیاب نقصہ جی کو ایک غم در جیاب نقصہ جی کو ایک غم در جیاب</p>
<p>ہم فاطمہ کے رونے سے اب تنگ آئے ہیں ہم آپ سے بتول کی فریاد لائے ہیں</p>	<p>ہم ہائے برقرار ہے مجھ ناتوان کا چالیدہ سوان قریب رہا بابا جان کا</p>
<p>۵۴۷ سب سے پہلے جان آفاق میں پیدا سب سے پہلے جان آفاق میں پیدا سب سے پہلے جان آفاق میں پیدا سب سے پہلے جان آفاق میں پیدا</p>	<p>۵۴۸ میں نے جید سے کبھی نہیں سیکھا میں نے جید سے کبھی نہیں سیکھا میں نے جید سے کبھی نہیں سیکھا میں نے جید سے کبھی نہیں سیکھا</p>
<p>دنگور میں خموش تو شب کو بکا کر میں گردنگور میں رات کو وہ چپ رہا کر میں</p>	<p>کیا کیا محافل ہوں سے ہوا غم بتول کو کی وقت مرگ نعمت نہریاں رول کو</p>

<p>۴۶۹</p> <p>آئے جناب خاں کے پاس ترضا اور اس میں تم امداد ملے یہ کہا اہل مدینہ میں اسے نسبت مصطفیٰ مجھے تمھارے مدینہ کا کوئی نہیں گلا</p>	<p>۴۷۰</p> <p>عاجز دست و پاؤں کے لئے اس قدر عاجز ہوں کہ لئے ہوں میں کوئی مرا جو بھی کوئی نہ ہو سچا اور سچ بیکسیت پھر کوئی نہیں گلا</p>
<p>مان نہیں ہیں وہ بنی رب کو روئے پر آپ دنگور روئے یا شکیور روئے</p>	<p>زہرا بنی کو گور میں اب جا کے روئے نہ ہم یہاں رہیں گے نہ یہ دھوم ہوئے</p>
<p>۴۷۱</p> <p>پیغام سکان مدینہ کا جب سنا منہ فاطمہ نے فہمی کی طرے کیا پہلے تو روئے جب سنا پھر روئے کیا ابو بلالو پاس مجھے اپنے مصطفیٰ</p>	<p>۴۷۲</p> <p>اوس وز سے بول نہ مہول کیا ویرانہ اک مدینہ کے جو غم غم تھا اکثر وہاں خرابا تھا قریش کا جانی تھی صبح و شام وہاں بن مصطفیٰ</p>
<p>حضرت کی لاڈلی پہ عجب دن گزرتے ہیں اہل مدینہ رونے کو بھی منع کرتے ہیں</p>	<p>۴۷۳</p> <p>یہ چین یاد امداد میں ہوتی تھی اپنے پدر کو گور غریبان پر روتی تھی</p>
<p>۴۷۴</p> <p>دور کو چلی سے لیاؤں نے کہا بیان کہ وہی طرے سے لے سوز زمان لے صاحب بول کمان اور غم کمان نہرا کوئی دیکھی تھا ہی ہے بیان</p>	<p>۴۷۵</p> <p>کتنی تھی یاد کہ کہی کو وہ فوج بابا بھائی نے غم نے کیا جگہ در بدر بابا بھائی نے غم نے کیا جگہ در بدر دلت ہوئی کہ آپ کی مجاہدین خبر</p>
<p>تھوڑی رہی ہے اور بہت ہے گزر گئی سن لینا صبح و شام تڑپ کر وہ مر گئی</p>	<p>۴۷۶</p> <p>یہ بین کر کے فاطمہ جو غل چسائی تھی آواز آہ آہ کی قبروں سے آتی تھی</p>

<p>۵۵۵ منو افتادہ کوئی کہ کینے سے دوسرا کوئی نہ تھا کہ جو پہلے کوٹے سے بنا پیر چھین باتوں ہی با ذات کہہ کیا کیا کیسی فاضلہ پر مصیبتا</p>	<p>کہتی تھی خالوں کے بندہ ہار جگر و گار کاٹو سے سبب شجرہ بیہودہ دار بیٹھو گی کے سایہ میں بیٹھی زنیار کافی ہے مجھ کو سایہ الطاف کہہ گار</p>
<p>رونے سے فاطمہ کے جو بے چین ہوتی تھی روح بنی بہشت سے وان آ کے روتی تھی</p>	<p>کاٹا نہیں درخت نہ چھپر ستم کیا نخل حیات فاطمہ تم نے قتل کر کیا</p>
<p>راہی کچھ کر تھاکے ایک درختستان ہوئی تھی جگہ بگڑت خوشید آسمان وہ درختوں سے درختوں کی جگہ تھی سایہ میں دل نشت کی جگہ تھی</p>	<p>ارشاد فاطمہ غنی پیرا ہوا ذرا روٹی ہوئی جان اس وقت لسنسا اکدن علی سے فاطمہ بلے لے کر تھکے مجھ کو اپنے کمرے کی چاب مجھ کو</p>
<p>از بس کہ قرب فاطمہ سے بہرہ مند تھا طوبی سے ادس درخت کا رتبہ بلند تھا</p>	<p>شفقت مرے غیموں پہ ہر بار کیجیو میرے حسن حسین کو ہم پیا کیجیو</p>
<p>لے دوستان فاطمہ روئی ہو یہ جا روٹی تھی جس جگہ سے نسبت مصطفیٰ رہے وہاں پہنچ دیکھو کیے شقیہ پھر کو ادس جگہ سے تھکے ہی ملا دیا</p>	<p>کہنے لگے میرے فراموش ہو یہ کیا وہ دہلی آج خواب میں ہے یہ مصطفیٰ مجھ کو لگا لگا کے گلے روکے خوب سا رور کے پھر کہا مری جان ہم کو</p>
<p>صد یہ ہوا بہشت میں روح رسول کو کافی ہر ایک شاخ دکھا کر بتول کو</p>	<p>اب بیکسون کی طرح نہ تو شب کو روئی گی کل اسے بتول پاس ہماری تو ہوئی گی</p>

<p>۴۶۱ سوچ باخود مری ای تنگ تنگ بہ آنہی یہ میری صورت سنوڑا جسے شکستہ پہلوؤں کو چو کیا سقاط محل جسے کیا ہے بتوں کا</p>	<p>۴۶۲ طعنہ یہ چھوڑ چکے جسوت اشتہا واللہ میری روح کو ہو کا قلاق طرا نویہ علاج و دیکھ لے شاہ لافنا جہدم نصیب ہوئے مجھے جل کبریا</p>
<p>اوسکو مرے جنازہ پر آنے نہ بھیسیو تاہوت کو بھی باقہ اگانے نہ بھیسیو</p>	<p>مردہ بھی غیر کو نہ دکھانا بتوں کا تاہوت نصف شب کو اٹھانا بتوں کا</p>
<p>۴۶۳ اور دیکھو عروج لے شاہ لافنا نفس کر دگا رستے نام ایک طرا دیکھو اگر جنازہ اٹھے گا بتوں کا تکوننا شمس کے کہنے پہ اشتہا</p>	<p>۴۶۵ پہلے غیب سے شمس شاہ لافنا یاد آئی بے روائی ناموس مصطفیٰ بولے کہ کو غیب سے ہے اس قدر حیا چو چاہتی ہو دیکھین جنازہ نہ وہ را</p>
<p>تکلیف میں ہمیشہ کی جی سے گزر گئی آخر بتوں فاقہ کشی کر کے مر گئی</p>	<p>کیا کیا نہ رنج زینب و کلثوم پامینگی سرننگے ایک روز یہ بلوے میں جائینگے</p>
<p>۴۶۴ فاقہ بنا کر کھینچ کر کئی شیشہ برائے آئین فاقہ شہید خدائے آرام سے نہ سوئی کسیم پانگی چکی جی پستے میں ہوئی مگر سب بہ</p>	<p>۴۶۶ گفتگو سواد جی مثنوی و دیان بیڑوں پھرتوں نے شر کی بیان پاؤں نہ پھرتی تیری بیچ کی مان سوچو ہم اپنے جی میں نہ لگے کین</p>
<p>محتاج کیا وحی رسول زما وہ ہے تاہوت بھی بتوں کا ہے شامیانہ ہے</p>	<p>امان نثار خاک نہ سرتپہ اڑا ہیو مر جائیگی بتوں تو غم تم نہ کھائیو</p>

<p>۴۶۰</p> <p>جس کی دوا سبھو کو دینا جس کے درویش کیا فاطمہ نے آہ کی التجا خالص یہ باجالت تباہ آسان مجھ سے ہوت کی سختی کو کر</p>	<p>۴۶۱</p> <p>بکس ہون فاقہ کش ہوں فلک کی ستائی ہوں لوٹتی ہوں اور تیرے محل کی جاسائی ہوں</p>
<p>۴۶۲</p> <p>فصیحہ بھی لاش پاک پہ قربان جاتی تھی مرد کیے پانوں آنکھوں سے رو رو لگاتی تھی</p>	<p>۴۶۳</p> <p>بے قرار عا کے حق سے اپنے کی فاقہ بارت بے زبیر و عبادات مر قضا بہر شکستہ گدہ و دندان مصطفیٰ نئے بکھو میرے پلو زاری یہ صلا</p>
<p>۴۶۴</p> <p>کسی نے بھی لاش کا کے کچے بابا ریشہ پائین لاش کا کے کچے بابا کوئی بھی امان یہ میں مرد کیے ہوں و شہر جو یہ کہ توں بیجاں آشکار ظاہر و باطن غصے سے نور گار</p>	<p>۴۶۵</p> <p>کر رحم یہ تو مجھ پہ مجھ نا تو ان کے دورخ میں اُستی نہ جلیں با با جان کے</p>
<p>۴۶۶</p> <p>کیا آپ پر عثمانیت رب غفور ہے مرنے کے بعد اور بھی چہرے پہ نور ہے</p>	<p>۴۶۷</p> <p>نہ اوق سے جبرین کی نہ تھی یہ دعا بیرون عرف شور تھا فریاد آہ کا ناگاہ کی آہ ملک کی دان صدا زیبے رو کے اجداد سے کہا</p>
<p>۴۶۸</p> <p>کسی نے بھی لاش کا کے کچے بابا ریشہ پائین لاش کا کے کچے بابا کوئی بھی امان یہ میں مرد کیے ہوں و شہر جو یہ کہ توں بیجاں آشکار ظاہر و باطن غصے سے نور گار</p>	<p>۴۶۹</p> <p>خواب عدم میں فاطمہ ناکام سو گئی فریاد نا جان میں بن مان کی ہو گئی</p>
<p>۴۷۰</p> <p>اب کسکو ہا کرونے کی قسمیں دلائی گئی اب کسکے ٹنڈے سے بھگو پلہ چڑائی گئی</p>	<p>۴۷۱</p> <p>خواب عدم میں فاطمہ ناکام سو گئی فریاد نا جان میں بن مان کی ہو گئی</p>

<p>۱۷۷</p> <p>فراتے ہیں علی ولی غیاہ لافا تازہ کی وفا طرہ کا باغ و بہار پیش میں سیت نہ کہ کو حبیب دیا چاہا کہ وہ سب کی کہ وہ سب کا چاہا</p>	<p>۱۷۸</p> <p>سب کی ہو چلا کینہ کی ہو چلا توڑ کر ہو چلا زیارین ہاں سے ہو چلا پہلو شک توڑتے ہو چلا</p>
<p>دل تنگ آخر آگیا مجھ دل ملول کا سیدھا ہوا نہ ہا تھا جناب بتول کا</p>	<p>۱۷۹</p> <p>حسن شکم میں قتل ہوا و امصیبت بارو پہ تازیانہ لگا و امصیبت</p>
<p>۱۸۰</p> <p>ہندو سبط سے سدا بست پاک حم سیت کو کھنکھناتے ہیں چاہا پیچیم تا بولت میں جلاش تیا کی بعدا تسب آل مصطفیٰ سے ہوئے نام</p>	<p>۱۸۱</p> <p>تبی جودن اتحاد روئے کج کیا خاہر سوار شاہ جہین سب کج کیا تھا بے چارے کلبہ اخوان فاطمہ سامان علی نے فاطمہ کے دفن کا کیا</p>
<p>۱۸۲</p> <p>کہو دواع تم سے دواع بتول ہے یہ آخری زیارت بنت رسول ہے</p>	<p>۱۸۳</p> <p>مانند شمع دست علی تھر تھراتے تھے میت کو غسل دیتے تھے اور رونے جاتے تھے</p>
<p>۱۸۴</p> <p>اوسم جناب پیر شہر بنیام آئے دواع لا شکر دال نیا تمام تسب فاطمہ کے کنبہ کنبہ کے تمام نیک کفن سب سے بتول فاطمہ</p>	<p>۱۸۵</p> <p>حق یقین میں کج نہ دوان کج کیا فراتے ہیں علی بنین اسب کج کیا اعدا کج کیا اور اتحاد کو کج کیا اک تازیانہ بارود ہوا کج کیا</p>
<p>۱۸۶</p> <p>کس درجہ چاہتی تھیں ہر ایک نور عین کو لپٹا لیا گلے سے حسن اور حسین کو</p>	<p>۱۸۷</p> <p>تھا اوس جنا سے شور و ہکا کائنات میں خیم بڑ گیا تھا فاطمہ زہرا کے ہاتھ میں</p>

۵۹

اوسد خدا کے عشق میں ایک زلزلہ پڑا
جسے بھی آسمان چارم چہرہ پڑا
منہ دل گوہر کے چہرہ سیریل نے کیا
اسے قدسیہ قبول کا تم پیار و کیفنا
رہے سے ہم بغلی پیوستی شناس ہیں
دور دروین کی قاب بجان پاس ہیں

۶۰

ترتیب نے بھائیوں کو کیا لاش سے جدا
رہ کر علی نے شہر شیر سے کہا
لاب ابو تھاؤ مان کا مبارکہ بعبد بکا
آئی صدائے داغین تکلیف مر تفتنی
یو بوجہ تیرا احمد مرسل ہٹا بیگلا
بابوت فاطمہ کا محنت اور تھا بیگلا

۶۱

خبر لاش کے دفن کا اب کیا ہو نہیں حال
چہرہ پے اسے وہی جو ہم غم و ملال
رود و سکے نوید فاطمہ زہرا سے کہ سوال
مین ہون غلام ذاکر شہید پر خوش خصال
دینا ہون واسطہ بہ شدہ مشہد تین کا
رود و سکے نوید قبول ہو صدقہ حسین کا
تمام شدہ

<p>۱۰ مشرق تاجی بخلاف قرا اننا عشق ہی ہے آفتاب ارمیہ کے کیا ناموری ہے نیک تو پسندیدہ ہے عصیان خلق ہے اس زور و پادشاه کو معبود ہی ہے</p>	<p>۱۱ یہ دولتیں سب ہیں شوق کا حق شہیدوں کے کیا نہیں عدلانی ان و سنیوں پر ہوا جو کرم کی تلافی نور علی شہید پر ہے نور معانی</p>
<p>وہ تحفہ کہ شایان خدا سے ازلی ہے اک ماتم شہیر ہے اک حب علی ہے</p>	<p>حق کا کرم خاص ہے وہ حال پرانے جو رشک فرشتہ مگو ہے اعمال پرانے</p>
<p>۱۲ ہم رتبہ جبریل پر ہے حب ہیں محبوب خدا ساقی کو ہے حب ہیں پاکان ازلیان کو ہے حب ہیں اعمال حسن کے ہیں سوز و حین</p>	<p>۱۳ ایمان کا انہی کے آفتاب جلال خدا عشق کی ہے شہید ساری بطل کی جگہ ہے شہید ساری سنتے ہیں علی شہیدوں کے نور جلال</p>
<p>اُن چار بزرگوں کے ولی حق کے ولی ہیں سو تغیر و داران میں ہیں اسلی ہیں</p>	<p>یہ اختر پر نور زمین زیر ملک ہیں قادم مرے اور میرے محبوب کے ملک ہیں</p>
<p>۱۴ شہر غم شاہ کی ہے توبہ دانی سب سے پہلے ہے شہر غم کا رہے ہیں سب سے پہلے شہر غم کا انہیں کوئی نہیں شہر غم کا</p>	<p>۱۵ پانچویں طاقت ہے شہر غم کا جواب کے نام ہیں شہر غم کا دل کے ہے شہر غم کا جس کا شہر کوئی بتاؤ صبر شوق</p>
<p>عاشور کیو یہ روتے ہیں مقدور سے افروز چلم کو بکا کرتے ہیں عاشور سے افروز</p>	<p>لیتا ہے کوئی تضرع زہرا کے خلعت کا تاہوت اوٹھاتا ہے کوئی شاہ بخت کا</p>

۷۷
تا بابت اٹھارہ صدقہ کی اجرت
و تہل کے بنائے کی خزانہ نصیبت
سنگائی کے نعام میں سب کو کی اجرت
اور تفسیر واری کا بابا نقد و شفا

گردن میں جو عابد کے کیے طوق گران ہیں
یہ صلہ جنت کے گریہاں کے نشان ہیں

۷۸
اس قدر شمشاد کبر و نشان
فدایا ہوا خون کے سے سرور و افغان
کے شمع بخت و نصرت کے سے شمع گریبان
پیش کی طرح روح کل میں پھریاں

اس شمع سے ایمان کا نور انکو ملا ہے
پر و انہ جاگیر بہشت اسکا صلا ہے

۷۹
برآئے گل خیمین میں شمع و گلاب
منظور ہیں تفسیر خانوں کی پر و گلاب
اور او میں صبح بیکر صاحب شمع
گھرائیا تو بیکے لیے تھوڑے شمع

اب شیون کا مہمان شہر میں و ہر شہر
دل میں بھی اگر گھر گھر میں بھی شہر کا گھر ہے

۷۹
شاہ بہ خوں عالی شمع بہ زمانہ
کفر و کفر و کفر و کفر و کفر و کفر
نیشہ شہر کو درگاہ علو میں جا مار
اور صبح کو دریا چو پیر کی لکیر

منزل بخدا ایک ہے گوراہ جدا ہے
اس راہ میں مس راہ چلو قرب خدا ہے

۸۰
کوئی شمشاد ہر سدا محفل شمع
تیرے کھانہ میں ہر سدا شمع حکم کا
پہرہ داندہ عباس کی اس شمع شہادہ
پاشش کو کوئی تفسیر نہادہ

شریبت پہ اگر نذر جگر بند نبی ہے
تو عاضی حضرت عباس علی ہے

۸۱
کھا تو دم گرمی بازار قیامت
چند بل غلہ ہوئے بھی سو شہادت
وایکجا اشد کہ بان شاہ ولایت
اچھے محل فرید و انکو غایت

ہر فقر علی اب زرا بیجا مہر ہے
بے اسکے کبھی ظلم کا سودا نہ بنے گا

<p>۲۱۶</p> <p>وہ سب کو ان کو ایک عصبان گریہ کیا یعنی کہ سندس دلی تہلولاں زبان ہوئی جانی اور گہرے ہو کر انسان سے صفت اور اسی کی ہو گیا تھا</p>	<p>۲۱۷</p> <p>سب کو غمناک تو ہو کر رہ گیا مگر سب کو گناہ گار بن گیا خدا کی خطا بخشنے کے لئے باقی رہا قرضہ سوا اور وہی چاہا</p>
<p>اس مدح کا شہ نہ ادا ہو دوسرا سے آغاز نبی سے ہو تو انجہام خدا سے</p>	<p>جو مخلوق خلق کے مفروض مرین گے ہم خمس میں اس قرضہ کو محسوب کریں گے</p>
<p>۲۱۸</p> <p>اوسیدہ اور اہل فصاحت کا سونچا فرتا اپنے اسطرح فیادین کا شہنشاہ کے شب کو بیٹھا عالم رویا کے نگاہ دیکھا کہ پیچھے صلیب ہے دائرہ</p>	<p>۲۱۹</p> <p>سب کو پتہ ہے کہ کون سا گناہ اس کے لئے قرآن نے شیوہ بیان کیوں نہ ہو کہ یہ کفر ہے نادان پر اسے چوبیس کر کے نادان</p>
<p>قربان ہو اور گاہ خداوند ہدایت سے میں پایہ اعلا یہ گپ حکم خدا سے</p>	<p>فرمائے ہیں یہ بھی میں خدا کے سخن پر شبیہ ہے وہ میرا جو جملے میرے چلن پر</p>
<p>۲۲۰</p> <p>اوسم نظر آیا مجھے کہ گنبد خضر داخل ہوئے اور چن چن کو دیکھا کے لئے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہیں چاہا ہو</p>	<p>۲۲۱</p> <p>مراویس کے بھی تیرے اسے قبول مراویس کا قبول اسے قبول سب کو صاف ہے کہ اسے قبول خیریت میں ہے جو کہ بت ہو قبول</p>
<p>ہر بیت کا مضمون ہے مطلوب الہی وہ پڑھتا ہے اور سنتے ہیں محبوب الہی</p>	<p>انکے لیے ارشاد ہیں یہ خیر نساکے مداح کے پیاروں کے پیارے ہیں خدا کے</p>

<p>۴۵</p> <p>تسلیم کی پہنچ شہدِ دل اک کو باب ناتانے یہ فرما کر غزل کے مسکریں کو دیکھو یہ ادبی بین ہو ادب کی بھاری پیشہ در پیشہ بران محبوب ہمارے</p>	<p>۴۵</p> <p>عبد کے نصرت عجب جلد و خیم ہے کیا تخت سلیمان یہ نمبرِ اکرم ہے مضنون کا شکر عروجِ فتحِ بزم ہے بصرع موزون مرے شکر کا الم ہے</p>
<p>تسلیم بجالاؤ ملو آن کے سب سے اک اک کا سلامی مین ہو ادب سے تادب سے</p>	<p>مختبین جو غلامانِ علی کرتے مین کیا ہے یس یہ مرے نقارہ شاہی کی صدا ہے</p>
<p>۴۶</p> <p>جہ لطف سے دیکھا کو ملاح خوش طوار اور مجھے مخاطب ہے یوں احمد مختار شفقت سے سلام سکھو راوی سے دلدار خفا کے زبان یہ بہار ہے مددگار</p>	<p>۴۶</p> <p>ملاح و پطاف نبی کا سچو دستور مقصود کی ملاح نوازی ہو شہد اگر اکر مولائی زبانی سچا دستور بابا برادرِ حق جانِ بچا نظم مین محسوس</p>
<p>شاعر یہ ہمارا ہے ثنا خوان ہے ہمارا دنیا مین محب تھا یہاں مہمان ہے ہمارا</p>	<p>وہ ناظم ابیات گسبیت جنان مین مین نثر کے مانند پریشان تھا جہان مین</p>
<p>۴۷</p> <p>پیشہ سلام کیا مین یہ شفقت چترم قصیدہ جو ہے یہ حضرت یان حفظ کردہ مملکت کی یہ جنت جو شہید ہے سکون مین</p>	<p>۴۷</p> <p>لصنف سدر مین تھا شہدِ قدام تھے پانچ خواں یک سدر مین قدام ایرا دجا کا تھا ہی روح کی غلط بلان قطع کر اب بطورِ عی غلام</p>
<p>بیدار ہوا حسن کے جو یہ خبر در اسے از بردہ قصیدہ تھا مجھے فضل خدا سے</p>	<p>عاجز جو مین تھا نظم مین ترتیب سخن سے بیزار ہوا کہ بند تھا تر کیب بدن سے</p>

<p>۱۳۱ اسے سب میں مہربان عالم میں گویا اسے ناموریت و اسرار و عبادت وہ جس قدر کہ دو عالم میں دنیا کی یعنی حسین و بنی و طہ و زہرا</p>	<p>۱۳۲ رنگ زلف و اس کی بیاہنی دیوار کیا ہو سی پیدری بختی کی دیوار خورشید سے مہر و سہا سہج کے دیوار خورشید سے غالب بن گیا ہونی و دیوار</p>
<p>اب اوکے تقدیر سے پذیرا یہ دعا کر محکوم شرف مرثیہ گوئی تو عطا کر</p>	<p>باغ ارم اوں باغ کے اک غار کی قیمت اقبال ہما سایہ دیوار کی قیمت</p>
<p>۱۳۳ سب طیفہ تھا کہ جو ہے کیا خواہ اوس میں اب میں کیا نظر کی کیا خواہ اس کی گنج خزان دیدہ ایسی باغ کا خواہ اے شاہ خوشامیج خوشامر و خوشاب</p>	<p>۱۳۴ چاند میں شہر نفسیان آہی پانی میں ضیا اور غماز آفتاب اس کی نظر میں لیون کی کیہ مایہ اور غمت سے چاہے نو و نور کی مایہ</p>
<p>ہر غنچہ بگر گوشہ فردوس برین ہے جو مرغ خوش الحان ہو وہ جبریل امین ہے</p>	<p>از بسکہ حساب دہلی بختی میں ہرے ہیں بلور کے پیمانہ مسکوس مہرے ہیں</p>
<p>۱۳۵ جنم کو عجب طیفہ بریں میں ہے مجاہد ہے بے ٹوٹ گیا سچے گوہر ہر شاخ سے سخن مبارک اہم صبطی سنان پس چاہے کاسہ</p>	<p>۱۳۶ فوارہ بند کی کھٹکے کو اٹھا تھا پانی بھی گلستان کے تاشے کو اٹھا تھا فوارہ نہ تھا خضر کی پیری کا اٹھا تھا نقہ سے ستون فلک پر بنا تھا</p>
<p>ہر غنچہ و نسیم شاہ دوسرا کا ہر لہر ہے محنت گل حسن شدا کا</p>	<p>اب وصف جہاؤں کے مجھے مد نظر ہیں دو جام اخین میں کے یہ خورشید و قمر ہیں</p>

۱۲۱

بہ ننگی گردن کا منو حال غدار
یہ نقاب کے عالم میں وہ کتنا قاتل غدار
جو ایک صد آئی کہ دل چلے گیا سارا
اور دیکھا یہ دس شیعہ عید قضا

۱۲۲
سیکے کچھ ہی ہو چکے تھے وہ بھار
البتہ میں خود دھوئی تھی وہ پیار کے مار
جس میں تھے ترے سیکے تھے تیرے کچھ ہی
سنا نہ بھرا خاک کے تیرے کچھ ہی

اک بی بی لب نہر صد یاس کٹری ہو
ما تھے یہ لہو کیسوں پر خاک پڑی ہو

اب خون بھرے کپڑوں کو دھو لے ہو داری
مرنے پہ مری روح کو رواتے ہو داری

۱۲۳
نور شید سے رو شید کی بچاؤ کس
روشنی تو یہ ہے کہ کس کس کس
تین میں کتنی سبک بیان ہے کس کس
اور کیا تھو نہ ہو کس کس کس

۱۲۴
اب غرق خون کس کس کس کس
جو اب بھج دھو کیو لے ہیں کس کس
اس خون کا دھونا تھا مقدس کس کس
کیا یہ کس کس کس کس کس

اون خون بھرے کپڑوں کو دھوئی ہو بی بی
دھو جیتی ہو تو سوکھ کے روتی ہو بی بی

نا حق کیا ہے خون جو تجھ تشنہ دہن کا
چھٹتا نہیں کپڑوں سے لہو تیرے بدن کا

۱۲۵
دھوئی ہو کس کس کس کس کس
کس کس کس کس کس کس کس
کس کس کس کس کس کس کس
کس کس کس کس کس کس کس

۱۲۶
باز وہ کس کس کس کس کس
ان صدموں کے زخم بھی کس کس کس
سہاری تیری درد کس کس کس
کس کس کس کس کس کس کس

آرام لحد چھوڑا تری بے وطنی سے
مان نے کفنی پہنی تری بے کفنی سے

سو ٹکڑے کچھ مرا کس دم نہیں ہوتا
پر درد سوا ہوتا ہے کچھ کم نہیں ہوتا

<p>دے کہ کما بی بی جو اس بے کی مختار باز کئے چھپا جا کے درختوں میں ناجار باز کئے زیادتی کر لندیش تو زنیار</p>	<p>گونا گونا گئے اپنے گزروں کا تباہ نہا پدہ پھینک پانی کا اک قطر ہیکہ دور جا تے تیری خلق پر خجہ چھڑاتے</p>
<p>یاں حیدریوں کو خلش خار نہیں ہے باعنی کے لیے حکم تھیں یار نہیں ہے</p>	<p>برقع سر سادات سے جب کھینچ لیا تھا کیا نام کسی لونڈی نے بتلا نہ دیا تھا</p>
<p>بیٹان مجب کرنا تھا یان شمشانی جو کھانے لگا جوش و دھڑکن کی زبانی نوحہ یہ بنا پھر ادھی بی بی کے جانی علیاتی جو جو کر بیکیں کے جانی</p>	<p>جس دم بیان کر چکی ہیں رو والہ شنائے کہ بولا کوئی نہ باور اسے والدہ صاحبہ کی ادراک تائید کیا سنت میں رسول کی ادراک تائید کیا</p>
<p>حیرت ہو کہ قرآن بھی اور کلمہ بھی ٹرھکر خنجر سے اوتار اترتا سر چھاتی پہ چڑھ کر</p>	<p>ہر وقت مجھے یاد رہی وصل خدا کی سنت بھی رسولان گذشتہ کی ادا کی</p>
<p>کیونکہ کہوں سید کو مسلمان نے مارا تجگو کسی غافل کسی نادان نے مارا</p>	<p>نہا کی صلیبی کی منہ پر کھجیا اور تر جہت آئیہ کھجیا تاجوت کھینچا کھجیا منہ پر کھجیا کھجیا</p>
<p>کیونکہ کہوں سید کو مسلمان نے مارا تجگو کسی غافل کسی نادان نے مارا</p>	<p>خالق کے غضب سے نہ ذرا ڈرتے تھے ظالم پیا سو پنہ علم تیغ اجل کرتے تھے ظالم</p>

<p>۱۴۴ بین کتنا غبار دین بجای کاہوں اس قرآن کا عالم میں خدا کا ہون شناسا آمان کا مری مرے پانی دو ذرا سا وہ کہتے تھے پیغمبر تھیں یار انگلیاں</p>	<p>۱۴۵ بابتان سخن ہو چلا تو کیوں گیا ناگاہ ڈرنا ہوا آواز کی جانب بصد جاہ دیکھا کہ جوان ایک بصد گھر روبرو تھم میں بی بی کریمین گھر روبرو تھم</p>
<p>پہچانتے ہیں خوب ترے جد و پدر کو پر یہ نہیں ممکن کہ نہ کاٹیں ترے سر کو</p>	<p>ہر عضو سے جاری ہو اہو سبز کفن میں نے ہاتھ ہے نے سر ہونہ گردن ہر بدن میں</p>
<p>۱۴۶ جب شہر حاسینہ پیغمبر تھیں غلطان درخیز ہو رہے تھے غلطان درخیز ہو رہے تھے غلطان درخیز ہو رہے تھے</p>	<p>۱۴۷ بند آنکھیں کیے سینہ سے یون لپٹا ہوا ہے گویا کہ یہ معصوم ابھی ڈر کے مٹا ہے</p>
<p>۱۴۸ باطل مری شہر خلیفہ تھی بھاری غار گروں جبکہ ردا او اسکی تار کعبہ کی طیف باطلہ اٹھا کہ وہ بھاری اندر تو شہر دین ہر کی پھاری</p>	<p>۱۴۹ فرماؤ کہ اب دل مر اشتاق بیان ہے تم کون ہوا و رکون یہ مظلوم جوان ہے</p>

<p>۵۵ درد کرکے کیا حال کہوں حال تو تنہی ہے روز نیکو تیرے سب میں فاطمہ ان اور کسی ہون میں تنہی ہے اور کسی ہون</p>	<p>۵۵ سب بی بی کی شہادت ہوئی نہیں ہے جو روزی ہے غلام چھوٹی ہے اور کسی ہون</p>
<p>مصر دھم دھند و عرب روز ہین بھائی ہر سال سیر پوش محب ہوڑ ہین بھائی</p>	<p>روز آنکے کہتی ہے مری داد و لادو امت کو چلنا چونکے لگانیکلی سزا دو</p>
<p>۵۵ یہ کہتے ہی آنکھوں میں پانی اور زمین بہت سیان ہے مضبوط ہے ان مضطرب حال مضبوط ہے ان مضطرب حال</p>	<p>۵۵ نقاب پر ہے شہادت درد و آواز نقاب پر ہے شہادت درد و آواز نقاب پر ہے شہادت درد و آواز</p>
<p>اک منہ سے بچے کو حضور انکے بھٹا کر سب بیٹھ گئیں روز نیکو سزا پنا جھکا کر</p>	<p>ہمسایہ شاہ شہدا تیرا پدر ہے مدوح کا وہ گھر ہے یہ دال کا گھر ہے</p>
<p>۵۵ وہ بین کہنے کے باوجود اک غش میں ہی اک غش میں بولاد و جب فاطمہ نہ راے یہ رو</p>	<p>۵۵ نہیں ہے گناہ کی شہادت نہیں ہے گناہ کی شہادت نہیں ہے گناہ کی شہادت</p>
<p>امت نے جوان انکے پسر مارے ہیں پیا یہ داد طلب مجھے ہیں میں تہا سے</p>	<p>جبریل ہمیشہ تری تائید کرینگے ہم حشر میں منہ تیرا جواہر سے بھرینگے</p>

<p>مرثیہ ہر جہاں کی ہر طرف سے ہر جہاں کی ہر طرف سے ہر جہاں کی ہر طرف سے ہر جہاں کی ہر طرف سے</p>	<p>مرثیہ ہر جہاں کی ہر طرف سے ہر جہاں کی ہر طرف سے ہر جہاں کی ہر طرف سے ہر جہاں کی ہر طرف سے</p>
<p>مقتل میں عزا خانوں میں مرقدیں چٹان میں ہر جاہی پسر کے لیے فریاد و فغان میں</p>	<p>کافور وہ ظلمت ہوئی رخسار سے ہٹ کر سجدے کا نشان شگنی ماتھے سے سمٹ کر</p>
<p>مرثیہ ہر جہاں کی ہر طرف سے ہر جہاں کی ہر طرف سے ہر جہاں کی ہر طرف سے ہر جہاں کی ہر طرف سے</p>	<p>مرثیہ ہر جہاں کی ہر طرف سے ہر جہاں کی ہر طرف سے ہر جہاں کی ہر طرف سے ہر جہاں کی ہر طرف سے</p>
<p>مرنے پہ زیادہ اُسے تو قیر ملی تھی وہ رخ کی سیاہی پی تحریر کی تھی</p>	<p>کیون نہ صلا میں تجھ بلبوس میں کا تو مرثیہ گو ہے مر محتاج کفن کا</p>
<p>مرثیہ ہر جہاں کی ہر طرف سے ہر جہاں کی ہر طرف سے ہر جہاں کی ہر طرف سے ہر جہاں کی ہر طرف سے</p>	<p>مرثیہ ہر جہاں کی ہر طرف سے ہر جہاں کی ہر طرف سے ہر جہاں کی ہر طرف سے ہر جہاں کی ہر طرف سے</p>
<p>مرقد میں یہ کہتے ہوے خیر الام آئے مشتاق سخن کے ترے جنت ہم آئے</p>	<p>تھافا طبع کے مہرین ہر نہر کا پانی انکو نہ ملا والدہ کے مہر کا پانی</p>

<p>عین عمران جلا بھیجے کی جانب کو وہ ناچار لعلش اکبر نہیں سے اٹھا غلطی نہیں ہوئی بھونچو زبان و بدن لگا</p>	<p>عین بہ ہونہ ہو جانی اور جلا کوں کیا عین بہ ہونہ ہو جانی اور جلا کوں کیا</p>
<p>کان اپنے دھڑے پیاسوں کے ہونٹوں پر ملا کے پانی تو نہیں مانگتے لاشے شہدائے</p>	<p>میں تو چلی جنگل کو تم اب گھر کی خبر رو بیٹے یہ چھری جل گئی دختر کی خبر رو</p>
<p>عین نفس کے تریبے یا تو یہ جا دیا ہے کچھ اور بن میں بنیا بنوں پر جاگ لگا ہے اک بی بی جاکر اپنے کو کا ندھری چھپا ہے اور پوچھتی کیوں وہ بھائی نظر آئے</p>	<p>عین کہیں پھر گدا دیکھو کہ یہ بولی کیکی وہ بولا نقان سنے ادھی کیا ہے کسی نکلا کہیں پھر گدا دیکھو کہ یہ بولی کیکی وہ بولا نقان سنے ادھی کیا ہے کسی نکلا</p>
<p>کچھ گود میں کچھ خاک پہ نادان پرے میں کچھ اونٹلیاں پکڑے ہوئے بیوٹی کھڑے ہیں</p>	<p>پیاسے کا نشان بھی نہیں قتل کی زمین اک شیر سا ہے جھوم رہا خانہ دین پر</p>
<p>عین اک پیاسا جانی کو ہر کچھ کی شہادت دانی لگا پوچھنے بات شانی کچھ دانی</p>	<p>عین نظروں کی غیبت میں جی جی رہا ہے بولا وہ گدا یہ تو ابھی کو تھا تھا تھا</p>
<p>اب نالہ درد او سکا سنا فی نہیں دیتا یان آکے بھی دیکھا وہ دکھائی نہیں دیتا</p>	<p>پیاسے میں کہاں ضربت شمشیر کی طاقت وہ بولی یہ تھی فاطمہ کے شیر کی طاقت</p>

قسم
کہ شہنشاہ جی درویشی و قیاد الکریمان
بہارِ جہان میں درویشی و قیاد الکریمان ہے
وہ کہ کریم الکریم ہے قیاد الکریمان ہے

قسم
اعلائے توحید میں کہنے کے بغیر کیا کیا
بہارِ جہان میں کہنے کے بغیر کیا کیا
کہ راہِ خانی مری سادات نے کیا کیا

وہ بولی تو بس نیر تردید مجھے کیا ہے
جا پانی پلا پانی تو ہی مانگ رہا ہے

پانی پو گھر کو چلو دان و نا پڑا ہے
سہر کھولے ہوئے فاطمہ کا کنہ کھڑا ہے

قسم
کہ یہ توفیق ہے کہ روئی ہے کہ
کہ یہ توفیق ہے کہ روئی ہے کہ
کہ یہ توفیق ہے کہ روئی ہے کہ

قسم
بانی جہان میں پیارے توحید میں
بانی جہان میں پیارے توحید میں
بانی جہان میں پیارے توحید میں

حضرت سے ملائگا جو اس رنج و قلق میں
سیدان سب نیکی دعائیں تر و حق میں

تو نے مرے رونے پہ ترس کھایا بھلا ہو
پانی بھی تو پیاسے کے لیے لایا بھلا ہو

قسم
کہ یہ توفیق ہے کہ روئی ہے کہ
کہ یہ توفیق ہے کہ روئی ہے کہ
کہ یہ توفیق ہے کہ روئی ہے کہ

قسم
کہ یہ توفیق ہے کہ روئی ہے کہ
کہ یہ توفیق ہے کہ روئی ہے کہ
کہ یہ توفیق ہے کہ روئی ہے کہ

بو لاکہ تھیں پیاسے ہو یا ان توین شب سے
لو پانی پیو ڈھونڈتا پھرنا ہو نہیں کب سے

اُس رُتنے میں شدت ہوئی تھی پیاسی بھائی
اب پیاس نہیں یاد رہی عباس کی بھائی

<p>۵۷۷</p> <p>بہتر دیکھو روزگار کی دھلا سیر فرمایا میں پانی ہوں کیلچے برادر پڑے تو چھپ کے چلے آتے ہیں باہر پانی کے سینے میں جھلکے گیو</p>	<p>۵۷۸</p> <p>خیرت نے کہا صفت تیری ہے بیکار آواز میں کیا دیکھتا دم دنیا بیکار اب اس بھوکے نے نہ کرکٹ کی زندہ روشنی کی خاطر سے چلا آیا میں باہر</p>
<p>۵۷۹</p> <p>جاری ہے لہو حلق شدہ جن لبشرے اب فاطمہ کا دودھ نکلتا ہے جگر سے</p>	<p>۵۸۰</p> <p>کشتا تھا لبس اس وقت ہی سبب نبی کو یہ پانی ہے موجود جو پینا ہو کسی کو</p>
<p>۵۸۱</p> <p>افسوس تو کہ دکھ ہی پہلے نہ آیا اصغر نے ابھی تم پر ہاتھ نہ کیا چھینچھین سیدان کی طرف دیکھ لایا کون پیا سو پیکے پوٹ پانی تو لایا</p>	<p>۵۸۲</p> <p>سچے کہا پیا سہا ہی اب شد اٹھا اپنے لیے پانی کا اب احسان بلالے اٹھا برس والے نے پینا نیلے لایا خیرت نے کوئی پیا سہا کینہ کو بلالے</p>
<p>۵۸۳</p> <p>ایسا نہ زمانے میں کبھی ساخہ ہو گا تم پیا سو نکا پانی پہ سدا فاتحہ ہو گا</p>	<p>۵۸۴</p> <p>آئی تو کہا بوسہ لب خشک پہ دیگر غیرت جو نہ آئے تو یہ پانی پو لیکر</p>
<p>۵۸۵</p> <p>پایا جو گدا کو شہ کی بند ساتھ او سکویے آؤ فقیہ پیر زیبے کہا اگر یہ نہیں جو لو گراو چھپھینا تو مر جائیگی موت دیکر</p>	<p>۵۸۶</p> <p>پیا سی نے کہا نوش کیا تم کو بھی خیرت نے پیا پیا اسے بھین کیا تم پر پو کہ طاقت رہے گناہا نچا وہ بولی کہو ادھی تم آکھو بابا</p>
<p>۵۸۷</p> <p>کیا آپ خفا ہو کہ سدھارو تھے میں سے اب کی تو صدا بھی نہ سناؤ مجھے رنج</p>	<p>۵۸۸</p> <p>بھیجا پو چھانے مرے تو مج کو بلا دو صدقہ کوئی لایا ہو تو یہ پانی بسا دو</p>

<p>۱۹ عیاں کی بھینٹ تیرے لئے ہے تم جیتے نہیں جیتے ایک سو ستر پھر تو نہ ہو جو چھوڑنے کی سہا بہتر ہے کہ کون دلا سو کو ہمارے</p>	<p>۲۰ دو انگلیاں تیرے لئے سو گیا اوتھائیں درویش کی آنکھ کی دوسری کھائیں عین لیے ہو اس کے سنا غلط آئیں فرما تو خوش نوا اور خوش آئیں</p>
<p>۲۱ بابائے ہمیں پانی و آب تم نہ غنہ ادا لائے ہو جہان سے وہیں لیا اگر بجا دو</p>	<p>۲۲ پینا ہو تو ان نردن سے لب تر نہ کریں ہم پر حق کی رضا ہے کہ پاس ہی مرین ہم</p>
<p>۲۲ حسرت تو نہ پاتھ سو اعدا کر جا رہی درد تو نہ رہی چھین سیدیاں سی خیر تو میں کب چاہتا ہوں اور چاہی سچا کروں گے کہ ہو جو دل نہ لگائی</p>	<p>۲۳ پیر اس کے کف دستا ہر جام چھایا اپنی صفتا بر سے شکر گرایا اون خاک خفا جس کے لب خشک لگایا ہر خاک ذرہ کو درد و لعل بنایا</p>
<p>۲۴ اکبر نہیں قاسم نہیں غامن کسے دیجاؤں کیا بس میں ہوں اپنی جوڑوں میں تھیں لجاؤں</p>	<p>۲۵ دیکر اد سے بولے یہ شرف اپنی لیے ہیں کیا لال نے زہر اس کے درد لعل کی ہیں</p>
<p>۲۵ تیرے لئے روئے پوجا نب میدان موت کے گدا سے کہا اللہ نگہبان تیرے لئے خیل بولے وہ صاحبان موت ہی کا چھوڑے شاہ میدان</p>	<p>۲۶ در ویش تو یونوں کو راہ چھایا بان پاس غش خشتہ نہا لگرایا مٹھائی لگے جو سو راہ بھرا یا خیمہ کے سینہ پوجا شکر گویا</p>
<p>۲۷ شاہی ہے دو عالم کی تھیں حکم خدا سے ننگ اپنا سمجھ کر خلیا پائی گدا سے</p>	<p>۲۸ ماتم میں شہ دین کے دیر آہ و فغان کر اب خجستہ و حلقوم کا ملنا نہ بیان کر</p>

<p>۱۰ دستِ خدا کا قوت بازو حسین ہے محبوب حق کا زینت پیکر حسین ہے بازارِ دین کا یوسف خضر حسین ہے اور جنسِ معرفت کی دراز دھبہ حسین ہے</p>	<p>۱۱ عالم کی پسرِ عزیز حسین ہے نعم کعبہ میں جٹ نبی سے ملے شرفِ عام ایک روز اپنی آنکھ سے کیا پھر جو بین وہ پہ نظر ہے کہ بیکر وہ قیامِ حرم</p>
<p>ایمان اس کی جان یہ ایمان کی جان ہے قرآن فقط وہی ہے یہ گویا زبان ہے</p>	<p>۱۲ پایوس آستانِ حرم شاہِ دین کا ہے اور ہاتھ ایک ہاتھ میں روحِ الامیں کا ہے</p>
<p>۱۳ ایمان کی سندِ محبت حسین کی نفسِ نازِ فرض سے طاعت حسین کی مخاضِ حج میں ایک یارِ حرم حسین کی واجبِ ہر کائناتِ پچھت حسین کی</p>	<p>۱۴ چیمچِ ادب کے کفِ شاہِ شرفین پیرِ کبریا کے در سے بننا اور نالِ شہزادین اوامتِ نبی یہ نبی کا ہے نورِ عین بیتِ خدا کی ہے بجز بیتِ حسین</p>
<p>دنیا و دین کا بیعتِ مولا سے چین ہے ایمان زہرِ دوست جنابِ حسین ہے</p>	<p>۱۵ بیعت کی آرزو ہو جسے ذوالجمال سے بیعت کرے وہ آن کے نہر کے لال سے</p>
<p>۱۶ کلمہ ہے پیکرِ ہوامِ اتم ہوا چند سے حرم کو یکے بغیر حرم ہوا سب میں آگے اور حرمِ خضر ہوا سب کا کہلیبت خدائے سب ہوا</p>	<p>۱۷ یہ ہاتھ ہیں جس ملکِ فیضِ قرین پیشِ اس کی کمرنِ شہرِ ہاتھ اٹھا دین پیشِ دعا سے عشق یہ ہاتھ جاتے ہیں نفلِ عطا کلیم کے یہ ہاتھ آتے ہیں</p>
<p>پہر خانہِ خدا میں بھی کوئی ستاوتے پیکرِ اجلِ خطوطِ اجل روزِ لاوتے</p>	<p>۱۸ حیرت ہو کہوں طبقِ نہ زمینِ اُلت گئے سہیاتِ کمرِ لاوتے یہ ہاتھ کٹ گئے</p>

<p>۴۰ اگر کسی نے ایک چپڑی کی صفا بیعت طلب حسین کو ملا دیا کب سے عین غم کو مولا ہوئے جدا نہیں کی تفصیل نہ کر سکے ادا</p>	<p>۴۱ افضل میں تباہی کا سفینہ تھا آوارہ کو درشت میں تباہ مہینہ تھا اضغیر کو باگی گود میں جو تھا مہینہ تھا مادر کو پ بھی رد حال سکینہ تھا</p>
<p>آواز شک کعبہ نے دی شور سن سے اے اہل کعبہ پھر نہ ملو گے حییوں سے</p>	<p>منہ گل ساشل غچہ تصویر خشک تھا گرمی سے شیر بانوے شیر خشک تھا</p>
<p>۴۲ اگر پنجونے کھا کر تیرے سفر جب سال نام ختم ہو پڑا تو سفر تھی اس میں ہیں نشیمن کو لا خدر نمل چنگار سے جلتا تھا ہر چہ</p>	<p>۴۳ دود و قدم پڑے اطفال جواس اگر پانی کی تباہی اور ایک پیاس یون فائدہ تھا اگر علم درخش جس جاسیاسی خوشی میں کو کش</p>
<p>جاس غبار ریگ کے شعلہ بلند تھے مجر زمین گرم تھی ذرہ سپند تھے</p>	<p>عجاس شان ساقی کو شر و کھاتے تھے ایک دم میں ساری فوج کو پانی پلاؤ تھے</p>
<p>۴۴ نمل نور گرم تھاپانی میں ہر جاب ہوئی نہیں آج معیہ غریبان گلشن صدف تو دانہ بیان زعفران آتش آبی لعل و فشان آج آب</p>	<p>۴۵ فراتے ہو غیب غیب کی عطش ہوا کیا ہو جو ایسی مخلوق پانی اٹھاو کہ تھے خیر خواہ نہ وہ دن خلوت کھا مولا جو بدینے تھے انشری کپا</p>
<p>یہ دھوپ تھی کہ دانہ کا پنجا محال تھا دانہ اگر بچا بھی تو وہ خال خال تھا</p>	<p>پانی ابھی تو منسرون میں پیتے جاؤ گے آتا ہے اک مقام کہ قطرہ نہ پاؤ گے</p>

<p>۴۲</p> <p>بہتے تار کو جو نہ بچا جا چلتا تھا راہ چھوڑ کر وہ کل بچا خاقانی نے حکم دیا کہ بچا دو گھوڑا گھر حسین کا گمان اگر کیا</p>	<p>۴۱</p> <p>وہ تو تھے حسین نوا انی بھرا کافی ہے اور ہیں سپر حفظ کر دگا یوں تو فقط غلش خار رہا اگر دیکھو دیکھو کاجب سے ہو گیا</p>
<p>ایمان کیا تھا تیغ نرید لعین کے ہاتھ غلہ دیکھتا تھا کوئی شاہ دین کر ہاتھ</p>	<p>دل اس میں کچلے ہے اصطرار میں کاٹھونہ ننگے پاؤں پھر گیا بنار میں</p>
<p>۴۳</p> <p>اب یوں کہتے ہیں خنجر آں کچھ چھوڑی نہر کا چاند اول شب کو ہوا روان نزل در انداز سیدہ ز نشان خجل مہیبا غمیلان بیان ان</p>	<p>۴۴</p> <p>استمین صبح نزل آنچیلان میں لیکن صبح سبیلانی کو کیا چھی جین سواری کے نہ آکر وہ چھوڑی چراں سپا جسروں ملکان میں</p>
<p>تن غازیوں کے کانوں سے افکار ہو گئے آلودہ خار سے گل بے خار ہو گئے</p>	<p>چھ گھوڑے بدے دوش بنی کر سوار لیکن قدم اٹھایا نہ ایک راہوار</p>
<p>۴۵</p> <p>سب صفت پہنچی ہر گل کی تار تار پکڑتی تھی ہر گل کی تار تار سب صفت پہنچی ہر گل کی تار تار پکڑتی تھی ہر گل کی تار تار</p>	<p>۴۶</p> <p>وہ خوش تھی خوش بھلا کرین گر اگر شادہ خامس آل عبا کرین مراہہ نہیں تھی وہ شش پانچ کرین شیبا میں تھی تار تار کی کرین</p>
<p>کاشے غضب میں باگ اٹھا کر ہو سے چلو اکبر کو بھی سپر من چھپا کر ہو سے چلو</p>	<p>حیرت سے گھوڑے تو سن تصویر میں گئے نفلوں کے حلقے بانو کی زنجیر میں گئے</p>

<p>۴۹۵ خبریں کہیں کہیں کی کہیں آج غفلت خاک جھلک اٹھائی ہے خود کو بھی اور دوسروں کو بھی عزت کی شے نہ دہائی ہے</p>	<p>۴۹۶ عباس کو کیا ہے نہ اگر علم و جا نہر لہی ہے چاؤ لی دہیو لی عیش مکمل حاصل کو نہادی ہو جو جاو پیا قنائین گھر وطن دین کی جاو</p>
<p>۴۹۷ ہے یہ خاک پھیکو مری جان جاتی ہے بیٹا تمہارے خون کی آئین آتی ہے</p>	<p>۴۹۸ غہ کو تو ہوا ہے ہمارا سفر تمام دسویں کو ہو گا فاطمہ زہرا کا گھر تمام</p>
<p>۴۹۹ باشند و مکر و ہمارے خور و زور عام آئیں کہیں کہیں تو ہم جہا وہ ہونے آج ہو مبارک کر گیا پیشوا ہے ہا یہ ہے اور کر گیا</p>	<p>۵۰۰ نقارہ تو ہی نے بجایا تمام کا یعنی بیان سے کی ہے دار السلام کا خیمہ پیا ہوا جو نہ خاص مقام کا چھپا خاک کے دوہے نہ نہ سلام کا</p>
<p>۵۰۱ مجدد ہے یہ کلیم کا بولد مسیح کا شہ پورے اب ہو گیا مشہود و مع کا</p>	<p>۵۰۲ خیمہ نہ تھا وہ دامن قدرت کا سایہ تھا دینا میں عرش خیمہ کے پردہ میں آیا تھا</p>
<p>۵۰۳ موسیٰ کو ان خبریں نظر آئی وہ خیا جس نے خیا نہ خور و زور کا کیا تسلیم کو مان سے نفس و لا طالبان کا میرزا رنج دیب کیلے وہ نور کیا</p>	<p>۵۰۴ خیمہ تھا تلخ سر بلا خفا تکست میں فلذ اوج میں عرش علانی دست میں غل و اس غلو خلا تھا خاک خفا میں ہی نور انشا تھا</p>
<p>۵۰۵ پرچم نہ بعد مرگ بھی یا غن غنک جہلم کو قریب کی عابد بنسا یکنک</p>	<p>۵۰۶ خیمہ نہ کیے آئے تھے شہ قتل ہو نیکو بلہ زمین نے منہ پر لپا تھا اور نیکو</p>

<p>۵۱۱</p> <p>ملک فلک غیر شاہ و فلک پناہ اکجا ہوئے غار ملا یک پود گواہ غیر خفا قضا و قدر کی شقی گاہ فرش عرش حجب بان ملاج</p>	<p>۵۱۲</p> <p>باز حسین گلشن ماز یون نینزہ گارو اور فرش زین پوش کس کو رجا کر خجل بسا بیخج نے نسبتی او جا کر یوط علی کفن کا گریبان چا کر</p>
<p>۵۱۲</p> <p>زیب زمین خیمہ شیر ہو گئے الہیہ عرش و فرشتہ بگل ہو گئے</p>	<p>۵۱۳</p> <p>جنگل میں اہلبیت رسالت کا گھر ہوا آخر مرے حسین کا پہلا سفر ہوا</p>
<p>۵۱۳</p> <p>مہمان کفن میں کے پتھر شہرمان غیر خفا ہی چوبچ آگشت درد مان گو زبان چوب سے کرا تا دہ بیان خیمہ نید سے تہ دیا لڑن جہان</p>	<p>۵۱۴</p> <p>وہ وقت صبح اور وہ بیان کی پو وہ چاروں حسین کے لشکر کی جا جا وہ کہو ن کے بولنے کی جا بول جا وہ خیمہ وہ سراہ و دیو جو شہر</p>
<p>۵۱۴</p> <p>سو بیچ میں زمین و فلک پڑا ہوں میں دیکھو برائے صلح دو عالم کھڑا ہوں میں</p>	<p>۵۱۵</p> <p>اڑنا پھر ہرون کا وہ چکنا نشان کا وہ ابرو حال کا وہ مدھ نوکان کا</p>
<p>۵۱۵</p> <p>وہ دیدار زمین تھا دیا خیمہ حسین یکوئی طرح گردن پوئی زینتین استیم کو خدا نے دیا نور شرفین عینی حق اسکی فاطمہ ہر کا نورین</p>	<p>۵۱۶</p> <p>بستر کوئی آیا کوئی سب کو گیا کوئی سپر کوئی زینتین کو گیا مرد فاک تلاوت قرآن میں پو گیا ہر کفرات پر کوئی شہر احمد کو گیا</p>
<p>۵۱۶</p> <p>بنیاد کفر میں خلل او سوقت پڑ گئے ہر جاستون وین کے پوئے گڑ گئے</p>	<p>۵۱۷</p> <p>عباس سبز پوش کھڑے تم فزات پر حسرت خضر چشمہ آب فزات پر</p>

<p>۵۳۱ کہے عرقل غلغلیاں بچو دار ہے دیوانہ دہو تو اصرار ہے کچھ بین ہو قمری قوسا ہے دیباچہ نو شاعری ترانہ ہے</p>	<p>۵۳۲ کہاں نہیں پہنچے اپنے غم کو پھول شاہہ زور شہید ہے آئے سب اہل قریہ بیان کو لگا کر جلد کج دیکھ بیان کا بیجا</p>
<p>۵۳۳ میرا میں لوح قبر شدہ نیک ذات ہے عباس کی برومری اب تیرے ہاتھ ہے</p>	<p>۵۳۴ بولا کوئی کہ نام خدا کیا سپاہ ہے اک دو کما کہ واہ عجب بادشاہ ہے</p>
<p>۵۳۵ سراج کہ باغ و رقیان شاہ دین کوئی کچھ کیا لطیفہ درویش دین مطلق حال قطع منازل کا نہیں آئے ہوا کو تو زور و قوس کا نہیں</p>	<p>۵۳۶ پیشتر زمر کرستان کا اجلا پیشتر و ب کہ عجم کا شہر ہے کیون نکلا اسی دھوپ کا سو سو سا دقتیہ کا اور خط کا</p>
<p>۵۳۷ میرا ہے یا کہ قدرت رب غیور ہے ہر خاد باغ خلد ہے ہر زورہ حور ہے</p>	<p>۵۳۸ ہے ہے پنہو بچوں سے کسپا مکین ہوا آباد اس زمین پر کوئی نہیں ہوا</p>
<p>۵۳۹ رفیق کو رات بیدار نہ خاموش شہنشاہ اس کی آفت میں کی طرح شہنشاہ بیستہ و ہوا تازہ بودون کچھ کہا گیا تو بجا ہو شہنشاہ</p>	<p>۵۴۰ موا کہ آفت میں نے بھگدیز دی غم کس کا کھیلے بھٹے ہو پورا رسول اوسنے کہا کہ آغا تو اس پر اڑا چری زبیر سے ترک وطن کیا</p>
<p>۵۴۱ خون حاجیوں کا جہم کو اعدا ہا میں گئے غیور سے نو ہال طے کاڑھا میں گئے</p>	<p>۵۴۲ جاری تمہاری سستیوں میں یہ جو نہر ہے یہ نہر اس غریب کی ملاح کا نہر ہے</p>

<p>۴۸۵</p> <p>آواز دوزخ کا چلنا غل غل اور زمین میں اترنے لگے گل دروہی سے کجاوہ و زمین خود اہتمام کرنے لگے شاہ نرپا</p>	<p>۴۸۶</p> <p>اقتصاد و ترقا سے نبٹ کر اور ہاتھوں کا لگنے آں رسول ابن قعدہ کو بھول گیا جوج غور تکسہ پردہ کا زینب کا ادب</p>
<p>۴۸۷</p> <p>رو کی قنات اکبر و قاسم نے آن کر عباس گرد بھرنے لگے نیزہ تان کر</p>	<p>۴۸۸</p> <p>وسوین کو بال کھوسے ہوئے گئے سر پھری دن میں گرمی رسوں بندھی دبد پھری</p>
<p>۴۸۹</p> <p>دربان عصا اٹھا کر بیٹھے جانبیا دہنی طرف نقیب کے بانو و قنیا آگے درپہ لوٹیاں چلا گئے بابا آگے ادھر سے اٹھ کر کوئی جا نہیں</p>	<p>۴۹۰</p> <p>سندھ بیان بجا کر بن کو شمشہا کر سی بچا کے بیٹھے قریب دم سرا نچے دست بستہ گرد جان نہ تھا سے لے کے نذرین لے زینب اکبر کا</p>
<p>۴۹۱</p> <p>آواز غیر سننے کے وہ اندیشہ کرتی ہے آہستہ بولو دختر زہرا اترتی ہے</p>	<p>۴۹۲</p> <p>استادہ فرا خلق سے شبیر ہو گئے نذر و نیم ہاتھ لکھ کے بغلیگر ہو گئے</p>
<p>۴۹۳</p> <p>غلت کھینچنے میں غیر انساناویا ہے وہ ناکے بعد دختر شمس کا لویا ہے بان بان مسافروں کا غل کھانچا ہے ناتوا پچھلے اندھ کوئی آویا ہے</p>	<p>۴۹۴</p> <p>بھلا کر پہنچیں انھیں چین کیا بیان او کہ بلا بون تان محمد ابو نوجمان خاک بچے ستارو بین جا تا بون جان تو جو جو زمین آج بھلا بون یا</p>
<p>۴۹۵</p> <p>حسن ادب یہی ہے کہ حق کو پسند ہو وہ پیٹھ جاے جس کا کہ قامت بلند ہو</p>	<p>۴۹۶</p> <p>اب خاک ہم عزیز کر و اس غریب کی سید کی پیدلین کی مصیبت نصیب کی</p>

<p>۵۲۶</p> <p>افضل زمین کیجئے اور پھر کیا کرے بن جانا پلن اسکا شرف یا مافدا بٹنے تو دو فرار حسین شہید کا چہرہ کیخسایہ خاک ہو یا نور کرے</p>	<p>۵۲۷</p> <p>سودا رنکار سا تو بڑا درختان چرا در سست شمع میں تاج و شرفان پر اب سوا یہاں کر ٹھکانا اور اپنی چو تو چو ورنہ مجھے کچھ گلا نہیں</p>
<p>یوسف نہوگا پر یہاں بازار ہوئے گا زوار آئینگے مراد ربار ہوئے گا</p>	<p>رسہنے سے یان ہمارے سب آرام پائینگے خاک شفا تمھاری زمین کو بنائینگے</p>
<p>۵۲۸</p> <p>دیکھو مس مجھ کو تم عین دیکھو مہمان میں دن سے رات کو دیکھو گر کچھ قصور اوتے ہو بلا دیکھو پیارے کو میرے رویہ جو شبلی دیکھو</p>	<p>۵۲۹</p> <p>سیکھا کہ کار غلہ زمین کیا ہوا نام حاضر غریب خانہ بوجان بوجام پر کر لاکھ کی تاج میں ہے خوف لاکھ از اس لیے آئے ہیں ان بنیام</p>
<p>پانی ابھی قلمتا ہے زہرا کے جانی کو پرسا توین سے ترپین گے محصور پانی کو</p>	<p>ابن ابوتراب سے پیار سی زمین نہیں چہ زمین لائق سلطان دین نہیں</p>
<p>۵۳۰</p> <p>دینار دیکھ کے ساتھ ہزار اکھوت کیا میں نے تجھ کو خنجر میں کھنکھوایا نہیں ہے سلاطین پر سب زور دیا کھنکھے کے قیاس لہزہ بندار کر دیا</p>	<p>۵۳۱</p> <p>پانوں پر محصور ملک کا ام ٹھکانا کیا گھر خلیل نا تو سربان تھن کر گیا کشتی پہ نوح کی بیان طوفان کیا پہنچنے ہیں کہ آجکا بابا بچا گیا</p>
<p>غل بڑگیب حسین وطن کو بنائینگے نومول لی زمین میں بستی بسائینگے</p>	<p>شہر بولے سر نوخت میں کب فوق ہو گیا اب یان جہاز آل نبی غرق ہوئے گا</p>

<p>۵۵</p> <p>اقوم ہو رہا تھا قبا کے آگیاں خیمہ سے اک زن عربیہ کی عیاں سرا قدم نقاب سے سارا بدن مٹا پیرا سپہی جیل سے لڑ رہا تھا</p>	<p>۵۶</p> <p>پہلو آؤ سکا دل شکلی گانیاں کیونچن مجھے نری فکریں لالچ نادم ہوں اور غنوں کا جیسے لالچ اگر کے نام کا یہ قبا کے حال ہے</p>
<p>۵۷</p> <p>بیتاب ہو کے الفت اکبر سے آئی تھی راوی نے یہ کہہا ہے کہ زہر الکی تھی</p>	<p>۵۸</p> <p>قبضہ کرین غلام ترے اس مقام پر کی وقف یہ زمین ترے شیعوں کا نام پر</p>
<p>۵۹</p> <p>لیکھ لیا لیکن ان میں بجائی سے کچھ اور جلد یہ ان پیری کہ نہ سنا نظر آیا کڑی سے بیان تو یہ کہ گیسے شاہ کو عباس نے اٹھا کر کہا ہائے کیا ہوا</p>	<p>۶۰</p> <p>عباس یہ کہہ کر گئے کوئی پیر زینب نے دیکھتی ہی او خنین یہ کیلام کیون بجائی میری بات پر انھی بوجہ کہا گیا قبا دین اکبر کا میرے نام</p>
<p>۶۱</p> <p>کیا کہہ گئی نوا سی جناب رسول کی مولا بتا قسم مجھے شیر تول کی</p>	<p>۶۲</p> <p>دو لہا بناؤنگی میں دو لہن بیاہ لاؤنگی اکبر کے نام کی یہاں بستی بساؤنگی</p>
<p>۶۳</p> <p>میں بولے آہ مجھے یہ زینب کا حکام بچتا قبا کہ میں مرے اکبر کا ہو نام منجی کہ اوسکے ملک میں ہو زینب کا جام عباس جاؤ کہ وہ مجھ پر ہے نام</p>	<p>۶۴</p> <p>یوسف سے ملک مصر میں منسوب چکا مکہ ہے قرضی کا مدینہ رسول کا مشہور ہو یوسف بنین مرے اکبر کی کربلا سرواز دی قضا نے بدو افغانی رضا</p>
<p>۶۵</p> <p>اٹھارہ سال کے یہ زمانہ سے جائینگے اک قہر کی حکم علی اکبر بھی جائینگے</p>	<p>۶۶</p> <p>جب سے بناے کرسی و عرش مجھے مشہور کر دیا ہے حسین شہید ہے</p>

<p>۵۴۰</p> <p>جہاں زار دست ز نینب ز ارادہ وہ صاحبہ بھی روئی ہو کو بیچارہ جہاں کی بلاتین لیں گے کی بیچارہ پوچھا میں تھو کہ جاؤں کو بیچارہ</p>	<p>۵۴۱</p> <p>پہلے روئے یوں جسم شاہ ختم گویا اچھی گھڑی سر کر ہو ختم خوف و وحاشین روئے ختم ماضی کو بوجہ ہو کر قطع کیب ختم</p>
<p>۵۴۲</p> <p>میں جانتی تھی خوشخبری لے کے آئے ہو تم ہاتھ دلیہ رکھے ہو گردن جھکا لے ہو</p>	<p>۵۴۳</p> <p>باغ رسول و باغ علی باغ فاطمہ ایسا لگا کہ ہو گیا تا عصر خاتمہ</p>
<p>۵۴۴</p> <p>شاہد مرآئین ہوا بجا کیونکہ کمال خینے پہنچیں کہ خینے ہیں زلفدار عابد پہ بھی میں تھو کہ افسوس بھی نہ سیر کر یا بنے سے زیادہ ہر جاہ و کیا</p>	<p>۵۴۵</p> <p>جسدم کلید مر سے قفل سر کھلا اور رو کا ایل بیت یہ ماتم کا کھلا اشک رو اٹھا تار بندھا ادر کھلا تا مہر پئی نشان سپاہ عمر کھلا</p>
<p>۵۴۶</p> <p>دربار حق کو خیمہ سے شاہ زمین چلے سر لیکے نذر ہاتھ میں ستر دوقین چلے</p>	<p>۵۴۷</p> <p>اکبر کے نام پر یہ سزا کو شاق ہے فضل خدا سے بھائیوں میں اتفاق ہے</p>
<p>۵۴۸</p> <p>یہ روشن ہوا حسینوں کے نور سے روشن چشم جان میں خار ہوئی سر کی کرن خیم کی انجمن تھی دیا فوج خچرین چو دو پہر تھک تھی بوجہ تیرے جان</p>	<p>۵۴۹</p> <p>جہاں بوئے اسکا تو دان کہ کھنکھان ہر طرف ہے صورت کی قبول شاہ دین شرف سے ہمالی اچھے شیو نیو زمین سچو سفارش اکبر ز اکیسین</p>
<p>۵۵۰</p> <p>گلہ رستوں کی طرح تو ہم یہ جوان ہو اور ہوش کے واسطے باغی روان ہو</p>	<p>۵۵۱</p> <p>بھائی مرے کریم ہیں مشرما کے روئنگے اکبر تو اس زمین کے پونڈ ہوئنگے</p>

<p>۱۱۱</p> <p>لو خان تھا وہ سوار سوار تھا راہدار کشتی کی چال کٹرین سے تھی آشکار ہو چکا جو وہ قریب بود و جانشمار جاگو ہوئی وہ جس مغالجان آشکار</p>	<p>۱۱۲</p> <p>منہج و بی کر خزان کی ہوا چلی گلزار الہیت کی توڑی کالی چلی چلائی بال کھول سے ہر آرڈلی نوا دیا رسول خدا دادا عالی</p>
<p>۱۱۳</p> <p>بہرہ ہے یا بلا ہے نگہ ہے کہ نہر ہے گر یہ محب حسین کا کلا تو قہر ہے</p>	<p>۱۱۴</p> <p>رخصت سفید لیکے سر دست آئی صبح رند سالہ نذر باتو سے پھیر لائی صبح</p>
<p>۱۱۵</p> <p>اسو فتنہ درخیز کر از نیب تھی بھرا جہاں سے نا امید ملا کی اسید و پایا جو یک یک صف دشمن تین اضطر آواز دی کہ سید یکیش و غار</p>	<p>۱۱۶</p> <p>تہا خاسر و فاطمہ کوئی شرف نہ تھا بازو تھے دونوں قوت بازو کو نہ تھا باقی تھی آنکھ دو بیکو نہ نظر نہ تھا در و جگر نہ پیر کوئی تخت جگر نہ تھا</p>
<p>۱۱۷</p> <p>اعداد نے دفعتاً جو سراپنا جھکایا ہے کیا اس گھڑی یمن سے کوئی شیعہ آیا ہے</p>	<p>۱۱۸</p> <p>سب فوج الوداع شہ دین سے کہہ گئی مظلومی و غم سہمی و تنہائی رہ گئی</p>
<p>۱۱۹</p> <p>تہا ہے پاک ساتھ یمن وہ چار ہمسار اقتدر فوج شام پہنچنے آئے ظفر چو چوبیس نہ بابی سکینہ ہو رہا ہے جہاں ہی مری کھر وضعی یمن ہے</p>	<p>۱۲۰</p> <p>نالگاہ ایرگ نہ کو نہ سے اوٹھا اور یہ چھپوئی تکی بکلیاں جہاں جدا جدا پیدا ہوا سوار اندر رہ یوش بر ملا جہاں سے یہ جلو میں لازم پیدا</p>
<p>۱۲۱</p> <p>بر آہ خیریت نہیں معلوم ہوئی ہے آئیے اس کے فاطمہ کی روح روتی ہے</p>	<p>۱۲۲</p> <p>طیڑھی کلاہ تر بھی نگہ نیمجائیے دیکھا اسے العینون اور سر جھکائیے</p>

<p>۱۷۷</p> <p>وہ پیدائش بولا کہ بسم اللہ اور چکان ہر ایسی بات کے وہ کا فر سے لے لیا نیز ہلا آیا حضور شہر زمان پر پڑنے لگا بجز کہ ہوں ابھو بلوان</p>	<p>۱۷۸</p> <p>حضرت اسرار کو گما صبر کر رہیں یہ کہ عجب و کجا شیعہ میں کوئی حسین کا نہیں زین الدین میں نے تو مجھے آیا ہے اک درین</p>
<p>۱۷۹</p> <p>القاب بولہب ہے میں الش زح ہوں میں فخر زال و رستم و سہراب آج ہوں</p>	<p>۱۸۰</p> <p>کیونکر نہ روئے خیر النساء شو و شین سے ناطقتی سے دیکھے کیا ہو حسین سے</p>
<p>۱۸۱</p> <p>سابق میں مرا وٹھا یا تھا دار و لہو ستم آئے نہ خواب میں بھی گلوں کے سامنے روشن یہ پہلوانی کو دی میرے نام نے لہو میں چکو باج و باخ و جام</p>	<p>۱۸۲</p> <p>مغنیب زین علیہ لوٹ کر چلائی ہوشم پیدا کرنے کے لیے یہ فوج کیا ہو ستم دین وہ پہلوان سپرد دل ہوں شہم آیا عمر کے سامنے با شکت و شہم</p>
<p>۱۸۳</p> <p>قار و نکوجب میں جا ہوں بلا گوزمین سے مثل سپر پہاڑا وٹھا لون زمین سے</p>	<p>۱۸۴</p> <p>مجر کیا فسر و ر سے نیزہ سنبھال کر شقہ دیا عسہ کو کمر سے کھال کر</p>
<p>۱۸۵</p> <p>وہ چہرہ جلال خدا مرقعی کا لال فخر و جلال سے ہوا یعقوب و لال فرمایا اعلیٰ کیسین زین الدین جلال یکم غیر و زبانی بگوئی لال</p>	<p>۱۸۶</p> <p>بولا کہ بندہ لہو کو فخر میں ہو چکا حاکم زبجیا بانٹا کہ عقدہ کی کھینچا لائی ہے دان یاں بھی خیر کی اصل ابن زیاد کے تو نشہ پر عمل</p>
<p>۱۸۷</p> <p>رہ زخم باندھ لو نہیں ردا بتول سے بھر کچھ کہو زبان خدا اور رسول سے</p>	<p>۱۸۸</p> <p>ہاں سب سے کدے کھولیں مگر پھینچیں اب پہلوان لہو لرے کا حسین سے</p>

<p>۱۷۷ ہر جلد جلد باندھو تو زخم دست پا بر زمین تم مگر لیسر کا نہ بندو سکا اور پیکر کے لیے خالق عالم سے پکا لکنت زبان کو بیاں آج تو جوری</p>	<p>۱۷۸ پشت بانی کی میں بجا استوار ہوں بین نیام قدرت پروردگار ہوں بین خیر بینہ ختم و دل سولہ ہوں و مہربان کائنات پروردگار ہوں</p>
<p>۱۷۹ آئی ندا سے عیب کدھر تیرا دھیان ہے اے اضحیٰ العرب تو خدا کی زبان ہے</p>	<p>۱۸۰ تو شک ہو میں یقین تو گنہ میں تو اب ہوں تو لوہے میں مخلق ہو تراب ہو ن</p>
<p>۱۸۱ یوں موصوف خیر بن کر کیا شرح بان بیوان بجز سماعتین جمع جبے نجوم خدا کر کیے ملو ع جبے نشتر برفش ہو جود کو ع</p>	<p>۱۸۲ ایمان کا کلمہ کفر کو تہیہ پڑھایا ہے قرآن ہمارے واسطے فیما بین تو پر دیکھا اک فرشتہ کو بھی نشوونما ہے جہولہ ملائکہ نے ہمارا جھوٹا دیا ہے</p>
<p>۱۸۳ کیا کیا ہوا ہے اور ابھی کیا کیا نہ ہو یگا لیکن حسنین اب کوئی پیدائہ ہو یگا</p>	<p>۱۸۴ نام و نشان ہے تا بہ قیامت حسین کا مگر ہے نبوت اور امامت حسین کا</p>
<p>۱۸۵ روشن و تیرنا کا مانتا ہاں تاباں قدرت پر آئی چاند کے دو ٹکڑے جہنم کو کچھ میں یوں ہے خطیا کلمہ کلمہ ہو تو کھنکھائی کرین گاہ</p>	<p>۱۸۶ بولا وہ بد دماغ شکر ہے مگر شمشیر و تبر و نیزہ کا جو ہے ہر ہتھیر نہیں کہہ سکتا کہ سب میں مرا نجان کر سیکڑ زنجی نے نیزہ کو گزرتی گئی کر</p>
<p>۱۸۷ کلمہ میں نام احمد واسم علی لکھا ہنگو رسول اپنا اور اونکو وہی لکھا</p>	<p>۱۸۸ بحال اسبھا لاشہ نے تو غل بر محل اٹھا جانوں کی خیر ہو کہ وہ دست اجل اٹھا</p>

<p>۱۷۱</p> <p>نیزہ نے اپنے گھر باج راہوار مہر سے جست رکھو غلجی خوار چلنے کے زمین باور سے بندھاد دوسرے اڑھا غرض کر خیار</p>	<p>۱۷۰</p> <p>چشم عدد کی تیر سے ہم آدمی ہوئی انگشتہ ترشہ کے وہ انگشتی ہوئی پیر کے پرچہ پیکر حق جبر ہوئی مہم ہیکار سے بزد نفس میں ہوئی</p>
<p>پروہ الجناح صاف دھوئین سے ٹکل گیا ماروت تھا کہ اڑ کے کنوئین سے ٹکل گیا</p>	<p>باقی رکھانہ ابرو سے کج کے نشان کو چلائے سب وہ تیر نے توڑا کسان کو</p>
<p>۱۷۲</p> <p>نیزہ کو اس کے لیکیا لون نیرہ جناب جگل میں عیسے داج بخشکے جناب زداوس کی کان کیا زنجیر جناب لیکن کان کی مجھیر نہ ہو جناب</p>	<p>۱۷۱</p> <p>چیلنی زینت اسنے کان سکو شمس سوراز منج پیچکے بڑھکر لگایا وار ٹکلی شنیچ سے بان صبح ذوالفقار بھیری تو بجا گا کوئی دشت بلوچ قور</p>
<p>ہمان اوسکی ساتھ تیر کے سن سے ٹکل گئی اک سالن تھی بھی کہ دہن سے ٹکل گئی</p>	<p>آنی ندا و سنگ سے اڑھا غل زمین سے دیکھو وہ نکلا دست قضا آستین سے</p>
<p>۱۷۳</p> <p>مزدھفت برسا بھیر منہ مسد کو نیچا الف خدنگ کا دیکر کلاں فران پو پوئی کان باطلے مدد اوتھیر نہ نہ کیا دیدہ حسد</p>	<p>۱۷۲</p> <p>اشر سے علم اوس کے مخالف پو کام آخو خا ایک طعن سنایا میں تیر کام پرو قضا سیکھے دیا اولطفہ حرام عامر بگاہ میں کچے عین نام</p>
<p>نیزہ نگ کی طبع چلا تند چشم میں بہیلی کی ڈھال توڑ کے جاہو پو پیٹم میں</p>	<p>اب زندگی بخیر کہ یہ ذوالفقار ہے اک وار میں تو قہر جہنم کیا رہے</p>

<p>۵۰۴</p> <p>میدگی بوی بخت لیا گز کا دوسر بیرال شکر کالال ادھر وہ غنی اور اویج بین وہ گز گران پا رخا جیلج و او عطف کا بین خیر</p>	<p>۵۰۳</p> <p>جیلج بیکر چلو گز گران گیا سیرت کر کے کہ کسار گیا چارم بیکو گز خیر کا باز گیا جیلج جیلج وہ گز کا نار گیا</p>
<p>طالم ارادہ سر مولائیکے ہوئے اک گز دونوں ہاتھ کو اند لگو ہوئے</p>	<p>سب خوف تیغ شدہ سے پریشان پھر تھے باکون تو بچے تھے تو سر آگے کرتے تھے</p>
<p>۵۰۲</p> <p>سوسوچ سوز و آلا یا قریب تر کین جیلج کو تو را بھی خواہ تر شہ و آلا بیکر بیکر گز کا جیلج کا دیکر بیکر بیکر</p>	<p>۵۰۱</p> <p>حکمر خواہے ایک نازشہ زو کا ان فاقو بین بند و بیکر خواہ بیکر بیکر اور تو بیکر خواہ بیکر بیکر نازشہ زو کا</p>
<p>ہاتھ اوکے دونوں ٹوٹ گز گز فقی ہوا تبت پیدا ابی لب کا سبق ہوا</p>	<p>یہ ششک خوف سے کمر اشک گر گئے قبیلہ کو مثل قبیلہ نما جلد پھر گئے</p>
<p>۵۰۰</p> <p>دینا کی جیلج اور کار احباب اعداد فکس گز گز شکر جیلج بیکر بیکر بیکر بیکر جیلج بیکر بیکر بیکر بیکر</p>	<p>۴۹۹</p> <p>احمد عمر نے جمع کیا سب کو بیکر روح معاویہ کی قسم دیکر جیلج اوٹھا واپس نامل کو دیا بیکر بیکر بیکر بیکر</p>
<p>پھر فرد کا سرا امید نسبت تھا قنویم سر زوخت میں نہ شک تھا</p>	<p>حملہ کرو حسین پہ نیزے سبھا تو کون سے برچھپوں کی کلچہ کمال نو</p>

<p>۱۹۲</p> <p>منہ سے ہی یہ سپاہ کو ظالم نے دی نالہ منہ سے سننا کہ جو شتر اسوار نے کہا گہکین اڑھا لو اب نہ تامل کرو ذرا تاخیر میں عتاب ہے تھیل میں نثار</p>	<p>۱۹۱</p> <p>منہ میں کپڑے جو چرم کے تھے خضر تہ بیان جو ان پیر کو پار تھے آگے وہاں لگے تھے کہ نہ نہایت چھپا بس کو پکا نہ دیا یہ جاہ تھے</p>
<p>کون سے حکم آیا ہے سلطان شام کا سر کاٹ لو حسین علیہ السلام کا</p>	<p>امت کی واسطے نہ بدن کا دریغ تھا سینہ حضور نیزہ تھا سر پیش تیغ تھا</p>
<p>۱۹۳</p> <p>ناگاہ چار لکھنے لکھ کر پیش کیا چاروں طرف سے چھوٹیں آہ کر کے قرآن کے جل زمین سے زمین پر گر گیا نوح کیا زمین نے کہ فریاد کیو</p>	<p>۱۹۲</p> <p>کون سے ایک ناقہ سوار آیا گمان اک خط عمر کو دیکھئے اسنے کیا بیان ابن زیاد نے یہ کہا ہے کہ اے جوان سینہ کے سر کا کتبہ ہو غنیمت لیان</p>
<p>لاشہ لرز لرز گئے سارے زمین پر گر گر کے تڑپے سات ستارہ زمین پر</p>	<p>سرد کا منہ میں آج نہ تاخیر کیو کیسی ہی وہ قسم دے تو ہلت نہ کیو</p>
<p>۱۹۴</p> <p>جلاد آستین چڑھانا ہو اچھا خفہ کو اوچھکیوں پر تا ہو اچھا پکڑو اس سے چھٹنا ہو اچھا ایک آنکھ میں حق کو دیکھنا ہو اچھا</p>	<p>۱۹۳</p> <p>قبری ببادی سے تعجب ہے مقام غزوہ سے اب ملک ثنا فاطمہ کا نام آستین میں کوچہ و بازار یاں نام کیا عید ہو جو آ تو دیکھو سیر نام</p>
<p>اب کیا کہوں کہ ہافون دکھا کس مقام پر پھلتا ہے سینہ حال جناب امام پر</p>	<p>جب تیرے ہاتھ سے سر نہیں لین گروہم سید انہوں کی لوٹ بخش دین گے ہم</p>

<p>۹۹</p> <p>چلائے مصطفیٰ اور کلا در حرم پسینہ پر سینہ پر کلا در حرم یہ دل بہا میرا دل بہا میرا زیر آغوشی شادی نہ ہر افسانہ</p>	<p>۱۰۰</p> <p>زینب نے ہاتھ جاکر نکلی تھی بانو نے چھبلی گھر دلا اور تھی بہار جاری حال تھا اور جلدی فضا سے خلا دلا تھی</p>
<p>بیٹھا ہے تو حسین دلاور کسینہ پر جو لوٹتا تھا تیرے پیر کے سینہ پر</p>	<p>آگے تو بھواس حرم روڑا جاتے تھے پچھے بھارتے ہوئے سینہ پر آتے تھے</p>
<p>۱۰۱</p> <p>نہاں کیا ہی عرش آئی ہلا دی نہاں کیا ہی بجلی گرا دی اسے نہ سمجھتا تھا تو دعا دی جا دی اسکو نہ مانا لگا تو دیکھتے تھے بنوا دی</p>	<p>۱۰۲</p> <p>سیدتی توڑ دھکیا اس شخص کی دیکھو تھا رشتہ تپتے میں جا گیا کیونکہ اپنے پیغمبر کو ابھی لگا گیا یوں نہ بھاری تھوڑا دھکیا</p>
<p>اس نوحہ پر بھی عرش کو اٹھنے ہلا دیا بخبر کو بوسہ گاہ نبی سے ملا دیا</p>	<p>دنیا میں ہم نہیں ہیں جہان سے گھر گئے گھر کس کا بچہ کس کے کہ شیر مر گئے</p>
<p>۱۰۳</p> <p>غل لپکیا حسین کو فنا کیا اعدائے خنین فتح کا سانچا کیا خون نہ سو رہا حرم مصطفیٰ کیا کشتہ پر علم سر شاہ کیا</p>	<p>۱۰۴</p> <p>ناگاہ فضا کا لاشہ نہ نظر آیا سراج الہیت زمین پر نظر آیا گواہ کو بیدار ہو کر نظر آیا زینب کو غرق خون جو ہر نظر آیا</p>
<p>پردہ اوٹھائے دیکھتی تھی خواہر حسین برجی پہ او سکے آگے بڑھایا حسین</p>	<p>رکھ کر کٹے گلے پہ گلا یوں لپٹ گئی جانا یہ الہیت نے دنیا اٹ گئی</p>

<p>۱۰۴ گوشت کھانے کی لذت کس کی سیان گوارے کی لذت کس کی سیان جیسا کہ ہے اس کی سیان</p>	<p>۱۰۳ چاندنی کی لذت کس کی سیان چاندنی کی لذت کس کی سیان چاندنی کی لذت کس کی سیان</p>
<p>۱۰۵ زہرا کو سید سندی تو نے کیا کیا امت و کس گنہ پر تر اسر جدا کیا</p>	<p>۱۰۲ لاؤن کہاں فتح بدو حسین کو ہو تو علی تو کتنی جلا دوسین کو</p>
<p>۱۰۶ اگر موندنی لیت فیباہ آہ حسین اسے سید و پادشاہ آہ حسین اسے خضر و قلیل سپاہ آہ حسین پیچا ز غریب تباہ آہ حسین</p>	<p>۱۰۱ سوا تو بچ کر دنیا میں بچ کر نہیں بیکار کی کردار و پیراں تو کہان بھونکے لڑائی و ہر کی نڈا کہ در بدر کی لڑائی و</p>
<p>۱۰۷ ہے اچھی تو جان اپنی گزریا میں آج مر گئی مرا سب کنبہ مر گیا</p>	<p>۱۰۰ زینب امیر وارنزل بلار ہو جینک میں بکھین ہوں تم درواہ ہو</p>
<p>۱۰۸ چرا کی سوا دنی کو دل کس کی کیون سا تھا آگے نہ قدم کو کس کی اس کی دل کس کی نہ تھی کیا تھی نیز دل تو چھین گیا چھان چھان</p>	<p>۱۰۹ اب وقت و مال کا کدو نہ تھی آمین کہیں میری جان کس کی یارب میں تھے شہید طمان کس کی مطلب اب ہوں کس کی بے باقی</p>
<p>۱۰۹ مر جاؤں گی تڑپ کے دلاسا شتاب دو بچتا کس کی سرگے نبون میں جواب دو</p>	<p>۱۱۰ یارب کوئی غم ہوا نہیں خبر غم حسین یہ سب محب ہیں جلوہ دہ ماتم حسین</p>

<p>۴۴</p> <p>دشمنی جسے نام فرزند جوان ہو لازم کر کہ کبھی افسان ہو برخیزد جس میں کجا جہان ہو رستو جو روان ہو غم کہ میں جان</p>	<p>۴۵</p> <p>اکبر سائیدار مان سنا جو نین والی ختم انہی ہے ناگامی دل شمس گاہ منہ پیکر باندگی کیا فتنہ دنیا لاشہو ابا مال نہ سیرت سحر گاہ</p>
<p>مولانا فدا کرتے جو ہمشکل نبی کو یہ داغ وہ تھا صبر ہی آتانا کسی کو۔</p>	<p>قربان میں شہید کے فرزند جوان پر پروان چڑھے سر جو چڑھا لوں سنائی</p>
<p>۴۶</p> <p>پہچان تو جوانوں جو ان کی تنہا ہوئے ہیں جوانی میں افسانہ کی شادی کی ہو شوق میں صبر دنیا حسرت ہی میں اکبر ہو واسطہ دنیا</p>	<p>۴۷</p> <p>بن بایں کو تابیوں پہ کجا درد ستور سہرا کہان سرخاں اکبر سے بیت ہو نابوت کہان و کون کا تھا مقدر زینب بھی موتی جی با تو جی سوچو پور</p>
<p>بچپن بے نام و بیخ برفاقہ کشی میں شادی گنارہ کیا مری خوشی میں</p>	<p>کیا لاسے وہ مان چادر گل قبر بس پر چادر نہو جس بکس و محتاج کے سر پر</p>
<p>۴۸</p> <p>موت تو جوان کا کوہ غم جا بجا پہچان تو پیدا دیکر تار و خاک چہ کہ رضا کرتے ہیں وہ غم و خوش بہیج ہے سب غم اکبر کا کوہ واقف</p>	<p>۴۹</p> <p>اول تو کیا غم فرزند ہو اور پھر تو نصف غم اکبر ہی میں ہو ہو جی سب کو یہ غم حنین وہ دہن ہو بہیج ہے مرثیہ اکبر کا جسے جان کو ہو</p>
<p>واقف نہیں شادی سے ہو میں علی اکبر واقف کہ بن بیگاموے ہیں علی اکبر</p>	<p>چالیسواں فرزند جوان کا ہو تو کیا ہو مجلس غم اکبر کی ہو سامان غزا ہو</p>

<p>۴۸ در غم فرزند کاچھری نہیں رہا اور بچہ تو لانا واقعہ کو خوش اس طرح میں غم اور دل وہ نام اکبر سے پہلے ہو گیا</p>	<p>۴۷ پشام اور تانا ایسا جیک کہ وہ لپکا نیک بختی خوش میں بچہ کا دل فوراً ہوا اچھا پس لڑا اور دینا کیونکہ بچہ لڑا اور دینا ہے بیا</p>
<p>۴۹ مرہم ہے زخمی ہو جو دل مرگ پسر میں اکبر کے گلے کا ہے زخم بگر میں</p>	<p>۴۶ اکبر نے سفارش کی حسین ابن علی سے مولائے گذارش کی جناب احدی سے</p>
<p>۵۰ ان کے مولا کا گھونڈ کر لیا بچا بیا ہو اکبر و بلا میں بیکر لی گو دین زار نے فیض خواہا رو کر کیا اور وارث عجا بیا</p>	<p>۴۵ آنحضرت میں پھر وہ لپکا تاثیر دے گئے عیان موت کر آثار پھر خام لی زار نے فیض خواہا کہنا تھا کہ لپکا ہے مر جاو میں بیا</p>
<p>۵۱ مرنا ہے پسر میرا غلام علی اکبر صحت دو پے حوت نام علی اکبر</p>	<p>۴۴ رورو کے خیال پسر ماہ حسین میں غمش ہو گیا پہلو سے فرج شدہ دین میں</p>
<p>۵۲ ظاہر جی کر ہی تری یا شاہ اور درو سے اولاد کے بچے بچا جب تک سرفراز دنیا بچا شاہ واکھوڑو ونگا بچ آ گیا واکھ</p>	<p>۴۳ غنیمت نہ معلوم کور قلموار کیا وفاق میں بچہ کو زار و زار تقدیر میں بچہ کو زار و زار جانی علی اکبر کو بچہ کیا</p>
<p>۵۳ اوی بے نق آقا سے خلعت دوشفا کا اوی بیا سو گنو مولا سے شربت دود واکا</p>	<p>۴۲ غم مجھ کو ملا حسہ اکبر میں بچا نیرہ جو نکالا تو کلیجہ نکل آ یا</p>

۱۷
چنانچہ منہ شکل پیر تو نہیں ہے
اگر کبھی کبھی سے غصہ تو ہو گیا
خاتون سے مثال علی کو تو نہیں ہے
اگر بڑا جو آفت تھی وہ اس پر تو نہیں ہے

سروایہ لہر ہے کفن کرب و بلا ہے
اگر تو مرا بے کفن و گور رہا ہے

۱۸
بیتہ سے جو جنتی نہ ایشیا ہو تو کیسے
تیرے بے ادبے کو دین لالہ ہو کیسے
نیزہ جیو جیو کین کھلتا ہو تو کیسے
بانی ندوم مرگ جیبا ہو تو کیسے

یہ ذکر کیا آہ تو تھرا گیا موسے
زائرنے کا صبر مجھے آگیا موسے

۱۹
کسی صاحبِ سیر ہو اس سال
کے شخص کا غم کا نشیب ہے نخل
کیا کہہ چاک غم کا نشیب ہے نخل
ہوئے ہیں آواز غم تو نہیں ہے نخل
فرد نہ کہ ہم میں گم ہو ہے نخل

اس غم میں خبر کچھ نہیں رہتی تنہا سر کی
نے ہاتھ کی نے پاکی نہ دل کی نہ جگر کی

۲۰
وہ صاحبِ دل بولا کہ تو سیدِ دل
اخصا یسیر جو بین قرون انسان
پیشِ دعا میں تیرا چشمِ بزمِ سلطان
کیون مرگ پیر میں اخصا ہو کیسے

شرزند جو ہے یادہ دل نورِ بصر ہے
شاہو نکا ضرر عین رعیت کا ضرر ہے

۲۱
اس قوتِ شاد ہو بختیاری مولا
اگر غصے میں جلا جب ہو آرا
اسبابِ شادستی پیر کا کیا
پوشِ بصورتا تو ان قوتِ اخصا

دو بار عمامہ گرا میدانِ ستم میں
پہلے غم عباس میں پھر بڑے غم میں

۲۲
بچے کی ولادت بعد بونہی میں خرم
شہ کو دم سپا نشاں اکبر کے تھا غم
دسویں کو عبداللہ پیر کیسے غم
کے کہیں پچھی روئے تھے ہجر

جو عین جوانی میں سپر پر شدنی تھی
وہ رو برو سے سبطِ رسول مدنی تھی

<p>۵۱۱</p> <p>جو صاحب دلاور و دلیران فرزند کو اپنے نیاں کے ذوق خند سے شفا دی تھے کہ اگر کار میں فرزند بجا ہو جائے تو جو بیاں</p>	<p>۵۱۲</p> <p>اگر کہ برائے دل و دلیران فرزند کو اپنے نیاں کے طلب خود سے شفا دی تھے کہ اگر کار میں فرزند بجا ہو جائے تو جو بیاں</p>
<p>حسرت ہو کہ پہلو علی اکبر کی ہونشادی فرزند و مکی شاد غلاموں نے بڑھادی</p>	<p>یہ بیاہ کی حسرت میں فلک نہ قضا میں پورے سب ارمان ہوئے کر بے بلا میں</p>
<p>۵۱۳</p> <p>نیکو تھے خانہ یار و گاہ تم بیاہ ہو کہ نہ ہو کا کھویا بی بی بیاں دھلا اگر بیاں کا اندر جو ہو بیاں ہو جا بیاں اٹھا دین آہ</p>	<p>۵۱۴</p> <p>بار و قلم و درم و کھنڈر یہ حال جب سب کچھ امید میں ہو چکے ہاں اور توں دامن غم میں کھنڈر ہوا کہ بے نوبی کے کھلے دھندلے کرباں</p>
<p>تم شادی اکبر کے لیے صرف دعا ہو ہو سچنی ہوے یہ خدا جانو کہ کیا ہو</p>	<p>دور یا عجم سب طبع پیمبر کا پڑا تھا اور خیمہ میں غل رخصت اکبر کا پڑا تھا</p>
<p>۵۱۵</p> <p>پیشانی پر بے باؤی کا نشان اگر کہ عروسی کی بیاں میں تیرا کوئی تھی کہ تم کی زبانوں میں توں توں کے ہونے توں کے ہونے توں کے ہونے</p>	<p>۵۱۶</p> <p>میں کیا کہوں شہر کا دروازہ اٹھا عباس کے وہ ہاتھ جو خیمہ میں لانا اور وہ وہ عباس کو دیکھنا وہ وہ وہ عباس کو دیکھنا</p>
<p>پورے جی شادی اکبر کے ارادے کا نوچ تو سنوایا اب لکھو لکھو دکھاوے</p>	<p>بابا کا تو بچپن سے ادب کرتے تھے اکبر مان در پہ نہ آتی تھی طلب کرتے تھے اکبر</p>

<p>۵۱۳ اکبر زریب پہ پکار کے کئی باری اسے فخر و راجہ سے امان کو باری خست کا اشارہ وہ سبکدوش باری رند سالہ بھائی ہون چپین تھاری</p>	<p>۵۱۳ یار کہا اور گنجی بانو غناک پیشہ کے بیان میں تہم و تہم چاک پیشہ کا خلق بھائی تہم و تہم چاک پیشہ کے گھر میں تہم و تہم چاک</p>
<p>۵۱۴ اوتہ بھین کیوں مجھے بلواتے ہو کیا ہے عباس کے ماتم میں مراہتہ رکا ہے</p>	<p>۵۱۴ اکبر بھائی کے ہوتے گئے شیر گوبر کے مالک تھے پر و نیلے شیر</p>
<p>۵۱۵ میں کی تھیں صدمے گئی آؤ میں کی تھیں صدمے گئی آؤ میں کی تھیں صدمے گئی آؤ میں کی تھیں صدمے گئی آؤ</p>	<p>۵۱۵ طلب تھیں صدمے گئی آؤ طلب تھیں صدمے گئی آؤ طلب تھیں صدمے گئی آؤ طلب تھیں صدمے گئی آؤ</p>
<p>۵۱۶ جو کیو تھکر میں دل افکار ہوں بیٹا مادر ہوں کہ والی ہوں پہ حقدار ہوں بیٹا</p>	<p>۵۱۶ عجبے کا سفر ہے رہ باریک ہے بابا جانید و ابھی قافلہ نزدیک ہے بابا</p>
<p>۵۱۷ اکبر نے کہا شرم سے میں نہیں سکتا بہتر ہے کہ کوئی نہ دیکھ جائے سکتا ہر جہاں ہے کوئی نہ دیکھ جائے سکتا ہر جہاں ہے کوئی نہ دیکھ جائے سکتا</p>	<p>۵۱۷ اکبر نے کہا شرم سے میں نہیں سکتا اکبر نے کہا شرم سے میں نہیں سکتا اکبر نے کہا شرم سے میں نہیں سکتا اکبر نے کہا شرم سے میں نہیں سکتا</p>
<p>۵۱۸ پہا بھی حکیم یا نہیں رند الہ چھی کو پہا کو کفن آن کے ہم شکل فی کو</p>	<p>۵۱۸ بن باپ کے سائے کے یہ اکبر جو رہے گا کیا چھوٹا بڑا آپ کے اکبر کو کے گا</p>

<p>اسے نہیں چاہیے بچا پویش کے نہیں سمجھتا نہیں چاہیے چلو مشورہ اسکا کہیں باہم نہیں کی رضا مرضی بانو سے تقدیم نہیں کی صلاح میں ہو مابین تم اور ہم</p>	<p>اسے نہیں چاہیے کہ تم کو شاہ خدا نہیں کہ تم کو کس سے دنیا سے ہمارا نہیں کہ تم کو کس سے گریبان کیا پایا نہیں کہ تم کو کس سے پہچان کیا پایا</p>
<p>حیران ہوں تمہیں کون رضا مرسی کی دیگا اصغر سے جو پوچھو گے تو وہ بھی نہ کہیگا</p>	<p>مادر کو نہ اس قدر کی گفتار سے مارو قصہ ہی کرو نصیحت تلوار سے مارو</p>
<p>اسے نہیں چاہیے کہ تم کو عالم نہیں کہ تم کو عالم کیا چاہیے ہم نہیں کہ تم کو عالم کیا چاہیے ہم نہیں کہ تم کو عالم کیا چاہیے ہم</p>	<p>اسے نہیں چاہیے کہ تم کو عالم نہیں کہ تم کو عالم کیا چاہیے ہم نہیں کہ تم کو عالم کیا چاہیے ہم نہیں کہ تم کو عالم کیا چاہیے ہم</p>
<p>جب ہو لیے سب جج تو بولے یہ پیر سے لو پیارے کو جو تمہیں کہنا ہو پیر سے</p>	<p>دیکھو تو بھلا جاؤ تو قتل کی طرف کو میں بھی ابھی سرنگے چلی جاؤں نجف کو</p>
<p>اسے نہیں چاہیے کہ تم کو عالم نہیں کہ تم کو عالم کیا چاہیے ہم نہیں کہ تم کو عالم کیا چاہیے ہم نہیں کہ تم کو عالم کیا چاہیے ہم</p>	<p>اسے نہیں چاہیے کہ تم کو عالم نہیں کہ تم کو عالم کیا چاہیے ہم نہیں کہ تم کو عالم کیا چاہیے ہم نہیں کہ تم کو عالم کیا چاہیے ہم</p>
<p>یہ مان ہو یہ نہیں یہ تم ہو یہ سرم ہین جو سب یہ کہیں راضی اوی بات یہ ہم ہین</p>	<p>کیا کلمہ حق کوئی کہیگا نہ زبان سے کیا اودھ کے سب صاحب اولاد ہا</p>

<p>۱۱۱ صغیر کی طرح تیرے گلوں میں جو چین چھو لیا سو نیکیوں میں نہین مادیوں نے تھاپا نے دھلا دیا نہ کوئی تو پا کھلایا کچھ مان پر تم آ یا خیال اجل آ یا</p>	<p>۱۱۲ زینب کی طرف اگر نظام نے کیا خالوں سفارش بھی کی پھر بولی وہ کیا سچ کتنی ہے مان لیکن یہ کیا نصرت کی سفارش کر دین وہ کیا</p>
<p>۱۱۳ بن سیاح پر ارمان نہ پھولے نہ پھلے ہیں اٹھارہ برس کے ہوئے مر نیکی چلے ہیں</p>	<p>۱۱۴ بے سہ پہر نشان نام برادر کا سٹاؤن مان گور رضا وے تو نہ میں گور نہ دون</p>
<p>۱۱۵ بنتا تھا جوان کوئی مدینہ میں خوشا رکھو گئے ہیں سستی بے کوں ہیں گاہ اگر کوئی دن ہو کچھ نصیب ہے مرشد میری بیوی آہ تمہاری یہ خوشی آہ</p>	<p>۱۱۶ راضی نہ ہو کر کے کیا کس لیا چاہے راضی نہ ہو کر کے کیا کس لیا چاہے راضی نہ ہو کر کے کیا کس لیا چاہے راضی نہ ہو کر کے کیا کس لیا چاہے</p>
<p>۱۱۷ تابوت ہو کا فور ہو میت ہو کفن ہو سہرا ہو نہ جوڑا ہو نہ دولہا نہ دولہن ہو</p>	<p>۱۱۸ کیا عین جوانی میں منت اتری قصہ کی عمامہ اوتا را علی اکبر نے دھاک کی</p>
<p>۱۱۹ سرت جو بیاہ تھا راجہ ہو کر مین دار کے پانی پون دھاپ پھینک نہر چاہتے ہو فاختہ پانی پون دھاپ نہر چاہتے ہو فاختہ پانی پون دھاپ</p>	<p>۱۲۰ بابر کے چہرے میں زینب خوشا بابر کے چہرے میں زینب خوشا بابر کے چہرے میں زینب خوشا بابر کے چہرے میں زینب خوشا</p>
<p>۱۲۱ مین چاہتی ہوں پھولے پھلے باغ جوانی تم چاہتے ہو بانو کو دون داغ جوانی</p>	<p>۱۲۲ شہر بولے زیارت ہوئی بخش مین نبی کی خوشبو مجھے آتی ہے رسولِ عربی کی</p>

٢٩

۴۶۹
اقتصاد چارون کو وہ کیا لئے زمانہ
دل نشہ کا ہوا تیر جیابی کا نشانہ
نقا دل بھی روانہ جب ہو کر تھے روانہ
اور یوسف و یعقوب کا پر لب پہ نشانہ

Ref

۱۵۲
سپین پین بونجی اکبر بنیادہ
دوبار گیا ساتھ دو عالم کا خزانہ
اکبار تو سچے اور اک بابر پیادہ
تھے ہم دی تو کیا کھو کا ارادہ

تصویر غنیم و درد سراپا ہو کے شبیر
غل بڑ گیا بکیں پہ تنہا ہوئے شبیر

خیمین گئے سب کھاپٹ کے سر کو
اکبر گئے فردوس کو ہم آئے ادھر کو

١٠

نہ
اسوار پر گلا زینب کا گلزار
زینب کے رکاب اور غمان باؤں کی تمام
کے لیے ہر وہ شاد و خوش انجام
کے لیے ہر وہ شاد و خوش انجام

۵۶
پسے ایک سو عمامہ اُڈتارا کہو
اکبر کا پانچ نام کہیں و بجائی خدرا
بڑی ہے کہ جس کی حالت میں چاٹھا تھا خدرا

بن دیکھے ترے خمی میں مر جاؤ گا جا کر
سبھل مجھے ساتھ اپنے جلو وار بنا کے

شہ نے کہا یہ دیکھ بھی تو ہمیں بڑا تھا
زینب علی اکبر کبھی مرنے کو گیا تھا

92

۱۵۰
 وچ کہ ہم آج بلوین تہجادیں ہو
 گری ہو پھین دھوپن رومال ملوین
 اگر کہہ کر آپ نہ یہ سکرے سناوین
 جاوین لمان بھی نہ بانہل آوین

22

نزیب مرزا کی جانب سے دو خطیں ملیں
 اک تو تم کو کہہ رہی تھی کہ یہ بات تم کو بد
 اور دوسرا کہ تم نے ناگاہی میں کچھ
 لکھ کر مرزا خان کو بھیج دیا۔

فرزند کے خاطر سے تو بھڑپ جاتی تھے شبیر
پھر راہ گمراہ کے چلے جاتے تھے شبیر

ایسا نہو اگر جوتہ تیج حصنا ہو کہ
نازل کلمہ گوین پر اب قمر مستر ہو

<p>۵۵۵ امت نے عین بیخ بنایا صبر کی جگہ دیکھا وہی جب عین بیخ بنایا صبر کی جگہ پاک سے رہے پانی نیلے صبر کی جگہ چھک کر دیکھے</p>	<p>۵۵۶ چھوڑے پھر اصرار کے لئے اور کار کریا لیتے ہوئے کرنے ہو یا نیک اشار پانی کی تڑک بوندی تھے عین تھار سچہ ناکال است کہ بھی کام آو کر سار</p>
<p>کی مین نے کل مجھ سے جو کچھ بے ادبی کی اکبر کی شہادت تو شہادت ہے بنی کی</p>	<p>اکبر کو تو بھیجا ہے کہ امت پر شہدا ہو یا تم چھوڑے مین امت کر لئے صرف دعا ہو</p>
<p>۵۵۷ رکھ کر کما بگو ہو اللہ تو سائل سکھ کر کما بگو ہو اللہ تو سائل سکھ کر کما بگو ہو اللہ تو سائل سکھ کر کما بگو ہو اللہ تو سائل</p>	<p>۵۵۸ سکھ کر کما بگو ہو اللہ تو سائل سکھ کر کما بگو ہو اللہ تو سائل سکھ کر کما بگو ہو اللہ تو سائل سکھ کر کما بگو ہو اللہ تو سائل</p>
<p>سب نے کہا دھیمہ پھر اس رخ کا کیا ہو شہر بولے کہ سر کھول کے مشغول دعا ہو</p>	<p>رن مین تو کچھ یہ شمشیر جفا ہو اور اب یہ ترے بخشش امت کی دعا ہو</p>
<p>۵۵۹ باغ کو نشان کر چھپکے چادر باغ کو نشان کر چھپکے چادر باغ کو نشان کر چھپکے چادر باغ کو نشان کر چھپکے چادر</p>	<p>۵۶۰ باغ کو نشان کر چھپکے چادر باغ کو نشان کر چھپکے چادر باغ کو نشان کر چھپکے چادر باغ کو نشان کر چھپکے چادر</p>
<p>امت نہو بیا در سول سربنی کی ہو موت مبارک مجھے ہمشکل نبی کی</p>	<p>جو ہوئی ہو مجھ پر وہ گذر جائے الہی امت پہ نہ کوئی بھی بلا آئے الہی</p>

<p>۵۱۸ است کہ جو باغیوں کو اگر بڑا شیر میں ہوں جس سے تباہوں تو دنیا بھر اٹھارہ برس کے چھاپا ہوا کی تصویہ اب اس کی زیارت کر گیا خلد میں</p>	<p>۵۱۷ نقصہ گئی اور اس کے کاشفہ سے بدو کشتا ہے غلام کیجا با سبب پیر نہیں کیجا اور اس کے کاشفہ سے بدو سہا کی طاقت میں کون فرق پڑے</p>
<p>۵۱۹ دو تون پہ فدا جان حسین ابن علی کی یہ شکل بنی کی ہر یہ امت ہے نبی کی</p>	<p>۵۱۸ اکبر نہیں گھر میں مجھ کو کیا کام ہے گھر سے حکم علی اکبر ہے سر کیو نہ تو در سے</p>
<p>۵۱۷ ناگاہ صد ایک طرف سے ہوتی پیر جس کے علی اکبر سے آقا کیو گھبرا کے کاشفہ سے نہ تو ہر کیو نقصہ سے کہا خیر ہے اسید والا</p>	<p>۵۱۶ گھر گئی بدو ہی پیر باغیوں کا پوچھا کیسے کیسے کیا ہے اسد وہ دلا کہ جب گھوڑے کی جان خیر سہا جانی ہی</p>
<p>۵۱۸ اٹھارہ برس بعد جو اکبر سے چھٹا ہے ڈیوڑھی پہ غلام جشی پیٹ رہا ہے</p>	<p>۵۱۷ نکلے وہ اگر کے خبر قتل سپر کی امان کو قسم دیچو بھائی مرے سر کی</p>
<p>۵۱۶ خون کے بلا لادہ کر سا خور کے ہم جی ہیں عز اور علی اکبر کیجا رڈا ہے پیر کے لال ہوا جین میں یہ کھیلایا کر لال ہوا</p>	<p>۵۱۵ چیمین تو یہ خون تھا اور نہیں خفا غلام اس سے نہ تو خور کے اس سے نہ تو خور کے لال ہوا گھبرا کے لال ہوا</p>
<p>۵۱۷ بھائی یہ نہیں اسپہ یہ اکبر کا الم ہے عائبر سے کوئی پوچھے کہ کیا بھائی کا غم ہے</p>	<p>۵۱۴ کو جنگ کو تھر نہیں یہ پہلے پہل کے پر خوف سے شیروں کے کیچے نکل گئے</p>

<p>۵۶۱ پیرن جلو وضع غلامانہ بنائے خوشید فلک پیر زین سر گائے سینچے دو جانب ملک و سر جگائے اور چین روان شکل کری کو آجائے</p>	<p>۵۶۰ پنج ہر قدرت کا جو دنیا احوال آئینہ چہرہ کو خاک و سال تہ سال بد بوئے اس کی شکل سینچے بھی کھینچا اس کی شکل</p>
<p>۵۶۲ میرایو نہیں غل تھا درود اسپہ پڑھے جاؤ چلاتے تھے جہرئیل پڑھے جاؤ پڑھے جاؤ</p>	<p>۵۵۹ تفاش نے کیا خوب رخ پاک بنایا اک ماہ کیا صرغ تو رخ ایک بنایا</p>
<p>۵۶۳ صورت گیر حارہ الفاظ معانی تفاش تصاویر رخ راز معانی کلتھا ہر اب اکبر کا سر کیا جوانی اندر وہ دل خستہ پیشتی نہ دانی</p>	<p>۵۶۰ ہر ماہ میمنج فلک بین رخ بنیکو گزرف بین گزرف کر باہر چہرہ محب بی کیسی تو شوق بی کیسی کیا چہرہ کی لطف ہو کیا بی ادبہ</p>
<p>۵۶۴ ترکیب بدن لکھے جو سامان ہم ہو ہو نور مرکب میں مرکب تو رسم ہو</p>	<p>۵۶۱ بنی نے زیادہ کیا ابرو کے ترف کو انگشت اشارت ہے مہ نو کی طرف کو</p>
<p>۵۶۵ ممنوع ہو شمع کی شکل مشعل ہو شمع کی شکل مشعل ہو شمع کی شکل مشعل ہو شمع کی شکل</p>	<p>۵۶۲ دو بین بدو اور بدو ختم تو بین بدو ہو والد اکبر بدو بدو بدو بدو اور والدہ بدو بدو بدو بدو بدو حقیقت اکبر بدو بدو بدو بدو</p>
<p>۵۶۶ ظاہر میں یہ تصویر ہے اور نور خدا ہے شہیر کی آنکھوں سے اسے دیکھو کہ کیا ہے</p>	<p>۵۶۳ پایا ہے جو مان باپ کا ورثہ سوعیان ہو اک تیغ حجاز اور یہ اک تیغ صفیان ہو</p>

<p>۱۰۰ سینہ تن پاک کی تعریف کروں کیا اس سے ہے روزِ محشر کی تائید پسینہ خندان جو زیب بیا اسی پیشانی کی شہرہ پر بیا</p>	<p>۱۰۱ پیشینہ سی تو سیدھی جو بیا کیا کہ سنا جانتے دل کا بیا پیشہ میں بینا نہ بیا جو بیا کچھ جو شادی آج بیا</p>
<p>۱۰۲ دانیخہ دل شہ کا ہے اس سین کی گتے پڑھ پڑھ کے درد اس کے رلیتے ہیں</p>	<p>۱۰۳ اس صدر پر قرآن دل جریں امین ہے اس صدر کی لفت کو سب سدرہ نشین ہے</p>
<p>۱۰۳ کتنے ناموں پر قلم کوئی حجت ان میں سے کہ صاف کیو نہ قدرت ابوئے شمس کی شمسیت و زینت باجہ پر شاخ گل گرس جنت</p>	<p>۱۰۴ اب باخدا کو نہایت ساعد و سائی خبر کریں ساعد کبر کی صفائی بے نام کہ یہ ساعد پر نور کائی خوف کو دیکھتے یہ جاہلوں کائی</p>
<p>۱۰۴ یا قوت لب لعل پہ خیر ان نگہ سے ہے قدرت حق آتش و آب ایک جگہ سے</p>	<p>۱۰۵ ساعدمین یہ دو ایک ہر ایک نور کی ہر شمع اک نور کی ہر شمع نو اک طور کی ہے شمع</p>
<p>۱۰۵ کمال کیا کہ کون و وہی کہ کون و اب بیری جوتی جو صفائی کی گویا مضون خلالت لب ایک میچ کیا مضون سین فون فون است دردا</p>	<p>۱۰۶ کلمہ اگر بال کی انان کرے عقدہ کبر کا پیکل نہیں سنا جو کہ ہے شمسیت زلف نور صودھا جو کہ ہے کراش کیمین پایا نہ دیکھ</p>
<p>۱۰۶ یون بیچ میں خطا کے رخ روشنِ طہیز جس شکل ہو آئینہ زرد کے ہو کسے میں</p>	<p>۱۰۷ بس اساعوی میں تختہ کمر کی یہ تہا ہے صدوموں کے سیب آئینہ میں بال پڑا ہے</p>

<p>۵۹ یونیک دلف اوجہ سے بیکار بال و پوچھن نہ کہ وقت کا دکھتہ کی بات صاحب کا بے ہوش ہو جوں تو کچھ</p>	<p>۶۰ ہو گا م ادب گرد کہو جا خب دار نوسے اڑے راکب کو پچھلے الطوار ہو تو تو پوچھ گچھ ہم</p>
<p>۶۱ دار و پیر دیکھ کے کتے سے غصہ ہے ہے ہر مکان پشت پہ ظہیم کی رومے</p>	<p>۶۲ پورا اثر نفل بھی اگر جا پہنچے ہے نون کہیں عین کہیں لاکھ میں ہے</p>
<p>۶۳ اور سوچ بیان تنہا اس فرخ جاہی تے آج کی حجاج جو تنگ ناہی رہے سے کیا اب کی کوہ کران کی شربت فلک ہو پیر اس تنہا روہی</p>	<p>۶۴ ہر صاحب دلا دے آتش و طبع باری بغض و محبت کی پوچھ باری خدا ہے شہر کی رے خالق باری</p>
<p>۶۵ ہر وار میں تیری یہ دل چسپ میں نہ ہکے خون کی یہ سوا کھاتی انہیں عرش یہ پھر ہکے</p>	<p>۶۶ ہر شکل میں پیر کو دیا اذن و عطا کا ہم قتل کریں اس کو تو ہے قہر خدا کا</p>
<p>۶۷ جاگت کر کے چنگل و گل و پھول نہایت کے حروف کو ورق پرین خاستے کو بیدار کا چاک بانی ارقام خدا میں انہی عقاب کا ارقام</p>	<p>۶۸ بلا پسند نہ کویت حسن و حسن نہایت کی بات کوئی گوارا خدا میں انہی عقاب کا ارقام خدا میں انہی عقاب کا ارقام</p>
<p>۶۹ ساتھ اسکا دیا جائے نہ جن سے نہ پڑی سے شہباز نگہ باز ہے تیر پڑی سے</p>	<p>۷۰ نے غصہ نہ جیلہ نہ دعا کرتے ہیں شہیر اب بیٹے کو امت پہ خدا کرتے ہیں شہیر</p>

<p>۵۹۱ ہنگامہ غم نے کیا شہرے بیک رک پڑے سنے نظر کو دق کی طرح چہرہ پر سوخت کب شہر نے اچھا نہیں کر سب سے دیر غیب بھی نکلا</p>	<p>۵۹۲ شہر نے شہر کو نہ اپنی چوڑ کھانا پھونک دیا پس دل و دیر لاشوں کا اٹھانا سر دین غصہ حاصل سکا کمان چٹا چکانا دانت کر کا ہو خدا عالم دنیا</p>
<p>سرخ آنکھوں میں دھڑکے سب بارہ کشتی تھے مانند سپر شہر پہ کتنے حبشی تھے</p>	<p>عاجز میں نہ کم رون میں نے ڈرتے ہیں شہر پر ناکامی امت کا ادب کرتے ہیں شہر</p>
<p>۵۹۳ کب سے کہا تھا دھڑا دیکھ اپنا کچھ فرض ہو گیا ہے کب سے کہہ جاتا وہ بولا کہ اب ساری ڈالو گے میں بابا تو ہم پر کیوں ہیں جو غصہ</p>	<p>۵۹۴ عباس علی جو شہر کرار دل کھولتے ہی ٹوڑ دے دلدار اور غم تو شہر سے غلطو م سے دلدار غیب ہو سزاوار عزت ہو سزاوار</p>
<p>ہم میں سے جو باقی نہ کوئی آج ہے گا ظلم کا تھارے کلمہ کون پڑھے گا</p>	<p>دندان بنی ٹوٹا اور امت کو دعاوی ہم کل بنی تم نے یہ امت کو سزا دی</p>
<p>۵۹۵ پامال ہونے لگوں گھوٹے نوشا پیشہ نے کیا مال کیو جاتا عباس علی کتنے خوشا نے لب دیا بیکار ہو گیا سزاوار</p>	<p>۵۹۶ شہر دہم نہ سزاوار کما کما باز آ نوشہ غیبی غلطو نہ کاٹنا نہیں دیکھا جرات کو بیکار عیب نہ تھا علی کا سزاوار غلطو کی اکبر شہر کیا</p>
<p>کچھ سزا دی نہ حسین ابن علی نے پکڑا تو نہ تھا ہاتھ کب کا شہر دین نے</p>	<p>دو تون میں شراکت تو ہی جو خستہ جگر کی وہ ارث ہے وہ کی یہ میراث پدر کی</p>

<p>۴۹</p> <p>گلچشم و من چھٹا نیانی پیکھانا اور پھر بھی پھونکے اس پانچا نکھرے چائے کو کرنا ہے بنا خالی کہین جاتا ہے غریب نکھانا</p>	<p>۵۰</p> <p>معلوم صحیح ہے نصرت کبر بجٹا گیا ہے دیہے غلام اسنادہ دبر اور نکھوتے دیہے کے کھلے گانہ باہر نہر جانی نو میدان میں تھنہ و چادر</p>
<p>۵۱</p> <p>تو کتا ہے چیخ آپ کی سفاک بڑی ہے تکو گوئیہ یہ فاطمہ کی آہ پڑی ہے</p>	<p>۵۲</p> <p>اس در کی قورا اندین بھی نہیں جاتی ہیں در پر اور تیرا وارث ابھی موجود ہے سر پر</p>
<p>۵۳</p> <p>بان بونین مصروف قلعہ میں کافلان پان کرہنے یہ خبر ہے سنائی وان بن میں شکوہ کرتے ہیں کھائی اب بن میں شکوہ کرتے ہیں کھائی</p>	<p>۵۴</p> <p>تب شہزادہ کا بوسہ دینے میں نکھانے اب حکم یہ دے لے سدا اللہ کے پیلے ڈیوڑھی سے سکینہ علی اکبر کے پاس یا گاہ صد آئی کہ اکبر کے پاس</p>
<p>۵۵</p> <p>شہزادے کہ تھنی کوئی شہ ہے نہیں ہے اکبر اچھی جتے ہیں مگر موت و سرین ہے</p>	<p>۵۶</p> <p>بانو نے کہا شاہ سے یہ کیسی خبر ہے شہزادے میں سچ ہے کہ بھے درج گرے</p>
<p>۵۷</p> <p>پہرشت کو اور ڈھکے کی بھینڈو بانو گھبراہٹ لگھڑی پیادہ چلی رنکو زینے جو رکھو گا تو گری اور کیا درود جو جڑے جسے کو راہ مذکور کو</p>	<p>۵۸</p> <p>آبادہ غلام تے میں واز ہے چال شرقت تھانے سہل چو نہ تھانے چال چلا آرا و شاہ ہوا قتل نرالاں جلالہ علی جلوسہ میں جانی پال</p>
<p>۵۹</p> <p>وہ کتنی تھی بجا بھی کہین جانی بھی جا ہے اکبر کا غلام ہمشی ترے در پہ کھڑا ہے</p>	<p>۶۰</p> <p>برپھی علی اکبر کے گلچشم میں چھٹا نیانی اور پشت کے باہرہ اتنی بھی نکل آئی</p>

شہزادے کے ظاہر و باطن کی خبر ہے باب شہر سے مصروف سخن میرا لیر ہے پھر جانیے کہ قورضا جانی سے لگی دشمنی یہ جانی ہے جانیہ ندو لگی

<p>۱۰۱ پہلے چلے جاؤ گے پھر پھر جانی کے لیے ہے یہ کھانا تو نہیں ہے خاک پر پڑتے اجا</p>	<p>۱۰۲ اور سن چلی آتی تھی دانا بلب بابا مرے جیسا دوا اب مو اکبر بچنے میں اس دوا سے ہو جاتا تھا خوش</p>
<p>کوئی نہیں اکبر کی خبر لا دے جو رن سے بھائی سے بن پوچھتی ہے بھائی بس سے</p>	<p>نے قاسم نوشاہ نہ عباس علی کو اس طرح نہ سید اینان رونی تھیں کیو</p>
<p>۱۰۳ مرد ہی قدم پر گریں لاشے کا اٹھانیکا بھی ہے گناہ مقدور شہر کے لیے ہیں بن پڑتے ناسور کرنے تو تھے اکھوڑے جی بے ہودہ</p>	<p>۱۰۴ پر دوا خوب گار خاں کا گاہ کے بی بی سے پیش آ رہی تھی جون گنگے گریبان بچے بال بچے آہ پر نہ چلائی تھی اوقہ عنیاہ</p>
<p>چلتا ہو فرزند سنائی نہیں دیتا اکبر ہوے آنکھوں سے دکھائی نہیں دیتا</p>	<p>اٹھا روان سال اور یہ قضا ہاے مر جان اونیس برس کے بھی نہ کھلاے مر جان</p>
<p>۱۰۵ کتاب ہادی میں کھڑا تھا سیکر یک مرتبہ دانتوں کا شکر سامان تاریک میں اور سب گنبد گروان نظر آتا تھا لاشے نیلیاں</p>	<p>۱۰۶ لے جائے گھر کو آگھوڑے تار لے چن کر دل کو لاؤں گے پیار لے چکے ہیں ارمان میں پائے نظر آتی تھی لاش پور</p>
<p>پہلے لگے چوہ و طبق افلاک وزمین کے خراکے کرے تھے خیاں شدہ دین کے</p>	<p>آتی تھی یہ کشتی ہوئی اور صرنگ بکا تھی لکھا ہو کہ یہ خواہر شاہ ہشدا تھی</p>

<p>۱۰۹ اگر شخص بے عمل سادہ راہ پر تیرا سیرت کے چلنا چو جو کامیاب ہو چکا ہو سب یہ دیکھیں</p>	<p>۱۱۲ رو کر کہا جانی ترافز زندگان تھا کچھ عارضہ لاحق تھا دبا شدہ جان تھا کہ سن تھا تیرا لاڈ لایا کہ جان تھا فسون و دنیا میں نام نشان تھا</p>
<p>مقتل کی کدھر راہ ہو جنگل کی کدھر ہے لاشہ مرے بیٹے کا ادھر ہے کدھر ہے</p>	<p>پروان چڑھا دو لہا نابیاہ ہوا ہے یادہ علی اکبر کا پرار مان ہوا ہے</p>
<p>۱۱۰ بیٹے کی کوئی آس درد کا مارا جانی تو کر کے ہو نقل کو سدھارا اس شخص سے رونے سے جگمگاؤنی پیرا کیا چھوٹ گیا اسکا بھی بیٹا کوئی پیرا</p>	<p>۱۱۳ تیرے بھی تو خاک بھی چسپ لگائی اور انھوں نے بھی شہ کو زینا تھا دکھائی پچا نا نہ چھوڑو رو یہ بات شنائی پچا نا نہ چھوڑو رو یہ بات شنائی</p>
<p>کیا اسکے بھی فرزند پہ تلوار چلی ہے یہ شخص بھی ہمدرد حسین بن علی ہے</p>	<p>زینب نے کہا میں بھی ابی تو اس بن میں لٹی ہوں تو بیٹے سے چھوٹا میں بھتیجے سے چھٹی ہوں</p>
<p>۱۱۱ رحم اگر کیا اس کے گھر سے ہے بال دیکھا کہ وہ سیکھتا ہے پراگیا ہے بال دل میں کہا ہو گا ابی جانی کا حال زینب کو خبر یہ نہیں ہو گا ہوا بال</p>	<p>۱۱۴ پیر سے نکل آئی ہوں کیا بنو سیرانی ہوں اب زینب میں خاوند لاش اپنے بھتیجے کی لاش کو چھو جائوں جیو علی اکبر میں کھل جائوں</p>
<p>فرزند سے امڈ چھڑائے نہ سیکو زینب نے نہ پہچانا حسین ابن علی کو</p>	<p>سر کھولے ہو بے یان چھو بھی اکبر کی کھڑی تھی مان او سکے درختمہ پہ بے ہوش شہری تھی</p>

<p>۱۱۱ خونہ تھی اوٹھنے کی طاقت شرمین کو اور کچھ شرمین کے پیش سے نہ ہو زینب نے کہا کہ میں نے تم سے بے حد عداوت کی ہے</p>	<p>۱۱۰ شہنے کہا کہ میں نے تجھے کچھ کیا پہلو بھی مری لاش سے بچھڑا دینا میں نے نہ رہنے دیا عباس کا لاش میں نے نہ رہنے دیا عباس کا لاش</p>
<p>۱۱۲ شہ بوسے کہ تم جاؤ تسلی کو حرم میں میں لاشہ اکبر کے آٹا کوئی دم میں</p>	<p>۱۱۱ لاش جو اوٹھالے گئے شیر حرم میں اک حشر ہوا خیرہ سلطان ام میں</p>
<p>۱۱۳ زینب علی خیمہ کو اور درج کی چلے تھام جہاں ایک دایت کے لئے خضر سہرا اور لاشہ اکبر کے پیش سے نہ ہو فرزند کے لاشے پر سے نہ ہو</p>	<p>۱۱۲ شہ بے بیان تم تری خاں کے آئین لاشے کا تعین تری دیدار دکھائیں کر کے کہا لاشے کو اب اپنی ٹھائیں</p>
<p>۱۱۴ پٹا پکے جب خوب کچے سے جگر کو گود میں دھٹانے لگے پھرا لاش پر کو</p>	<p>۱۱۳ پانی جونہ ہو چکا سکا وہ داغ بدل ہے اکبر نے کہا بندہ جی صغرا سے نجل ہے</p>
<p>۱۱۵ اکبر کے کہا نہ بچا لاشہ نہ اوٹھاؤ بابا بچے تم کے شہید نہ ہو نہ بچاؤ آٹا کو چھو چھی کو مری صورت نہ دکھاؤ دیا چھپا کے مجھے پہلو میں لٹاؤ</p>	<p>۱۱۴ زینب نے دین ناما کی سنہ کو بچایا ادل لاشہ کو سنہ سپہ چھڑی لٹایا باز اوٹھی اور لاش کو شائون کو لٹایا سہی چھی کر آواز دہو ٹھوہی دم لٹایا</p>
<p>۱۱۶ گنرا جو چھاپہ رہے جیتے پہ ہو اسے ہم دونوں شہیدوں کو بڑی شرم دجیای</p>	<p>۱۱۵ بولو تو کچے میں مرے آگ لگی ہے میں گھر سے تو نکلی نہیں پھر کیوں خٹکی ہے</p>

<p>۱۲۱ کچھ بچہ بہشت کا گھر لال اس بچہ کو کچھ بچہ بہشت کا گھر لال کچھ بچہ بہشت کا گھر لال کچھ بچہ بہشت کا گھر لال</p>	<p>۱۲۲ وہ بولی نظر کر لیکر کچھ بچہ بہشت کا گھر لال کچھ بچہ بہشت کا گھر لال کچھ بچہ بہشت کا گھر لال کچھ بچہ بہشت کا گھر لال</p>
<p>تیری ہی قسم پانوں بھی باہر جو دھرا ہو کس حکم سے باہر ہوئی بانو جو خفا ہو</p>	<p>جان کنڈنی اکبر کو ہر سامان اجل ہے جیڈر کا گز رہو تو یہ مشکل ابھی حل ہے</p>
<p>۱۲۳ تیرے بانی تیرے بانی تیرے بانی تیرے بانی تیرے بانی تیرے بانی تیرے بانی تیرے بانی</p>	<p>۱۲۴ بانو علی صلائی انصاف کی جاو بانو علی صلائی انصاف کی جاو بانو علی صلائی انصاف کی جاو بانو علی صلائی انصاف کی جاو</p>
<p>پانی تھا کمان سب کا جگر ہو گیا پانی نان باپ کا زینب کا جگر ہو گیا پانی</p>	<p>انصاف سے رکھہ ہاتھ ید اللہ کے جگر پر وہ دیر سے غش میں پڑی ہین لاش پدر پر</p>
<p>۱۲۵ لاشہ کی کچھ بچہ بہشت کا گھر لال لاشہ کی کچھ بچہ بہشت کا گھر لال لاشہ کی کچھ بچہ بہشت کا گھر لال لاشہ کی کچھ بچہ بہشت کا گھر لال</p>	<p>۱۲۶ تیرے بانی تیرے بانی تیرے بانی تیرے بانی تیرے بانی تیرے بانی تیرے بانی تیرے بانی</p>
<p>سختی اجل کا تو نہیں سپہ گمان ہو الایہ پیر ارمان ہو پیاسا ہو حیران ہو</p>	<p>حل کیجی مشکل جو ہو پوتے پہ قضا کی لیجائیے بانو سے امانت یہ خدا کی</p>

۱۲۱۱

وان رخ کے دریا کو یہ کہتی تھی وہ منظر
 یان شیر کا تہ ذرا اور اس کے اکبر
 غن پر کیا پوئے تے یکے کے دین چہرہ
 چکر لائے یہ اکبر کے گرے آن کے دار
 سند یہ تو چھاتی کے تے لاش پھر تھی
 اور اس کو خجائی تے لاش کی چھاتی

۱۲۱۲

لش علی اکبر پر بندھا حلقہ عمر کم
 اور اس کے کو بانو سے چھڑا کے مولا
 جس نے دل اکبر سے صدایہ پہلی پس
 اب کلا چکی اس غنچہ میں ہم آئی کیا
 اب کلا چکی اس غنچہ میں ہم آئی کیا
 اب کلا چکی اس غنچہ میں ہم آئی کیا

۱۲۱۳

خاموش دیر اب تو غنچہ کے قریب
 اس بزم میں جی مونسوں کی روئی داد
 بہرہ اس آقا سے یہ قدرت و داد
 بہرہ اس آقا سے یہ قدرت و داد
 بہرہ اس آقا سے یہ قدرت و داد
 بہرہ اس آقا سے یہ قدرت و داد

تمت باخبر

خاتمہ الطبع

بعد حمد خدا و ثنوت سرور اہلبینا و منقبت آل عبا و مدحت اصحاب با صفا و اگرین مصائب
اہلبیت کرام یعنی سیدنا و مولانا ابی محمد بن الحسن و ابی عبد اللہ انجمن رضی اللہ تعالیٰ
عنہما و صلوة اللہ و سلامہ علی ابویہما و جدیہما علی الخصوص عزاداران شہید دشت کربلا حضرت
سید الشہداء علیہ السجۃ و الثنا مصداق منطوق من بکی اذ بکی اوتہاک علی الحسین و جیت
کہ اوجبتہ کو نوید تازہ ہو کہ ان ایام فرخ الیتام میں نظم و بچپ و سبے نظیر جلد اول
مرثیہ مرزا دبیر مصنفہ استاد مسلم البشوت مرزا سلامت علی صاحب لکھنوی دبیر تخلص حبسکی
مرثیہ گوئی زبان زد خاص و عام اور محبوب خلایق کلام سے مطبع منشی نو لکھنور کا پتہ
مین بسریہ رستی عالم الجناب معالی القاب آنزیل منشی یراک نراین صاحب بھارگو
راے بہادر مالک مطبع دایم اقبالہ ماہ دسمبر ۱۳۹۶ء بار چارم طبع ہوئی۔

تاریخ طبع از نتیجہ فکر سبجان زبان جناب مولانا محمد حامد علیخان حامد
شاہ آبادی محافظہ عملہ تصحیح مطبع ہذا

شہ جو مطبوع این کلام دبیر
کہ در ذکر آل احمد ہست
حاکم ملک شام و اسفہ
وادرینا زراہ کفر و نفاق
حامد خستہ خاطر و دلریش
مصرعے گفت از سر زاری
مال دیگر بخوان زروے بکا

بر مضامینش محوشد عالم
مبتلاے بلاے ریخ و الم
کرد بروے چا چہانہ ستم
کردار کان دین را در ہم
منکر تاریخ کرد چون بہیم
دضحہ ماتم امام اُمم
آہ گنجینہ مصائب و غم
۳۵ ۱۳

<p>ایضاً ۵۵ و ۶۶ جلد فروخت ہو گئی۔ مرثیہ ہائے اولیس بلگرامی - از میر نصیر علی صاحب اولیس۔ کلیات مرثیہ - در باعیات و سلام از میر حسین مرزا صاحب تخلص - عشق کامل و دو جلدین اور موقوف جلدین بھی طلحہ و طلحہ و طلحہ فروخت ہوئی ہیں۔ ۱- جلد سہمی پہ گلزارِ غم - کاغذ سفید۔ ۲- جلد سہمی - برہانِ غم۔</p>	<p>ہین - جلد اول - کاغذ سفید۔ ایضاً - جلد دوم۔ مرثیہ غم - جلد سوم۔ کلیات مرثیہ انیس - در باعیات و سلام از میر یونس کامل چارہ جلدین۔ اور متفرق جلدین بھی طلحہ و طلحہ و طلحہ فروخت ہوئی ہیں۔ ۱- جلد اول کاغذ خانی۔ ۲- جلد دوم کاغذ سفید و خانی۔ ۳- جلد سوم کاغذ سفید۔ ۴- جلد چارم کاغذ سفید۔</p>
<p>فقہ اہل تشیع مجمع السائل - بہ تشی و تصحیح حاجی اخوند مرزا قاسم علی صاحب کربلائی۔ زاد المعاد و با ترجمہ فارسی - کاغذ سفید و خانی۔ ترجمہ شریع الاسلام - موسوم بجامع فتویٰ - جامع عباسی - بہت بابی مع رسالہ ترجمہ الصلوٰۃ بنا بر الاسلام فی احکام الصیام - از مفتی محمد عباس صاحب۔ رسالہ فقہ - از علامہ مجلسی اثنا عشری۔</p>	<p>مجموعہ مرثیہ ضمیمہ جلد اول از میر نصیر حسین صاحب تخلص۔ تا و سبیل آخرت نظم - جسکو سلامون دیوان کہنا بجا ہے مولفہ خان بہادر ڈپٹی سید اولاد حسین صاحب فتویٰ سی - آئی - ائی پبلشنگ انٹرپرائز - بہ مشیر صدر ہند۔ کلیات مرثیہ - در باعیات و سلام از میر نواب صاحب تخلص مونس کامل تین جلدین۔ ۱- جلد۔ ۲- جلد۔ ۳- جلد۔</p>
<p>فقہ اہل تشیع معالم الاصول - از حسن بن سین الدین عالمی حنفی۔ التافع لوالمحشر فی شرح باب الحادی عشر از جمال الدین مرحوم۔</p>	<p>کلیات مرثیہ - در باعیات و سلام از میر صاحب کامل چھ جلد حسب تفصیل ذیل۔ ۱- جلد کاغذ سفید و خانی۔ ۲- جلد۔ ۳- جلد۔</p>